إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

عظمت اہلبیت علیہم السلام

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

عظمتِ اہلبیت علیہم السلام

مبلّغ اسلام
سفیرِ صائم
ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد Ph: 04126646756

Marfat.com

مقصود مدنی، ۸۶
۲۹۷،۹۹۲۱
11485

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	عظمتِ اہلِ بیت
مرتب	ابو احمد محمد مقصود مدنی
پہلی بار	جنوری 2005ء
دوسری بار	ستمبر 2013ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز 03226232632
طابع	صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی
ٹائٹل	محمد حسنین حیدر
ہدیہ	

اِس کتاب میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اُسے معاف فرماتے ہوئے اصلاح فرمادیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کرلی جائے۔

ملنے کے پتے

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

0300 6674752 . 0300 7681230

جامعہ نورالاسلام آستانہ عالیہ مدنیہ چوراہیہ

مدینہ منزل گلی نمبر 1 بغدادی چوک حاکم علی روڈ الٰہی آباد فیصل آباد

0300 6690097 . 0300 7903711

Marfat.com

انتساب

دربانِ آلِ رسول حضرت جبریلِ امین علیہ السلام کے نام

جنہوں نے اہلِبیتِ رسول کی تعظیم وتکریم کا حق ادا کیا

نذرِ عقیدت

آقائی ومولائی فنافی الرسول فنافی الحُبِّ آلِ رسول

مُفسّرِ قرآں مُحقّقِ دوراں غزالیٔ زماں مجدّد الشعرا

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور جن کی ظاہری اور باطنی توجہ نے مُجھے اِس قابل کیا کہ

اہلِ بیتِ رسول کی عظمت کے پھُولوں کا گُلدستہ ترتیب دے سکوں

Marfat.com

بفیضانِ نظر

غوثِ زماں، قطبِ دوراں، محقق عصر، نائب مجدد الف ثانی
مقبولِ بارگاہِ غوثِ یزدانی، پیر حقانی، واقف اسرارِ ربانی،
خواجۂ خواجگان حضور قبلہ گاہی پیر چوراہی
حضرت پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی

ایصالِ رحمت

والدِ گرامی فنافی الرسول، فیضیابِ بابا فرید و نوشہ گنج بخش سیدی و مولائی
حضرت بابا جی حاکم علی چشتی صابری نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ
عاشقِ رسول حضرت صوفی حافظ محمد صدیق مدنی رحمۃ اللہ علیہ
اور والدہ مکرمہ معظّمہ، ساس ماں مکرمہ معظّمہ

Marfat.com

تعارف

مبلغ اسلام، شاعرِ اہلِ سُنّت، محقق و مصنف

ابو احمد محمد مقصود مدنی

محبت، عشق، درد جیسی خوبیوں کے مالک کا ذکر جہاں پر آئے تو ایک نام ضرور ذہن میں گردش کرے گا۔ وہ نام محمد مقصود مدنی ہے جو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہے، دردِ اہلِ بیت میں گم ہے عشقِ اولیاء میں محو ہے۔

آپ مفکرِ اسلام، مفسر قرآن، شاعرِ اہلسنت، فنافی الرسول حضرت علامہ الحاج صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مقرب شاگردوں میں سے ہیں آپ نے دین، حکمت، شعر و ادب تبلیغ اور تمام شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے۔

مبلغِ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی ۱۹۶۳ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد سکھ مذہب سے تعلق رکھتے تھے آپ کے والد کا نام حضرت بابا حاکم علی چشتی صابری نوشاہی قادری تھا جب وہ مسلمان نہیں تھے تو اُنہوں نے میاں اللہ بخش کو بھائی بنایا ہوا تھا۔ میاں اللہ بخش ؒ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اُنہوں نے اِسلام کی طرف توجہ کی اور بعد میں سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک کی کتاب ''گرنتھ صاحب'' میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اشلوک پڑھ کر دینِ حقانی کی تعلیمات سے روشناس ہو کر اِسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

محمد مقصود مدنی کی تربیت والدِ گرامی کی زیرِ نگرانی ہوئی، دینی، طبی اور روحانی تعلیم کا آغاز اپنے والدِ گرامی سے کیا آپ کی والدہ محترمہ نہایت خدا رسیدہ خاتون تھیں جن کی تربیت نے اِنہیں اولیاء اللہ کی محبت عطا کی۔ شاعری اور ادب میں محب اہل بیت فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی وُجوہ سے مدنی صاحب سے خصوصی محبت فرمائی۔

Marfat.com

مدنی صاحب اِس لحاظ سے بھی خوش نصیب ہیں کہ اُن کی دینی اور رُوحانی تعلیم عصرِ حاضر کے عظیم محقق اور مصنف حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ عاطفت ہوئی۔ محمد مقصود مدنی سچے عاشقِ رسول ہیں اِن کے جذبۂ عشق کو مہمیز مدینہ طیبہ کی ان حاضریوں سے ہوئی جو سعودی عرب میں تعلیم کے دوران درِ رسول پر ہوتی رہیں۔

محمد مقصود مدنی تعلیم کے بعد پاکستان واپس لوٹے تو ان کی والدہ محترمہ نے شیخ کامل کی تلاش کا حکم دیا۔ اِسی حوالہ سے مدنی صاحب آستانہ عالیہ سے منسلک ہو گئے جو برصغیر پاک و ہند میں رُوحانی حوالہ سے محترم سمجھا جاتا ہے، میری مراد آستانہ عالیہ نوریہ چوراہیہ سے ہے آپ فخر الاولیاء حضرت سیّد محمد منظور آصف طاہر سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گئے۔ شیخِ کامل نے اِس ہیرے کو تراش خراش کے بعد خلافت عطا فرما کر یورپ میں تبلیغ اور اشاعت سلسلہ نوریہ چوراہیہ کا حکم اِرشاد فرمایا۔

عصرِ حاضر کی عظیم شخصیات نے آپ کو خلافت و اِجازت عطا فرمائی ہے مثلاً محمد مقصود مدنی کو بیعت و خلافت سلسلہ نقشبندیہ چوراہیہ میں عطا ہوئی۔ پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر وارث علی جیلانی شاہ صاحب سے چشتیہ نظامیہ قادریہ رزاقیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا ہوئی۔

مفکرِ اِسلام، مفسرِ قرآن، فناء فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت و خلافت عطا ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ سمندری شریف سے سلسلہ قادری رضوی میں خلافت ملی۔ حضرت جناب مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو قادری قلندری دادو شریف سندھ سے خلافت ملی۔ اِسی طرح جناب حضرت مفتی عبدالحلیم ناگپور شریف سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت ملی۔

آپ کے اساتذہ جنہوں نے آپ کی رُوحانی تربیت کی ان میں جناب حضرت محمد اویس القرنی الجہنی (صومالیہ حال مقیم جدہ شریف) الشیخ محمد حسن مندیلی مکی (سعودی عرب) الشیخ محمد جمیل مندیلی (مکہ شریف) مولانا خلیل احمد بنگالی (حال مقیم مکہ معظّمہ) الشیخ بحر اسحاق سوڈانی (حال مقیم جدہ سعودی عرب) حضرت علامہ غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فاضِل طب و جراحت جامعہ طیبہ کالج سے کیا اور طب میں گولڈ میڈل حاصل کیا ابتدائی تعلیم کے بعد سعودی عرب میں دینی و روحانی تعلیم حاصل کی۔

Marfat.com

آپ نے اپنے بھائیوں حاجی محمد حنیف چشتی صاحب اور جناب محمد یعقوب نقشبندی صاحب کی زیرنگرانی پرورش پائی۔ مدنی نام کے کے حوالے سے ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چشتیاں شریف سے ایک سیّد زادے محمد مقصود مدنی کے ساتھ تشریف لائے تو شاہ صاحب نے محمد مقصود کو مدنی کہہ کر مخاطب کیا تو بابا جی سرکار کو بھی یہ نام پسند آیا تو آپ نے کہا ہاں ہمارا مقصود ''مدنی'' ہے کیونکہ اِس نے مدینہ شریف میں کافی وقت گزارا ہے۔ اِسی طرح جھنگ بازار کی ایک محفل میں بابا جی سرکار نے فرمایا ک ''مقصود مدنی تو میرا بھی مقصود بن گیا ہے''

اِسی طرح مرشدِ گرامی حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ بھی انہیں مدنی کے نام سے بلاتے ہیں آپ پر چورہ شریف والوں کی خاص عنایات ہیں جنہوں نے آپ کو بیعت و خلافت سے بھی نوازا اور تبلیغ کے سلسلہ میں یورپ بھی بھیجا۔ حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب مولانا محمد مقصود مدنی سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ سندھ میں حضرت مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو جو کہ دادو شریف میں دین کے حوالے سے بہت کام کر رہے ہیں وہ بھی آپ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔

محمد مقصود مدنی صاحب اِس وقت پیرس میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مقیم ہیں اور آستانہ عالیہ مدنیہ چوراہیہ فیصل آباد میں بھی اہل اسلام کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔ آپ کی روحانی تربیت الحافظ القاری حاجی محمد صدیق صاحب مدظلہ العالی آف وہاڑی نے فرمائی ہے آپ نے باپ کی شفقت بھی عطا فرمائی اور دُنیا میں رہنے کا ڈھنگ بھی سکھایا۔ جناب محمد مقصود مدنی تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہیں اور اِس مقصد کے تحت بچوں کے لیے حفظ و ناظرہ اور بچیوں کے لئے حفظ وناظرہ ترجمہ وتفسیر القرآن، فاضل عربی کے حوالہ سے ''جامعہ نورالاسلام'' کے نام سے ادارہ چلا رہے ہیں۔

نعت خوانوں کی فنی تربیت کے لئے جامعہ نورالاسلام میں خصوصی شعبہ قائم ہے اِس شعبہ کے تحت ہفتہ وار ماہانہ محافل کا اہتمام ہوتا ہے ان محافل میں معروف نعت خوان حضرات شرکت فرماتے ہیں۔ جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں۔ محمد شعیب مدنی، محمد حسیب رضا عطاری، صوفی محمد اشرف قادری، قاری محمد اسلم رضوی، افسر علی مدنی، لیاقت علی نقشبندی، حاجی صفدر پرویز اور چوہدری ساجد محمود

Marfat.com

جناب محمد مقصود مدنی کے کلام پر مشتمل کئی آڈیو کیسٹ اور سی ڈیز ریکارڈ ہو کر ریلیز ہو چکی ہیں۔ آپ نے شعر و ادب، تحقیق اور نعت کے حوالے سے بھی کافی کام کیا ہے علمی شخصیات نے آپ کے متعلق آراء دی ہیں۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

مقصود جب اہل محبت کا مقصود بن جائے تو پھر اسے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کا تعین کرنا پڑتا ہے۔

''محمد مقصود مدنی کو بھی ایسے ہی اپنا مقصود جاں حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کی تلاش تھی اور پھر مقصودِ کائنات کی ذاتِ اقدس کو اپنا مقصود و مطلب بنالیا تو دیگر تمام نسبتوں کا قلاوہ گردن سے اُتارنا پڑا اور اسے پاکیزہ ترین اور اعلیٰ ترین نسبت الہامی طور پر تفویض کر دی گئی اور وہ نسبت مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس شہر کی نسبت ہے اور جب یہ انتساب و استناد عطا کر دیا گیا تو محمد مقصود نہ طبیب العرب رہا اور نہ ہی کسی دوسری نسبت سے منسوب رہ سکا بلکہ محمد مقصود مدنی بن گیا۔''

(تقریظ تصویر درد حضرت علامہ صائم چشتی ۹۵۔۶۔۱۵)

پیر طریقت، رہبر شریعت، ماہِ ولایت، آفتابِ نقشبندیت حضرت جناب پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب سجادہ نشین دربارِ عالیہ چورہ شریف فرماتے ہیں۔

'' اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے کوشش یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کا مسلمان وہاں رہ کر اپنا اسلامی تشخص گم نہ کر دے اگر ایسا ہو تو وہ بہت خسارے میں رہیں گے۔'' اللہ کریم سب مسلمانوں کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور ابو احمد محمد مقصود مدنی خلیفہ دربار چورہ شریف کو یورپ میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پیر طریقت، رہبر شریعت، عالم ربانی، مرشدِ حقانی حضرت پیر سیّد وارث علی جیلانی مدظلہ العالی فاضل مکہ مکرمہ فاضل بریلی شریف تنظیم المدارس جامعہ پنجاب فرماتے ہیں۔

''محمد مقصود مدنی صاحب کی ظاہری و باطنی اور اخلاقی و روحانی تربیت شاعر اہلبیت، مفسر قرآن، فناء فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مرہون منت ہے۔''

جناب محمد مقصود مدنی تحقیق و تالیف کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ نے مختلف موضوعات پر تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی ہیں۔

Marfat.com

☆ آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ ☆ عظمتِ درود شریف
☆ عظمتِ والدین مصطفیٰ ﷺ ☆ عظمت حضرت عبداللہ علیہ السلام
☆ عظمت سیدہ آمنہ ☆ عظمت سیدہ حلیمہ
☆ سراپائے حسن کونین ﷺ ☆ عظمتِ شہزادیٔ کونینؓ
☆ عظمت حضرت ابوطالبؓ ☆ عظمتِ بارہ امامؓ
☆ عظمتِ صحابہ کرامؓ ☆ عظمت اعلیٰ حضرت
☆ خطباتِ مدنیہ ☆ عظمت ارکان خمسہ
☆ میرے محسن ☆ عظمتِ موئے مبارک

جناب محمد مقصود مدنی نے اِن تحقیقی کتابوں کے علاوہ کئی منظوم کتب بھی تحریر فرمائی ہیں جن میں

☆ مقصود دو دو عالم ☆ آمنہ پاک والال
☆ مدنی دیاں رباعیاں ☆ حسنِ نعت (مرتب محمد شعیب احسن مدنی)
☆ گوہر مقصود ☆ کلیات مقصود مدنی (اول دوم)
☆ مقصودِ کونین ☆ مقصودِ جاں
☆ گوہر مقصود ☆ نوائے مقصود ☆ قاسم پیا (مناقب سائیں مشوری)
☆ تصویر درد (دو ہڑے) ☆ عظمت مرشد انوار چوراہی

جناب محمد مقصود مدنی کی تازہ تصنیف عظمتِ اہلِ بیت ہے جو اپنے تحقیقی مواد کے اعتبار سے بہت جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب قاری کو شانِ اہلِ بیت میں لکھی گئی بہت سی تصانیف سے متعارف کرواتی ہے اور کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اِس میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانوادۂ نور کے ساتھ وابستگی اور سادات کرام کی تعظیم کا سبق دیا گیا ہے۔ جناب محمد مقصود مدنی نے اِس کتاب میں خارجی عزیر احمد صدیقی کی شرمناک تحریروں کا سخت محاسبہ کیا ہے مجھے یقین ہے کہ محمد مقصود مدنی کی کاوش انہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قُربِ خاص عطا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اہلِ بیت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی اِس تالیف کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو دین کا اور زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد عثمان چشتی ایم اے
انچارج علّامہ صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد

Marfat.com

فہرست مضامین

دیباچہ	25
اظہارِ تشکر	29
ابتدائیہ	31
عظمت اہلِ بیت قرآن کی روشنی میں	37
پہلی خصوصیت	39
اہلِ بیت کو اللہ نے پاک فرمایا ہے	39
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت	40
تفسیر ابن جریر اور آیت تطہیر	41
رجس کا مفہوم	43
دوسری خصوصیت	44
اہلِ بیت پر صدقہ حرام ہے	44
آل کے بارے میں مختلف اقوال	44
پہلا قول	45
دوسرا قول	45
آل اور اہل ہم معنی ہیں	46
حُرمتِ صدقہ میں آل شامل ہے	47
حدیث مصطفیٰ	47
صدقے کی کھجور دوسری روایت	48
حضور کا غلام اور صدقہ	49
بنی ہاشم کو صدقہ دینا جائز نہیں	49
تیسری خصوصیت	53
آلِ پاک درود پاک میں شامل ہے	53
تفسیر خازن میں ہے	53
آل پر درود کے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی	55
شیخ محقق کا عقیدہ	56
آل پر درود مستقل سُنّت ہے	56
حضرت امام شافعی کا فیصلہ	57
آیت درود اور عظمتِ اہلِ بیت	58
دوسری حدیث	59
تیسری حدیث	60
اِس کی وجہ کیا ہے	61
درود پاک بھیجے بغیر دُعا مقبول نہیں	63
نماز مقبول نہیں	63
امام شافعی کا عقیدہ	64
درود کے بغیر دُعا محجوب رہتی ہے	64
محمد و آلِ محمد پر درود باعثِ نجات ہے	66
چوتھی خصوصیت	69
اولادِ فاطمہ پر جہنّم حرام ہے	69
سیدزادے کا کافر ہونا محال ہے	70
جزا و سزا قبر میں	71
جہنّم سے آزادی	71

Marfat.com

سب سے بڑی دلیل	72
اولادِ رسول کے لئے عذاب نہیں ہوگا	73
سیدہ فاطمۃ الزہرا کو بشارت	73
حوضِ کوثر پر اہلِ بیت	74
پانچویں خصوصیت	76
اہلِ بیت کی مودّت واجب ہے	76
قریبی کون ہے ؟	76
قربیٰ میں کون شامل ہیں	77
تفسیر مظہری اور آیت مودّت	77
تفسیر ابن کثیر اور آیت مودّت	77
تفسیر ابن عربی اور آیت مودت	78
حضور کا فرمان	78
تفسیر بغوی اور آیت مودّت	79
تفسیر ثعلبی اور آیت مودت	79
ابن حجر عسقلانی کی تحقیق	81
ابن عباس کی روایت	82
امام زین العابدین کا قول	82
اولادِ حسنین کی مودت	82
تاجدارِ گولڑہ اور آیت مودت	83
سادات کو نسب سے فضیلت ہے	83
ایک سید زادے کا واقعہ	84
علم بھی معیار نہیں ہے	85
کوئی کفو نہیں بن سکتا	86
اہلِ بیت رسول میں کون شامل ہیں	86
حسنین میرے بیٹے ہیں فرمانِ رسول	86
فضائل کا گلدستہ	87
ایک اعتراض کا جواب	88
آیت فترضیٰ اور شانِ اہلِ بیت	92
اللہ اور رسول کی رضا	92
سرکار کی بشارت	93
اللہ کا وعدہ	93
ابنِ حجر مکی کی روایت	94
آیت صدقہ اور شانِ اہلِ بیت	95
آیت سلام اور شانِ اہلِ بیت	97
حضور کا اسم یٰسین ہے	97
شیخ شہاب الدین کا قول	98
تفسیر آلِ یٰسین اور اہلِ بیت	98
آیتِ حسنات اور شانِ اہلِ بیت	100
حضرت حسن بن علی کا قول	100
اُولی الامر منکم اور شانِ اہلِ بیت	101
حضرت علی کا قول	101
امام نبہانی کا جواب	102
اہل الذکر اور شانِ اہلِ بیت	104
دوسرا قول	104
حضرت امام علی رضا کا قول	104
آیت حبل اللہ اور شانِ اہلِ بیت	105
حضرت ابن عباس کا قول	105
انما ولیکم اور عظمت اہلِ بیت	107

Marfat.com

ابی جعفر کا قول	108
آیتِ مومن اور شانِ اہلِ بیت	109
آیت ودا اور شانِ اہلِ بیت	110
نقاش کا قول	111
مرج البحرین اور شانِ اہلِ بیت	113
امام جعفر صادق کی تفسیر	115
آیت ہادور شانِ اہلِ بیت	117
دوسرا حوالہ	118
وانت فیھم اور شانِ اہلِ بیت	119
اہلِ بیت غرق ہونے سے مامون رکھیں گے	120
عذاب نہیں آئے گا	120
ثم اھتدیٰ اور شانِ اہلِ بیت	122
محبتِ اہلِ بیت ضروری ہے	122
راہِ محبت راہِ ہدایت	123
ام یحسدون اور شانِ اہلِ بیت	124
الحقنا بھم اور شانِ اہلِ بیت	126
کمشکوٰۃ فیھا اور شانِ اہلِ بیت	129
انا اعطینک ا اور شانِ اہلِ بیت	131
کوثر اولادِ کثیر ہے	132
والضحیٰ واللیل اور شانِ اہلِ بیت	135
ان اللہ اصطفیٰ اور شانِ اہلِ بیت	136
امام جعفر صادق کا قول	136
ویطعمون اور شانِ اہلِ بیت	137
تفسیر کبیر	140
ان اللہ یرزق اور شانِ اہلِ بیت	141
آیتِ مباہلہ اور شانِ اہلِ بیت	144
عیسائیوں کا سوال	145
سرکار کا جواب	145
حکم مباہلہ	145
پادری کہہ اُٹھا	147
عظمتِ اہلِ بیت	
احادیث کی روشنی میں	149
دو بھاری چیزیں	151
غلط تاویل	155
لاجواب منطق	156
لاجواب تحقیق	157
میری وجہ سے محبت کرو	158
گمراہ نہیں ہوگے	158
اولاد کو محبت اہلِ بیت سکھاؤ	159
آیت تطہیر کا مصداق	159
اے اہلبیت نماز	160
حضور کا عمل	161
اہلِ بیت کی محبت عمر بڑھاتی ہے	161
پنجتن پاک کی محبت کا صلہ	162
اہلِ بیت کی محبت لازم کرلو	163
عظیم وعید بھی ہے	164
وسیلہ اہلِ بیت رسول ہیں	165

Marfat.com

دو چیزیں	167
دونوں اہم ہیں	168
اہلِ بیت اور حوضِ کوثر	169
پلصراط پر ثابت قدم	169
اہلِ بیت امانتِ رسول ہیں	170
اہلِ بیت کو تکلیف دینا	170
نبی کے پیارے	170
بیہقی کی حدیث	171
حضور کا نسب	172
قرابتِ حضور فائدہ دے گی	173
آلِ رسول سے محبت ہی حضور سے محبت ہے	174
مقامِ اہلِ بیت	175
اہلِ بیت جہنّم سے آزاد ہیں	176
موت میں تاخیر کا نسخہ	176
سرکار نے اہلبیت کی محبت کا درس دیا	177
اہلِ بیت پر ظلم کرنے والا دوزخی ہے	178
آلِ رسول سفینۂ نجات ہے	179
محبتِ اہلِ بیت سے ہر بھلائی ملتی ہے	180
عذابِ قبر سے نجات کا نسخہ	181
علم و حکمت کا حصول	182
جنت میں لے جانے والا عمل	183
دُنیا و آخرت کی بھلائی	183
محبت اہلِ بیت میں شہادت کی موت	184
اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا دوزخی	185
دُشمنِ اہلبیت سے حضور کی جنگ ہے	186
شفاعت نہیں ہوگی	188
شفاعت کن لوگوں کی ہوگی	189
اہلِ بیت سے بُغض منافقت ہے	190
منافق و مومن کی پہچان	191
دُشمنِ اہلِ بیت منافق، حرام زادہ	
نجاست کی پیداوار	192
عظمت اہلِ بیت اور صحابہ کرام	193
صدیقِ اکبر اور عظمتِ اہلِ بیت	196
اہلِ بیت کا احترام حضور کا احترام ہے	197
صدیقِ اکبر کا اندازِ محبت	199
عُمر فاروق اور عظمتِ اہلِ بیت	200
حضور کی قرابت سے عقیدت	201
حسنین کی خوشی میں خوشی	202
وظیفے کا سادات سے آغاز	203
عثمانِ غنی اور عظمتِ اہلِ بیت	204
اہلِ بیت رسول کے لئے ہدیہ	204
زرہ خرید کر ہدیہ کردی	206
عبداللہ ابنِ عمر اور محبتِ اہلِ بیت	208
ابو ہریرہ اور عظمتِ اہلِ بیت	208
بلالِ حبشی اور عشقِ اہلِ بیت	209
جابر بن عبداللہ اور عظمتِ اہلِ بیت	212

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور اولیاء، عُلما و مُحدثین 213

عُمر بن عبدالعزیز اور عظمتِ اہلبیت 215

اولادِ رسول کے بارے میں کیا گمان ہے 216

ایک واعظ کا بیان 217

ابوالفضل واعظ کا بیان 217

ابنِ وردی کا کلام 218

عمر بن عبدالعزیزؒ کا فرمان 218

امام مالک اور عظمتِ اہلِ بیت 219

امام شافعی اور عظمتِ اہلِ بیت 221

ابوالحسن بن جبیر کا فرمان 223

اہلِ بیت سے دوستی اور محبّت 225

امام شافعی کا فرمان 225

امام ابوحنیفہ اور عظمتِ اہلِ بیت 226

امام جعفر صادق کے شاگرد 227

سیدزادے کا ادب 229

امام احمد بن حنبل اور عظمتِ اہلِ بیت 230

سیدزادے کی تعظیم 230

عظمتِ اہلِ بیت اور نیشاپوری 231

راکبِ دوشِ رسول 234

فضائل کا گلدستہ 234

حضور کی وصیت 235

اہلبیت کے بارے میں عقیدہ 235

شیخ اکبر ابن عربی اور عظمت اہلِ بیت 237

اولادِ رسول کا احترام اور حقوق 239

صورتاً ذنب ہے 240

یہ اللہ کا فضل ہے 241

سب سے زیادہ اکرام والا 242

خلاصۂ کلام شیخ اکبر 243

اہلِ بیتِ اطہار شیخ اکبر کی نظر میں 245

حدود اللہ کا قیام اور بغض 246

سادات کے بارے میں ابنِ عربی کا تاثر 246

حضرت ابوبکر صدیق کا فرمان 247

امام شعرانی اور عظمتِ اہلِ بیت 248

امام شعرانیؒ کا مشاہدہ اور تبصرہ 249

ہم پر سادات کا حق ہے 249

کیا یہ ممکن ہے ؟ 250

سرکار سے اِلتجاء 250

ایک مغربی کا واقعہ 251

سادات کے لیے صدقہ حرام ہے 252

حُسنِ عقیدہ 253

جو کُل کے لئے وہ جُز کے لئے 254

سیدی ابراہیم المتبولی اور سید کا ادب 254

ادب سے دُور لوگ 255

شریعت کا حکم جاری ہوگا 255

یہ گمان بھی درست ہے 255

عظمتِ اہلِ بیت اور خواجہ محمد پارسا 257

Marfat.com

دوسری روایت	258
تیسری وجہ	258
مودّت رکھنا باعث جنّت ہے	259
اہلِ بیت سے کون محبّت کرے گا ؟	259
جنّت حرام ہے	260
محبّت کس وجہ سے ہوتی ہے	260
جس نے اہلِ بیت سے محبّت کی	261
عظمتِ اہلِ بیت اور مجدد الف ثانی	262
حضرت مجدد الف ثانی کا عقیدہ	263
اقتباسات از مکتوبات	264
منصبِ عظیم اہلِ بیت کے پاس ہے	265
ولادت سے قبل قاسمِ ولایت	266
سلسلۂ فیض رسانی آلِ رسول سے ہے	267
مجدد غوث پاک کے قائم مقام	268
محبت علی سُنّی ہونے کی شرط	268
محبتِ اہلِ بیت شیعیت نہیں	269
محبت اہل بیت جزو ایمان ہے	270
شانِ اہلِ بیت میں چند احادیث	
مکتوبات مجدّد الف ثانی سے	272
علی کا دوست میرا دوست	272
چار سے محبت	272
علی کو دیکھنا عبادت	273
خیر کثیر سے محروم شخص	273
اہل بیت سفینۂ نوح	273
فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا	274
فاطمہ سب سے زیادہ عزیز	274
اللہ غضبناک ہوتا ہے	275
بہترین شخص کی نشانی	275
حضور بدلہ دیں گے	275
پُل صراط پر ثابت قدم	276
خلاصہ اقتباساتِ مکتوبات	276
عظمت اہلِ بیت اور سیّد علی الخواص	279
سادات کے ساتھ احسان کرو	279
اہل بیت کے حقوق	279
سید زادے سے محفل کا آغاز کرو	280
سیّد زادے سے خدمت لینے والا	280
مطعون النسب کی تعظیم	281
ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں	281
ایک انتہائی اہم مسئلہ	281
سید زادہ کچھ طلب کرے تو کیا کریں	282
سادات کی ضروریات کا خیال رکھو	282
سادات پر جان و مال قربان کر دیں	283
سید زادے کو طعن نہ کرو	283
بخل کی دلیل	283
سیّد زادہ نانا جان کی قسم دے تو	284
بادشاہ کی تعظیم کی مثال	284
عظمتِ اہلِ بیت اور واعظ الکاشفی	286
حضور کی محبت کا انداز	287

Marfat.com

سیّدہ فاطمۃ الزہرا کے فضائل	287
آبِ کوثر سے غسل	288
سب سے زیادہ محبت	289
شانِ زہرا کب سے ہے	289
حدیثِ کساء اور شانِ اہل بیت	291
چاروں کا ایک اور اعزاز	291
محبانِ آلِ رسول کی عظمت	291
نجات کے پروانے	292
دُعائے برکت اور دم کا ثبوت	292
اولادِ نبی کے لئے دُعائے نبی	293
دوسری دُعا	293
نکتہ	294
مناقب حضرت علی کا بیان	294
محبتِ علی اور بُغضِ علی	295
سب سے زیادہ محبّت	295
علی سے خدا نے سرگوشی کی	296
عظمتِ اہلِ بیت اور شیخ عبدالحق محدّث دہلوی	298
سچے خادم اہل بیت	298
فضیلت اہل بیت	299
اولادِ رسول حضور کا جزو ہیں	299
نفوسِ قُدسیہ کا ذکر	300
سیدہ فاطمۃ الزہرا سب سے افضل ہیں	300
شرف ذات طہارت طینت	301
طہارت طینت	302
پاکیٔ جوہر	302
حضور کی آل سے محبت	303
آپ کا نام اور مقام	303
صورت و سیرت میں مشابہت	303
محبّت کے انداز	304
پہلی حدیث	304
دوسری حدیث	304
تیسری حدیث	305
سب سے زیادہ محبوب	305
سیدہ کی عبادت	305
عظمت اہلِ بیت	306
اہلِ بیت کون کون ہیں	306
اہلِ بیت کی پہچان	307
یہ اہلِ بیت ہیں	307
دُعائے مصطفٰے	308
ازواج بھی شامل ہیں	308
اندازِ محبتِ رسول	311
عظمت اہلِ بیت اور مومن شبلنجی	313
بہتر شخص کون ہے ؟	313
اہلِ بیت سے حُسنِ سلوک کرو	313
اہلِ بیت کشتیٔ نوح	313
سب سے پہلے شفاعت	314
آیتِ رضا	314

Marfat.com

حضور کی قرابت کی وجہ سے محبت	315
محبّتِ اہلِ بیت سے جنّت ملے گی	316
مومن کی نشانی	316
حسن و حُسین سے محبّت	317
حضور کی معیّت	317
سال کی عبادت سے بڑھ کر	318
آل کی محبت کے درجات	318
اعزازات	318
ناکام لوگ	318
اہلِ بیت کا درجہ	319
عظمتِ اہلِ بیت اور ابنِ حجر مکی	320
اہلبیت پانچ باتوں میں حضور کے مساوی	320
سرکار سے اہلبیت کو فائدہ نہیں ہوگا؟	321
خارجیوں کی بکواسات نہ دیکھو	323
خصوصی شہادت	323
سب سے پہلے جنت میں	324
آل واولاد جنت میں	324
آلِ رسول کو عذاب نہیں ہوگا	324
آگ سے پناہ	324
اہلِ بیت کی بخشش	325
حوض کوثر پر آنے والے	325
عظمتِ اہلِ بیت اور امام نبہانی	326
سادات کی تعظیم کہاں تک ہو	326
سیدزادی کی طرف دیکھنا	327
احسان کر کے برکت حاصل کرو	327
بابرکت عقیدہ	328
حضور سے اجازت طلب کرلو	328
اگر سید رشتہ طلب کرے	328
اگر سیّد سائل ہو	329
حضور اپنی اولاد کے بارے میں جھگڑا کریں گے	329
ابولہب کی بیٹی کی شان	330
مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے والا جہنمی	330
بغضِ بنی ہاشم کفر ہے	331
عترت کا حق نہ پہچاننے والا کون ہے	331
اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا یہودی	332
اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والا جہنمی	332
آگ کے کوڑے	332
منافق کی نشانی	333
بُغض رکھنے والے پر جنّت حرام ہے	333
عظمتِ اہلِ بیت اور اکرام الدین	334
محبت کا تعویذ	336
کیسے مسلمان ہیں	337
ثقلین سے تمسک	337
ثقلین کا ایک اور معنیٰ	338
علامہ سمہودی کا قول	338
حدیث شریف	339
ہمارا تبصرہ	341

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور سیّد حسنین میاں	343
فضائلِ اہلِ بیت	343
حضرت فاطمہ سب سے زیادہ محبوب	346
نام بتول کی وجہ	348
سیدہ فاطمہ کا صبر	348
فضائل حضرت علی علیہ السلام	349
حضرت علی ہدایت یافتہ رہنما ہیں	350
فضائل حضرت امام حسن علیہ السلام	350
حضرت ابوبکر ہی سے روایت ہے	351
اہلِ بیت کے لیے خلافت باطنیہ	362
درجہء قُطبیّت	362
اہلِ بیت کی محبت	353
ایک دن کی محبت	353
بہتر شخص کی نشانی	353
مومن کی نشانی	354
عظمتِ اہلِ بیت اور محمد سلیمان حنفی	355
خطبہء حضرت علی	357
دو عظیم چیزیں	357
مہکتے ہوئے پھول	357
میں ان کو دوست رکھتا ہوں	358
سب سے زیادہ محبوب	358
حسنین کریمین عرش کی تلواریں ہیں	358
جوانانِ جنت کے سردار	358
محبّت اور بُغض	359
عظمتِ اہلِ بیت اور شیخ اَمان پانی پتی	360
دردناک واقعہ	361
سبق	363
عظمتِ اہلِ بیت اور پیر مہر علی شاہ	364
تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی کا عقیدہ	364
حضور کی اولاد کی توقیر	366
کون اہلِ قرابت	367
دوستی کا حق	368
اقترافِ حسنہ کون ؟	368
اہلِ مودّت کون ہیں ؟	369
عظمتِ اہلِ بیت اور اعلیٰ حضرت	370
حضور کے محبوب سے محبت دشمن سے دُشمنی	370
اہلِ بیت کی تفسیر میں چند اقوال	371
آلِ محمد کی محبّت اور پہچان	371
آیتِ تطہیر کے معارف	372
اہلِ قرابت کون ؟	373
اہلِ بیت آگ سے محفوظ ہیں	374
اہلِ بیت جنتی ہیں	375
اہلِ بیت کے لئے دُعا	376
حضور اہلِ بیت کے بھی شفیع ہیں	377
اہلبیت کی تعظیم نہ کرنے والا مستحق وعید	380
اہلِ بیت اُمّت کے لئے امان ہیں	382
حضرت جعفر کا جنت میں اڑنا	383
امام باقر کو حضور نے سلام کہا	383

Marfat.com

اہلِ بیت سے حسن سلوک	384
بنی ہاشم کو صدقہ دینا جائز نہیں	384
گناہوں کا دھوون	385
جفر کی ایک کتاب	387
بچہ بچہ نُور کا	390
سادات کی تکریم	393
ملازم سے حُسنِ سلوک	394
سادات کو اوّلیت دینا	395
سیّد زادے کو نام لیکر نہ بُلاتے	396
سیّد زادے کو قاضی حد لگائے تو	397
شہزادے اور شہزادی	398
عظمتِ اہلِ بیت اور سیّد نعیم الدین	399
یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں	400
ایک اور روایت	400
اعزازات	401
باطنی خلافت	402
تطہیر کا ثمرہ	402
عظمت و کرامت	402
دُعا کی قبولیت کی شرط	403
اللہ کی رسّی	403
عظمتِ اہلبیت اور حسن رضا بریلوی	404
مژدۂ نار	404
دوسری حدیث	404
اہلبیت سے محبت حضور سے محبت ہے	405
شانِ اہل بیت	405
سرکار نے عظمت بڑھائی	406
دوسری روایت	406
جبریل اجازت طلب کرتے ہیں	406
اللہ خریدار ہے	407
شہادتِ حسنین شہادتِ رسول	412
نوجوانانِ جنّت کے سردار	412
ان کا دوست ہمارا دوست	413
عرش کی تلواریں	413
حسین مجھ سے ہے	413
حسین سبط رسول ہیں	413
عظمتِ اہلِ بیت اور محمد رضا مصری	414
طہارتِ اہلِ بیت	414
پہلا قول	415
دوسرا قول	415
تیسرا قول	415
زمخشری کا قول	415
ازواج بھی اہلِ بیت ہیں	415
پنجتن پاک اہل بیت ہیں	416
اہل بیت کو نماز کے لئے دعوت	416
علی فاطمہ حسنین اہل بیت	416
حضور اہلِ بیت کو آواز دیتے	417
اہلِ بیت کی محبت کیلئے حکم خدا	417
ہم آلِ حٰمٓ ہیں	417

Marfat.com

عظمت اہلِ بیت اور مفتی احمد یار نعیمی	419
خدا نے اولاد رسول کی قسم کھائی	419
برگزیدہ قبائل	419
آلِ اطہار کی عظمت قرآن جیسی ہے	420
حضور تم سے اہلبیت کی محبّت مانگتے ہیں	420
اہلِ بیت کا دامن چھوڑنا ہلاکت ہے	421
اہلِ بیت کی معیت قرآن	421
غیر سید خواہ کتنا تقویٰ والا ہو	421
حضور کا نسب قیامت کے دن کام آئے گا	422
نسب رسول دوسروں جیسا نہیں	422
درود میں اور کوئی قوم شامل نہیں	423
حضور کی اولاد سب سے افضل ہے	423
سیّد کون ہیں	424
اولاد رسول کو سید کیوں کہا جاتا ہے	424
بناوٹی سیّد	425
غیر سید کو سید کہلانا بہت بڑا جرم	425
عظمتِ اہلِ بیت اور علّامہ صائم چشتی	426
اہلِ بیت سے محبّت کرو	426
قریبی کون ہیں ؟	427
اپنے اپنے فضائل	427
حضور صاحبِ اختیار ہیں	428
ازواج واولاد دونوں کے لئے	429
جسے آپ نے نوازا	430
محبت کا راز	431
سرکار کے اعلانات	432
سب سے زیادہ محبّت	432
سیدہ فاطمہ اور حضرت علی سے محبّت	433
سب سے زیادہ محبت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سے	433
سیدہ فاطمہ کے نام سے بھی محبّت	434
سیّدہ سے والہانہ محبت کا انداز	435
جو سیدہ کو ایذا دیتا ہے	435
روحِ کائنات کی رُوح	436
جو اللہ کو ایذا دیتے ہیں	436
سیّدہ کے لئے حضور کی دُعا	437
یہودی عورتوں کی سازش	438
یہودی عورتیں فیل ہوگئیں	438
سیّدۃ النساء العالمین	440
باپ بیٹی کی محبت کے انداز	441
عیسائیوں سے مباہلہ	442
یہ اہلِ بیت ہیں	442
حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	443
قافلۂ نُور کی آمد	444
عیسائیوں کا مُباہلے سے فرار	444
چاروں نفوسِ قُدسیہ کی شان	445
یہی اہلِ بیت ہیں	446
خیر کثیر عطا فرمایا	446

Marfat.com

سلسلۂ نسب منقطع نہیں ہوگا	447
اہلبیت کے بارے میں اللہ سے ڈرو	448
اہلِ بیت اَمان ہیں	448
میری وجہ سے محبت کرو	449
فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	449
محبِ اہل بیت کے لئے مغفرت	450
رحمت سے مایوس شخص	450
معیارِ محبّت	451
اعمال بیکار ہوں گے	451
عظمتِ اہلِ بیت اور تاجدارِ چُورہ	453
جہنم سے آزاد	454
اولادِ فاطمہ کی عظمت	454
اہلِ بیت کی شان	454
نُور کی کہانی	455
آلِ پاک میں نورِ نبی فروزاں ہے	456
سیدہ کا مقام و مرتبہ	457
درجات حضور نے عطا فرمائے	458
عظمتِ اہل بیت اور علّامہ عبدہٗ یمانی	460
اپنی اولاد کو محبت اہل بیت سکھاؤ	460
اہلِ بیت کی تعظیم حضور کی تعظیم ہے	460
اہل بیت کی محبت حضور کی محبت ہے	460
کتاب اللہ اور اہل بیت	461
دو عظیم چیزیں	461
اللہ نے پاک کر دیا	461
اہل بیت پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ ہے	462
مومن ہونے کی شرط	462
اپنے اعمال کی فکر کرو	463
علامہ عبدہ یمانی	463
عظمتِ اہلبیت اور سائیں مشوری	465
عظمت اہلبیت اور محمد طاہر القادری	467
آیتِ مباہلہ اور عظمت اہل بیت	468
حدیث پاک کی شرح	470
عقیدہ اہل سنت ہے	470
خلاصۂ کلام	470
حضور کی سیّدہ سے محبت	471
نکتہ	471
غلام بے نوا کا سلام	472
مولائے کائنات	473
علی کی صلب سے نبی کی ذریت	474
حضرت علی نبی کے قائم مقام	474
منافق کی نشانی	475
حضرت علی کی ولایت کو مانو	476
غوثیت سے قطبیت تک وسیلہ جلیلہ	477
جنتی جوانوں کے سردار	478
حسن اور حسین جنت کے دو نام ہیں	479
حسنین میرے گلشن دنیا کے پھول ہیں	479
عظمت اہلبیت اور محمد اِلیاس قادری	481
سیّد زادے کی توہین کُفر ہے	481

Marfat.com

سید کا ادب	482
اہلِ بیت سے حسن سلوک کا صلہ	483
سید کی تعظیم کی وجہ	483
سادات پر ظلم کرنا کیسا ؟	484
سید طالب علم کو مارنا جائز نہیں	485
اہلِ بیت کا دُشمن جہنمی ہے	485
اہلبیت سے بغض رکھنے والے کا انجام	486
اہلِ بیت سے محبت کرنے والا	486
عظمتِ اہلبیت اور سلیمان عبداللہ لاکھو	488
عظمتِ اہلِ بیت اور وحید الزمان	492
مسائلِ قیاسیہ اور اہلِ بیت	493
اہلِ بیت کون ہیں	493
سیدہ فاطمۃ الزہرا کی فضیلت	494
اولادِ بتول سب سے افضل	494
یزید پر لعنت	495
آلِ رسول کی تعظیم کا حکم	
مفتی محمد شفیع دیوبندی کا عقیدہ	496
عظمت اہلبیت اور عبدالوہاب نجدی	498
اکابرینِ اُمّت	
اور تعظیم سادات	499
حضرت ابوبکر بن عیاش کا فرمان	500
ابراہیم متبولی کی نظر میں سادات کا احترام	500
تعظیم سادات کا دوسرا رُخ	501
مالدار مسلمان سید کا قرض ادا کرے	502
جنید بغدادی اور عظمت سادات کرام	502
سیدزادی کی خدمت کا صلہ	512
عبداللہ بیابانی اور تعظیم سادات	514
اعلیٰ حضرت اور تعظیم سادات	515
سیّدزادے کے ہاتھ چوم لئے	516
سادات کے لئے دُگنا	517
ایک سیّدزادے کا واقعہ	517
سیّدزادے کو نام لے کر پکارنا	518
مکتوب مولانا سید شاہ عبدالمنان منعمی	518
طالب علم سیدزادے سے حسن سلوک	519
سیدزادے کی تالیف قلبی	520
سیدزادے کی خدمت	521
سیدزادے کی تکریم	522
سیدزادے کی خواہش کی تکمیل	523
سیدزادوں کے قلوب کی تشفی	523
اِمامِ اہلسنّت کا والہانہ عشق	525
مجوسی کی نجات	530
عیسائی راہب مسلمان ہوگیا	533
یہودی نے جان دے دی	534
سیّدزادی کی محافظت	537
سیّدزادے سے اعراض پر حضور کی ناراضگی	538
شیخ ابراہیم رامپوری اور تعظیم سادات	539
سیدزادہ اور عالمِ دین	540
حضور کی خوشی	541
سائیں توکل شاہ اور تعظیم سادات	541
شیخ عبدالرزاق اور تعظیم سادات	543

۱۱۶۸۲۹

Marfat.com

خواجہ شمس الدین اور تعظیم سادات	543
شیخ شہاب الدین اور عظمتِ سادات	543
سیدزادے قرآن کے پارے	546
سادات کو علماء پر برتری	547
فرزند رسول ہوں	547
محدث اعظم پاکستان اور تعظیم سادات	548
آلِ رسول سے استعانت	549
ایک اُستاد کی سرزنش	549
سادات کے ذمہ کوئی کام نہیں	550
سیدزادے کی سختی برداشت کرلی	551
خواجہ غلام فرید اور تعظیم سادات	551
صوفی برکت علی اور تعظیم سادات	552
خواجہ قمرالدین اور تعظیم سادات	552
سادات کا دُگنا حصّہ	522
تکریمِ سادات کا عظیم نمونہ	553
احترامِ سادات	553
سادات کا ادب	553
علّامہ صائم چشتی اور تعظیم سادات	551
ایک لاجواب واقعہ	557
محمد شریف خلیق اور ادبِ سادات	558
شاہ عبدالقادر دہلوی اور تعظیم سادات	558
تیمور کو محبت اہلِ بیت کا صلہ	559
بادشاہ نصر اور تعظیم سادات	560
خارجیوں کی خرافات کا جواب	562

''اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد'' کا تحقیقی جواب	565
پانچ ذواتِ مقدّسہ کیوں اہم ہیں ؟	565
آیتِ تطہیر اور پنجتن پاک	567
دوسری روایت	568
تیسری روایت	569
پنجتن پاک کا تصور اسلامی نہیں ہے	569
مُشرکین اور پنجتن	570
ہندوؤں کے پنجتن	570
قبل از اسلام پنجتن	572
صحابہ کا عقیدہ	572
ایمان داخل نہ ہوگا	573
ایمان کامل نہ ہوگا	573
آل رسول سے محبت ہی پروانہ نجات ہے	574
وہ یہودی ہو کر مرے گا	574
اہلِ اسلام کو دعوتِ انصاف	576
حضرت آدم کی دُعا	578
پنجتن پاک کے نام باب جنت پر	578
اہلِ بیت کون کون ہیں ؟	580
آلِ محمد باقی رکھنے کا خیال	582
حضرت زینب کی اولاد	584
سیدہ رُقیہ کی اولاد	584
سیدۃ اُم کلثوم کی اولاد	584
عزیر احمد صدیقی کی بددیانتی	585

Marfat.com

اہلِ بیت علی	588
جوانی کے اہلِ بیت	589
حضور کی حضرت خدیجہ سے شادی	590
آلِ محمد یا پنجتن کا چوکھٹا	591
دوسری حدیث	594
''حیاتِ اُم المومنین'' میں کی گئی گستاخیاں	595
حضرت علی جسمانی طور پر کمزور تھے	595
قلابازیاں	596
فلسفہ آلِ محمد	597
حضرت علی کی ہجرت	598
عنوان نکاح فاطمہ	600
مشاورت کی روایت	601
حضرت فاطمہ کی عمر مبارک	601
ہم کہتے ہیں !	605
حقائق	606
یہ فرمانِ رسول ہے	606
شہادت علی اور خارجی کی گستاخی	606
حضور نے شہادت کی خبر دی	608
شہادت	609
خارجیوں کے بارے میں فرمانِ رسول	609
حصّہ نظم	613
نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	614
شان والے اہل بیت	617
میرا ایمان پنجتن	619
حب اہل بیت	620
پنجتن کا غلام ہوں	622
اہل بیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	624
مشکل کشاء کی بات ہے	625
مُشکل کُشا علی	626
زہرا بتول	628
بیٹی رسول کی	629
رسول کا ہے قرار زہرا سلام اللہ علیہا	630
قطعات	631
اُلفت ہے پنجتن کی	631
پنجتن سے پیار کرنا	631
جنت کی حور زہرا	632
شانِ حسنین	632
حسنین کریمین کا رتبہ اعلیٰ	632
سلام حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	633
سلام بحضور سیدۃ النساء العالمین	635
سلام بحضور مولائے کائنات	638
سلام بحضور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام	641
سلام بحضور امام حسین علیہ السلام	644
سلام بحضور اہلِ بیت	648
تقاریظ و تاثرات	

Marfat.com

دِیباچہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ،اَمَّا بَعْد
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''عظمتِ اہل بیت'' بیان کرنا مجھ جیسے حقیر اور کم علم کے بس کی بات کہاں یہ موضوع تو اس قدر رفیع الشان ہے کہ خود خدائے پاک عزّوجل اہلِ بیت رسول کی عظمت قرآن پاک میں بیان فرما رہا ہے،

قُرآن پاک میں کہیں اہلِ بیت کی عظمت کی طہارت و پاکیزگی کا ذکر ہے، کہیں اہلِ بیت کی مودّت ومحبّت طلب فرمائی جارہی ہے، کہیں اہلِ بیت کو خیرِ کثیر اور کوثر فرمایا جارہا ہے۔

اور پھر آقائے دوجہاں مالکِ دوجہاں سیّدِ انس وجاں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکمِ خُدا اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اپنی اُمّت سے بہت زیادہ بھلائی اور بہت زیادہ محبّت ومودّت طلب فرمائی ہے۔

صحاح ستہ اور احادیث کی دیگر کتب میں مناقبِ اہل بیت میں اَبواب قائم کئے گئے ہیں۔ جس سے اِس بات کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ اہلِ بیت رسول کی شان وعظمت کا بیان سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زبان وَحْیٌ یُّوْحٰی سے فرمارکھا ہے۔ مُخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے تھے کہ آنے والے دَور میں اَیسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے اہلِ بیت کے ساتھ مخالفت رکھیں گے۔ اہلِ بیت سے دُشمنی رکھیں گے۔ اہلِ بیت سے بُغض رکھیں گے اہلِ بیت کے حقوق سے پہلوتہی کریں گے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطائے الٰہی سے قیامت تک آنے والوں کے حالات سے واقف ہیں اس لئے آپ نے اپنے اہلِ بیت کے بارے میں تفصیلاً احکامات ارشاد فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ بیت کے حقوق کے متعلق ڈرایا۔

Marfat.com

قارئین ! عظمتِ اہلِ بیت اور مناقبِ اہلِ بیت میں محدّثین نے بہت سی کتب لکھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اہلِ بیت کے حقوق واضح فرمائے گئے ہیں۔ ہر دور میں شانِ اہل بیت میں کُتب تصنیف و تالیف ہوتی رہیں۔ موجودہ دَور میں خارجیّت اور ناصبیّت نے اہلِ بیت کے خلاف جتنا زہر اُگلا ہے اِس کی مثال صدیوں میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دین کی حفاظت کے لئے علمائے حق کی جماعت کو قوت عطا فرمائی۔ اِس دَور میں خارجیّت کے اس طوفان کا منہ موڑنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے آقائے نعمت استاذی المکرم کشتۂ محبتِ اہلِ بیت فنافی الرسول حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب فرمایا۔ آپ نے دُشمنانِ رسول و آلِ رسول کی قلمی مُوشگافیوں کا تحقیقی جواب دینے کے لئے نادرِ روگار تاریخی کتب تصنیف فرمائی ہیں اور حقوقِ اہلِ بیت کے تحفّظ کے لئے ایک تحریک کی صُورت کام کیا اور اہلِ بیت رسول کی شان و عظمت کا پرچار اِس طرح کیا کہ موجودہ صدی میں اِس کی مثال نہیں ملتی آپ نے عمِ رسول سیّدنا ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان پر ۲ جلدوں میں کتاب لکھی جو کہ چودہ صدیوں میں اِس موضوع پر لکھی گئی کتب میں سے تحقیقی اعتبار سے سب سے اعلیٰ تصنیف قرار پائی یہ بات میں ہی نہیں کر رہا بلکہ اِس دَور کے محقق علماء نے اِس کی تائید فرمائی ہے۔ جن میں حضرت علّامہ عطا محمد بندیالوی، علّامہ صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب، علامہ سیّد محمود شاہ صاحب محدّث ہزاروی، علامہ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی شاہ صاحب، علامہ پیر سیّد نصیر الدین گولڑوی، علّامہ حامد الوارثی رحمۃ اللہ علیہم علّامہ اقبال احمد فاروقی اور دیگر ہزاروں اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔

میرے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر لمحہ آل رسول کی عظمت کے گیت گائے نظم و نثر میں بے شمار تصانیف آپ نے یادگار چھوڑی ہیں یہی وجہ ہے کہ میری رگ رگ میں محبّت اہلِ بیت رُچ بس گئی ہے۔ میرے شعروں میں اور میری تقریروں میں وہی جھلک نظر آتی ہے بلکہ میری سوچ میری فکر کا محور ہی حبّ اہل بیت رسول ہے میں جہاں جہاں بھی گیا ہوں یہی پیغام لے کر گیا ہوں۔

میرے دل کی تڑپ تھی کہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نظم کی طرح نثر میں بھی اہلِ بیت رسول کو خراجِ محبّت و مودّت پیش کروں کیونکہ یہ وادیٔ تحقیق

Marfat.com

بڑی سنگلاخ ہے جہاں پُھونک پُھونک کر قدم اُٹھانا پڑتا ہے لیکن یہاں میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی باطنی توجہ میری راہبر بن گئی۔

جب میں نے اپنے اُستاذی المکرّم رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے سبق کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا شروع کر دیا میں جو بھی مسودہ لکھتا اپنے آقائے نعمت کے سجادہ نشین صاحبزادہ والاشان حضرت جناب محمد لطیف ساجد چشتی مدظلّہ العالی کی خدمت میں پیش کر دیتا آپ اس میں اضافہ و ترمیم فرما دیتے اور کتاب کی ترتیب وتدوین میں بھی آپ ہی نے میری رہنمائی فرمائی۔

قارئین! مَیں نے اِس کتاب میں فضائلِ اہلِ بیت میں آلِ رسول کے اِن خصائص کا ذکر کیا ہے جن میں کوئی بھی ان کا شریک نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کو تالیف کرتے ہوئے حضرت امام محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جواھر البحار فی فضائل نبی المختار کو سامنے رکھا ہے جس طرح اُنہوں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و خصائص کو مُتقدمین علماء کی کتب سے اَخذ کر کے ترتیب دیا ہے اِس کتاب میں مَیں نے علمائے حقّہ مُفسرین ومحدّثین کی تحریروں سے انتخاب کر کے ان کا نکتۂ نظر اور ان کی تحقیق پیش کر دی ہے تا کہ کوئی بھی شخص اہلِ بیت رسول کے حوالہ سے تحقیقی کام کرنا چاہے تو اِس کتاب میں جمع کی گئی اہل علم کی تحقیقات سے اِستفادہ کر سکے، میں اِس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ تو قارئین ہی کریں گے کیونکہ میں خود ایک طالب علم ہوں اور مجھے دعویٰ علم وفضل بھی نہیں لیکن الحمدللہ یہ شرف ضرور رکھتا ہوں کہ اہل بیت کا سچّا خادم ہوں۔

میرے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے خارجیوں بد مذہبوں کی شانِ اہلِ بیت میں کی گئی گستاخیوں کو بے نقاب کیا ہے اِس لئے میری بھی کوشش یہی ہے کہ جو لوگ اہلِ بیت رسول کی شان میں گستاخانہ رویہ رکھتے ہیں انہیں آئینہ دکھا سکوں کہ آج مال ودولت کے چکر میں ڈالروں اور ریالوں کے چکر میں سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نُور کے بارے میں زہریلا لٹریچر چھاپ چھاپ کر تقسیم کرنے والو ! یہ جان لو کہ تم جیسے لوگوں کے بارے میں ہمیں سرکار دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود آگاہ فرما رکھا ہے،

ہم نے قرآن وحدیث میں بیان کی گئی عظمتِ اہلِ بیت اور دُشمنانِ اہلِ بیت کے لئے بتائی گئی انہیں سزاؤں کا ذکر کیا ہے۔ جب ہم مخالفینِ اہلِ بیت کو آگاہ کرتے ہیں کہ دشمن اہلِ بیت

Marfat.com

کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے، کہ یا تو وہ منافق ہوگا، یا حرامزادہ ہوگا، یا ولد غیر طہر ہوگا تو اِن لوگوں کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں، اور ہمیں کہا جاتا ہے کہ تم ہمیں گالیاں دے رہے ہو۔

عُلمائے حقّہ شروع سے ہی تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں اور ہر دور میں خوارج ونواصب کی اصلاح کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ہماری اس کتاب کا اصل مقصد بھی اصلاحِ عقیدہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر اُمتّی آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سامنے سرخرو ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے سارے اُمتّیوں سے خوش ہو جائیں۔

میرے والد مکرّم فیضیابِ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، عاشقِ رسول مقبول حضرت باباجی حاکم علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ پنجتن پاک کے پاک گھرانے کا پاکیزہ ذکر فرمایا کرتے تھے اور خاندانِ نبوت کے خاص عرائس اور ایّام پر خصوصی اہتمام سے ختم شریف دلاتے میری والدہ محترمہ مکرّمہ رحمۃ اللہ علیہا بھی اِن ایّام پر کھانا اور لنگر شریف خود پکاتیں اور تقسیم فرماتیں اپنے والدین کی اہلِ بیت رسول سے یہ محبّت میرے لئے اوّلین سبق بن گئی اور الحمد للہ! محرم اور رمضان المبارک کے پاکیزہ دنوں میں اہل بیت اطہار کے عرائس مبارک کی تقریبات اہتمام سے منعقد کرتا ہوں اور اپنے حلقہ احباب کو ان مقدّس دنوں کو خصوصی طور پر منانے کی ترغیب دیتا ہوں۔

قارئین! مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے اس لئے گذارش ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی بات قابلِ اصلاح ہو تو ضرور اس کی اصلاح فرما کر عِنداللہ ماجُور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی غلامی عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گدائے آلِ رسول
ابو احمد محمد مقصود مدنی
15 دسمبر 2004

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعد! خدا کا کروڑہا بار شکر ہے جس نے مجھے اپنے دین کی معرفت عطا فرمائی اور خدمتِ دین کے عظیم کام سے سرفراز فرمایا۔ یہ تمام کام میرے والدین کریمین کی شب خیز دُعاؤں اور برستی آنکھوں سے کی گئی التجاؤں سے ممکن ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے جس نے میرے والدین کے رنجگوں کو تعبیر بخش دی یہ اُس مالکِ کائنات کا فضل ہے کہ اُس نے مُجھ جیسے کم فہم کو اپنی حمد اپنے پیارے کی ثناء اور اپنے پیارے کے پیاروں کے ذکر کے لئے چُن لیا۔

مجھے یاد ہے کہ میرے والدین اپنی تمام اولاد سے بڑھ کر مجھ سے محبّت فرماتے تھے اور مجھے خصوصی دُعاؤں سے نوازتے تھے۔ میرے ہاتھوں کی لکیروں کو اپنی دُعاؤں کے ساتھ کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہستیوں کے احسانوں کا بدلہ میں کیسے چکا سکتا ہوں۔ پس دن رات اُن کی محبتوں کو یاد کرتا ہوں اور اپنی ہر کامیابی و کامرانی کے بعد اُن کے مزارات پر کروڑہا تجلیّات کے نزول کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے سر بسجود ہو جاتا ہوں۔ میری اِن دُعاؤں میں میرے سارے اساتذہ، مشائخ اور دُعا گو بھی شامل ہوتے ہیں۔

مجھ پر کرم نوازی کرنے والے مشائخ عظام میں سے جس ہستی نے اپنی دُعاؤں اور عطاؤں سے مجھے ہمیشہ نوازا وہ میرے مرشدِ کریم تاجدارِ چُورہ شریف پیرِ طریقت، واقفِ رموز حقیقت شارحِ فرمانِ نبوت سیدی و مولائی حضور قبلہ گاہی پیر چوراہی حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ سجادہ نشین درگاہِ عالیہ چورہ شریف کا ممنونِ احسان رہوں گا۔ جو ہر لمحہ میری رہنمائی اور پشت پناہی فرماتے ہیں۔

یہاں اُس عظیم ہستی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی نظرِ کرم سے ''محمد مقصود'' آج محمد مقصود مدنی کے نام سے پہچانا جاتا ہے جنہیں اس عظیم ہستی نے اپنا مقصود قرار دیا۔ جس کی بارگاہ

Marfat.com

میں تشنگانِ علم ہر وقت موجود رہتے۔ میری مراد میرے آقائے نعمت، نائبِ حسّان، فناء فی الرسول حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے مجھے راہِ عشق پر چلنا سکھایا اور آج اُنہیں کے فیضانِ نظر سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہوں اور سفیرِ صائم کی حیثیت سے دُنیا بھر میں تبلیغی کام کر رہا ہوں۔

اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ التفات کی بدولت انگلینڈ اور یورپ کے تمام ممالک میں تبلیغِ دین کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور میری زیرِ سرپرستی محافلِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا جاتا ہے بطورِ خاص انگلینڈ میں رُوحانی مرکز قائم کیا ہے جس میں ہر روز ذکر و نعت کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھا جاتا ہے اور ختم خواجگان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

میرا سرِ نیاز بارگاہِ ایزدی میں جھکا جا رہا ہے جس کے کرم کی بدولت ''عظمتِ اہلِ بیت'' کا دوسرا اور اضافہ شدہ ایڈیشن شائع ہو رہا ہے اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ ۲۰۰۵ء سے ۲۰۱۳ء تک میں آج تک مزید گلہائے مودّت جمع کرتا رہا جن کو اس ایڈیشن میں اضافہ کی صورت میں شامل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذریعہء نجات بنائے۔

آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

آج یزیدی قُوتّیں اسلامی تحریکوں کی صُورت میں اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے کے لئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندانِ نور کے خلاف اپنی اپنی کوشش کر رہی ہیں مگر المیہ یہ ہے کہ سادات کرام اپنے مقام و مرتبہ اور وہ خاص اعزازات جو انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے حاصل ہیں ان کا پورا ادراک نہیں رکھتے بلکہ شیطانی قوّتوں اور یزیدی پراپیگنڈے کے زیرِ اثر اس بات سے بھی صرف نظر کرتے ہیں کہ ان کو اپنے حقوق کے تحفّظ کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔

سادات کے حقوق اُمّت پر فرض ہیں لیکن ہمارے بعض ناعاقبت اندیش دوست اپنی کم ظرفی اور عشقِ رسول کے زبانی دعویٰ کی بدولت خارجیوں کو تقویت دے رہے ہیں۔ یہ دَور خارجیت کے لئے سازگار دور ہے کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے ان خارجیوں کی قُوّت کا قلع قمع کرنا تھا وہ خود ان کے ساتھ دوستی کر رہے ہیں اور یزیدی ٹولے کا گندہ لٹریچر خُود بھی خرید رہے ہیں اور اپنے شاگردوں اور متوسّلین کو بھی یہ لٹریچر خریدنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بدعقیدہ لوگوں کے اِس پراپیگنڈہ کے زیر اثر بہت سے سادہ لوح علماء بھی آ رہے ہیں اور وہ کم علمی اور مطالعہ کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے اِس گندے لٹریچر کو ہی دین کی اَساس سمجھنے لگے ہیں۔

روافض کی تردید کرتے ہوئے وہ اپنے اُن ضروری عقائد کو بھی فراموش کر جاتے ہیں جن کے بغیر نہ تو ایمان کامل ہو سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں سُرخروئی حاصل ہو سکتی ہے۔

یہود و نصاریٰ کے بعض ایجنٹ اپنے غلط عقیدے کے پراپیگنڈہ کے لئے ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں، پہلے تو یہ لوگ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے حوالہ سے ایسی کتابیں لکھتے رہے ہیں جن میں حضور کے اختیارات، آپ کے علمِ غیب، آپ کی نُورانیت، آپ کے حاضر و ناظر ہونے، مُشکل کشا ہونے اور آپ کی حیاتِ دائمی کا انکار کیا گیا۔ اور اِس مقصد کے لئے کروڑوں روپے وقف کئے گئے تا کہ لوگوں کو ایسا لٹریچر فری یا کم قیمت پر مہیا کیا جائے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان و عظمت کے بیان سے لوگوں کو دور کیا جائے۔

Marfat.com

پاکستان میں دہشت گردوں کو اِس لئے سپورٹ کیا جارہا ہے کہ جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والہ صفات کا انکار کریں اِس کے ساتھ ساتھ اُن نفوسِ قدسیہ کی شان وعظمت کا بھی کھلم کھلا انکار کریں جن سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حد محبت فرماتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد طاہرہ کی طہارت و پاکیزگی کا انکار کیا جارہا ہے۔

اس گھٹا ٹوپ فضا میں اس تیرگی کے دَور میں اس ظلم و جبر کے عہد میں اہلِ بیتِ اطہار کے ساتھ اظہارِ محبّت و مودّت کرنے کی اور اشدّ ضرورت ہے اور وہ عُلماء حق اہلسنّت جو ہمیشہ سے صحابہ و اہلِ بیت کے ساتھ محبّت و عقیدت کا اظہار کرتے آئے ہیں اُنہیں چاہیے کہ خارجیوں کے پراپیگنڈہ کا جواب اپنی تحریر و تقریر کے ساتھ دیتے رہیں تا کہ حق و باطل کی پہچان ہوتی رہے۔

ہم اُن علماء سے بھی گذارش کریں گے جو صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کے حوالہ سے اپنے ہی مسلک میں دوہرے عقیدے کی بُنیاد ڈال رہے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو شرف و فضیلت اللہ عزّوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عطا فرما رکھا ہے۔ کوئی شخص بھی اُس میں نہ تو کمی کرسکتا ہے اور نہ اضافہ، اِسی لئے مسئلہ تفضیل کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اور ایک دُوسرے پر طعن کرنا نہایت نامناسب بات ہے۔

خاندان رسول۔ سادات کرام کو جو شرف فضیلت اور مقام حاصل ہے وہ ان کی اپنی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے فضل اور شرف کا سبب صرف ان کا اولادِ رسول ہونا ہے اور یہ شرف کچھ کم نہیں ہے۔

حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعدّد فرامین احادیث بھی اس پر شاہد عدل ہیں کہ اولادِ رسول دُوسرے لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ان کو ایک امتیازی اور خصوصی شان حاصل ہے جو کسی اور نسب اور خاندان کو حاصل نہیں اور نہ ہوسکتی ہے نہ ہی ہوگی۔

اِسی لئے حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میری آل پر صدقہ حرام ہے اور قُربانی کے وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ارشاد فرماتے ! الٰہی اسے اُمّتِ محمد اور آلِ محمد کی طرف سے قبول فرما۔

اپنے اہلِ بیت کے بارے میں سرکارِ دوعالم علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ! میرے اہل بیت سفینۂ نجات ہیں اور میرے اہل بیت اہلِ ارض کے لئے امان ہیں۔

Marfat.com

میرے اہل بیت اور قرآن کا دامن تھام رکھنا، میرے اہل بیت اور قُرآن اکٹھے قیامت کے دن حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔ کتبِ احادیث میں کتاب الفضائل، فصل نسب النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تواتر کے ساتھ موجود ہیں جس سے اس خاندان کی عزت وتکریم اور قدر ومنزلت کا پتہ چلتا ہے اس عظیم خاندان کو دوسرے عام خاندانوں سے ملانا انتہائی شقاوت وبدبختی ہے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خُود اپنے خاندان کی عزت وعظمت کا اعلان فرمایا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُولاد نہ تو جاہلیت کی طرح اپنے آباؤ اجداد اور حضور حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے منسوب ہونے پر غُرور اور تکبّر کرتی ہے اور نہ ہی ان میں کہیں اہل جاہلیت جیسی مفاخرت کا تصوّر پایا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات اپنی اولاد کے لئے ہی نہیں بلکہ جُملہ موجودات عالم کے لئے باعثِ فخر ہے۔

اگر کوئی سیّد زادہ گنہ گار ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اپنی نسبت نسبی پر فخر کرتا ہے تو اسے حق پہنچتا ہے کہ وہ اس نسبت عظیم کو باعث فخر خیال کرے جبکہ آپ کا ہر اچھا بُرا اُمّتی آپ کے اُمّتی ہونے پر فخر کرسکتا ہے تو آپ کی اولاد اس انتہائی قریبی نسبت پر کیوں فخر نہ کرے، جوان کو آپ کی اَولاد خُون اور نُور ہونے کی صُورت حاصل ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ خون کا رشتہ ہونا انتہائی غیر معمولی بات ہے اور خداوند قدوس کی خصوصی نوازش ہے آپ کی ذات پاک کی نسبت کے حوالہ سے فخر ومباہات کرنا غرور اور استکبار نہیں بلکہ تحدیثِ نعمت کہلاتا ہے۔

آپ کی ذات مبارک آپ کی اُمت اور آپ کی اولاد پاک کے لئے فخر ومباہات نہیں بلکہ آپ کی ذات اوّلین وآخرین کے لئے باعثِ افتخار ہے اس لئے سیّد زادوں کو یقیناً یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد ہونے کے ناطے نہ صرف یہ کہ اپنی نسبت پر فخر کریں بلکہ اپنے آپ پر بھی فخر کریں۔ اِس لئے کہ سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اہلِ بیت پر دوسروں کو قیاس سے منع فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! ہم اہلِ بیت ہیں کوئی بھی خود کو ہم پر قیاس نہ کرے۔

(ذخائر العقبیٰ، ص ۱۷)

Marfat.com

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مومنوں کو ارشاد ہے مجھ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی وجہ سے محبّت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری وجہ سے دوستی رکھو اس حدیثِ مُصطفیٰ کا مفہوم غیر مُبہم ہے جس کے دل میں رسول کی محبت ہوگی اس میں یقیناً اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کی شمع فروزاں ہوگی خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی محبّت کو ایمان کی اول شرط قرار دیتے ہوئے فرمایا !

لَا یُومِنُ اَحَدُکُم حَتّیٰ اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیہِ مَن وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ

(متفق علیہ)

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ذخیرۂ حدیث میں موجود ہیں کسی کے دل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کتنی محبّت ہے اس کا اندازہ یا تو مدعیِ محبّت کے کردار و عمل سے لگایا جا سکتا ہے یا گُفتار و قلم سے اس لئے کہ دلوں میں نقیب نہیں لگائی جا سکتی۔

نسب رسول میں ہے ! تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ اَمر پوشیدہ نہیں ہے کہ جہاں ہر دور میں عاشقان مصطفیٰ اور محبان اولادِ مصطفیٰ کی ایک کثیر جماعت موجود رہی ہے وہاں لبادۂ اسلام میں ملبوس دشمنانِ اولادِ رسول کا بھی ایک گروہ موجود رہا اولادِ رسول کی دشمنی کی ابتداء حصول تاج وتخت اور حکومتوں کو وراثت بنانے کے لئے ہوئی دلیل کے طور پر سانحہ کربلا اور آئمہ اہل بیت کی دردناک شہادتوں کو پیش کیا جا سکتا ہے عُلماء حق اور عامۃ المُسلمین نے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گردنوں پر چل جانے والی تلواروں کو سراسر ظلم و جبر قرار دیتے ہوئے یہ فتویٰ دیا کہ خدا کی راہ میں جھکی ہوئی ان گردنوں کی ہر رگ میں خدا کے رسول کا خون دوڑ رہا تھا اور رسول کا خون بہانے والے لوگ مسلمان نہیں رہ سکتے۔

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسمِ انور سے بہنے والا خون جب اس قدر پاکیزہ اور مقدّس ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسے بطور مشروب استعمال کرتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ جو اس مقدّس خُون کو چوس لیتا ہے آتش جہنم کی دست برد سے باہر آجاتا ہے بلکہ جہنم کی آگ اسے چھو بھی نہیں سکتی۔

اور جس ذاتِ اطہر واقدس کا بول مبارک صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مشروب بنتا ہے

Marfat.com

تو انہیں ہمیشہ ہمیشہ پیٹ کے درد سے نجات مل جاتی ہے جس ذاتِ اقدس کا خون مبارک پاکیزہ تر اور بول مبارک طیّب وطاہر ہو اس کی نسل کے بارے میں اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

جب آپ کا خُون مبارک صحابی کے پیٹ میں جا کر اُسے جہنّم سے محفوظ کر لیتا ہے تو آپ کی اولاد کی شریانوں میں دوڑنے والا آپ کا خُون جہنم سے آزادی کا پروانہ کیوں نہیں ہوگا۔

اولادِ رسول کی شان وعظمت کا اظہار اہلسنّت کا مسلّمہ عقیدہ ہے اور اِن سے بُغض رکھنے والے اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔

جہاں اولادِ رسول کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے صدقے خصوصیات سے نواز رکھا ہے وہیں اولادِ رسول کو چاہیے کہ وہ اپنے مقام ومرتبہ، عزّ وجاہ اور اللہ عزّوجل کی عطا کی گئی رحمتوں پر سرِ نیاز کو اُس کے آگے خم رکھیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں اُن پر پُوری طرح عمل کریں، کیونکہ خُونِ رسول ہونے کا یہ اعزاز اِس بات کا اعلان بھی ہے کہ ساداتِ کرام اپنے قول وعمل کے ذریعے خود کو اُسوۂ رسول کی ایسی تصویر بنائیں کہ دُنیا والے جان جائیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا گھرانہ اپنے شرف کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال کے اعتبار سے بھی سب سے یگانہ ہے۔

سادات کو یہ جان لینا چاہیے کہ ہم قُربِ قیامت کے زمانہ سے گذر رہے ہیں اور لوگ دین سے بے بہرہ ہو رہے ہیں اُنہیں اللہ عزّوجل اور اُس کے رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے احکامات کی پرواہ نہیں ہے اِس لئے جب وہ اعمال سے بے گانہ ہو رہے ہیں وہیں وہ صحابہ واہلِ بیت کی شان و عظمت کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ خاندانِ رسول کا ہر فرد ایسا نمونہ بن کر سامنے آئے جس سے لوگ ہدایت بھی حاصل کریں اور قُربِ خدا سے بھی مشرف ہوں۔

ہم یہ باتیں نہایت دَردِ دل سے سادات کرام کے گوش گذار کر رہے ہیں ہم مُلتجی ہیں کہ ہماری اِن گذارشات کو پیشِ نظر رکھیں اور خُونِ رسول کی عزّت وحُرمت کو پامال ہونے سے بچائیں اور اپنے اپنے حلقہ میں دیگر سادات کرام کو اِس بات سے آگاہی دیں کہ ہم پر اولادِ رسول ہونے کی وجہ سے جو ذمہ داریاں ہیں اُن کو بحُسن وخوبی سرانجام دیں اور تمام اہلِ دُنیا پر ظاہر کر دیں کہ خاندانِ

Marfat.com

رسول ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے تمام لوگوں سے منفرد ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اہلِ بیت اطہار کی غلامی میں زندہ رکھے اور اِن کی غلامی میں موت آئے۔

اَب ہم قرآنِ پاک کی آیاتِ مقدّسہ کی روشنی میں اہلِ بیت کا مقام و مرتبہ اور خصوصیات بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آپ بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نُور کی ازلی شان و عظمت سے آگاہی حاصل کریں۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت

قُرآن کی رَوشنی میں

Marfat.com

اہلِ بیتِ رسول کو اِنتسابِ نبوّت کی وجہ سے
کئی خصوصیات حاصل ہیں اور یہ خصائص وہ ہیں
جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے کہ
سرکارِ دوعالم صلّی اللہ عَلیہ وَآلِہٖ وسلّم حسب ونسب کے
اِعتبار سے سارے اِنسانوں سے افضل و اعلیٰ
ہیں اور آپ کے اہلِ بیت بھی اسی شرفِ نسب کے
حامل ہیں۔

Marfat.com

پہلی خصوصیّت

اہلِ بیت کو اللہ تعالیٰ نے پاک فرمایا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالمین پر فضیلت عطا فرمائی اور آپ خصائص کے اعتبار سے سب اِنسانوں سے اعلیٰ وارفع ہیں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے اہلِ بیت کو وہ خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو ان کو دیگر مومنین سے مُنفرد کرتی ہیں۔ آیتِ تطہیر میں اہلِ بیت کی خصوصیتِ طہارت کا ذکر ہے۔ یہ خصوصیت اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلِ بیت کے لئے مخصوص فرمائی ہے۔ اِس لئے اہلِ بیت کی طہارت اور پاکیزگی ایسی ارفع واعلیٰ ہے جس کا اِدراک عقل وفہم سے نہیں کیا جاسکتا۔ اِس خصوصیت کے حوالہ سے محدثین ومفسرین کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا !

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے دُور کردے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پوری طرح پاک وصاف کردے۔

(سورۃ احزاب آیت ۳۳)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

انا واھل بیتی مطھرون عن الذنوب

میں اور میرے اہلِ بیت ذنوب سے پاک ہیں۔

Marfat.com

آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

اللہ رب العزت نے قُرآن پاک میں خود اہلِ بیت اَطہار کو طاہر و مُطہّر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ سورۃ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ﴿۳۳﴾

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے دُور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پوری طرح پاک وصاف کر دے۔

(سورۃ احزاب آیت ۳۳)

اِس آیت مبارکہ کا مِصداق اَزواج واَولاد دونوں میں ہے بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس سے مُراد اَزواج ہی ہیں کیونکہ وہی گھر والے ہیں اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد اس حکم میں شامل نہیں سمجھتے۔

دُوسری طرف بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس میں اَزواج شامل نہیں ہیں کیونکہ جب آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصیت سے چار نفوس کو مزمل کی چادر میں لے کر دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ الْبَیْتِی

اہل سُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس آیۂ کریمہ کا مِصداق اَزواج واَولاد دونوں ہیں۔

اِمام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الشرف المؤبد اُردو ترجمہ شرفِ سادات میں فرمایا ہے کہ اِس سے مراد ہے تمام اُمّہات المومنین، مولا علی، سیّدہ فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن حضرت امام حسین علیہم السلام ہیں۔

''البتول'' میں ہے کہ ! اہلبیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزولِ آیت سے پہلے بھی پاک وصاف تھے اور طیّب وطاہر تھے اِس آیتِ مبارکہ میں محض ان کا اکرام بڑھانا مقصود ہے اور ان کی طہارت اور پاکیزگی پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔

قارئین محترم! اِس آیۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ کا اظہار فرمایا ہے کہ اللہ تو یہی

Marfat.com

چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو کہ وہ تمہیں پاک صاف کر دے تو کیا یہ ارادہ پورا ہوا یا نہیں۔

میرے آقائے نعمت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی تفسیر قرآن پاک ہی کی دوسری آیتِ مبارکہ سے فرماتے ہوئے لکھا ہے !

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۴۰﴾

(سورۃ النحل آیت ۴۰)

سورۃ یٰسین میں فرمایا !

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

(سورۃ یٰسین آیت ۸۲)

اِن آیاتِ مبارکہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت کی تطہیر کا ارادہ فرمایا تو وہ ہو گئی اور چونکہ ارادۂ الٰہی اَزلی واَبدی ہے لہٰذا اہلِ بیت کی طہارت ازلی واَبدی ہے۔ یعنی اِس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے بھی یہ لوگ طیب وطاہر اور پاک تھے اور یہ طہارت جرم وگناہ اور فسق وفجور کے علاوہ بھی ہر قسم کی نجاست کی نفی کرتی ہے۔

(البتول صفحہ ۲۷۶)

تفسیر ابنِ جریر اور آیتِ تطہیر

یقول اللہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم السوء والفحشایا اھل بیت محمد ویطھرکم من الہ لیس الذی یکسون فی معاصی اللہ (تطھیرا) مخصم اھل بیت طھرھم اللہ من السوء و وخصمیھم برحمتہ منھم۔

یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ یہی ہے کہ تُم سے برائی اور فحاشی کو دُور فرما دے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والو اور تمہیں ہر قسم کی میل کچیل سے پاک کر دے اور گناہوں سے تطہیر کر دے پس اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت کو بُرائیوں سے پاک کر دیا اور ان کے لئے رحمت خاص فرمائی۔

(تفسیر ابن جریر جلد ۱ صفحہ ۲۲)

Marfat.com

عن صفية بنت شيبة قالت : قالت عائشة رضى الله عنها : خرج النبى صلى الله عليه وآله وسلم غداة و عليه مرط مرحل من شعر أسود. فجاء الحسن بن على فأدخله، ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاء ت فاطمة فأدخلها، ثم جاء على فأدخله، ثم قال : (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا).

''حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے اِس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسَن بن علی (علیہ السلام) آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا پھر حسُین آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ (سلام اللہ علیہا) آئیں، آپ نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا، پھر علی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کردے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔''

(مسلم، الصحیح، 1883:4، کتاب فضائل الصحاب، رقم:2424)(ابن ابی شیبہ، المصنف، 370:6، رقم:36102)
(احمد بن حنبل، فضائل الصحاب، 672:2، رقم:149)(ابن راہویہ، المسند، 678:3، رقم:1271)
(حاکم، المستدرک، 159:3، رقم:4705)(بیہقی، السنن الکبریٰ، 149:2)
(طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 7،6:22)(بغوي، معالم التنزيل، 529:3)
(ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 485:3)(سیوطي، الدر المنثور في التفسير بالماثور، 605:6)
(مبارک پوری، تحفة الأحوذي، 49:9)(بحوالہ کنز المطالب ص22)

Marfat.com

رجس کا مفہوم

شیخ سیّد شہاب الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ! کہ آیتِ تطہیر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں !

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اے اہلِ بیت تم سے رجس کو دُور کرنا اور تُمہیں پاک کرنا۔

رجس ناپاکی اور میل کو کہتے ہیں، یہاں گُناہ مراد ہیں جو دلوں کو ناپاک کر دیتے ہیں۔

بعض نے کہا ہے رجس شک کو کہتے ہیں۔

اور بعض نے بُرائی بتلایا ہے۔ بعض نے عملِ شیطان سے تعبیر کیا ہے۔

عام رکھنا زیادہ بہتر ہے گناہ کے لئے رجس کے لفظ کا استعمال اور پھر اس کے واسطے بطور تشریح تطہیر کے لفظ لانے میں نہایت بلاغت کے ساتھ گُناہ کے اکتساب سے نفرت دلانا ہے۔

(شاہد المقبول بفضلِ اولادِ رسول صفحہ 31)

اِن اقوال سے معلوم ہوا کہ اہلِ بیت رسول کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر بُرائی اور ہر عملِ گناہ سے محفوظ فرما رکھا ہے اور اہلِ بیت رسول سے رجس کو دُور کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے اِس لئے یہ شرف وخصوصیت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جس پر غور کرنا اور اہلِ بیت کو رجس سے مطعون کرنا درست نہ ہوگا۔ وہ لوگ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے عطا کئے ہوئے درجات پر غور وفکر کرتے ہیں وہ راہِ صواب پر نہیں ہیں، مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کو اپنی عقل سے جانچنے کی کوشش نہ کرے۔

Marfat.com

دُوسری خصوصیّت

اہلِ بیَت پر صدقہ حرام ہے

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم، احمدِ مُجتبیٰ حضرت مُحمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ والا صفات اور آپ کی بدولت آپ کے اہلِ بیت کو وہ خصوصیات حاصل ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آل کے حوالہ سے اعلان فرمارکھا ہے کہ ! اِن کے لئے صدقہ حرام ہے۔

عُلماء لکھتے ہیں !

اپنی آلِ پاک کے بارے میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح طور پر ارشاد فرمارکھا ہے کہ میری آل پر صدقہ حرام ہے۔ اِس حدیث کے علاوہ بھی متعدّد ایسی ثقہ روایات موجود ہیں جن سے واضح ہوجاتا ہے کہ آلِ رسول سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام اولاد پاک اور آپ کے گھر والے ہیں اور اِس کے برعکس جو روایات پیش کی جاتی ہیں وہ کمزور اور کذّاب راویوں کی تراشی ہُوئی ہیں۔

چونکہ خوارج ونواصب کا ایک شیطانی حرَبہ یہ بھی ہے کہ جو آیت اُن کے موقف کی تکذیب کرتی ہو اُس کے معنی تبدیل کر لیتے ہیں اور جو حدیث اُن کی خرافات کی تردید کرتی ہو اُسے ضعیف قرار دے دیتے ہیں خواہ محدّثین کرام نے اجماعی طور پر اُسے صحیح کہا ہو۔

''آل'' کے بارے میں مُختلف اَقوال

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل کے بارے میں علمائے کرام کے چار مختلف اقوال ہیں۔

Marfat.com

پہلا قَول

آل رسول وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔صدقہ کِن پر حرام ہے ؟ اِس میں علماء کے تین قول ہیں!

اوّل : امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ بنو ہاشم اور بنو مُطّلب پر صدقہ حرام ہے اور یہی لوگ آلِ رسول ہیں،،

دوم : امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ آلِ رسول بطورِ خاص بنو ہاشم ہیں اور اُنہی پر صدقہ حرام ہے۔دوسری روایت کے مطابق یہی مذہب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِسی قول کو پسند کیا ہے،،

سوم : امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دوسرے شاگرد اشہب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس قول کو پسند کیا ہے کہ بنو ہاشم اور اُن کے اُوپر حضرت غالب تک سب پر صدقہ حرام ہے اور اِن میں بنو مطلب، بنو امیہ اور بنو نوفل شامل ہیں۔

وہ قول کہ جس میں ہے کہ آلِ رسول سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔امام شافعی امام احمد اور اکثر آئمہ دین کے منصوص میں سے ہے اور امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے جمہور اصحاب نے اِسی قول کو پسند کیا ہے۔

دُوسرا قول

آلِ رسول کے بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی آل بطورِ خاص آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج ہیں۔ یہ روایت ابنِ عبدالبر نے ابی حمید سعدی کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے عبداللہ بن ابی بکر کے باب میں تمہید میں نقل کی ہے چنانچہ علماء کے ایک گروہ نے اِس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل بطورِ خاص آپ کی اولاد اور آپ کی ازواجِ مطہرات ہیں اِس لئے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم المجرد کی حدیث میں امام مالک کے علاوہ یہ حدیث میں ہے !

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

اور اِس حدیث یعنی ابی حمید سعدی کی حدیث میں ہے !

اللھم صلِ علیٰ محمد وازواجہ وذریتہ

علماء کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں اللھم صل علی محمد وعلیٰ آلِ محمد کا جملہ ہے اور دوسری حدیث میں اِس حدیث کی تفسیر میں ارشاد ہوا کہ آلِ محمد سے مُراد ازواج و اولاد ہیں۔ اِن علماء کا کہنا ہے اندریں صُورت یہ جائز ہے کہ جب آپ کی ازواجِ مطہرات اور ذُریت سے کوئی فرد سامنے موجود ہے تو اُسے صل اللہ علیک کہیں اور اگر غائب یعنی دور ہو تو صل اللہ علیہ کہیں اور یہ بات سوائے حضور علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات اور ذرّیتِ طاہرہ کے کسی اور کے حق میں جائز نہیں۔

آل اور اَھل ہم معنی ہیں

علماء فرماتے ہیں کہ آل اور اہل برابر ہیں اور اِن کا ایک ہی معنیٰ ہے اور کسی شخص کی آل اور اُس کے اہلِ خانہ ایک ہی چیز ہیں اور اِس حدیث کی دلیل سے آلِ رسول آپ کی ازواج و اولاد ہیں۔

تفسیر دُرِ منثور میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے ! حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے کے پاس سے نماز فجر کے لئے گزرتے تو بلند آواز سے فرماتے !

الصَّلٰوۃ یَا اَھْلَ الْبَیْت ! الصَّلٰوۃ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ﴿۳۳﴾

نماز کا وقت ہے اے اہلِ بیت !

نماز پڑھو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والوں تم سے دُور کردے ہر قسم کی ناپاکی کہ تمہیں پوری طرح پاک وصاف کردے۔

اور یہ عمل چھ ماہ تک جاری رہا۔

(تفسیر درِ منثور جلد پنجم صفحہ ۱۹۹)

Marfat.com

قارئین!

اِس آیت مبارکہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیّت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پاکیزہ فرمایا ہے مفسّرین ومحدّثین کرام نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین اقدس کے حوالہ سے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر رجس اور پلیدی کو اہلِ بیت سے دُور فرمارکھا ہے۔

حُرمتِ صدقہ میں آل شامل ہے

آلِ رسول حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حُرمتِ صدقہ میں شریک ہیں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

صدقہ نہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے حلال ہے۔
اور نہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے۔

(ینابیع المودّۃ صفحہ ۷۳)

حضرت مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حوالہ سے لکھا ہے !

تحرم الصدقه عليهم لكم فها او ساخ الناس ولهو يضهم خمس الخمس من الغي والغنيمه۔

سادات پر صدقہ حرام ہے اِس لئے کہ صدقات لوگوں کے میل ہیں نیز اِس لئے کہ خمس غنیمت اور مال فے میں سے ان (سادات) کا پانچواں حصّہ ہے۔ آئمہ اَربعہ سے یہی منقول ہے ان کے نزدیک سادات کے لئے صدقات ناجائز ہیں۔

(نورالابصار صفحہ ۱۰۷)

حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے !

Marfat.com

انہا ھی اوساخ الناس وانہا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد
یہ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے حلال نہیں۔

(شرف سادات اُردو ترجمہ الشرف المؤبد صفحہ ۳۴)

فرمانِ رسالت ہے کہ صدقہ لوگوں کے میل کچیل کو کہتے ہیں لوگوں نے طرح طرح کے طریقوں سے مال کمایا ہوتا ہے اِس مال میں نجاست، گندگی اور آلودگی ہوتی ہے۔ صدقہ ایسے مال کو پاک کر دیتا ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آلِ رسول کی ازلی طہارت کی وجہ سے ان کو صدقہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

ایک مرتبہ کہیں سے صدقہ کی کھجوریں آگئیں ان میں سے ایک کھجور امام حسن علیہ السلام نے اُٹھا کر منہ میں ڈال لی تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنگلی ڈال کر منہ سے کھجور نکال دی اور فرمایا !

کخ کخ ارم بہا ام علمت انا لا تاکل الصدقہ
اسے پھینک دو کیا تمہیں معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

(شرف سادات اُردو۔ الشرف المؤبد صفحہ ۸۸)

صدقے کی کھجور دُوسری روایت

مارواہ البخاری فی صحیحہ من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوفی بالنخل عند اصرامہ فیجی ھذا بتمرہ وھذا من تمرہ حتی یصیر عندہ کرم من تمر فجعل الحسن والحسین یلعبان بذلك التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلھا فی فیہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخرجھا من فیہ فقال : اما علمت ان آل محمد لا یاکلون الصدقۃ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

روایت بیان کی کہ جب درختوں سے کھجوریں اُتاری جاتیں تو لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجوریں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لے آتے یہاں تک کہ آپ کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا۔

ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حُسین علیہما السلام ان کھجوروں سے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک نے کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے منہ سے کھجور نکال کر فرمایا !

اما علمت ان آلِ محمد لا یاکلون الصدقة۔

کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمد صدقہ نہیں کھاتے۔

(جلاء الافہام ابن قیم ص 121)

حضور کا غُلام اور صدقہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آپ کے غلام ابورافع عامل صدقہ نے مجھے بلایا ہے کہ میں اُس کی معاونت کروں اور وہ صدقہ کے مال سے مجھے معاوضہ ادا کرے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

ان الصدقه لا تحل لنا وان مولیٰ القوم منهم

یعنی ہم پر صدقہ حلال نہیں اور قوم کا مولیٰ قوم میں سے ہوتا ہے۔

(شرف سادات اُردو ترجمہ الشرف المؤبد صفحہ ۸۸)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منفرد مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اسی طرح آپ کی نسبت سے آپ کے اہلِ بیت کو کئی حوالوں سے خصوصیات عطا فرمائی گئی ہیں۔ جن میں سے حُرمتِ صدقہ بھی ہے۔

بنی ہاشم کو صدقہ دینا جائز نہیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں !

Marfat.com

بنی ہاشم کو زکوٰۃ وصدقات واجبات دینا زنہار جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے متواتر حدیثیں اس تحریم میں آئیں اور علت تحریم ان کی عزّت و کرامت ہے کہ زکوٰۃ مال کا مَیل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسل ذُنوب تو ان کا مثل ماء مستعمل کے ہے جو گناہوں کی نجاست اور حدثات کے قاذورات دھو کر لایا ان پاک لطیف ستھرے نظیف اہلِ بیت طیب وطہارت کی شان اس سے بس ارفع واعلیٰ ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودگی کریں خود احادیث صحیحہ میں اِس علّت کی تصریح فرمائی۔

احمد و مسلم مطلب بن ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں !

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان الصدقة لا تنبغی لمحمد و لا لآل محمد انما ھی اوساخ الناس

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ محمد اور آلِ محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کہ یہ لوگوں کا میل ہے۔

طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

انه لا یحل لکم اھل البیت من الصدقات شی انما ھی غسالة الایدی ھذی مختصر الطحاوی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اہلِ بیت اطہار کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں کہ یہ ہاتھوں کا دھون ہے۔

عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال قلت لعباس سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم یستعملك علی الصدقات فساله فقال ما کُنت لا ستعملك علی غسالة ذنوب الناس۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کیجئے کہ حضور آپ کو تحصیل صدقات پر عامل بنا دیں تو اُنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کردی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لئے نہیں کہ آپ لوگوں کے گناہوں کے دھون پر عامل بناؤں۔ یعنی یہ خدمت آپ کے شایانِ شان نہیں ہے۔

ابن ابی شیبہ اور طبرانی خصیف ومجاہد سے روایت کرتے ہیں۔

قال کان آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لا تحل لھم الصدقۃ فجعل لھم خمس الخمیس۔

بیشک آلِ محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 478۔479۔482)

بخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انا لا تحل لنا الصدقۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

احمد وابوداؤد ترمذی ونسائی وحاکم برشرط شیخین وابنِ خزیمہ وابنِ حبان اور طحاوی ابورافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے راوی۔

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان الصدقۃ لا تحل لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے

احمد وحبان بسند صحیح الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ

یعنی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

الطبرانی عن ابن عباس یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انہ لا یحل لکم اھل البیت من الصدقات شیئ۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا روایت ہے کہ اہلِ بیت کے لئے صدقات کی کوئی چیز جائز نہیں۔

احمد وابوداؤد ونسائی وحاکم برشرطِ صحت اور طحاوی نہر بن حکیم کے دادا سے راوی۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لا یحل لآل محمد منہا شی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ آلِ محمد کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 485۔486)

آیتِ صدقہ کی بابت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں !

دیکھو تمام سیّد صاحبان پر زکوٰۃ کھانا حرام ہے۔

کیوں ؟ اِس لئے کہ یہ لوگوں کے مال کا مَیل ہے تو اِن کو مال کا مَیل دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ میں نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے شان میں عرض کیا ہے۔

ہے صدقہ مَیل پھر اُس پاک ستھرے کو رَوا کیوں ہو
کہ دُنیا کھا رہی ہے جس کے آلِ پاک کا صدقہ
وہ ہے خاموش قُرآں اور یہ قُرآنِ ناطق ہے
نہ ہو جس دل میں یہ اُس میں نہیں قُرآن کا رشتہ

(شانِ حبیب الرحمٰن من آیات القرآن)

قارئین محترم !

غور فرمائیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں رہنے والا خادم باوجود تنگی وتُرشی کے صدقہ نہیں لے سکتا تو سادات کرام صدقہ کیسے لے سکتے ہیں۔ آلِ رسول کی یہ خصوصیت ہے اور یہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جُز ہونے کی وجہ سے ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

Marfat.com

تیسری خصوصیّت

آلِ پاک دُرود پاک میں شامل ہیں

قُرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو اعزازات آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرمائے ہیں وہ کسی اور کے لئے نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آیتِ صلوٰۃ نازل فرمائی جس میں مومنین کو حکم درود وسلام ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا !

یارسول اللہ ! ہم کیسے درود بھیجیں ؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ! یااللہ رحمت بھیج محمد اور آلِ محمد پر جس طرح رحمت بھیجی تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم پر۔

تفسیر خازن میں ہے

خازن بغدادی زیرِ آیتِ صلوٰۃ لکھتے ہیں !

عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال یقینی کعب بن حجرہ فقال الا اھدیٰ لك ھدیة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خرج علینا فقلنا یا رسول اللہ کیف نسلم علیك

Marfat.com

قال قولوا اللّٰھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انك حمید مجید۔

(تفسیر خازن جلد ۵ صفحہ ۳۲۶)

شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

نزولِ آیت کے بعد صحابہ کا سوال کرنا اور آپ کا جواب میں یہ فرمانا کہ !

اللّٰھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد (الیٰ آخرہ)

پڑھو یہ اس بات کی دلیل ہے اَمر بالصّلوٰۃ اہلِ بیت اور بقیہ آل پر ہے اِس آیت سے مراد ہے ورنہ نزولِ آیت کے بعد صحابہ اہلِ بیت کے بارے میں سوال نہ کرتے اور انہیں مذکورہ بالا جواب نہ دیا جاتا۔

(توضیح) صحابہ کرام کا سوال اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جواب عطا فرمانا اُن احکام کی طرح ہے جن کے لئے حکمِ رسول نافذ العمل ہے۔

شیخ مزید لکھتے ہیں !

یہ کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہیں آلِ پاک کو اس بارے میں اپنی ذاتِ مبارک کے مقام پر کھڑا کیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مزید تعظیم ہے اور آل پر درود بھیجنے سے ان کی تعظیم ہے۔

قارئین محترم !

جیسا کہ ہم نے آغاز میں بیان کیا ہے کہ صلوٰۃ وسلام میں شامل ہونے کی خصوصیت بھی آلِ رسول کو حاصل ہے اس میں کوئی دُوسرا شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ اس مقام پر یہ تخصیص بالکل واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو کہ ساری اُمّت میں چُنے ہوئے ہیں۔ اُن کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُرود وسلام کی تعلیم فرما رہے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو یہ جان گئے کہ یہ خصوصیت صرف آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے۔

آج کا مُلّا اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتا وہ کہتا ہے کہ میں بھی آل میں شامل ہوں۔ ہم پُوچھتے ہیں ! تم کیسے آل میں شامل ہو گئے کیا تم اپنی ذات پر خود درود بھیج رہے ہو ؟

Marfat.com

قارئین ! درود شریف میں آل کا داخل ہونا بہت بڑی خصوصیت ہے سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محض آل پاک پر درود بھیجنے کا حکم ہی ارشاد نہیں فرمایا بلکہ آپ نے خصوصیت سے یہ حکم بھی ارشاد فرمایا ہے !

کہ مجھ پر صلوٰۃ بتر الیعنی دُم کٹا درود نہ بھیجو۔

شاہد المقبول میں روایت ہے !

سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ! مجھ پر دُم کٹا درود نہ بھیجو۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ! دُم کٹا درود کیسا ہوتا ہے ؟

آپ نے ارشاد فرمایا ! تم لوگ کہتے ہو اللّٰھم صلی علیٰ محمد اور اس پر بس کرتے ہو۔

یوں کہا کرو ! اللّٰھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد۔

(شاہد المقبول بفضلِ اولادِ رسول صفحہ ۵۶) (الصواعق المحرقہ)

درود پاک میں آل کے شامل ہونے کی روایات سینکڑوں کُتب تفسیر وحدیث میں موجود ہیں بعض روایات میں عترتہٖ اَزواجہٖ کے مزید الفاظ ہیں ہر صُورت مسلّمہ امر ہے۔

کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس درود میں آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی شامل فرمایا جائے اور بغیر آل پاک کو شامل کئے درود پاک مکمل نہ ہوگا۔

اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اُولیٰ و اعلیٰ ترین جو افراد شامل ہیں وہ ہیں شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، آپ کے شوہرِ ذیشان اور آپ کے صاحبزادگان والاشان علیہم الصلوٰۃ والسلام من رحمٰن ہیں اِس لئے کہ یہ نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے۔

(البتول صفحہ ۲۲۹)

آلِ پاک پر درود کے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کوئی دُعا شرفِ قبولیت اور

Marfat.com

بابِ اجابت تک نہیں پہنچ سکتی جب تک ہم پر اور ہمارے اہلِ بیت پر دُرود نہ پڑھا جائے بلکہ وہ دُعا محجوب رہتی ہے۔

الدیلمی ان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال الدعا محجوب
حتیٰ یصلی علیٰ محمد واھل بیتہ صلی اللہ علیٰ محمد وآلہٖ۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۴۸)(البتول صفحہ ۲۹۳)

شیخ محقق کا عقیدہ

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''جذب القلوب'' میں فرمایا کہ !

درود شریف کے ذکر میں آپ کی آل کا ذکر عام طور پر بغرضِ اختصار چھوڑ دیا جاتا ہے لکھتے وقت اس کا اضافہ کرنا بہتر اور مستحب ہے۔

آل پر دُرود مُستقل سُنّت ہے

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سعادت الدّارین میں رقمطراز ہیں !

ذخیرۃ الخیر کے مصنّف نے کہا کہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑھنے کی وہ فضیلت جو آپ پر اور آپ کی آل پر پڑھنے میں ہے کیونکہ آپ کی آل پر درود پڑھنا مستقل سنّت ہے اور فرمانِ نبوی صحیح حدیثوں میں اس کی ترغیب میں وارد ہوا ہے اور آئمہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جس قدر احادیث درود شریف کے متعلق ثابت ہیں ان سب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے درود شریف کی تعلیم دی گئی ہے۔

مفتاح الحصن میں آیا ہے !

صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے پر اِکتفا کرنا کسی مرفوع حدیث میں نہیں آیا سوائے نسائی دُعائے قنوت کے آخر میں جو درود شریف آیا ہے وہاں آل کا ذکر نہیں ہے باقی جہاں کہیں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود کا ذکر بھی ہے وہاں آل کا ذکر بھی ہے۔ جو شخص عبادت میں سُنّت کو بجالاتا ہے وہ دُرود ترک کرنے والوں میں سے نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

حضرت اِمام شافعی کا فیصلہ

یا اھل البیت رسول اللّٰہ حبکم
فرض من اللّٰہ فی القرآن انزلہ
یکفیکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والو ! تمہاری محبّت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرض قرار دی ہے۔

تمہاری عظمت شان کو یہی کافی ہے جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

امام شافعی علیہ الرحمۃ کے قول کے مطابق جو شخص آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک پر درود وسلام پیش نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں یہ واضح ہوگیا کہ آلِ پاک کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ دُرود پاک میں شامل ہیں دُرود میں آلِ پاک کا ذکر نہ کرنے والا سُنّت کا تارک ہے۔ نیز یہ کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کئے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے ہیں ان کے لئے مقامِ فکر ہے جب تم آلِ رسول پاک کی مثل نہیں ہوسکتے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثل کیسے ہوسکتے ہو۔

یا رب صلی علی النبی وآلہٖ
ازکی الصلاۃ وخیرھا والا طیبا
یا رب صلی علی النبی وآلہٖ
ما اھتزت الاثلاث من نفس الصبا

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول صفحہ ۶۱)

قارئین!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آلِ پاک کو درود میں شامل کرنا ان کے بہت بڑی کرامت و

Marfat.com

اکرام ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں آلِ پاک علیہم السلام کی عزّت وتوقیر کرنے اور ہمیشہ ان پر درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آیتِ دُرود پاک اور عظمتِ اہلِ بیت

قارئین محترم ! آلِ پاک کی خصوصیت ہے کہ آل کا ذکر درود شریف کا حصہ ہے۔ سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد مصطفٰے کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جس قدر احادیث درود شریف کے متعلق ثابت ہیں ان میں آل پاک کے لئے درود شریف کی تعلیم دی گئی ہے۔

(سعادۃ الدارین امام نبہانی صفحہ ۱۳۵)

اب ہم وہ روایات پیش کرتے ہیں جن میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آلِ پاک کو درود میں شامل فرما رکھا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن لیلیٰ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے ! کیا تمہیں کوئی ایسا ہدیہ پیش کروں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہنچا ہے۔

میں نے کہا ! ہاں۔ اُنہوں نے کہا ! جب یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کس طرح کریں مگر ہمیں دُرود کیسے بھیجنا چاہیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! کہو !

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول صفحہ ۵۶)

Marfat.com

اِس حدیث مبارکہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے درود شریف کی تعلیم خود فرمائی ہے۔

علماء کہتے ہیں ! نزولِ آیت کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا آپ سے یہ سوال کرنا اور آپ کا جواب میں یہ فرمانا !

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما صلیت علیٰ آلِ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انك حمید مجید۔

اِس بات پر دلیل ہے کہ یہ حکم صلوٰۃ اہلِ بیت اور بقیہ آلِ رسول کے لئے ہے کیونکہ نزول آیت کے بعد صحابہ کرام اہلِ بیت کے بارے میں سوال نہ کرتے اور نہ ہی انہیں مذکورہ بالا جواب دیا جاتا۔

درود پاک میں آل پاک کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ آلِ رسول کا حکم صلوٰۃ میں ہے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں انہیں اپنے مقام پر کھڑا کیا ہے کیونکہ آپ پر درود شریف بھیجنا آپ کی تعظیم اور آل پر درود بھیجنے سے ان کی تعظیم ہے۔

قارئین کرام ! دُرود پاک بھیجنے کی کس قدر فضیلت ہے اور درود شریف کا کیا اجر ہے۔ اِس سلسلہ میں چند روایات پیش خدمت ہیں!

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من صلی علی فی کل یوم مائۃ مرۃ قضی اللہ لہ حاجۃ الیسر ھا عقہ من النار۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! جو شخص مجھ پر ہر روز سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا اس کی سب سے آسان حاجت دوزخ سے آزادی ہوتی ہے۔

(افضل الصلوٰۃ صفحہ ۲۱) (فضائلِ درود صفحہ ۵۶)

دوسری حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان انجاءکم

Marfat.com

یوم القیامۃ من اھوالھا اکثرکم علی صلوٰۃ فی دار دُنیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! قیامت کی ہولنا کیوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ ہوگا جو دُنیا میں مجھ پر دُرود شریف زیادہ پڑھے گا۔

تیسری حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من صلی علی صلوٰۃ کتب اللہ لہ قیراطا والقیراط مثل احد۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ ! جو مسلمان مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کا ثواب) قیراط لکھ دیتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ کی مثل ہے یعنی بے شمار ثواب ملتا ہے۔"

(کشف الغمہ جلد دوم صفحہ ۲۷۰)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلوا علیہ فان صلاتکم علی کفارۃ لکم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود شریف پڑھا کرو تمہارا یہ درود شریف گناہوں کا کفّارہ ہوگا۔

قارئین کرام !

جیسا کہ ہم نے یہ حدیث پہلے بھی بیان کی ہے کہ آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ! کہ مجھ پر صلوٰۃ بترا یعنی کٹا ہوا درود نہ بھیجو۔

اور یہ حدیث فضائل درود پاک کی مُعتبر کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں بھی موجود ہے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! مجھ پر صلوٰۃ بُترا نہ پڑھو۔

صحابہ کرام نے پوچھا ! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ کیسی صلوٰۃ ہے ؟

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! اللّٰھم صل علیٰ محمد کہو اور پھر رُک جاؤ، بلکہ یوں کہا کرو۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر۔

(القول البدیع صفحہ ۷۷)

عزیزانِ محترم ! اِس حدیث مبارکہ کو اِس لئے پیش کیا گیا ہے ہم یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ دیگر کئی کتب حدیث وسیَر میں بھی منقول اور خود ناقلین حدیث کی کتب میں حضور سیّدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذاتی نام مبارک جہاں بھی آیا ہے وہاں آپ کی ذات بابرکات پر درود پاک کا نذرانہ پیش کیا گیا ہے اور یہ ان الفاظ میں مرقوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم،،

یعنی ہر روایت کو ناقص دُرود پاک کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور یہ التزام نہیں رکھا گیا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ اقدس کی روشنی میں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا جائے۔

اِس کی وجہ کیا ہے ؟

میرے خیال میں اس کی بنیادی وجہ بنو اُمیہ کی آل رسول سے مخاصمت ہے جس دَور میں کُتبِ احادیث کی ترتیب و تدوین ہوئی اس میں آل رسول کا ذکر کرنا بہت ہی مشکل تھا اور آلِ رسول کی عزّت وحُرمت کی طرف دھیان دلانے والے مُحدّثین کو زدوکوب کرنے بلکہ انہیں تشدّد کا نشانہ بنانے کے واقعات تاریخ کی کتابوں میں مرقوم ہیں۔ بلکہ اہلِ بیت علیہم السلام کی مدح وثناء اور اہلِ بیت علیہم السلام سے عقیدت رکھنے والے محدثین کو رفض کے الزام سے متہم کیا گیا ان کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔

آئمہِ مجتہدین میں سے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو آلِ رسول کے ساتھ محبّت و مودّت کی وجہ سے قید و بند کی مصیبتیں جھیلنا پڑیں۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کو قید کیا گیا۔

Marfat.com

حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ کو قید خانہ میں جانا پڑا اور کوڑے کھانا پڑے۔
حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو رافضی کہا گیا۔
حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ کو حضرت علی علیہ السلام کی سیرت و خصائص پر کتاب لکھنے اور دمشق میں سنانے پر مار مار کر شہید کر دیا گیا۔
قارئین محترم !

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بار بار رافضی کہا گیا تو انہوں نے فرمایا !

قالو اترفضت قلت کلا
الرفض دینی ولا اعتقادی

لوگ کہتے ہیں کہ تُو رافضی ہو گیا ہے میں نے کہا ! ہرگز نہیں رفض میرا اعتقاد و مسلک نہیں۔

لکن تولیت دون شک
خیر امام وخیر هادی

مگر بلا شک میں محبّت کرتا ہوں جو بہترین امام اور بہترین ہادی ہیں۔

ان کان حب الوصی رفضا
فاینی ارفض العباد

اگر حبِ وصی، رفض ہے تو میں سب سے بڑا رافضی ہوں۔

امام شافعی کے عقیدہ کے مطابق
محبت آلِ رسول رفض نہیں ہے۔
محبت آلِ رسول شیعت نہیں ہے۔
محبت آلِ رسول گمراہی نہیں ہے۔

بلکہ ان کی محبت جزوِ ایمان ہے۔ آلِ رسول پر درود پڑھے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ قبولیتِ دُعا کی شرط کی احادیث ہم آئندہ اوراق میں بیان کر رہے ہیں۔

یہاں ہم بیان کر رہے ہیں کہ آج درود بُترا کیوں بھیجا جاتا ہے۔

Marfat.com

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ اقدس کو پیچھے کیوں پھینکا جا رہا ہے۔
آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر عمل کیوں نہیں کیا جا رہا۔
ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پوچھنے پر، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک کی تعلیم خود فرما دی۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آل کے ذکر کو خُود شاملِ درود فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آل کے ذکر کو درود کا حصّہ قرار دیا۔
تو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ درود شریف میں اِختصار کرے اور کامل درود نہ بھیجے اس لئے کتب میں درود پاک لکھتے وقت ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' مکمل لکھنا چاہیے اور آپ کا نام مبارک آنے پر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہنا چاہیے۔
بعض لوگ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہنے کے بجائے صلی اللہ علیہ وسلم یا صلعم لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی خاص وجہ تو نظر نہیں آتی کہ وہ آل کے ذکر سے کیوں بچتے ہیں جبکہ ایسا دُرود کامل ہی نہیں ہوتا۔

دُرود پاک بھیجے بغیر دُعا مقبول نہیں ہوتی

حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ! علماء نے فرمایا ہے کہ ! دُعا قبول ہونے کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صلوٰۃ یعنی درود شریف میں شریک ٹھہرایا۔

حضرت ابو مسعود البدری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا !''جو شخص مجھ پر دُرود بھیجے اور میری آل پر نہ بھیجے وہ مقبول نہیں ہوتا۔''

نماز مقبول نہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے اگر میں ایسی نماز پڑھوں کہ جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان

Marfat.com

کی آل پر درود نہ بھیجوں تو میرا خیال ہے کہ وہ مقبول نہیں ہوگی۔

حضرت امام ابوجعفر محمد الباقر بن علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں !

اگر میں ایسی نماز پڑھوں کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجوں تو میں خیال کرتا ہوں وہ کامل نہیں ہوئی۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول صفحہ ۵۸)

دار قطنی اور بیہقی نے حدیث بیان کی ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھی
اور مجھ پر میرے اہلِ بیت پر دُرود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی

(صواعِق المحرقہ صفحہ ۱۷۷)

امام شافعی کا عقیدہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حدیث سے اِستناد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آل پر دُرود پڑھنا بھی آپ پر درود شریف پڑھنے کی طرح واجب ہے۔

(صواعِق المحرقہ صفحہ ۱۷۷)

متفق علیہ حدیث میں درود پڑھنے کا حکم ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد علیٰ آلِ محمد

دُرود شریف کے بغیر دُعا محجوب رہتی ہے

دُعا کی قبولیت کی شرائط میں سے ہے کہ حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اَولادِ پاک پر درود شریف بھیجا جائے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ اقدس ہے۔ عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

الدعا کلہ محجوب حتیٰ یکون اولہ ثناء علی اللہ عزوجل وصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یدعوا فیستجاب الدعائہ۔

Marfat.com

ہر دُعا محجوب رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی ابتداء میں حمدِ الٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھا جائے پھر دُعا مانگے تو اس کی دُعا قبول کی جائے گی۔

(نسائی شریف، القول البدیع صفحہ ۳۸۹)

مُسند الفردوس میں ہے کہ !

کل دعا محجوب حتیٰ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر دُعا محجوب رہتی ہے حتّٰی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے۔

حضرت علی المرتضی علیہ السلام سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا !

صلاتکم علی محررۃ لدعائکم

تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دُعاؤں کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے !

ذکر لی ان الدعا یکن بین السّماء والارض لا یصعد منہ شی حتیٰ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجھے بتایا گیا کہ دُعا زمین وآسمان کے درمیان معلّق رہتی ہے اُس کا کچھ بھی اُوپر نہیں جاتا حتیٰ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا جائے۔

حدیث شریف میں ہے

الدعا یحجب عن السماء ولا یصعد الی السماء من الدعا شی حتیٰ یصلی علی النبی۔

دُعا آسمان سے دُور رہتی ہے اور آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھا جائے۔

(القول البدیع صفحہ ۳۹۶)

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

ما من دعاء الا بینه وبین الله حجاب حتیٰ یصلی علی محمد وعلیٰ آل محمد فاذا افعل ذالك انخرق الحجاب ودخل الدعا وزالم یفعل رجع الدعاء۔

ہر دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ رہتا ہے حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ جب کوئی دُرود بھیجتا ہے تو حجاب پھٹ جاتا ہے اور دُعا داخل ہو جاتی ہے اور جو کوئی ایسا نہیں کرتا اس کی دُعا واپس لوٹ آتی ہے۔

(القول البدیع صفحہ ۳۹۱)

قارئین کرام !

درود شریف ایسا عمل ہے جو بارگاہِ الٰہیہ میں قطعی مقبول ہے کیونکہ اس کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ خود بھی اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہمیشہ دُرود بھیج رہا ہے۔

احادیثِ نبویہ کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنا واجب ہے اور صلوٰۃ وسلام کے بغیر نماز اور دُعا بلکہ کوئی عبادت بھی قابلِ قبول نہیں ہے۔

مُحمّدؐ و آل پر دُرود باعث نجات ہے

سید سمہودی تاج لخمی سے روایت کی کہ انہوں نے شیخ موسیٰ فرید سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ میں بحر شور میں سوار ہوا تو ایسی ہوا چلی جسے اقلابیہ کہتے ہیں جس سے بہت کم کوئی نجات پا سکتا تھا اِسی حالت میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا ! کشتی والوں سے کہو کہ وہ ہزار مرتبہ درود پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُ نَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ

Marfat.com

بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ
مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ
الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ
الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغْنِنِىْ
اَغْنِنِىْ اَغْنِنِىْ يَا اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

وہ کہتے ہیں ! میں بیدار ہوا تو میں نے کشتی والوں کو خواب سنایا ابھی ہم نے یہ درود پاک تین سو بار ہی پڑھا ہوگا کہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی عطا ہوگئی یعنی طوفان تھم گیا۔ اس درود کو درود تنجینا کہتے ہیں۔ اولیاء کرام اس کے پڑھنے والے کے لئے نجات کی بشارت دیتے ہیں۔

(شاہد المقبول صفحہ ۶۱)

قارئین ! ہمارا اصل موضوع عظمتِ اہلِ بیت ہے اسی لئے اس کے ضمن میں آنے والی احادیث وواقعات پیش کر رہے ہیں۔ درود شریف میں آلِ رسول کی شمولیت سے واضح ہوگیا کہ درود شریف کہ درود شریف کامل ہی تب ہوتا ہے جب درود میں آلِ رسول کا ذکر آئے۔

پڑھتے ہوئے درود سدا رکھو یہ خیال
کامل درود پاک ہی پڑھتے رہے بلال
کامل درود پاک ہے مقصود بس وہی
شامل ہو جس میں مصطفٰے اور مصطفٰے کی آل

(محمد مقصود مدنی)

اگر آل کا ذکر شامل نہیں تو کوئی عبادت قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتی۔
آل کا ذکر نہیں تو نماز قبول نہیں۔
آل کا ذکر نہیں تو ذکر قبول نہیں۔
آل کا ذکر نہیں تو درود قبول نہیں۔
آل کا ذکر نہیں تو دُعا قبول نہیں۔

Marfat.com

میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

ذکر آلِ محمد کا کرتے رہو
دَور عشقِ رسالت کا چلتا رہے
خارجیت پہ لعنت برستی رہے
خارجی کا جنازہ نکلتا رہے

کیونکہ جب اہلِ بیت کا ذکر کیا جائے تو خارجیوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے چہرے کے انداز بگڑ جاتے ہیں مُنافقت سامنے آجاتی ہے اس لئے ہم اس کتاب میں ان روایات کا ذکر کر رہے ہیں جن میں اہلِ بیت کی عظمت بیان ہوئی ہے اور یہ عظمت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے عطا کی گئی ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک کا درود پاک میں شامل ہونا بہت بڑا اعزاز ہے جس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہے۔

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھنے والو ! نمازوں میں آل کا ذکر کرنے والوا گر نماز کے باہر آل کا ذکر آجائے تو اپنے دلوں کو محبت آلِ مصطفٰے سے مسرور کیا کرو کیونکہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ دلوں میں بُغض آلِ رسول پروان چڑھے شیطان کی مخالفت کیا کرو ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہا کرو۔

اور درود میں جن محترم حضرات کا ذکر ہے ان کے ساتھ محبّت کیا کرو۔ آل پاک سے مودّت کیا کرو یہی دنیا و آخرت میں تمہارے کام آئے گا۔

آلِ نبی کو ہیں دیئے اللہ نے سب کمال
حکمِ درود دیتا ہے خُود ربِ ذوالجلال
کامل درود پاک ہے مقصودؔ بس وہی
شامل ہو جس میں مصطفٰے اور مصطفٰے کی آل

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

چوتھی خصوصیّت

اَولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر جہنّم حرام ہے

قارئین!

ہمارا کتاب لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ لوگ خود کو اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح نہ سمجھیں۔ اِس لئے کہ جو عظمت آلِ رسول کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔

جو خصوصیات آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل ہیں اُن میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبوبِ خدا ہیں۔ اور محبوب سے تعلّق رکھنے والی ہر شئے محبوب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی آلِ اطہار سے خصوصی محبّت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آل کو خُوب پاک فرمایا اور ہر رجس کو ان سے دور فرما دیا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِنتساب کی وجہ سے عظمت و بڑائی آلِ رسول کے حصّہ میں آگئی جو خصوصیات آلِ نبی کو حاصل ہیں ان میں ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے کوئی فرد بھی جہنّم میں نہ جائے گا۔

اُستاذی المکرّم علّامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

بنتِ رسول خاتونِ قیامت سیدہ بتول سلام اللہ علیہا کا اسمِ مقدّس ہی ایسا ہے جس کے معنی ہیں آزاد کرنے والی چنانچہ لفظ فاطمہ کی تشریح کرتے ہوئے محدثین نے لکھا ہے۔

وفاطمة كما قال ابن ابن دريد مشتقته حق العظم
وهو القطع سميت بذالك لان الله تعالىٰ فطمها عن النار۔

اور فاطمہ جیسا کہ ابن درید کے بیٹے نے کہا کہ یہ فطم سے مشتق ہے

Marfat.com

جس کا معنیٰ ہے علیحدہ کرنا اور فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے علیحدہ کر دیا ہے۔

(اسعاف الراغبین حاشیہ نُورالابصار صفحہ ۸۰)(شرح فِقہ اکبر صفحہ ۱۳۰)(البتول صفحہ ۲۲۸)

ابنِ حجر مکی لکھتے ہیں

واخرج الدیلمی مرفوعاً انما سمیت فاطمة لا فطمها ونجیها عن النار

اور دیلمی نے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ آپ کا نام فاطمہ ہے آپ دوزخ سے علیحدہ کرنے والی اور بچانے والی ہیں۔

(صواعق المحرقہ صفحہ ۱۸۸)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ الامن والعلیٰ میں روایت نقل کرتے ہیں۔ آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے۔

ان فاطمة قد احصنت فرجها فحرمها الله وذریتها علی النار۔

بیشک فاطمہ (سلام اللہ علیہا) پاک دامن ہیں آپ کو اور آپ کی اُولاد اللہ تعالیٰ نے جہنّم پر حرام فرما دیا۔

(الامن والعلیٰ صفحہ ۲۳۸)(مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۵۲)
(المستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۵۴)(البتول صفحہ ۲۸۸)

سیّد زادے کا کافِر ہونا محال ہے

امام جلال الدین الحسنین الخالص بن عنقا شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابیات میں اِس اَمر کی تردید میں لکھتے ہیں جو بعض لوگوں نے آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سبّ وشتم کی تھی۔ اگر یہ صحیح بات ہے کہ وہ (سادات کرام) جگر پارۂ رسول ہیں تو اَے صاحبِ عقل بتا کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی حصّہ جہنّم میں داخل ہوسکتا ہے ؟

میری عمر کی قسم یہ محال ہے اسی لئے بہت بڑے جیّد علماء نے کہا ہے کہ جو بہت بڑے

Marfat.com

سردار بہت بڑے فاضل تھے کہ سیّد زادے کا کافر ہونا محال ہے جو اَفصح الفُصحاؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل سے ہیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعِ صغیر میں طبرانی کے حوالہ سے روایت کی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے اپنے نفس کو محفوظ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی اولاد پر آگ کو حرام قرار دیا ہے۔

(ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۳)

جزا و سزا قبر میں

قارئین!

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک کی خصوصیت ہے کہ آپ کی اولادِ طاہرہ میں سے کوئی شخص بھی جہنّم میں نہیں جائے گا کیونکہ آپ کی آل پاک کو اللہ تعالیٰ نے طاہر و مطاہر فرما رکھا ہے اور گناہوں کی آلودگی سے انہیں جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا بلکہ قبر میں ہی انہیں جزا و سزا کے عمل سے گزار دیا جائے گا۔

ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے۔

مومن کو چاہیے کہ اہلِ بیت سے صادر ہونے والے تمام اُمور میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں معاف فرما رکھا ہے اور کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان کے ساتھ مُذمّت اور بُرائی کو ملائے اور عیب لگا کر اُن سے منہ پھیر لے کہ جس کی طہارت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہے اور یہ اعزاز اس کے اعمال کے ساتھ نہیں۔

(فتوحاتِ مکیہ جلد اول صفحہ ۱۹۶)

جہنّم سے آزادی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا!

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝

Marfat.com

عنقریب آپ کو اللہ تعالیٰ اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(سورۃ الضحیٰ آیت ۵)

اِس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا یہ ہے کہ آپ کی آلِ پاک میں سے کوئی بھی جہنّم میں نہ جائے۔

عن ابن عبّاس قال رضا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان لا یدخل احد من اھلبیتہ النار۔

(تفسیر قُرطبی جلد ۳ صفحہ ۴۳۲) (البتول صفحہ ۳۸۹)

کتبِ احادیث میں آیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کیا، یا اللہ! میرے اہلِ بیت سے ایک شخص بھی جہنّم میں نہ جائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے سوال کو قبول فرمالیا۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سألت ربی ان لا یدخل النار احدا من اھل بیتی فاعطانیھا۔

(المستدرک للحاکم جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

سب سے بڑی دلیل

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر دوزخ حرام ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کے حسب ونسب منقطع ہو جائیں گے مگر ہمارا حسب اور نسب منقطع نہیں ہوگا۔

(البتول صفحہ ۲۸۹)

قارئین محترم!

یہی وجہ ہے کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم وتکریم ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہے سادات مقطوع النسب نہیں ہوتے ہر سیّد زادہ خونِ رسول ہے اور ہر سیّد کا احترام فرض قرار دیا

Marfat.com

گیا ہے۔

قیامت میں سادات کرام کو اُن کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا جبکہ باقی لوگوں کو والدہ کی طرف سے پکارا جائے گا اور یہ بات خصائص میں داخل ہے۔

آلِ احمد کو ہے عظمت ہوگئی ہر اِک عطا
آلِ احمد کو کیا اللہ نے دوزخ سے رِہا
ہے نسَب آلِ نبی کا مُرتضٰی سے ہی چلا
بالیقیں مقصودؔ حیدر ہے جہاں کا مقتداء

اولادِ رسول کے لئے عذاب نہیں ہوگا

صحیح روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! میرے رب نے میرے گھرانے کے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا کہ جو ان سے توحید و رسالت کا اقرار کرے گا اس تک یہ پہنچا دو کہ میں اُسے عذاب نہیں دوں گا۔

(صواعق المحرقہ صفحہ ۷۷۶)

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو بشارت

سند صحیح سے روایت ہے سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا !

ان اللہ غیر معذبك ولا ولدك

اللہ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔

(طبرانی شریف مجمع الزوائد، صواعق المحرقہ صفحہ ۷۷۶)

حضرت علی المرتضٰی علیہ السلام سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے اللہ یہ تیرے رسول کی اولاد ہیں ان کے خطا کار کو ان کے محسن کی وجہ سے بخش دے اور ان کو میری وجہ سے بخش دے تو اللہ تعالٰی نے ایسا ہی کر دیا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں ! میں نے عرض کیا، کیا کر دیا ؟

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! تمہارے رب نے تمہاری وجہ سے ان کو بخش دیا اور جو تمہارے بعد ہوں گے ان کو میری وجہ سے بخش دے گا۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۷۷)

قارئین!

جس خانوادۂ نُور کی ضمانت آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام خود دے رہے ہیں ان کی عظمت کا اندازہ کیا لگایا جا سکتا ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب سے اپنی آلِ اطہار کی بخشش و مغفرت کی سند حاصل کر رہے ہیں اب جو شخص اہلِ بیت رسول کی عظمت کا مُنکر ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مُنکر ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کا مُنکر ہوگا۔

قارئین ! آلِ رسول کے ہر فرد کی بخشش سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کی بدولت ہوگی اور یہ ان کی خصوصیت ہے۔

حوضِ کوثر پر اہلِ بیت

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ اقدس ملاحظہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

سب سے پہلے حوضِ کوثر پر آنے والے میرے اہلِ بیت اور میری اُمّت میں سے مجھ سے محبّت کرنے والے ہوں گے۔

قارئین !

اِس حدیث مبارکہ میں ہے کہ اہلِ بیت کو حوضِ کوثر پر اوّلیت حاصل ہوگی اور اولیّت یقیناً اہلِ جنت کی ہوگی جنہیں میدانِ حشر میں کلیئر کر دیا جائے گا وہی حوضِ کوثر پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدّس ہاتھوں سے جامِ کوثر حاصل کر سکیں گے بغیر بخشش کے حوضِ کوثر تک پہنچنا ناممکن ہے۔

ساتھ ہی فرما دیا وہ اہلِ محبّت بھی ان کے ساتھ ہوں گے جو مُجھ سے سب سے زیادہ محبّت کرنے والے ہوں گے۔

Marfat.com

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی محبّت اور آل کی محبت طلب فرمائی ہے گویا کہ حوضِ کوثر پر آنے والے وہ ہوں گے جو سیدِ عالم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت کرنے والے اور آل رسول سے موڈّت رکھنے والے ہوں گے ایک اور حدیث مبارکہ ہمارے اس بیان کی تائید کرتی ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

یرد الحوض اھل بیتی ومن احبھم من امتی کھاتین السابتین۔

میرے اہل بیت اور میرے وہ اُمتی جو اِن سے محبّت رکھتے ہیں حوضِ کوثر پر اِن دو اُنگلیوں کی طرح ایک ساتھ وارد ہوں گے۔

(الشرف المؤبد لآلِ محمد صفحہ ۸۵)

اِس حدیثِ مبارکہ سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ سب سے پہلے حوضِ کوثر پر آلِ رسول پہنچے گی اور آل کے پیچھے آپ کی آل کے ساتھ محبّت کرنے والے پہنچیں گے اور اِس بات کا اظہار آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دو اُنگلیوں کو ملا کر فرمایا یعنی آلِ رسول اور وہ گروہ جو ان سے محبّت کرنے والے ہوں گے ساتھ ساتھ ہی مجھ تک پہنچیں گے۔

آلِ احمد سے محبّت کیجئے
یُوں مقدر رب کی رحمت کیجئے
جامِ کوثر چاہیے مقصودؔ گر
آل سے سچی موڈّت کیجئے

(محمد مقصودؔ مدنی)

Marfat.com

پانچویں خصوصیّت

اہلِ بیت کی مَودّت واجب ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو خصوصیات عطا فرما رکھی ہیں ان میں آل کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مومنین سے آل کی مودّت طلب کرنے کا ارشاد مبارک بھی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

یعنی اے محبوب آپ فرمادیں میں تم سے حق تبلیغ کا کچھ اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو۔

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

قربیٰ کون ہے ؟

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ عیہ نے تفسیر درِ منثور میں اور دیگر کثیر مفسّرین نے اِس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی مودّت ہم پر واجب کی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

علی و فاطمۃ وولدھما

یعنی علی (علیہ السلام اور فاطمہ (علیہا السلام) اور ان کے بیٹے۔

(الشرف المؤبد صفحہ ۱۹۸)

Marfat.com

قُربیٰ میں کون شامل ہیں

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پُوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ! قربیٰ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

مقریزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ! مُفسّرین کی جماعت نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہا !

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! محبوب اپنی اتباع کرنے والے مومنوں سے فرما دیں میں جو تمہاری طرف لایا ہوں اس کا کچھ اَجر طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت والوں سے محبّت کرو۔

(الشرف المؤبد لآل محمد صفحہ ۱۹۹)

تفسیر مظہری اور آیت مودّت

حضرت سعید بن جبیر اور عمرو بن شعیب نے آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا ہے !

الا ان تودوا قرابتی وعترتی و تحفظون فیھم۔

کیا میں تم سے اتنا چاہتا ہوں کہ تم میرے قرابت داروں اور میری اولاد سے محبت کرو اور ان کے معاملہ میں میرا لحاظ کرو۔

(تفسیر مظہری جلد ۸ صفحہ ۳۱۸)

تفسیر ابن کثیر اور آیت مودّت

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ جب حضرت زین العابدین علیہ السلام کو قید کر کے لایا گیا اور دمشق کے بالا خانے میں رکھا گیا تو ایک شامی شخص نے کھڑے ہو کر آپ کو مخاطب کر کے کہا اللہ کا شُکر ہے کہ اس نے تمہیں قتل کرایا اور جڑوں سے اکھاڑا۔

یہ سُن کر آپ نے فرمایا ! کیا تُو نے قرآن مجید پڑھا ہے۔

اس نے کہا ! ہاں پڑھا ہے۔

Marfat.com

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ! کیا تُو نے اس میں اس آیت کی تلاوت نہیں کی ؟

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

اس نے کہا !

وانکم لانتم ھم ؟ قال نعم ۔ تو کیا وہ تم ہو۔ (جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی)

آپ نے فرمایا ! ہاں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۱۳)

تفسیر ابن عربی اور آیت مُودّت

جب آیت مودّت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ !

عن قرابتك ھٰولاء الذین وجبت علینا مودّتھم ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے قریبی کون لوگ ہیں جن کی مودّت ہم پر واجب ہے۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! وہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

عرض کی گئی ! آپ کے اہلِ بیت کون ہیں ؟

فرمایا ! علی (علیہ السلام) فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اور ان کے بیٹے۔

حضور کا فرمان ہے

حرمت الجنة علی من ظلم اھل بیتی واذانی فی عترتی ومن اصطنع صنیعة الی احد من ولد عبد المطلب ولم یجازہ فانا۔

اس شخص پر جنت حرام کر دی گئی ہے جس نے میرے اہلِ بیت پر ظلم کیا اور میری اور مجھے میری عترت کے بارے میں تکلیف دی اور جس نے

Marfat.com

عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی بیٹے کے ساتھ احسان کیا اور وہ اس کا بدلہ نہ دے سکا تو اس کے احسان کا بدلہ کا قیامت کے دن میں دوں گا جب وہ مجھے ملے گا۔

(تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ ۴۳۳)

تفسیر بَغوی اور آیتِ مَودّت

اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

امام بغوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ! مطلب یہ ہے کہ میرے قرابت داروں سے محبّت کرو اور ان کے بارے میں میرا پاس اور لحاظ کرو۔

ملاء نے سیرت میں اِس حدیث کی تخریج کی ہے۔

ان اللہ جعل اجری علیکم المودۃ فی القربیٰ وانی اسئلکم منھم غدا۔

اللہ تعالیٰ نے تم پر میرا اجر یہ لازم کیا ہے کہ میرے اقارب سے محبت کرو میں تم سے کل اس کے بارے میں سوال کروں گا۔

(شاہد المقبول صفحہ ۴۴)

تفسیر ثعلبی اور آیت مودّت

تفسیر ثعلبی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

نازل ہوا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں اپنے عزیز و اقارب کے بارے میں برانگیختہ کریں۔

تو جبریل علیہ السلام نازل ہو گئے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مُطّلع فرمایا ۔کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تُہمت لگا رہے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

Marfat.com

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَیَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ وَیُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۴)

تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ سچے ہیں تو یہ آیت اُتری۔

وَہُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَیَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾

وہی ہے جو بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے۔

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۵)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقرباء کی محبّت صلہ رحمی لازم ہے اور لازم درحقیقت اجر نہیں ہوتا گویا کہ ہم سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر طلب کرنا اَجر نہیں بلکہ لازم ہے۔

اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ایک اور آیت مقدسہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے امام واحدی لکھتے ہیں۔

وَقِفُوۡہُمۡ اِنَّہُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ

(سورۃ الصافات آیت ۲۴)

سے مراد ولایتِ علی واہلِ بیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کو حکم دیا ہے کہ مخلوق سے فرمادیں کہ تبلیغِ رسالت پر میں کوئی اجر نہیں مانگتا مگر مودّتِ قربیٰ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان سے دریافت کیا جائے گا۔ کہ کیا انہوں نے حق مودّت ومُعاملات کو ادا کر دیا ہے جیسا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں وصیّت کی تھی یا ضائع کر دیا اور چھوڑ دیا لہٰذا لوگوں پر اس کی ذمّہ داری اور انجام عائد ہوگا۔

(یہاں واحدی کا کلام ختم ہوا۔)

(شاہد المقبول صفحہ ۴۶)

Marfat.com

ابنِ حجر عَسقلانی کی تحقیق

مواہب اللدنیہ میں ہے کہ اہلِ بیت کی محبّت مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے موّدت القربیٰ کی آیت نازل فرمائی ہے۔

وفرض محبة جملة اهل بيته المعظم وذرية فقال
الله تعالىٰ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

(انوار محمدیہ من مواہب اللدنیہ صفحہ ۴۳۳)

علامہ عبدہٗ یمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !
حکمِ الٰہی ہے !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى
فرما دیجئے کہ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا سوائے میرے رشتہ داروں کی محبّت کے۔

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

اِس آیت مبارکہ کے پیشِ نظر وہ سارے کے سارے سادات ہماری عزّت ہماری محبّت اور ہمارے احترام کے لائق وحقدار ہیں کیونکہ وہ سب حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔

(علموا ولادکم محبتہ اہل بیت صفحہ ۴۵)

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ آیت قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى
کے تحت لکھتے ہیں !

قرآن پاک تو فرما رہا ہے کہ جس موّدت ومحبّت کا مطالبہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے ہیں وہ محبت امام حسن امام حسین اور اہلِ بیت کے ساتھ کرو اِس میں اُن کا دُنیا میں کوئی ہمسر اور سہیم نہیں ہے کیونکہ یہ موّدت اور محبّت اُن کے ساتھ ہی خاص ہے اور اِس آیتِ کریمہ میں القربیٰ یعنی قریبی رشتہ داروں سے مراد حضرت علی، فاطمہ الزہرا، حسن اور حسین ہیں۔

Marfat.com

ابن عباس کی روایت

چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ! وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی مودّت اور محبت ہم پر واجب کی گئی ہے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! علی فاطمہ اور اُن کے دونوں بیٹے حسن اور حسین ہیں۔

(صواعقِ محرقہ ص ۱۶۸)

اِمام زَین العَابدین علیہ السّلام کا قول

اِس آیت کریمہ میں جیسے حضرت علی ، فاطمہ الزہرا ، حسن حسین علیہم السلام مُراد ہیں اِسی طرح امام حسن اور حسین علیہما السّلام کی اولاد قیامت تک مراد ہے چنانچہ مروی ہے کہ جب امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کو قید کر کے شام کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو راستہ میں ایک شامی نے امام زین العابدین علیہ السّلام کو دیکھ کر کہا کہ اچھا ہوا کہ تم لوگ ختم ہو گئے تو امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا کہ کیا تُو نے قرآن پڑھا ہوا ہے کہنے لگا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ تم نے سُورۃ شوریٰ بھی پڑھی ہے وہ بولا جب میں نے قرآن پڑھا ہے تو سورۃ الشوریٰ بھی پڑھی ہے تو آپ نے کہا ! تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

وہ شامی بولا ! کیا اہلِ قرابت آپ ہی لوگ ہیں ؟

تو امام زین العابدین علیہ السّلام نے فرمایا ! وہ ہم ہی ہیں۔

(صواعقِ محرقہ ص ۱۶۸)

اَولادِ حسنین علیہما السّلام کی مَودّت

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے اِس قول کے حوالہ سے فرماتے ہیں آپ کا کلام یہ ظاہر کرتا ہے اِس آیت کریمہ کے حکم میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد جو قیامت

Marfat.com

تک ہے وہ شامل ہے کیونکہ امام زین العابدین، اِمام حسین کے لختِ جگر اور اولاد ہیں اور آپ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ اِس آیتِ کریمہ میں حسنین کریمین کی اولاد بھی داخل ہے۔ اور اسی طرح امام مبہانی نے فرمایا ہے کہ علی و فاطمہ و حسنین کی محبت فرض ہے اُسی طرح ان کی اولاد جو قیامت تک ہے اُن کی محبت و مودت بھی فرض ہے۔

تاجدارِ گولڑہ اور آیت مودّت

منجملہ اُن اوامرِ شریفہ کے امر قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی، یعنی کمال دوستی اور خلوص محبت اہل بیت پاک کے ساتھ رکھو جن کے حق میں اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا فرمایا ! ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہی اپنا فضل عطا کرتا ہے۔

اس مقام میں جو کچھ مفسّرین نے لکھا ہے وہ تو کسی کو بِالاصالتہ اور کسی کو بالتبعیۃ معلوم ہے اس واسطے اُس کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا البتہ کچھ کلام شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر کی جو پیشوائے اہل کشف و شہود ہیں فتوحاتِ مکیہ کے باب نمبر انتیس میں ہے نقل کی جاتی ہے ملاحظہ ہو۔

سادات کو نسب سے فضیلت ہے

قارئین !

سادات کرام کو حاصل ہونے والا شرف اور عظمت القاب کی مُحتاج نہیں ہے۔ حضرت امام مبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

سادات کا نسب مضبوط ہے اور یہ القاب کے محتاج نہیں ہیں اور نہ ہی لباس کے محتاج ہیں۔ سادات حسب نسب سے پہچانے جاتے ہیں۔

(الشرف المؤبد لآلِ محمد اُردو صفحہ ۱۱۱)

آج کل لوگ خیال کرتے ہیں کہ خُوبصورتی اور وجاہت معیارِ سیادت ہے، نیز یہ کہ صاحبِ جمال ہونا سیّد کے لئے لازم ہے حالانکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے شیطانی خیال ہے۔

کیونکہ حسن و جمال اور خوبصورتی وجہِ افتخار نہیں ہوسکتی۔ خوبصورتی معیار سیادت نہیں ہوسکتا

Marfat.com

۔اگر کسی سیّد کا رنگ سانولا ہے یا گہرا سانولا ہے تو اسے سیادت سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو فخر انتسابِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے ہے۔

کوئی مولوی کتنا ہی وجیہہ و شکیل ہو خواہ کتنا ہی صاحبِ جمال ہو اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور سُرمہ سا ہوں۔ اُس کا چہرہ گلاب کے پھُول کی طرح گلابی ہو، اس کی زُلفیں گھنگھریالی ہوں، اُس کا رنگ آفتابی ہو، اُس کا حُسن ماہتابی ہو لیکن اُسے وہ شرف اور بزرگی حاصل نہیں ہو سکتی۔

جو ایک سانولے سیّد زادے کو حاصل ہے اِس لئے کہ مولوی کی رگوں میں دَوڑنے والا خُون اور ہے اور سیّد زادے کی رگوں میں دوڑنے والا خون خُونِ رسول ہے۔

مولوی کی نجات میں شُبہ ہے لیکن خُونِ رسول پر جہنّم کی آگ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ایک سیّد زادے کا واقعہ

بات چلی ہے جمال اور خُوبصورتی کی تو اِس ضمن میں ایک سیّد زادے کا واقعہ نذرِ قارئین ہے۔

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی مدظلّہ العالی نے یہ واقعہ مجھے سُنایا کہ ایک سیّد زادے جن کا رنگ گہرا سانولا ہے انہوں نے یہ واقعہ خود بیان کیا ہے۔

سیّد زادے کو کسی کے ساتھ تھانے تک جانا پڑا۔ شاہ صاحب اپنے کسی ملنے والے کی سپورٹ کے لئے اس کے ساتھ گئے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں !

تھانے میں ایس ایچ او کے آفس میں لوگوں کا جمِ غفیر تھا میں بھی وہاں کھڑا تھا۔ مجھے میرے دوستوں نے آگے آنے کے لئے کہا میں تھوڑا سا آگے بڑھا تو ایس ایچ او نے پوچھا تُو کون ہے ؟

مَیں نے اپنا تعارف نسبی حوالے سے کروایا تو اُس نے اِستہزائیہ اَنداز میں کہا ! اَیناں کالا سیّد ؟ یعنی اتنا سانولا سیّد۔

کہ سیّد اتنے کالے رنگ کا نہیں ہو سکتا۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب فرماتے ہیں ! مَیں نے ایس ایچ او سے کہا کہ اگر رنگ ہی کی

Marfat.com

بات ہی وجہِ افتخار ہے۔

تو یہودی تُجھ سے بہت زیادہ سفید ہوتے ہیں۔

عیسائی تُجھ سے زیادہ سفید ہوتے ہیں۔

دہریئے تُجھ سے زیادہ سفید ہوتے ہیں۔

جب یہ بات شاہ صاحب نے فرمائی تو اس کی آنکھوں سے جہالت کی پٹّی ہٹ گئی اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔ اُسے اپنے قول پر ندامت ہونے لگی اُس نے باقی لوگوں کو ہٹا کر مجھے کرسی پیش کی اور مشروب سے تواضع کی اور اپنی غلطی پر نادم ہوا۔

قارئین! ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ وجہِ افتخار نسب ہے رنگ نہیں۔

وجہ افتخار خون ہے رنگ نہیں۔ وجہ افتخار نسبت ہے رنگ نہیں۔

عِلم بھی معیار نہیں ہے

آج کل بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ سیّد زادے کے لئے عالم ہونا بھی ضروری اَمر ہے جو علم والا نہیں وہ سیّد نہیں ہوسکتا۔ اور ایک بات جو کی جارہی ہے وہ یہ کہ ہر متقی عالمِ دین بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل میں سے ہے۔

قارئین! اگر کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبی تعلق نہیں تو وہ آلِ رسول نہیں ہوسکتا بعض لوگوں نے آل کو کئی معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آل و اہلِ بیت کی خود تخصیص فرمائی ہے اِس لئے آلِ رسول میں دُوسروں کا شامل کرنا درست نہیں ہے۔

قارئین! علم و فضل باعثِ شرف سیادت نہیں ہوسکتا۔

عالم ! خواہ شیخ الحدیث والتفسیر ہوجائے۔

عالم ! خواہ مجتہد ہوجائے۔

عالم ! خواہ محقّق و مدقّق ہوجائے۔

لیکن وہ سیّد زادے کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔

Marfat.com

کوئی کُفو نہیں بن سکتا

آلِ رسول کی جو عظمت سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے عطا ہوئی ہے کوئی بھی اِس میں ان کا شریک نہیں ہے۔

اہلِ بیت کا کوئی کُفو نہیں۔

آلِ رسول کے برابر کوئی نہیں۔ اِسی لئے سیّد زادی کی شادی غیر سیّد سے کرنا ممنوع ہے۔

اہلِ بیت رسول میں کون شامل ہے

قارئین!

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے ! علی و فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام میرے اہلِ بیت ہیں۔

وحید الزمان اہلحدیث نے اپنی کتاب ہَدیۃ المہدی (جس کا ترجمہ میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا)۔ میں لکھتے ہیں !

واھل البیت علی والحسن والحسین وفاطمہ واولاد فاطمہ وإلادا ولادھم الیٰ یوم القیامۃ۔

اہلِ بیت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور اولاد فاطمہ علیہم السلام اور قیامت تک ان کی اولاد کی اولاد کو شامل ہیں۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۰۰)

حسنین میرے بیٹے ہیں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ !

ان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحد من یحبھما۔

Marfat.com

فرمایا ! یہ میرے دونوں بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں ۔ الٰہی !
میں اِن دونوں سے محبّت کرتا ہوں تُو بھی اِن سے محبّت کر اور جو اِن سے
محبّت کرے تُو اُس سے محبّت کر۔

(ترمذی شریف، مراۃ شرح مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۷۶)

اِس حدیث مبارکہ میں بہت ہی عظیم لطائف ہیں اہلِ محبّت کے لئے اِس میں بہت ہی باریک نکات ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرأت شرح مشکوٰۃ میں اِس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ! یہ عبارت بیان ہے ابنائی کا یہ حکماً میرے بیٹے ہیں۔

خیال رہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خصوصیت ہے کہ آپ کی اَولاد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل ہے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل چلی گویا حسن و حسین علیہما السلام بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل ہیں اور نسل کی اصل بھی۔

ورنہ نسب باپ سے ہوتا ہے نہ کہ ماں سے۔ ہاں شرف ماں سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔
لفظ آل دونوں پر بولا جاتا ہے بیٹے کی اَولاد پر بھی اور بیٹی کی اولاد پر بھی۔

(مرات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۶)

فضائل کا گلدستہ

حضرت ابولیّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا !

نبينا خير الانبياء وهو ابوك وشهيدنا خير
الشهداء وهو عم ابيك حمزة ومنا۔
من له جناحان يطير بهما فى الجنة حيث شاء وها
ابن عم ابيك جعفر ۔ ومنا سبط هٰذه الامة الحسن
والحسين وهما ابناك ومنا المهدى۔

(جس کو ساری کائنات) ہمارا نبی کہتی ہے جو تمام نبیوں سے افضل ہے وہ

Marfat.com

تمہارا باپ اور ہمارا شہید تمہارے تمام شہیدوں سے بہتر ہے، وہ تمہارے باپ چچا حمزہ ہیں اور ہم میں سے ایک وہ ہیں جن کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ جنّت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اور وہ تمہارے باپ کے چچا کے بیٹے جعفر ہیں اور ہم میں اِس اُمت کے سبطین (کریم و فیاض) حسن و حُسین ہیں وہ دونوں تمہارے بیٹے ہیں اور مہدی بھی ہم میں سے ہی ہیں۔ علیہم السلام۔

اِس حدیث شریف پر غور فرمائیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی پیاری بیٹی کے شرف فضیلت کو کتنے عظیم پیرایہ میں اور عظیم ترین نسبتوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

سیّدہ بتول سلام اللہ علیہا اور اہلِ بیت عظام کی شان میں گستاخیاں کرنے والے بدمذہب خارجیوں اور بے دین ناصبیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِس طرزِ مخاطبت کا ہی کچھ پاس کرنا چاہیے۔

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آیتِ موودّت میں الفاظ (فی القربیٰ) سے مُراد آلِ عبا یعنی سیّدہ فاطمہ، حسنین اور جناب علی علیہم السلام نہیں ہو سکتے، اِس لئے کہ یہ آیت مکیہ ہے اور مکّہ میں حسنین پاک علیہما الرضوان کی ولادت ہی نہیں ہوئی تھی اور روایاتِ نزول بالمدینہ ضعیف ہیں۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ آیت کا نزول اگرچہ مکّہ ہی میں ہُوا، مگر آلِ عبا میں قرابتِ مصطفوی کے معنیٰ بالوجوہ پائے جاتے ہیں، لہٰذا اِن حضرات کا آیۂ موودّت کا مصداق و مُراد ہونا بطریقِ اَولیٰ ہوگا، بہ نسبت اُن اقارب کے، جو مکہ میں نزولِ آیت کے وقت موجود تھے۔

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ قدس سرہ اِس اعتراض کے جواب میں ایک اور آیت قرآنیہ پیش فرماتے ہوئے لکھتے ہیں !

اقول اور یہ ضروری اَمر نہیں کہ نزولِ آیت کے وقت محکوم علیہ کے کُل افراد موجود ہوں اور نہ یہ کہ اُس وقت کے موجود افراد پر وہ حکم محصَور ہو۔ مثلاً بنی اسرائیل کے متعلّق بہ عہدِ موسوی توریت میں پیشگوئی مندرج تھی کہ تم دو دفعہ ارتکابِ جُرم و معاصی کرو گے اور سزا پاؤ گے کما قال اللہ

Marfat.com

تعالیٰ!

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ④
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ

(سورۃ اَسریٰ آیت ۴۔۵)

الیٰ قولہٖ تعالیٰ! وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا

(سورۃ اَسریٰ آیت ۸)

اِس آیت میں یہودِ مدینہ بنوقُریظہ اور بنونضیر سے خطاب ہے، جو نزولِ تورات کے صدیوں بعد مدینہ منورہ میں موجود ہوئے اور اُن کے لئے حکمِ باری تعالیٰ ہوا۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا، یعنی اگر تم فساد کی طرف عَود کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کو نہ مانا، لہٰذا مِن جانبِ اللہ سزا دیئے گئے بنوقریظہ قتل کئے گئے اور بنونضیر پر جزیہ عائد کیا گیا اور وہ وطن سے نکالے گئے اسی طرح اہلِ قُربیٰ میں حسنین پاک علیہما الرضوان داخل ہیں، جب کہ وہ اُس وقت پیدا نہ ہوئے تھے اور اہلِ کساء کے بارے میں بلحاظِ قرابتِ کاملہ جو احادیثِ نبوی اور نقلِ متواتر سے ثابت ہے، یہ کہنا کہ آیت مودّت انہی کی شان میں نازل ہوئی، صحیح ٹھہرا اور آثارِ ذیل بالکلیّہ درست۔

حضرتِ اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقِ انیق پڑھ کر معلوم ہوا کہ جس طرح سورۂ بنی اسرائیل کی محولہ بالا آیت میں یہودِ مدینہ بنوقریظہ اور بنونضیر سے خطاب ہے، حالانکہ تورات جناب موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور اُس وقت مذکورہ قبائل کا دُنیا میں وجود ہی نہ تھا اور کئی صدیوں بعد یہ قبائل مدینہ منورہ میں وارد ہوئے، مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کی تقدیر کا فیصلہ اُن کے موجود ہونے سے کئی سو سال پہلے تورات میں کر دیا۔ جیسا کہ آیتِ محوّلہ میں اِس کی صراحت کی گئی، بالکل اسی طرح اگرچہ آیۂ مودّت کے نزول کے وقت حضرات حسنین اِس دُنیا میں تشریف نہیں لائے تھے، مگر وہ اِس آیت کے حکم میں بطریقِ اَولیٰ داخل ہیں کیونکہ سیّدہ زہرا سلام اللہ علیہا اور حسنین سے زیادہ اہلِ قربیٰ اور کون ہو سکتے ہیں اگر اِن چار نفوسِ مقدسہ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ

Marfat.com

قُربیٰ میں شمار نہ کیا جائے اور کہا جائے کہ یہ حضرات تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبیوں میں سے نہیں تو کیا اُنہیں دُور والوں میں شمار کیا جائے ؟

یہ عجیب وغریب منطق ہے کہ بیٹی، نواسے اور چچازاد (داماد) تو اہلِ قُربیٰ میں سے نہیں، البتہ دُور کے رشتہ دار اہلِ قُربیٰ ہو سکتے ہیں۔ شاید ایسا کہنے والوں کے نزدیک قُربیٰ بمعنیٰ اقرب (زیادہ نزدیک یا نزدیکی) کے نہ ہوگا، بلکہ دُور اور بعید کے معنوں میں ہوگا ایسا تفقّہ فی القران رکھنے والوں سے کیا بعید کہ وہ لفظِ بعید کو نزدیک کے معنوں میں استعمال کرتے ہوں اور قریب کو دُور کے معنوں میں۔ گویا اُن کو !

مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

واقعی یہ اعتراض عام طور پر کیا جاتا ہے کہ جب حسنین نزولِ آیۂ مودّت کے وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے تو اُنہیں اِس حکم میں کیونکر شامل کیا جا سکتا ہے مگر مُجدّد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ نگاہ نے اِس کا ثبوت ایک اور آیت کریمہ سے فراہم کر دیا۔ جو مُنصف مزاج اور علمی بصیرت رکھنے والے انسان کے لئے بلاشبہ ایک حیرت انگیز استناد کا درجہ رکھتا ہے۔

رشتے اور عقیدت سے ہٹ کر بھی جب کبھی اُن کے ایسے بصیرت افروز دلائل سے نظر سے گزرتے ہیں تو میرے دل و دماغ پر عالمِ وجد و کیف طاری ہو جاتا ہے اور ذہن بے اختیار یہ کہہ اُٹھتا ہے کہ آپ واقعتاً مولا علی اور غوثِ جلی کے حقیقی جانشین اور آل تھے بے شک اُن کا درج ذیل شعر مبنی بر حقیقت ہے۔

تا یافتہ ام خبرے از باب علوم دل
دلدادہ بہ مہرِ آں شہ حیدرِ کرارم

ترجمہ ! جب سے مجھ پر علومِ دل کے دروازے کھلے تو
میں جناب حیدر کرار کا شیدا ہو گیا کیونکہ یہ سب اُنہی کا فیضان ہے

پنجابی کے ایک مقطع میں اسی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

مہر ہے ساری علی دی شک نہ رہ گیا اِک ذرا

بہرحال آپ نے یہ ثابت فرما دیا کہ صرف یہی نہیں کہ ایسا ہونا ممکن نہیں بلکہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل کے واقعہ سے ظاہر ہے علمی تحقیق اور حقیقی علم اِسے کہتے ہیں جو حضرت

Marfat.com

اعلیٰ گولڑوی جیسے اکابرِ اُمت کو عطا کیا گیا۔

آج کل کے ٹامک ٹوئیاں مارنے والے بعض دانشور جو بزعمِ خُود مفسّرِ قرآن اور محدّث کہلاتے ہیں جب کہ عربی زبان کے ابجد سے بھی کورے ہیں وہ بے چارے ایسے علمائے ربانی (جنہیں علم لدنی سے بھی نوازا گیا ہوتا ہے) کا کیا مقابلہ کریں گے۔

(نام ونسب)

قارئین محترم !

حضرت پیر نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ کی اس خوبصورت بحث سے اہلِ قرابت کا مفہوم روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگیا اگر اندھیروں کے پجاری اپنی ازلی بدبختی کی بدولت اہل بیت رسول کو اہل قرابت تسلیم نہیں کرتے تو حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہی دُرست ہے۔

لعنت اللہ علیکم دُشمنانِ اھلِ بیت

Marfat.com

آیتِ فترضٰی اور شانِ اہلِ بیت

قارئین !

اِس آیتِ کریمہ سے اہلِ بیت رسول کی عظیم شان و مرتبہ کا اظہار ہو رہا ہے مُفسّرین کرام نے اِس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت میں اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا راضی فرمائیں گے جیسے آپ چاہیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا اِس میں ہوگی کہ آپ کے خاندانِ نُور کے تمام افراد خُلد نشیں ہو جائیں اور کوئی فرد بھی اللہ کی خاص رحمتوں سے محروم نہ رہے۔ آیت کریمہ اور اُس کی تفسیر میں چند اقوال پیشِ خدمت ہیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ترجمہ! اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(سورۃ الضحیٰ آیت ۵)

اس آیت کے متعلق حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں۔

من رضا محمد ان لا یدخل من اھل بیتہ النار

سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ کی اہل بیت میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

(تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۳۶۱)

اللہ اور رسول کی رضا

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کے

Marfat.com

فرمایا ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ رضا ہے کہ ان کے اہل بیت جنت میں داخل ہوں گے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۵۲)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے کوئی ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائے۔

(تفسیر قرطبی جز ۳۰ ص ۲۸۹)

سرکار کی بشارت

امام حاکم نے بسند صحیح روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلِ بیت میں سے جو توحید ورسالت کا اقرار کرے گا اور یہ بھی کہ میں نے رب تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا ہے اسے وہ عذاب نہیں دے گا۔

اللہ کا وعدہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ !

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعدنى ربى فى اهل بيتى من اقر منهم بالتوحيد ولى بالبلاغ ان لا يعذبهم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ! میرے رب نے میرے اہلِ بیت کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا کہ اُن میں سے جو کوئی میری توحید کا اقرار کرے گا اُسے یہ

Marfat.com

بات پہنچادی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُسے عذاب نہیں دے گا۔

(دیلمی فی مسند الفردوس ج ۴ ص ۳۸۲)

(مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۶۳)

(تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۶۱)

ابنِ حجر مکّی کی روایت

ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے الصواعق المحرقہ میں حدیث نقل فرمائی ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے!

میں نے یہ دعا کی الٰہی میرے اہلِ بیت میں سے کسی کو جہنّم میں نہ ڈالنا تو اُس نے میری یہ دُعا قبول فرمالی۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۴۴)

اہلِ بیتِ مصطفٰے کی مغفرت ہوجائے گی
خُلد میں مقصود جائے گی سبھی آلِ نبی

Marfat.com

آیتِ صدقہ اور شانِ اہلِ بیت

حضور سیّد عالم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہِ اقدس میں بعض مالدار لوگ حاضر ہو کر غیر اہم باتوں میں مصروف رہتے اور اتنا وقت لیتے کہ دوسروں کو خصوصاً فقراء و مساکین کو مستفید ہونے کا موقع کم ملنے لگا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو یہ بات ناگوار گزری۔

عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ کم وقت لیا کریں اور فقراء مساکین کو بھی مستفید ہونے کا موقع مل سکے اور یہ بھی بہتر ہے کہ وہ کچھ مال لے کر حاضر خدمت ہوں کہ یہ ان کی طرف سے غرباء کی مدد ہو سکے آپ نے فرمایا!

اے علی المرتضیٰ آپ نے سچ کہا ہے لیکن میں ان کو اس لئے ایسا نہیں کہتا کہ ان کی دل آزاری نہ ہو لیکن کچھ دیر بعد یہ آیت حضرت علی المرتضیٰ کے حق میں نازل ہوئی۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ

ترجمہ!

اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔

(سورۃ المجادلہ آیت 12)

جب یہ حکم نازل ہوا تو آپ نے فرمایا اسے علی اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش پُوری کر دی اور پابندی لگا دی ہے کہ بغیر صدقہ کے حاضر نہ ہوں تا کہ غرباء کی امداد ہو سکے۔

آپ نے فوراً اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے صدقہ پیش کر کے آپ سے بات کی اور دس مسئلے دریافت کیے اس کے بعد گو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا تھا کیونکہ غرباء مجبور ہو گئے تھے اس لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا قرآن کی ایک آیت ایسی ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے

Marfat.com

عمل نہ کیا اور نہ میرے بعد کرے گا۔

ما عمل بہا احد قبل ولا یعمل بہا احد بعدی

(صواعق محرقہ ص ۱۵۷)

عطا کرتے ہیں سائل کو وہ بن مانگے روایت ہے
جناب مُرتضیٰ کی شان میں آئی یہ آیت ہے
ہمیں مقصودؔ ہے اُلفت شہنشاہ مدینہ سے
ہمارے دل میں آلِ پاک کی سچّی مؤدت ہے

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

آیتِ سلام اور شان اہل بیت

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے !

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

سلام ہو الیاسین پر

(سورۃ الصافات آیت 130)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ قال نحن آل محمد آل محمد آل یاسین

سلام ہو الیاسین پر فرمایا ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی آل یاسین ہے۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۲۸۶)

اِسی روایت کو امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی اَربعین میں اور سمہودی الشافعی نے فضل الشریفین میں میں ابنِ ابی حاتم، طبرانی نے اور ابنِ مردویہ نے اِمام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہم نے دُرِ منثور میں بیان فرمایا ہے۔

حضور کا اِسم یٰسین ہے

اسی لئے بزرگوں نے سلام علی آل یاسین بھی پڑھا ہے لہٰذا مطلب صاف ہے کیونکہ حضور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک یٰسین بھی ہے علّامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فقد نقل جماعة من المفسرین عن ابن عباس رضی الله عنه ان المراد بذالك سلام علیٰ آل محمد صلی الله علیه وآله وسلم

Marfat.com

مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آل یٰسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہے۔

(الصواعق المحرقہ) (شواہد المقبول ص ۴۷)

شیخ شہاب الدین کا قول

مفتی حرمین الشریفین شیخ سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔
نقاش نے کلبی سے اسے نقل کیا ہے لکھتے ہیں علیٰ آل یٰسین سے مراد علیٰ آل محمد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یٰسین فرمایا ہے جیسے یعقوب، اسرائیل

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۴۷)

تفسیر آلِ یٰسین اور اہلِ بیت

ریان بن صلت سے روایت ہے کہ امام علی بن موسیٰ کاظم علیہ السلام مامون کے دربار میں تھے آپ سے قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی سلام علیٰ آل یٰسین (سے کیا مراد ہے؟)

آپ نے فرمایا ! مجھے میرے باپ نے اُن سے اُن کے والد نے وہ حضرات حضرت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ یاسین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔ اور ہم لوگ آلِ یاسین ہیں۔ وہ لوگ جو آپ کے اردگرد تھے انہوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کسی نے شک نہیں کیا کہ یاسین سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

آپ نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت بڑی فضیلت دی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی آل میں سے کسی نبی کی آل پر سلام نہیں بھیجا۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۷)

Marfat.com

قارئین کرام!

علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ آل یاسین سے مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کا صدقہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آپ کی اولاد کو سلام آرہے ہیں۔

یہ ہے مقصود تکریم رسولِ دوسرا دیکھو
سلام آتے ہیں آل پاک پر ربِ دوعالم کے

Marfat.com

آیتِ حسنات اور شانِ اہل بیت

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا

اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں۔

(سورۃ شوریٰ ۲۳)

اس آیت شریف کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً قال المودة لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور جو کوئی نیک کام کرے یعنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۶۸)

حضرت حسن بن علی کا قول

شیخ سلیمان حنفی نقل کرتے ہیں حضرت حسن بن علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا نیکی حاصل کرنے سے مراد تمہاری یعنی اہل بیت کی مودۃ حاصل کرنا ہے۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۸۵)

حضرت سدی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت ہے کہا گیا ہے کہ بظاہر تو آیت میں عموم ہے کہ جو بھی نیکی ہو اگر وہ محبت ذوی القربیٰ کو شامل ہے اولیٰ طور پر کیونکہ یہ کیونکہ آیت ذکر مودتِ قربیٰ کے بعد آئی ہے گویا ساری حسنات مودّت کے تابع ہیں۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۴۵)

Marfat.com

اُولیٰ الامر منکم اور شان اہل بیت

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

(سورۃ نساء آیت ۵۹)

حضرت عبدالغفار بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اولی الامر کون ہیں قال کان علی واللہ منھم خدا کی قسم علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان میں سے ہیں۔

حضرت علی کا قول

حموینی سند میں سلیم بن قیسم عدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں مسجد مدینہ میں دیکھا مہاجرین اور انصار کا ایک گروہ آپس میں اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا اور حضرت علی علیہ السلام بالکل خاموش تھے اُن لوگوں نے عرض کیا اَے ابوالحسن آپ بھی کچھ بیان فرمایئے حضرت نے فرمایا اَے گروہ قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ تمہیں یہ فضیلت کہاں سے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے یہ فضیلت تمہیں خُود بخود حاصل ہوگئی ہے یا کسی غیر کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے اُنہوں نے عرض کیا یہ فضیلت ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہم پر احسان کیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کو نہیں مانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اور میرے اہل بیت ایک نُور کی شکل میں بارگاہ ایزدی کے سامنے رواں دواں تھے یہ حضرت آدم علیہ السلام کی

Marfat.com

تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ پھر اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور نور کو حضرت آدم کی پشت میں رکھا آدم کو زمین پر اتارا پھر اللہ نے اس نُور کو نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھ کر کشتی پر سوار کیا پھر اس نُور کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صُلب میں ڈال کر آگ میں پھینکا لگاتار اللہ تعالیٰ اس نور کو اصلاب کریمہ سے اَرحامِ مطہّرہ کی طرف اُتارتا اور امّھات کے ذریعہ منتقل کرتا ہے سابقین اور اہل بدر نے عرض کیا ہاں ہم اس حدیث کو سنا تھا۔

امام سلیمان حنفی لکھتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے نبی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اور کہا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر کئی مقامات پر فرمایا ہے۔ اور اپنے آخری خطبہ میں بھی جن کا ذکر فرمایا ہے۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۷۸ ص ۱۸۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

(اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ)

اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اس کی جو تم میں سے اولی الامر ہے۔

پس ہمارے معاملات کا والی وہ شخص ہوسکتا ہے جو اُمور شریعت کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے مطابق جانتا ہو۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اتبّاع کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب اس کا عنصر پاکیزہ ہوگا اور وہ امور شرعیہ کو خوب جانتا ہوگا۔

امام نبھانی کا جواب

میں کہتا ہوں حکیم ترمذی کا یہ کہنا کہ یہ امر محض اہل بیت کے آئمہ سادات کے لئے ہے۔

Marfat.com

قابل تسلیم نہیں بلکہ یہ تمام عام وخاص اہل بیت کے لئے ہے خواہ وہ اچھے ہوں یا برے امام ہوں یا مامموم کیونکہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

لن یتفر قا حتی یر دا علی الحوض

یعنی وہ کبھی متفرق نہیں ہونگے یہاں تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

اس سے یہ ظاہر ہے کہ یہ سب لوگ اپنے اعمال میں کتاب اللہ کے جمیع احکام کی پیروی کریں گے تو اس صورت میں یہ اعتراض کیسے کیا جا سکتا ہے کہ ان میں بعض خلط ملط کرنے والے اور بُرے لوگ ہوں گے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان تو ان کی تکریم و تعظیم پر اُبھارتا ہے اور ان کے لئے بشارت ہے کہ کبھی دین اسلام سے الگ نہ ہونا اس امر کی واضح برہان ہے۔

قارئین محترم!

محدثین وعلماء نے آیۂ مبارکہ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

میں سے اولی الامر کا مصداق اہل بیت رسول کو قرار دیا ہے۔

عطائے رب سے یہ مقصود ہے عظمت محمدؐ کی
اَطاعت مصطفی کی ہے اطاعت آل احمد کی

Marfat.com

آیت اَہلَ الذِّکر اور شانِ اہلِ بیت

فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

(سورۃ النحل آیت ۴۳)

اس آیت کے متعلق حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ اہل ذکر کون ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا ! "نحن اھل الذکر" ھم اھل ذکر ہیں۔

دُوسرا قول

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا ذکر کے دو معنی ہیں۔ ایک قرآن اور دوسرے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم (اہل بیت) ذکر والے ہیں۔

حضرت امام علی رضا کا قول

حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم علیہما السلام سے روایت ہے کہ اُمت کو چاہیے کہ (ہم سے) اپنے امور دین دریافت کرتے رہیں کیونکہ ہم صاحبان ذکر ہیں۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۸۶)

ایک اور آیت کریمہ میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا یعنی یہ جو تم پر بھیجا گیا تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے شرف ہے کہ دُنیا و آخرت میں ذکر جمیل رہے گا۔

(شاھد المقبول ص ۵۲)

رسولِ پاک نے چھوڑی ہیں دو چیزیں بہت بھاری
وہ ہے قرآن اور پیارے نبی کی آل ہے پیاری
جو چاہو پُوچھنا مقصود اہلِ ذِکر سے پُوچھو
نبی کے علم کی وارث نبی کی آل ہے ساری

Marfat.com

آیت حبل اللہ اور شانِ اہلِ بیت

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔

(سورۃ آلِ عمران آیت ۱۰۳)

اِس آیت کے متعلق امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

نحن حبل اللہ الذی قال اللہ فیہ

وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہم اہل بیت ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی اس کا دامن مضبوطی سے تھام لو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

ثعالبی نے اِس آیت کی تفسیر میں حضرت جعفر بن محمد سے روایت کی ہے کہ ہم حبل اللہ ہیں جس سے تمسک کو اللہ نے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ سے تعبیر کیا ہے ہمارے امام حضرت شافعی فرماتے ہیں !

جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے مذاہب انہیں گمراہی اور جہالت کے سمندروں میں ڈبو گئے۔ تو میں بنامِ خدا سفینۂ نجات میں سوار ہوا، وہ اہلِ بیت مصطفٰے خاتم النبیین ہیں، میں نے حبل الٰہی تھام لی اور وہ ان کی محبت ہے کیونکہ ہمیں تمسک بالحبل کا حکم دیا گیا ہے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۴۸)

حضرت ابن عباس کا قول

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اسی دوران میں ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کے ہم نے آپ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگ اللہ کی رسّی کو پکڑو۔
وہ اللہ کی رسّی کیا چیز ہے۔ جس کو ہم پکڑیں؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ پر مار کر فرمایا اس شخص کے دامن کو پکڑو یہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۸۶)

معلوم ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک ہی وہ مضبوط رسّی ہے جس کو پکڑ کر اور جس کو تھام کر فرقہ واریت گروہ بندی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے سے بچا جا سکتا ہے۔

موجودہ حالات میں اہل بیتِ رسول سے مضبوط تعلّق ہی اتحّادِ اُمّت کا وسیلہ بن سکتا ہے۔ وہ لوگ جو اسلام کو طاقتور نہیں دیکھنا چاہتے ہیں وہ فرقہ پرستی کو ہوا دے کر اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتے ہیں ہمیں چاہیے کہ ان شر پسندوں کے زہریلے عقیدے سے دور رہیں اور آل رسول کا دامن مضبوطی سے تھام رکھیں تا کہ نجات حاصل کر سکیں۔

ہے حبل اللہ رسول پاک کا پاکیزہ گھر سارا
یہی مضبوط رسی ہیں یہ ہے انوار کا دھارا
نبی کی آل کا دامن نہ چھوڑو تُم مُسلمانو
خدائے پاک کا مقصُود ہے فرمان یہ پیارا

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

آیتِ اِنَّمَا وَلِیُّکُم اور عظمتِ اہلِ بیت

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

(سورۃ المائدہ آیت ۵۵)

روی انھا نزلت فی علی کرم اللہ وجھہ الکریم حین سئالہ سائل وھو فی الصلوٰۃ فنزع خاتمہ وأعطاہ لہ

(صاوی علی الجلالین ۲۵۳۔۱)

یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بحالت رکوع میں تھے کہ ایک سائل نے آ کر سوال کیا تو آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی جو خود بخود اتر گئی اور سائل کی حاجت آپ نے پُوری فرما دی تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ اللہ و رسول مصطفیٰ اور مومن نمازی اور زکوٰۃ دینے والے اور رکوع کرنے والے ہیں میں یعنی بحالت رکوع بھی سائل کو خالی نہ بھیجا اور اس کی چاندی کی انگوٹھی سے مدد فرمائی۔

(احیاء العلوم از امام غزالی ص ۷۵)

ابنِ مردویہ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نماز ادا فرما رہے تھے کہ سائل نے اُس وقت سوال کیا جب آپ رکوع میں تھے، آپ نے اُسی عالم میں اُسے انگوٹھی عطا فرمائی تو یہ آیت نازل ہوئی ''انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا'' اور فرمایا کہ اُن لوگوں کے لئے نازل ہوئی جو ایمان لائے تو علیؓ اُن میں پہلے

Marfat.com

مومن ہیں۔

واخرج ابن مردویه عن ابن عباس قال کان علی بن ابی طالب قائما یصلی فمر سائل وهو راکع فاعطاه خاتمه فنزلت هذه الآیة انما ولیکم الله ورسوله الآیة قال نزلت فی الذین آمنوا وعلی بن ابن ابی طالب اولهم۔

ابی جعفر کا قول

ابی جعفر علیہ السلام (امام محمد باقر علیہ السلام) سے اِس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا "الذین آمنو" سے مراد مومن ہیں عرض کیا گیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ آیت مقدسہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حق میں نازل ہوئی ہے تو آپ نے فرمایا علی علیہ السلام مومنین میں سے ہیں۔

عن ابی جعفر انه سئل عن هذه الایة من الله الذین آمنوا قیل له بلغنا انها نزلت فی علی بن ابی طالب قال علی من الذین آمنوا۔

(تفسیر درمنثور جلد دوم ص ۲۹۴۔ ۲۹۴)
(مشکل کشا از علّامہ صائم چشتی جلد دوم صفحہ ۹۳۵)

Marfat.com

آیت مؤمن اور شانِ اہلِ بیت

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ

تو کیا جو ایمان والا ہے اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے یہ برابر نہیں۔

(سورۃ السجدہ آیت ۱۸)

اس آیت کے متعلق حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مؤمن سے مراد حضرت علی ہیں اور فاسق سے مراد ولید بن عقبہ ہے ان دونوں کا آپس میں کسی بات کا جھگڑا ہو گیا تو ولید نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہا چُپ رہو ابھی بچے ہو اور میں ہوشیار زبان دراز اور نیزہ چلانے میں تیز اور تم سے زیادہ بہادر ہوں شیر خدا علی المرتضیٰ نے فرمایا خاموش ہو تو فاسق ہے مطلب یہ کہ تو جتنی باتیں کرتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے۔

ان میں کوئی بات قابلِ مدح نہیں انسان کا شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ بدنصیب ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ فاسق مرد ہے اور علی المرتضیٰ مومن ہیں لہٰذا یہ برابر کسی طرح نہیں ہو سکتے۔

(تفسیر خازن ج ۳ ص ۴۴۷) (ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ ج ۲ ص ۲۷۳)

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کے حاشیہ پر صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں!

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا، دورانِ گفتگو کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بُوڑھا ہوں، میں بہت زبان دراز ہوں، میری نوکِ سنان تُم سے زیادہ تیز ہے، میں تم سے زیادہ بہادر ہوں، میں بڑا جھتے دار ہوں، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چُپ تو فاسق ہے، مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لئے ان میں سے کوئی قابلِ مدح نہیں، انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا کا رذیل ہے، کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

Marfat.com

آیتِ وُدّا اور شانِ اہلِ بیت

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کردے گا۔

(سورۃ مریم آیت ۹۶)

اس آیت کے متعلق حضرت محمد ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ:۔

لا یبقی مومن الا قلبہ ودعلی واھل بیتہ

کوئی مومن ایسا نہیں رہے گا جس کے دل میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور آپ کے اہل بیت کی محبت نہ ہوگی

(تفسیر درّ منثور ج ۴ ص ۲۸۷)

اسی آیت کی تفسیر میں شیخ شھاب الدین لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں !

سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

حضرت محمد بن حنیفہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کوئی مومن ایسا نہیں رہے گا جس کے دل میں علی اور ان کے اہل بیت کی محبت نہ ہو۔

حافظ سلفی نے اس کی تخریج کی ہے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ۴۸)

ارجح المطالب میں تذکرۃ الخواص، سبط ابن جوزی ، صواعق محرقہ اور تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

عن البراء بن عاذب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی قل اللھم اجعل لی من عندك

Marfat.com

عهدا واجعل لی فی صدور المومنین مودۃ فانزل اللہ تعالیٰ
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ
وُدًّا ۔

عاذب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جناب علی سے ارشاد فرمایا ! علی دُعا کرو اور کہو اے میرے پروردگار ! اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنوں کے دل میں میری محبّت ڈالدے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

نقاش کا قول

حضرت نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدی علی فصل اربع رکعات ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللّٰھم سالك موسی بن عمران وانا محمدا سالك ان تشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ اذری واشرکہ فی امری ۔ قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ماسالئك فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیك الی السماء ادع ربك اسألہ بعطیك فرفع یدہ الی السماء وھو یقول اللّٰھم اجعل لی من عندك عھدا واجعل لی عندك ودا فانزل اللہ علیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر چار رکعتیں نماز کی پڑھیں پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر فرمایا اے میرے پروردگار ! مُوسیٰ بن عمران نے تجھ سے دُعا کی تھی اور میں مُحمد ہوں اور تجھ سے دُعا کرتا ہوں۔ میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری پشت کو قوی کر اور میرے امر میں اس کو میرا شریک گردان۔

ابن عباس کہتے ہیں ! میں نے ایک پُکارنے والے کو پکارتے ہوئے سنا کہ اے احمد ! ہم نے تجھے دے دیا ہے جو کچھ تُو مانگ رہا ہے پس حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا اے ابا الحسن ! تُو اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر خدا سے دُعا کر اور میں یہی تیرے لئے دُعا کرتا ہوں وہ تجھے ضرور عطا کرے گا جناب علی علیہ السلام نے دُعا کی اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما۔ پس خدا تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس آیت کو نازل فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

(ارجح المطالب ص ۸۳)

Marfat.com

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ اور شانِ اہلِ بیت

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

ترجمہ! اُس نے دو دریاؤں کو ملایا کہ باہم ملے ہوئے بھی ہیں اور اُن کے درمیان ایک حجاب بھی ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے اِن دونوں سے موتی اور مرجان پیدا ہوتے ہیں۔

(سورۃ الرحمٰن آیت ۱۹، ۲۰۔ ۲۲)

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وفی قولہٖ تعالیٰ مرج البحرین یلتقیان قال ھو علی و فاطمۃ ویخرج منھما الولو والمرجان الحسن و الحسین

اس میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں دو دریاؤں سے مراد حضرت علی اور حضرت فاطمہ ہیں اور نکالنا ہے ان میں سے موتی اور مونگا وہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔

(ارجح المطالب ص ۳۹۰) (زرقانی شریف ج ۷ ص ۱۴)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

صاحبِ روح البیان حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بحرین سے مراد حضرت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا وعلی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں برزخ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور مرجان حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔

(تفسیر روح البیان)

Marfat.com

امام علامہ ابوسعید عبدالملک بن عثمان نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ شرف النبی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور اس کے ماننے والوں پر آتش دوزخ حرام کردی تھی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے مرج البحرین یلتقیان سے مراد ہے بحرین امیر المومنین حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما ہیں

یخرج منہما اللولو والمرجان سے مراد حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

(شرف النبی ص ۲۴۶)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ (مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ) قَالَ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا (بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (یَخْرُجُ مِنْہُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ) قَالَ اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔

مفسرین کرام نے اِن آیات کی ایک تفسیر یہ بھی کی ہے کہ یہ دونوں دریا حضرت علی علیہ السلام اور جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں جو اِنتہائی قربت والحاق کے باوجود ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے کیونکہ اِن دونوں کے درمیان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا حجاب موجود ہے اور اِن دریاؤں سے پیدا ہونے والے موتی جنابِ حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

(تفسیر دُرِ منثور ص ۱۴۲۔ ج ۶)

قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِیْنَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ بَیْنَہُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾) اَیْ بَحْرِ نُبُوَّتٍ مِنْ فَاطِمَۃَ وَبَحْرَ الْفُتُوَّۃِ مِنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَیْنَہُمَا حَاجِزٌ مِنْ تَقْوٰی فَلَا تَبْغِیْ فَاطِمَۃُ عَلٰی عَلِیٍّ وَلَا یَبْغِیْ عَلِیٌّ عَلٰی فَاطِمَۃَ (یَخْرُجُ مِنْہُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ) ہُوَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ۔

Marfat.com

بعض مفسرین مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ بحرین سے نبوت کا بحر فاطمہ رضی اللہ عنہا اور فتوت کا بحر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم مراد ہیں اگر چہ یہ آپس میں ملے ہوئے ہیں مگر اِن کے درمیان تقوے کا حجاب موجود ہے۔

پس نہ تو حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ زیادتی کرتی ہیں اور نہ ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر زیادتی کرتے ہیں اور نبوت وفتوت کے اِن دونوں دریاؤں سے پیدا ہونے والے موتی اور مَرجان حضرت حسنین کریمین علیہما السلام ہیں۔

(نورالابصار ص ۱۱۲)

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۹۔۲)

(بحوالہ البتول از حضرت علامہ صائم چشتی)

امام جعفر صادق کی تفسیر

امام جعفر صادق علیہ السّلام اور دیگر حضرات سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق روایت ہے کہ حضرت علی اور جناب فاطمہ دو گہرے سمندر ہیں جو ایک دُوسرے سے بغاوت نہیں کرتے ان دونوں کے درمیان برزخ (واسطہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان دونوں سے موتی مونگے نکلتے ہیں اور وہ موتی اور مونگے امام حسن اور امام حسین علیہ السلام ہیں۔

المناقب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری نے کہا کہ یہ آیت مرج البحرین یلتقیٰن بینھما برزخ لا یبغیان یخرج منھما اللولو والمرجان دو سمندر جاری ہیں تو آپس میں ملے ہوئے ہیں ان کے درمیان ایک پردہ ہے یہ ایک دوسرے پر بغاوت نہیں کرتے اور ان دونوں سے موتی مونگے نکلتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی فاطمہ حسن اور حسین علیہم السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے ان حضرات کو مومن دوست رکھے گا اور کافر ان سے بغض رکھے

Marfat.com

گا ان کو دوست رکھ کر مومن بن جاؤ اور ان سے بغض رکھ کر کافر نہ بن جاؤ
جس کی وجہ سے جہنم میں ڈال دیئے جاؤ۔

اہلِ بیت رسول سے محبت خُلد کا رستہ ہے اہلِ سنت اہل بیتِ مصطفٰے سے محبت کرنے والے ہیں اور جنت کے حقدار ہیں خوارج ونواصب اہل بیت رسول کی دشمنی کی وجہ سے جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

Marfat.com

آیتِ ہادا اور اہلِ بیت

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی۔

(سورۃ الرعد آیت ۷)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ودفع رسول الله صلى الله عليه وآله سلم يده على صدره
فقال انا المنذر ثم اوما الىٰ منكب على رضى الله عنه
وقال انت الهادى الهدون من بعدى

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اپنے سینے پر دست مبارک رکھا اور فرمایا منذر ہوں اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کندھے مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے علی! تو ہادی ہے اور میرے بعد راہ پانے والے تجھ سے راہ پائیں گے۔

یعنی ولایت کے سلسلے تجھ سے جاری ہوں گے امت کے اولیاء وعلما واغواث واقطاب تجھ سے فیض حاصل کریں گے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۷۰)

معلوم ہوا ! ہدایت کا مخزن ومنبع افرادِ اہلِ بیت ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی اہلِ بیت سے ہیں اِس لئے اُن کی شان میں آنے والی آیاتِ مبارکہ اہلِ بیتِ اطہار کی خصوصیت پر دلالت کرتی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم امام الاولین والآخرین ہیں سلسلہ امامت آپ سے جاری وساری ہے آپ ہی کی اولاد میں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام تک جاری رہے گا۔

معلوم ہوا ! کہ اُمّت کی ہدایت کا منصب اہلِ بیت کے لئے منصوص من اللہ ہے تو جو لوگ اہلِ بیت کے دامن سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ اہانتِ اہلِ بیت کے مرتکب ہوتے ہیں وہ ہدایت سے دُور ہیں اور جو ہدایت سے دُور ہیں وہ جنّت میں ہرگز نہیں جاسکیں گے۔

Marfat.com

قارئین محترم ! یہ بات یاد رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمارکھا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے صراطِ مستقیم پر چلنے کی دُعا تعلیم فرمائی اور یہ ساتھ بتایا کہ صراطِ مستقیم انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے اور صراطِ مستقیم سے ہٹنا ضالین کی راہ ہے۔ راہِ ہدایت کے حصول کے لئے اہلِ بیتِ رسول کے دامن سے وابستہ ہونا لازم ہے کیونکہ یہ ہادی بھی ہیں اور مہدی بھی اور یہ انعام یافتہ بھی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے بھی۔

دُوسرا حوالہ

ثعلبی نے کشاف کے مطابق سائب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی یہ آیت نازل ہوئی !

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ اپنے سینہ مبارک پر رکھ کر فرمایا ڈرانے والا میں ہوں اور ہادی علی ہیں اے علی تیری وجہ سے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت حاصل کریں گے۔

(ینابیع المودۃ ۱۵۷)

ہے یہی مقصود ہے قرآن میں رب نے کہا
ہیں ہدایت دینے والے اہلِ بیتِ مصطفٰے

Marfat.com

وَاَنْتَ فِیْھِم اور شانِ اہلِ بیت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں !

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ

اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں ہوں۔

(سورۃ انفال آیت ۳۳)

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس آیت میں اِس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لئے اَمان ہیں جس طرح کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات امان ہے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۵۱)

حضرت امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ بیت میں اِن معنوں کے پائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وانہم امان لاھل الارض کما کان ھو صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امانہم۔

اور وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اہلِ زمین کے لئے امان ہیں۔

(صواعق محرقہ ص ۱۵۲)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں !

النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لامتی۔

ترجمہ ! ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے پناہ۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت یقیناً ہمارے لئے امان ہیں اہلِ بیت کی

Marfat.com

موجودگی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کو روکے ہوئے ہے ہمارے اعمال اِس قابل ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دردناک عذاب سے معذّب کرے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی موجودگی کی وجہ سے مسلمانوں کو عذاب سے بچائے ہوئے ہے۔

اگر اہل بیت کرام میں عُموم ہو تو یہاں ہلاکت سے مراد قرآنِ کریم کا اُٹھایا جانا، کعبہ معظمہ کا انہدام اور مدینہ طیبہ کی ویرانی شامل ہیں اور حدیث مبارکہ سے ظاہر ہے کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ دل دہلا دینے والے اور جاں گداز واقعات اُمت کو پیش نہ آئیں گے۔

اہلِ بیت غرق ہونے سے مامُون رکھیں گے

مسند ابو یعلی میں سلمہ بن اکوع سند حسن کے ساتھ اور حاکم کی مستدرک میں صحت کے ساتھ مروی ہے اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتى امان لامتى من الاختلاف، الحديث

ترجمہ ! ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں اور میری اُمت کے لئے میرے اہلِ بیت اختلاف سے پناہ ہیں۔

عذاب نہیں آئے گا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

اهل بيتى امان لامتى فاذا ذهب اهل بيت اتاهم ما يوعدون۔

ترجمہ ! میرے اہلِ بیت میری اُمّت کے لئے امان ہیں جب اہلِ بیت نہ رہیں گے اُمّت پر وہ آئے جو ان سے وعدہ ہیں، حاکم نے اسے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

اِن تمام احادیث وروایات سے ثابت ہوا کہ اہلِ بیتِ رسول اُمّت کے لئے امان ہیں

Marfat.com

اور اُن کا مبارک وجود اللہ کے تمام عذاب وعقاب کو روکے ہوئے ہیں اور جب اہلِ بیت رسول کے افراد اُٹھا لئے جائیں گے تو قیامت قائم کر دی جائے گی۔

قارئین محترم !

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک کو ایسی خصوصیات عطا فرما رکھی ہیں جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں فلاح یافتہ وہی لوگ ہیں جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلِ بیت سے جڑے ہوئے ہیں جو اہلِ بیت کرام سے وابستہ ہیں اور جو اہلِ بیت کرام کی تکریم میں کوتاہی نہیں برتتے وہ دُنیا میں بھی امان میں ہیں اور آخرت میں بھی امان میں رہیں گے۔

Marfat.com

ثُمَّ اھْتَدٰی اور عظمت اہلِ بیت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے !

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اھْتَدٰی

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا

(سورۃ طٰہٰ آیت ۸۲)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا !

اھتدیعنی ولایت اھل بیت

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ انہوں نے ان کی یعنی اہلِ بیت کی ولایت ومحبّت کی طرح راہ پانے کو سبب مغفرت قرار دیا ہے، بشرطیکہ ایمان وعمل و صالح ہو واللہ اعلم،،

محبّت اہلِ بیت ضروری ہے

حضرت امام محمد باقر بن امام زین العابدین علیہما السلام نے اہلِ بیت کی وِلا، محبّت اور موذّت کو باعثِ نجات ومغفرت قرار دیا ہے جن دِلوں میں نُورِ ایمان ہوگا اور جن کے پاس اعمالِ صالحہ ہوں گے اور ساتھ ساتھ اہلِ بیتِ رسول کی محبّت پاس ہوگی وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہوں گے۔

اور جو لوگ اہلِ بیت رسول کا بغض دل میں رکھیں گے، اہلِ بیتِ رسول کے ساتھ عداوت اور دشمنی کریں گے، اُن کو اُن کے اعمال کچھ فائدہ نہیں دے سکیں گے اِس لئے ضروری ہے کہ اہلِ بیتِ اطہار کا دامن تھامے رکھیں اور اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اعمالِ صالحہ کے لئے بھی کوشاں رہیں۔

Marfat.com

راہِ محبّت راہِ ہدایت

قارئین محترم !

اِس آیت کریمہ کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ اہلِ بیت رسول علیہم السلام کی محبّت سے ہی مغفرت ونجات ہوگی نیز یہ کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی محبّت اختیار کرنے والے کو ہی راہِ ہدایت حاصل ہوسکتی ہے ہم اِس سے پہلے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی تفسیر میں بھی اِس مضمون کو بیان کر چکے ہیں۔

(شاہد المقبول بفضلِ اولادِ رسول ص ۵۱)

Marfat.com

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاس اور عظمتِ اہلِ بیت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے !

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا

(سورۃ النساء آیت ۵۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا خدا کی قسم ! اِس آیت میں ناس سے مراد ہم (اہلِ بیت) ہی ہیں۔ ابوالحسن مغازلی نے اس کی تخریج کی ہے۔

(شاہد المقبول بفضلِ اولادِ رسول ص ۵۲)

قارئین !

وارثِ علومِ بابِ مدینۃ العلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا اِس آیت کی تفسیر میں قسم اُٹھا کر یہ بیان فرمانا کہ اِس آیت کا مصداق ہم اہلِ بیت ہیں یہ معمولی بات نہیں تاریخ کا مطالعہ کریں تو ثابت ہو جاتا ہے کہ اہلِ بیت رسول سے حسد کرنے والوں کی ایک تعداد ہمیشہ موجود رہی ہے اگر ہم عہدِ حاضر بغور جائزہ لیں تو آج اہلِ بیت رسول سے حسد کرنے والوں کی تعداد تمام ادوار کے لوگوں سے زیادہ ہے۔ آج اہلِ بیت رسول کا نام لینے والوں سے بھی حسد کیا جا رہا ہے۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا

(سورۃ النساء آیت ۵۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۸۹)

Marfat.com

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا

(سورۃ النساء آیت ۵۴)

امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا !

ہم لوگ وہ ہیں جن پر حسد کیا گیا ہے۔

(ینابیع المودۃ ص ۱۸۹)

حسد کرنا کبھی نہ آلِ محمد سے
یہی مقصودِ خالق ہے یہی مقصود احمد ہے

Marfat.com

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّاتُهُمْ اور عظمت اہلِ بیت

حضرت ابن عباس نے تفسیر قول الحقنا بھم ذریاتھم کے بارے میں فرمایا ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد مومن کو اس کے ساتھ جنت میں اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوں پھر یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی

(سورۃ طور آیت ۲۱)

التناھم بمعنی نقصاھم ۔یعنی کم نہیں کریں گے۔

علماء نے کہا ہے، اگر اِس طرح کا الحاق ہر مومن کے ساتھ ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد کا تو ان کے ساتھ الحاق بدرجۂ اولیٰ ہوگا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو منبعٔ ایمان ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرمایا ! مرد جنّت میں داخل ہوگا تو کہے گا، میرا باپ، میری ماں، میرا بچہ، میری بیوی کہاں ہے ؟

اُس سے کہا جائے گا انہوں نے تو تیرے جیسا عمل نہیں کیا۔

وہ کہے گا ! کہ میں ان کے اور اپنے لئے عمل کرتا تھا لہٰذا ان سے کہا جائے گا کہ تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ پھر یہ آیت تلاوت کی۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

وہ جنت میں داخل ہوں گے اور وہ بھی جو ان کے آباء و اجداد و ازواج و ابناء میں صالح ہوں گے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۵۳)

Marfat.com

حضرت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب مُطلق مومنین کی اولاد کا یہ معاملہ ہے تو اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیادہ اولیٰ اور زیادہ حق دار ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جنّت میں ملا دی جائے۔

(ینابیع المودّۃ ص ۱۷۱)

قارئین ! غور فرمائیں کہ ہر مومن کے اہل کو جنّت میں اُس کے ساتھ مِلا دیا جائے گا تو اہلِ بیت رسول یقیناً سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قربِ خاص میں ہوں گے جو لوگ اہلِ بیتِ رسول کے ساتھ محبّت کرنے والے ہیں اُن کے لئے بھی بشارت ہے کہ اُنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت حاصل ہو جائے گی۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں نقل فرماتے ہیں !

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا جو شخص اِن دونوں کو اور اِن دونوں کے ماں باپ کو محبوب رکھتا ہے وہ شخص قیامت کے دن میری معیت میں میرے درجہ پر ہوگا۔

شیخ محقق اِس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں !

اِس میں انتہا درجہ کا مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے درجہ میں ہوگا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اِس کا مطلب ہے انتہائی قرب اور معیت، دوسروں کے مقابلے میں کیونکہ اِس جگہ مطلق معیت پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

(مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۴۹۷)

قارئین !

معلوم ہوا کہ محبّتِ اہلِ بیت کی بدولت مومنین کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قربِ خاص عطا ہوگا اور یہ ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس کو الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ خوش نصیب ہیں وہ اہلِ حق جو اہلِ بیت رسول کے حقوق کا پاس کرتے ہیں اور اُن سے حد درجہ کی وابستگی رکھتے ہیں اور اپنی تمام محبتوں کا مرکز و محور خانوادۂ رسول کو سمجھتے ہیں۔

بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اہلِ بیتِ رسول سے دُور ہیں یقیناً وہ آخرت میں بھی خسارے

Marfat.com

میں رہیں گے اُنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب اور معیت ہرگز ہرگز حاصل نہ ہو سکے گی۔

اِس لئے ضروری ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے اہلِ بیت سے بھی والہانہ محبّت کی جائے کیونکہ یہ محبّت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کا باعث ہوگی۔

Marfat.com

کمشکوٰۃ فیھا مصباح اور عظمت اہلِ بیت

ابوالحسن مغازلی موسیٰ بن قاسم عن علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اِس قول کے بارے میں دریافت کیا۔

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ

جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے

(سورۃ نور آیت ۳۵)

اِس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں اِمام حرمِ کعبہ امام فقیہہِ عالی، مفتیِ ملت شیخ سیّد شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں آپ لکھتے ہیں !

فرمایا ! کمشکوٰۃ فاطمۃ مشکوٰۃ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔

شجرۂ مبارکہ ابراہیم علیہ السلام نہ شرقی نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی

يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ فرمایا ! اِن کی یعنی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ذریت سے اِمام کے بعد اِمام ہوگا۔

يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ طبری نے کتاب الذخائر میں سدی سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ! اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ (سورۃ ص آیت ۴۵) میں مراد بنو عبدالمطلب ہیں۔

اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول طٰهٰ میں روایت ہے کہ طاء سے مراد طہارتِ اہلِ بیت ہے اور ہاء سے مُراد ان کی ہدایت ہے اِمام عبدالرحمٰن عیدروس نے عقد الجواہر میں اسے بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے !

هم العروة الوثقىٰ لمعتصم بهم
مناقبهم جاءت بوحى وانزال
مناقب فى الشورىٰ وسورة هل اتىٰ
وفى سورة الاحزاب يوفها التالىٰ

Marfat.com

وھم اھل بیت المصطفٰے فودادھم
علی النّاس مفروض بحکم واسبحال

(۱) عروۃ الوثقیٰ ہیں ان کے ساتھ اعتصام کرنے والوں کے لئے ان کے مناقب وحی سے ثابت ہیں۔

(۲) مناقب شوریٰ اور ہل اتیٰ میں ہیں اور سورۂ احزاب میں جنہیں تلاوت کرنے والے جانتے ہیں۔

(۳) وہ اہلِ بیت مصطفٰے ہیں اِن کی محبّت لوگوں پر حکمِ خداوندی سے فرض ہے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول ص ۵۴)

Marfat.com

انا اعطینک الکوثر اور شانِ اہلِ بیت

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

مفسرین کرام نے اِس آیت مبارکہ کے کم و بیش چھتیس معانی نقل فرمائے ہیں جن میں سے ایک تفسیر یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحبزادے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تو کفار خصوصاً عاص بن وائل نے بے حد خوشی منائی اور آپ کو معاذ اللہ ابتر کہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ اے محبوب آپ کی اولاد (کوثر) بہت کثیر ہوگی اور آپ کی چوتھی صاحبزادی سے ہوگی اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ آپ کی اولاد ہوگی۔

اسی آیت کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں!

حضرت ابراہیم یا حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وصال ہوا تو عاص ابن وائل کافر نے اپنی قوم سے ایک دن کہا کہ میں ان ابتر کے پاس سے آرہا ہوں۔ معاذ اللہ، ابتر کے معنے ہیں منقطع النسل نیز کافروں کا یہ خیال تھا کہ حضور کی وفات شریف کے بعد کوئی ان کا نام لیوا نہ ہوگا۔ یہ خبر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گوش گزار ہوئی تو خاطرِ اقدس پر کچھ ملال آیا۔ تب یہ سُورت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ اے محبوب! ہم نے تو آپ کو کوثر دے دیا۔ اب اس کے شکریہ میں نماز و قربانی ادا فرما دیں، آپ کا بدگو ہی ابتر ہے۔

اِس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ عزت ہے کہ اگر کوئی گستاخ اپنی گستاخی سے حضور کو ایذا پہنچائے تو خدائے قدوس کو ایذا ہوتی ہے اور رب تعالیٰ خود اس کا جواب دیتا ہے جیسا کہ ! تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ سے ثابت ہے کہ اس کے آگے پیچھے کی سورتوں میں قل ہے مگر یہاں قل نہ فرمایا بلکہ خود جواب دیا۔

یہاں اعتراض ہوتا ہے کہ اس کافر نے تو ابتر کہا تھا۔ جواب میں فرمایا گیا کہ ہم نے آپ کو کوثر دیا، آخر اس سے مناسبت کیا۔ اس لئے کوثر کے معنے میں بہت توجیہیں ہیں اور ہر توجیہہ کی علیحدہ علیحدہ مناسبت یا تو کوثر سے مراد ذکر کثیر اور ذکر خیر تو مطلب یہ ہوا کہ یہ کافر تو سمجھا کہ ذکر اور

Marfat.com

نام اولاد سے چلتا ہے۔ مگر ہم نے اپنی طرف سے آپ کو ذکرِ کثیر عطا فرمایا کہ بغیر اولاد مذکور کے ہی تمام دنیا میں آپ کا ذکر رہے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے بڑے بادشاہوں، پہلوان، فقیر وامیر ہر طرح کے لوگ گزر گئے مگر کسی کی ایسی تاریخ نہ لکھی گئی جیسی کہ آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت ولادت سے تا وقت وفات ایک ایک حال اس طرح تاریخ میں آ گیا کہ جس نے ایک تبسم کی بھی روایت کی خود اس کی تاریخ لکھی گئی۔ مجنوں نے تمام عشق کی داستانیں دیوان قیس میں لکھیں مگر اس نے بھی یہ نہ کیا کہ کسی کو نوکر رکھ کر اپنے احوال زندگی لکھوائے آخر اس میں راز کیا تھا جیسے مجنوں اپنے فراق کی داستان لکھ سکتا تھا ویسے ہی وہ اپنے محبوبہ لیلیٰ کی سوانح عمری بھی تحریر کر سکتا تھا مگر اس میں راز تھا وہ سمجھتا تھا کہ لیلیٰ تو میری محبوبہ ہے مجھے اس کی ہر بات پسند ہے مگر دُنیا کے سامنے اگر اس کے احوال زندگی پیش کئے گئے تو کوئی اعتراض کرے گا، کوئی مذاق اُڑائے گا تو میں اپنے محبوب کی ذلت کا باعث بنوں گا۔ لیکن صحابہ کرام کو یقین تھا کہ یہ تو عالم کے محبوب ہیں، ہر شخص پسند ہی کرے گا بے دھڑک احوال ظاہر کر دیئے، لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ذکر رُکے مگر نہ رُکا نہ رُکے گا۔

عقل ہوتی تو خُدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

کوثر اولادِ کثیر ہے

یا کوثر سے مراد اولاد کثیر ہے۔ یعنی اگرچہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے اور نسل بیٹے سے ہوتی ہے مگر آپ کو ایک صاحبزادی سے وہ نسل دی جاوے گی جو قیامت تک باقی رہے گی چنانچہ آج آٹھ آٹھ دس دس بیٹوں والوں کی نسلیں مٹ گئیں مگر صاحبزادی والے آقا کی ایسی نسل باقی رہی کہ ہر جگہ سادات کرام نظر آتے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک رہیں گے۔ ہاں بدگو اپنی خبر لے کہ اگرچہ وہ بیٹوں والا ہے مگر اس کے فرزند کو توفیق اسلام دی جاوے گی جس سے کہ وہ حکماً اپنے باپ سے نسلاً منقطع ہو جاویں گے اور وہ ابتر رہ جاوے گا کیونکہ اختلاف دین سے حق یعنی وراثت وغیرہ سب ختم ہو جاتا ہے ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمرو ابن عاص مسلمان ہوئے اور باپ سے جُدا ہو گئے اور وہ ابتر ہو گیا۔

Marfat.com

اِس سے معلوم ہوا کہ نسلِ پاک مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی معظم ہے کہ خدا نے اُن کو کوثر فرمایا۔

(مواعظِ نعیمیہ حصہ اول صفحہ ۳۷، ۳۹)

ضیاالامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ضیاالقرآن میں زیرآیت ان شانئک ھوالابتر لکھتے ہیں!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ اولاد پیدا ہوئی! قاسم، پھر زینب، پھر عبداللہ، پھر اُم کلثوم پھر فاطمہ، پھر رقیہ صلی اللہ علیٰ ابیھم وعلیھم اجمعین۔ پہلے قاسم کا انتقال ہوا۔ پھر عبداللہ (جن کا لقب طیب وطاہر ہے) داغِ مفارقت دے گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کے بعد تو سارے مکہ والے دشمن بن گئے تھے جب اُنہوں نے دیکھا کہ اِن کے دونوں فرزند فوت ہوگئے ہیں۔ اب صرف صاحبزادیاں ہی ہیں تو انہوں نے طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دیں۔

عاص بن وائل کہنے لگا ! قدانقطع نسلہ وھو ابتر۔ کہ ان کی نسل منقطع ہوگئی، پس وہ ابتر ہیں۔

کفار جب اسلام کی روز افزوں ترقی کو دیکھتے تو اپنا دل بہلانے کے لئے کہا کرتے فکر کی کوئی بات نہیں یہ چندروزہ کھیل ہے لڑکا ان کا کوئی نہیں جوان کے بعد اس مشن کو جاری رکھ سکے، یہ چند سال کے مہمان ہیں جب یہاں سے رخصت ہوں گے تو ان کا دین بھی اُسی روز نیست ونابود ہوجائے گا اللہ تعالیٰ نے اِس ایک آیت سے اُن کی گستاخیوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ اُن کی خوش فہمیوں کا خاتمہ کردیا فرمایا !

جو میرے محبوب کا دشمن ہوگا، جو اس کے دین کا بدخواہ ہوگا، جو اس کے نظامِ شریعت سے پرخاش رکھے گا، وہ مٹ جائے گا۔ اُس کی قوم اُسے بھول جائے گی۔ تاریخ اسے فراموش کردے گی۔ اُس کا کوئی نام لینے والا نہیں ہوگا۔ اُس کی اولاد بھی اُس کا نام لینا چھوڑ دے گی۔ اُس کی طرف ہر قسم کی نسبت اُن کے لئے باعث ننگ وعار بن جائے گی اور میرے محبوب کی یہ شان ہے کہ اُس کا ہر اُمتی خواہ وہ کسی قبیلہ کا فرد ہو، کسی ملک کا رہنے والا ہو، کوئی زبان بولنے والا ہو، میرے

Marfat.com

محبوب کی شمع ہر وقت روشن رکھے گا۔

دوسرے لوگوں کی نسل اُن کے بیٹوں سے چلتی ہے لیکن میں اپنے حبیب کی نسل اُن کی نورِ نظر لختِ جگر بتول زہرا خاتونِ جنت، سیّدہ طاہرہ ذکیہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چلاؤں گا اور اُس نسل میں اتنی برکت دوں گا کہ دنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں یہ نسل پھیل جائے گی۔

(تفسیر ضیاالقرآن جلد ۵ صفحہ ۶۸۸)

لکل نبی ام عصبة ینتمون الا النبی فاطمة فانا ولیها وعصبتهما

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کی نسل اُن کے بیٹوں سے شروع ہوئی اور میری نسل میری بیٹی سے شروع ہوگی۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۶۴)

ان الله تعالیٰ جعل ذریة کل نبی فی صلبه وجعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب۔

پھر فرمایا ! تمام نبیوں کا سلسلۂ نسل اُن کی اپنی پشت سے چلا لیکن میری اولاد کا ظہور علی کی پشت سے ہوگا۔

(جامع الصغیر ج ۱ ص ۴۹)

مقصود ہے یہ سورۂ کوثر میں آگیا
خیر کثیر آپ کو اللہ نے کی عطا

Marfat.com

وَالضُّحیٰ، واللَّیل اذا سجیٰ اور شانِ اہلِ بیت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے !

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾

چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

(سورۃ والضحیٰ آیت ۱۔۲)

نورالعینین فی ذکرالحسین میں لکھا ہے کہ اِس آیت کی کئی تفسیریں ہیں اِن میں سے ایک تفسیر یہ ہے !

والضحیٰ سے مراد مردانِ آلِ محمد، علی حسن و حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔اور والیل سے مراد مستوراتِ آلِ محمد ہیں خدا نے ان کی قسم فرمائی۔

(نورالعینین فی ذکرالحسین صفحہ ۲۵)

Marfat.com

آیت اِنَّ اللہ اصطفیٰ اور عظمت اہلِ بیت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے !

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے۔

سورۃ آل عمران آیت ۳۳)

امام جعفر صادق کا قول

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو اولاد علی آلِ علی رضی اللہ عنہ ہیں آپ آلِ رسول کس دلیل سے بن گئے ؟

آپ رضی اللہ عنہ نے دلیل کے طور پر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے۔

سورۃ آل عمران آیت ۳۳)

آیت کریمہ میں آلِ عمران سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اِس پر اجماعِ مفسرین ہے فرمایا ! اگر عمران کی بیٹی مریم کا بیٹا قرآن کی رُو سے آلِ عمران سے ہوسکتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی کے بیٹے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کیوں آلِ محمد نہیں ہوسکتے ؟

''لہٰذا ہم سادات حسنی وحسینی آلِ رسول ہیں۔''

(نور العینین فی ذکر الحسین صفحہ ۲۴)

Marfat.com

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ اور شانِ اہلِ بیت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبّت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو

(سورۃ الدھر آیت ۸)

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۃ القرآن کنزالایمان کے حاشیہ پر صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں !

یہ آیت حضرت علیِ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضّہ کے حق میں نازل ہوئی، حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما بیمار ہوئے، ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی، اللہ تعالیٰ نے صحت دی، نذر کی وفا کا وقت آیا، سب صاحبوں نے روزے رکھے، حضرت علیِ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جَو لائے، حضرت خاتونِ جنّت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

کتبِ تفاسیر میں آتا ہے کہ ایک دفعہ شہزادیء رسول سیدہ بتول سلام اللہ علیہا کے دونوں صاحبزادے سیدنا حسن علیہ السلام اور سیدنا حسین علیہ السلام بیمار ہو گئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزوں کی منت ماننے کا ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

چنانچہ جنابِ حیدر کرار رضی اللہ عنہٗ اور جنابِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین روزے رکھنے کی منت مان لی اللہ تبارک وتعالیٰ نے صاحبزادگانِ بتول کو جلد ہی شفا عطا فرمادی۔

گھر میں تو فاقوں کی وجہ سے پہلے ہی روزوں جیسا معاملہ تھا تاہم روزوں کے لئے سحری اور افطاری کا اہتمام ضروری تھا مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ دونوں عالم کے تاجدار کی بیٹی کے گھر میں اِس قدر آٹا بھی موجود نہیں کہ روزہ افطار کرنے کے لئے چند روٹیاں ہی پکالی جائیں۔

تاجدارِ ہَل اتی اَمیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم شمعون یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اِس سے تین صاع جو اُدھار لا کر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو پیش کردیئے رسولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی نے وہ جَو صاف کئے اور اُنہیں چکی میں پیسنا شروع کردیا تیسرا حصہ آٹا تیار ہوگیا تو آپ نے اُسے گوندھ کر پانچ روٹیاں تیار فرمائیں آپ کے پاس فضّہ کنیز تھی اور وہ بھی روزے سے تھی۔

مغرب کے وقت روزہ کی افطاری کی تیاری ہو رہی تھی کہ دروازہ کے باہر سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اہل بیت محمد! مسکین ہوں اور روٹی کا سوال ہے اہلِ بیت رسول سے سوال کیا گیا تھا کیسے انکار کرتے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے حصے کی روٹی اُٹھائی اور سائل کی طرف چلے تو مجسمۂ ایثار وسخاوت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا سرتاج! یہ میرے حصے کی روٹی بھی سائل کو عطا کردیجئے آپ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حصہ کی روٹی بھی اُٹھالی تو فضہ کنیز نے عرض کیا آقا میری بھی تربیت آپ کے زیرِ سایہ ہو رہی ہے میرے حصہ کی روٹی بھی سائل کو عطا فرمادیں۔

والدین کی شانِ سخاوت دیکھی تو جنابِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے بھی اپنی اپنی روٹی پیش کردی پانچ روٹیاں ہی پکائیں تھیں اور پانچوں ہی سائل کو عطا فرمادی گئیں اور خاندانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پانی سے روزہ افطار کرکے مصروفِ عبادت ہوگیا۔

دوسرے روز پھر روزہ تھا جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر تیسرا حصہ جَو لے کر آٹا تیار فرمایا اور پانچ روٹیاں پکالیں۔ افطاری کا وقت قریب آیا تو دروازہ پر سائل نے آواز دے دی السلام علیکم یا اہلِ بیتِ محمد! یتیم ہوں خدا کے نام پر روٹی کا سوال ہے بالکل پہلے دن کی

Marfat.com

طرح سب نے اپنی اپنی روٹی پیش کردی اور پانی سے روزہ افطار کرلیا سائل نے پانچوں روٹیاں کپڑے میں ڈالیں اور دُعا دیتا ہوا واپس ہوگیا۔

آج تیسرا اور منّت کا آخری روزہ ہے تیسرا حصہ جَو باقی پڑے ہوئے تھے سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے انہیں بھی چکی میں پیسنا شروع کردیا۔

آٹا تیار ہوگیا تو روٹیاں پکالی گئیں افطاری کی تیاری ہونے لگی تو باہر سے آواز آئی یا اہلِ بیتِ محمد! قیدی ہوں روٹی کا سوال ہے۔

کوئی دُنیا دار ہوتا تو پکار اُٹھتا کہ یہ کیا مصیبت ہے جاؤ بابا معاف کرو۔ مگر یہ تو خاندانِ رسول تھا یہ لوگ تو ایثار و قربانی اور عطا و سخا کے پیکر تھے کسی کے چہرے پر ملال تک نہ آیا۔ پہلے اور دوسرے دن ہی طرح سب نے اپنے اپنے حصہ کی روٹی سائل کو عطا فرمادی۔ سوالی دُعا دیتا ہوا واپس چلا گیا اور اہل بیت رسول پانی سے روزہ افطار کر کے مصروفِ عبادت ہوگئے۔

پہلے بھی فاقوں پر فاقے آیا کرتے تھے اور اب تو تین دن سے مسلسل روزہ تھا نقاہت جسمانی میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا تھا جناب حیدرِ کرار نے دونوں صاحبزادوں سیدنا امامِ حسن اور سیدنا امامِ حسین علیہما السلام کو ساتھ لیا اور بارگاہِ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوگئے۔

آپ مسجدِ نبوی کی محراب میں تشریف فرما تھے بھوک کی شدت سے نواسوں کو لڑکھڑاتے دیکھا تو بیقرار ہوگئے اِسی عالم میں نزولِ وحی شروع ہوگیا۔ جبریل نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اہلِ بیت کے اِمتحان کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے میں ہی مسلسل تین روز مسکین یتیم اور قیدی بن کر حاضر ہوا ہوں۔ خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝۱۱

ترجمہ! اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہم تو تمہیں بس اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور نہ تم سے اس کا عوض چاہیں اور نہ شکریہ ہم تو اپنے پروردگار کی

Marfat.com

طرف سے اندیشہ رکھتے ہیں ایک تلخ اور سخت دن کا سو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا کرے گا۔

(سورۃ الدھر آیت ۸۔۱۱)

تفاسیر میں ان آیات کریمہ کا شان نزول اس طرح بتایا گیا ہے۔

تفسیر کبیر

اِنَّ هٰذِهِ الْآيَاةُ نَزَلَتْ فِيْ حَقِّ عَلِيِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْوَاحِدِيُّ مِنْ اَصْحَابِنَا ذَكَرَ فِيْ كِتَابِ الْبَسِيْطِ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ حَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَام مَرِضَا فَعَادَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ شَعِيْرٍ فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ صَاعًا وَاخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ اَقْرَاصٍ عَلٰى عَدَدِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (اَنَا) مِسْكِيْنٌ مِنْ مَسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اَطْعِمُوْنِيْ اَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ اَخَذَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَدَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ مَعَهُمْ فَرَاٰى فَاطِمَةُ فِيْ مِحْرَابِهَا۔

(تفسیر کبیر ۲۷۶۔ج ۸)(تفسیر مدارک ص ۲۱۸۔ج ۴)

(تفسیر نیشاری پوری حاشیہ ابن جریر ص ۱۱۲۔۲۹)

(البتول صفحہ 190 از علامہ صائم چشتی)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانوادۂ نور کا صبر دیکھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے اعلیٰ صبر کا ذِکر اپنی کتاب محکم میں فرما دیا جن نفوس قدسیہ کے شرف کو اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں میں بیان فرما رہا ہے کوئی ان کی عظمت ورفعت کو کیسے جان سکتا ہے۔

Marfat.com

آیت اِنَّ اللّٰہَ یَرزُقُ اور شانِ اہل بیت

قرآن مجید میں آتا ہے کہ جناب مریم علیہا السلام کو جبکہ وہ اپنی عبادت گاہ میں رہتی تھیں جنت کا رزق دیا جاتا تھا۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

جب زکریا اس کی عبادت کی جگہ پر جاتے تو وہاں نیا رزق پاتے فرمایا یہ تیرے پاس کہاں سے آیا فرمایا اللہ کے پاس سے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب کے دے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۳۷)

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے البتول میں اِس آیت کی تفسیر کے حوالہ سے مفسرین کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت کے تحت مُفسرین کرام نے لکھا ہے کہ حضرت مریم کو جو رزق دیا جاتا تھا وہ جنت کے پھل ہوتے تھے اور اِسی مقام پر مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک دفعہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے غیب سے پکا پکایا گوشت اور روٹیاں آئیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک قحط کے زمانہ میں فاطمہ کے پاس پکا ہوا گوشت اور روٹیاں آئیں اور پھر ہم نے گوشت اور روٹی کو ایک جگہ ملا دیا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَآءَ فِيْ زَمَنِ قَحْطٍ فَاَهْدَتْ لَهٗ فَاطِمَةَ رَغِيْفَيْنِ وَ بُضْعَةُ لَحْمٍ اَثَرَتْهُ بِهَا۔ فَرَجَعَ بِهَا اِلَيْهَا وَقَالَ هَلُمِّيْ يَابُنَيَّةُ وَ كَشَفَ عَنِ الطَّبَقِ فَاِذَا هُوَ مَمْلُوْءٌ خُبْزًا وَلَحْمًا،

(تفسیر کشاف ج ۱ ص ۳۵۹)

Marfat.com

آپ فرماتے ہیں کہ ہم کو معلوم تھا کہ یہ کھانا اللہ کی طرف سے ہے۔

وَعَلِمْتُ اَنَّهَا نَزَلَتْ مِنَ اللهِ تَعَالٰی فَقَالَ لَهَا

آپ نے فرمایا !

اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؟

بیٹی یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ؟

تو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكِ شَبِيْهَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ،،

بیٹی کا جواب سنا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی مثال قائم فرمائی۔

پھر آپ نے جناب علی اور حسن و حسین و دیگر اہلِ بیت کو جمع فرمایا حتیٰ کہ تمام سیر ہو گئے مگر کھانا پھر بھی ویسے ہی رہا اور پھر کھانا جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے ہمسایوں میں تقسیم کیا۔

ثُمَّ جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ جَمَعَ اَهْلَ بَيْتِهٖ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِیَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ وَ اَوْسَعَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى جِيْرَانِهَا۔

(تفسیر کشاف جلد اول ص ۳۵۹)

یہی واقعہ دیگر کتبِ تواریخ و سیر میں اس طرح مرقوم ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز بیٹی کے گھر تشریف لے گئے سیدہ تعظیم کے لئے اُٹھیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر فرمایا بیٹی کیسا حال ہے ؟

عرض کیا بچے بھی تین روز سے بھوکے ہیں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر ایک

Marfat.com

چوٹ سی پڑی اور پھر بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا اَنْزَلْتَ عَلٰی مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَان

یا اللہ! محمد و اہلِ بیتِ محمد پر رزق نازل فرما جیسے تو نے مریم بنتِ عمران پر نازل فرمایا۔

محبوب خدا کی دعا تھی کیسے مسترد ہوتی جواہر نگار زریں برتنوں میں پکا پکایا خوان نعمت بارگاہِ بنتِ رسول میں حاضر ہو گیا۔

دعا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا ذرا اپنی کوٹھڑی میں تو نگاہ کرو کہ تمہیں کیا نظر آتا ہے۔

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا روانہ ہوئیں تو آپ کے پیچھے پیچھے جنابِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی جا رہے تھے اور جب آپ نے کوٹھڑی میں پہنچ کر دیکھا تو ایک جواہر نگار پیالہ ثرید سے بھرا ہوا رکھا ہے اور اس کے اوپر ایک پکے ہوئے گوشت کا ٹکڑا رکھا ہے اور اس میں سے کستوری جیسی خوشبو نکل نکل کر پھیل رہی ہے۔

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے وہ پیالہ اُٹھایا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا کہ معبودِ محمد کا نام لے کر کھاؤ پھر جنابِ علی و فاطمہ اور حسن و حسین نے اس غیبی کھانے کو تناول فرمایا۔

(معارج النبوت جلد ۴ ص ۱)

(روضۃ الشہداء ص ۹۷)

Marfat.com

آیتِ مباہلہ اور شانِ اہلِ بیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

(سورۃ آل عمران آیت 61)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ نجران کو ایک مکتوبِ عالیہ بھیجا کہ اسلام قبول کر کے خداوندِ قدوس کی اُلوہیت اور رسالتِ مصطفائی کا اِقرار کرلیں چنانچہ اہلِ نجران نے اپنے علماء وغیرہ پر مشتمل چودہ افراد کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیج دیا کہ جا کر ان سے مناظرہ کریں۔

چنانچہ عیسائیوں کا یہ وفد جب جناب رسالت مآب علیہ التحیات والتسلیمات کے پاس مسجدِ نبوی میں پہنچا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف کوئی اِلتفات نہ فرمایا بلکہ اُن کی طرف سے منہ پھیر لیا اس لئے کہ اُن کے ہاتھوں میں ایک تو سونے کی انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں دوسرے ان کے تہبند ایڑیوں کے نیچے زمین پر گھسٹ رہے تھے اور تیسری وجہ یہ کہ ان کے لباس ریشمی تھے

(دلائل النبوۃ ۲۹۸ ج ۱ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۸)

(طبقات ج ۱ ص ۳۵ معارج النبوت ۲۵۰)

جب وہ لوگ مسجدِ نبوی سے باہر نکلے تو راستے میں انہیں سیدنا عثمان غنی و حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما ملے جو ان کو جانتے تھے وہ آگے بڑھے اُنہوں نے کہا تم لوگوں نے ہمیں خود ہی خط بھیجا تھا اور پھر جب تمہاری دعوت پر حاضر ہوئے اور سلام کہا تو ہمیں جواب تک نہیں دیا گیا۔

ہم نے ہر ممکن کوشش کی کہ ہمارے ساتھ گفتگو کی جائے مگر آپ کے نبی نے بالکل سکوت

Marfat.com

فرمائے رکھا لہٰذا ہمیں بتایا جائے کہ ہم لوگ واپس اپنے ملک کو چلے جائیں یا ٹھہرے رہیں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم بھی تشریف لے آئے۔

حضرت عثمانِ غنی اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما نے ان کو اس صورتِ حال سے آگاہ کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے انہیں مشورہ دیا کہ یہ لوگ اپنی طلائی انگوٹھیاں اور ریشمی لباس اُتار کر دوسرا لباس پہن کر جائیں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن سے گفتگو ضرور فرمائیں گے۔

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے وہ لوگ جب دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔

عیسائیوں کا سوال

اُنہوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ عام لوگوں کی طرح پیدا نہیں ہوئے اور بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے خدا کے بیٹے ہیں۔

سرکار کا جواب

اِمام الانبیاء تاجدارِ مدینہ فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے حکم سے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی مثال دے کر فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے اور بغیر ماں کے پیدا فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں ان میں شک نہ کرو۔

حکمِ مُباہلہ

اگرچہ عیسائیوں کو اس کے بعد جواب تو کوئی نہ آیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے تو خُدا تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور حکم دیا کہ محبوب اِن سے فرما دیجئے کہ آؤ آپس میں مُباہلہ کر لیں تاکہ حق و باطل کی تمیز ہو جائے قرآن پاک میں یہ واقعہ اس طرح آتا ہے۔

Marfat.com

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾

عیسیٰ کا قصہ اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سُننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں سے نہ ہونا۔

(سورۃ آل عمران آیت ۵۹۔۶۰)

فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ! پھر اے محبوب جو آپ سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کرتے ہیں بعد اس کے کہ تمہیں علم آ چکا تو ان سے فرما دو کہ آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

(سورۃ آل عمران آیت ۶۱)

تفاسیر میں آتا ہے کہ عیسائیوں کو خدا تعالیٰ کا یہ فرمان سُنا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ بیٹی تیار ہو جایئے چادر تطہیر کو اچھی طرح اپنے جسم پر لپیٹ لو میرے نواسوں حسن و حسین کو بھی ساتھ لے لو جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ردائے اقدس اوڑھ کر تیار ہو گئیں تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو فرمایا علی تو بھی تیار ہو جاؤ۔

چنانچہ سب لوگ تیار ہو کر سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حجرۂ منورہ سے باہر آ گئے کس شان کا یہ قافلہ نور ہے اور کس شان سے چلا جا رہا ہے تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسین علیہ السلام کو گود میں اُٹھا رکھا ہے اور حضرت حسن علیہ السلام کو اُنگلی سے لگایا ہوا ہے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے باپ کی کملی کے پلو کو تھام رکھا ہے اور جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم

Marfat.com

نے جناب سیدہ کی ردائے پاک کا کونہ پکڑ رکھا ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر پاؤں رکھتی ہیں اور جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نشانِ قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور یوں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نقشِ قدم کو بھی پردہ دیا جا رہا ہے کہ اگر زمین دیکھے تو اُسے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم نظر آئیں اور اگر آسمان دیکھے تو اسے جنابِ حیدر کرار کے نقشِ قدم نظر آئیں بہر حال یہ قافلۂ نور اسی تقدیس و عظمت کے ساتھ چند قدم اور آگے بڑھتا ہے پھر ایک مقام پر تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آلِ عبا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب ہم دعا مانگیں تو تم سب مل کر آمین کہتے رہنا۔

قَدِ احْتَضَنَ اَلْحَسَنُ وَ اَخَذَ بِیَدِ الْحُسَیْنَ وَ فَاطِمَۃُ تَمْشِیْ خَلْفِہٖ وَعَلِیًّا یَمْشِیْ خَلْفَھَا وَ یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُ فَاَمِّنُوْا۔

(تفسیر کبیر ۲۔۷۰۰ بیضاوی ج ۱ ص ۶۴ انور الابصار ۱۱۱)

(سیرت رسول عربی ۳۶۱)

تحقیق آپ نے حسن کی اُنگلی پکڑی اور حسین کو گود میں اُٹھایا آپ کے پیچھے جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تھیں اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ تھے ان کو مخاطب کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ہم دُعا مانگیں تو آمین کہنا۔

پادری کہہ اُٹھا

بہر حال جب یہ قافلۂ نور و تقدیس چند قدم اور آگے بڑھا تو عیسائیوں کے بڑے پادری اسقف نے کہا کہ اے میری قوم ان لوگوں سے مباہلہ نہ کرنا میں اِن میں وہ صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر اُنہوں نے تمہارے لئے بددعا کر دی تو قیامت تک کوئی عیسائی روئے زمین پر نہیں رہے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ سے سوال کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو یقیناً پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

قَالَ اَسْقَفُ یَا مَعْشَرَ النَّصَارٰی اِنِّیْ لَاَرٰی وُجُوْھًا لَوْ

Marfat.com

سَأَلُوا اللّٰهَ اَنْ يَزِيْلَ جَبَلاً مِنْ مَكَانِهٖ لَا زَالَهٗ فَلَا تَبْتَهِلُوْا فَتَهْلِكُوْا وَلَا يَبْقٰى عَلَى الْاَرْضِ نَصْرَانِيٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۲)(معارج ج ۴ ص ۲۵۰)(نورالابصار ص ۱۱۱)

کہا اسقف نے اے گروہِ نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ سے سوال کردیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو یقیناً ٹل جائے گا۔ پس اِن کے ساتھ مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور کوئی عیسائی دُنیا میں باقی نہیں رہے گا۔ چنانچہ عیسائیوں نے جب اپنے سردار کا مشورہ سُنا تو مباہلے سے رُک گئے اور معذرت طلب کرلی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اہلِ نجران کی تباہی یقینی تھی اور اگر ہم ان پر لعنت کردیتے تو اُن کی صورتیں مسخ ہوجاتیں وہ بندر اور سُور بن جاتے ان کے شہروں پر آگ برستی اہلِ نجران جل کر راکھ ہو جاتے حتیٰ کہ پرندے اور درخت بھی جل جاتے اور تمام عیسائی ہلاک ہوجاتے۔

(خازن ج ۱ ص ۱۶۳ نورالابصار ۱۱۱)

(معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۲۳)(خازن ج ۲ ص ۱۶۴)

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۷۱)(تفسیر کبیر ج ۲ ص ۱۷۱ ۳)

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)(روح المعانی)

(البتول حضرت علامہ صائم چشتی)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت

احادیث کی روشنی میں

Marfat.com

اب ہم شانِ اہلبیت میں

کتبِ احادیث سے منتخب احادیث

اور

اُن کی توضیح وتشریح پیش کر رہے ہیں

Marfat.com

قارئین !

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ کچھ محدثین نے جان بوجھ کر وہ روایات نقل نہیں کیں جن میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کی فضیلت اور مقام و مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے لیکن یہ بات محققین کے نزدیک کسی طور پر بھی قابلِ قبول نہیں تمام محدّثین کرام بشمول کُتب صحاح سِتّہ میں فضائل اہل بیت پر ابواب قائم کر کے احادیث جمع کی گئیں ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المناقب میں مناقبِ علی ابن ابی طالب کے عنوان سے سات احادیث اور مناقبِ قرابتِ رسول اللہ و منقبۃ فاطمہ علیہا السلام کے عنوان سے تین احادیث اور مناقبِ حسن و حسین کے عنوان سے آٹھ احادیث روایت فرمائی ہیں۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مولائے کائنات شیر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے فضائل میں تیرہ احادیث اور سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل کے باب میں آٹھ احادیث اور حسنین کریمین علیہم السلام کے فضائل کے باب میں چھ احادیث روایت فرمائی ہیں واضح رہے کہ ان احادیث کے علاوہ بھی انہوں نے اپنی دیگر کتب میں ان نفوسِ قدسیہ کے متعلق بے شمار احادیث روایت فرمائی ہیں۔

اگر ہم محدّثین کی کتب سے فضائل و مناقبِ اہلِ بیت میں جمع کی گئی روایات کی تعداد کے حوالہ سے تحقیق پیش کریں تو سینکڑوں صفحات درکار ہونگے اس لئے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ شاید ہی حدیث مبارکہ کی کوئی کتاب ایسی ہو جس میں اہلِ بیت رسول کے فضائل و مناقب میں احادیث موجود نہ ہوں اس لئے اب ہم اپنے موضوع کے مطابق احادیث رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جو اہلِ بیتِ اطہار کے فضائل میں ہم نے مختلف کتبِ احادیث سے جمع کئے ہیں۔

دو بھاری چیزیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم ہمیں خم نامی چشمے پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت فرمائی پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! میں بشر ہوں قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کرلوں میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نُور ہے پس اللہ کی کتاب کو لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف ابھارا اور اس کی ترغیب دی۔

پھر فرمایا ! دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔

(مسلم شریف باب فضائل علی)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغَفَّارِيِّ... فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُ لَنْ يُعَمَّرَ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمْرِ الَّذِي يَلِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَ إِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ، وَ إِنِّي مَسْؤُولٌ، وَ إِنَّكُمْ مَسْؤُولُونَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، وَ أَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَ نَارَهُ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ؟ قَالُوا: بَلَى، نَشْهَدُ بِذَالِكَ، قَالَ: اللَّهُمَّ! اشْهَدْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ أَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ يَعْنِي عَلِيًّا رضی اللہ عنہ... أَللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَ إِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ صَنْعَاءَ، فِيهِ عَدَدَ النُّجُومِ

Marfat.com

قَدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَ إِنِّي سَائِلُكُمْ حِيْنَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخَلِّفُوْنِي فِيْهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوا وَ لَا تُبَدَّلُوْا، وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کرلوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

Marfat.com

''اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

(طبرانی فی المعجم الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۸۰) (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۶۴)
(کنز الاعمال جلد ۱ صفحہ ۱۸۸) (البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۴۶۳)
(کنز المطالب فی مناقب علی بن طالب صفحہ ۴۴) (تاریخ دمشق جلد ۴۵ صفحہ ۱۶۶)

عن ابن واثلة أنه سمع زيد بن أرقم، يقول: نزل رسولُ الله صلى الله عليه وآله وسلم بين مكة و المدينة عند شجرات خمس دوحات عظام، فكنس الناسُ ما تحت الشجرات، ثم راح رسولُ الله صلى الله عليه وآله وسلم عيشة، فصلى، ثم قام خطيباً فحمد الله و أثنى عليه و ذكر و وعظ، فقال ما شاء الله أن يقول: ثم قال: أيها الناس! إني تارِكٌ فيكم أمرين، لن تضلوا إن اتبعتموهما، و هما كتابَ الله و أهلَ بيتي عترتي،

ابن واثلہ سے روایت کہ اُنہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ

Marfat.com

بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت اولاد ہیں۔''

(حاکم المستدرک ج ۳ ص ۱۰۹)

(البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۱۶۸)

(ابن عساکر ج ۵ ۴ ص ۱۶۴)

(کنز الاعمال ج ۱ ص ۳۸۱)

کنز المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب ص ۵۱)

غلط تاویل

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے حدیث ثقلین کی غلط تاویل کی ہے۔

شیعہ کی تردید کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ تنقیص اہل بیت کی جائے۔

ترمذی شریف میں آنے والی حدیث انی تارکم فیکم ما تمسکم جو کہ علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث مبارکہ پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت (اہل بیت) ہے وہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ دونوں حوض پر وارد ہوں گے، جمہور علماء کا اس آیت کو علماء پر محمول کرنا بالخصوص اہلبیت پر محمول کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور علماء اُمت میں علماء اہلبیت سب سے پہلے داخل ہیں کیونکہ ان ہی کے گھر میں کتاب نازل ہوئی ہے اور وہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ یوم حساب کو

Marfat.com

وہ دونوں حوض پر وارد ہوں گے۔

(روح المعانی ج ۲۲ ص ۲۹۰)

مولانا سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ آلوسی نے اہلبیت کی فضیلت میں جس حدیث کا ذکر کیا ہے اس کو امام طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے حمدان بن ابراہیم العامری از یحییٰ بن الحسن بن فرات القزاز۔

سعیدی صاحب اس روایت پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نہ علامہ آلوسی کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علماء اہلِ بیت اس آیت میں سب سے پہلے داخل ہیں کیونکہ ہر منصف مزاج شخص کو معلوم ہے کہ قرآن مجید کو سب سے پہلے حضرت عمر کے مشورہ سے حضرت ابوبکر نے جمع کیا اور آپ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابی بن کعب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جس نے لغت قریش کے مطابق قرآن مجید کو جمع کیا اس کو حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر رکھوا دیا۔

(تفسیر تبیان ص ۶۸۱)

لاجواب منطق

جب کوئی شخص سٹھیا جائے تو وہ عجیب غریب حرکتیں کرنے لگتا ہے عموماً ایسے بزرگ مساجد میں پائے جاتے ہیں جو گھر والوں کے ساتھ لڑنے کے بعد مسجد میں تشریف لے آتے ہیں اور طرح طرح کی باتیں بناتے نظر آتے ہیں ایسے بزرگوں کی گفتگو کا نہ کوئی سر ہوتا ہے نہ پیر اسی لئے نہ اُن کی گھر والوں سے بنتی ہے نہ باہر والوں سے یہی حال مولانا سعیدی صاحب کا ہے اپنی غلط سلط بات منوانے کے لئے گھر والوں سے بھی بگاڑ لیتے ہیں اور اسی بناء پر بدعقیدہ لوگوں کو بھی باتیں بنانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

مولانا سعیدی نے حدیث ثقلین کو جس تناظر میں بیان کیا ہے وہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ اقدس کے قطعاً خلاف ہے اگرچہ انہوں نے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنی اس غلط تاویل میں گھسیٹ رکھا ہے لیکن پھر بھی کچھ بات نہیں بن سکی کیونکہ علامہ آلوسی نے حدیث

Marfat.com

ثقلین میں اہلبیت اطہار کوفوقیت دے رکھی ہے اور یہ سعیدی صاحب کو ہرگز پسند نہیں۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پیش کرنے کے بعد چاہیے تو یہ تھا کہ آپ کو اطمینان حاصل ہوجاتا کہ چلو اس حدیث رسول جس میں قرآن اور اہلبیت کا ایک ساتھ حوض کوثر پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کا ذکر ہے اُس میں ان کو بھی شامل کرلیا گیا ہے کیونکہ آلوسی نے لکھا ہے کہ اس میں علماء شامل ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ یہ خوشی سے بغلیں بجاتے لیکن انہوں نے علامہ آلوسی کی توضیحات کو بھی حقائق منافی قرار دے دیا۔

مولانا سعیدی نے قرآنِ پاک اور اہلِ بیت کے ایک ساتھ حوض کوثر پر سرکارِ دوعالم سے ملنے کو خارج از مکان قرار دینے کی کوشش کی ہے اور وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جو قرآن اور اہل بیت کا ذکر حدیث میں ایک ساتھ ملتا ہے اُس سے مُراد اہلبیت اطہار نہیں بلکہ اصحابِ رسول ہیں کیونکہ وہ قرآنِ پاک کو زیادہ جاننے والے تھے۔

کوئی مولانا سعیدی صاحب سے پوچھے کہ کیا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر نہ تھی کہ آپ قرآن کسے کہہ رہے ہیں اور اہل بیت کون ہیں۔

ہم مولانا سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی منطق کو چھوڑیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کو دیکھیں جس نے فرمارکھا ہے کہ قرآن ہم نے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

جب یہ بات طے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود محافظِ قرآن ہے تو اس سے ہرگز یہ بات نہیں لی جاسکتی کہ قرآن مقدس کو ایک جگہ جمع کرنے سے مُراد اقرآن کا سب سے زیادہ عالم ہونا ہے یہ درست ہے کہ اصحابِ رسول علیہم الرضوان نے قرآن پاک کو ایک جگہ جمع فرمایا لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ قرآن مجید کو جمع کرنا ہی اُس کو سب سے زیادہ جاننا ہے اگر یہ ہی فضیلت ہے تو اَمیر حضرت علی علیہ السلام نے بھی قرآن پاک جمع فرمایا تھا۔

لاجواب تحقیق

مولانا سعیدی نے خود یہ تحقیق پیش کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت طبعی بن ابی کعب وغیرہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جنہوں نے قرآن مجید کو جمع کیا اور حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر رکھوادیا اس سے تو

Marfat.com

یہ ثابت ہوتا ہے کہ کمیٹی میں شامل اصحابِ رسول اصحابِ ثلاثہ سے بھی زیادہ قرآن پاک کو جاننے والے تھے۔

قارئین ! مولانا سعیدی صاحب نے کسی بھی صحابی یا کسی بھی مفسر کا کوئی قول اس حوالہ سے نقل نہیں کیا اس لئے ہم یہ گزارش کریں گے کہ جو اعزازات اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس جس کو عطا فرمائے ہیں اُن کو ماننا ہی ایمان ہے اور اپنی مرضی سے من چاہی تشریحات کرنا ایمان کو خطرے میں ڈالنے والی بات ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مولانا سعیدی صاحب اس بات کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں کہ فرمانِ رسول میں واضح طور پر اُمت کو مخاطب کیا گیا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اصحاب رسول علیہم الرضوان آپ کے اس فرمان کو نہ سمجھتے ہوں اس لئے کہ واضح ترین ارشاد ہے کہ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کے جارہا ہوں اور یہ مخاطبت صحابہ کرام سے ہی ہے اس لئے ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن اور اہلبیت اکٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حوض کوثر پر ملاقات کریں گے اور جو لوگ اس بات کو دوسری جانب موڑنے کی کوشش کرتے ہیں وہ یا تو فرمان رسول کی روح کو نہیں سمجھتے یا فرمان رسول کی تکذیب کررہے ہیں۔

میری وجہ سے محبّت کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

> اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور اللہ سے محبت رکھنے کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔

(ترمذی شریف) (المستدرک حاکم)

گمراہ نہیں ہوگے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج

Marfat.com

کے موقع پر عرفات میں دیکھا کہ اپنی قصویٰ اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا !

اے لوگو ! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر انہیں پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔

(ترمذی شریف)

اولاد کو محبّت اہل بیت سکھاؤ

جامع الصغیر نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے فرمایا !

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت، آپ کے اہلِ بیت کی محبت، اور قرآن مجید پڑھنا۔

(جامع الصغیر جلد ا ص ۱۷)

آیتِ تطہیر کا مِصداق

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیتِ طہارت کا مصداق جن نفوسِ قُدسیہ کو قرار دیا ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں جس کی تصدیق اس حدیثِ مبارکہ سے ہو رہی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا !

اللّٰھم ھو لاء اھل بیتی فا ذھب عنھم الرجس وطھر ھم تطھیرا

وقالت ام سلمۃ فرفعت الکساء لا ذخلمعھم فجذبہ من یدی فقلت وانا معکم یارسول اللہ فقال انک من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی خیر

یعنی یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں پس تو ان کو دور کر کے انہیں اچھی

Marfat.com

طرح پاکیزہ فرمادے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں میں نے چادر کا گوشہ اُٹھا کر چاہا کہ ان کے ساتھ داخل ہوجاوں تو آپ نے کھینچ لیا۔

میں نے کہا ! یارسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔

آپ نے فرمایا ! تم ازواج النبی میں سے ہو اور خیر پر ہو۔

(شرف سادات)

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فرمادیا کہ تُم اَزواج النبی میں سے ہو اور خیر پر ہو اور چاروں کو اپنی چادر میں لے کر تلاوت فرمائی تو یہ خصوصیت ان چاروں کے لئے ثابت ہوگئی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ اور طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانزلت ھذہ الایۃ فی خمسۃ وفی علی وحسن وحسین وفاطمۃ

ترجمہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آیت کریمہ میرے علی و فاطمہ اور حسن وحسین پانچوں کے حق میں نازل ہوئی۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان بعد نزول ھذہ الایۃ ببیت فاطمۃ اذا خرج الی صلاۃ الفجر یقول الصلاۃ اھل البیت یطھرکم تطھیرا

اے اہلبیت نماز (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

متعدد صحیح اور حسن طریقوں سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آئی ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد جب فجر کی نماز کے لئے سیدہ فاطمۃ الزہرا کے گھر سے گذرتے تو فرماتے اے اہلِ بیت نماز بے شک اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے اہل بیت تم سے ہر رجس کو دور کر کے تمھیں خوب پاکیزہ کردے۔

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں حضور سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد چالیس صبحیں جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر فرماتے رہے۔

السلام علیکم اھل البیت ورحمة الله وبرکاته الصلاة
رحمکم الله اِنَّمَا یُرِیدُ الله لِیُذ هِبَ عَنکُم الرِّجسَ اَهلَ
البَیتِ وَ یُطَهِّرِ کُم تَطهِیرًا

یعنی اے اہلبیت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تم پر رحم فرمائے بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے اے اہلبیت تم سے ہر رِجس کو دور کر دے اور تمہیں خوب اچھی طرح پاکیزہ فرمادے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات مہینے جناب سیدہ کے دروازے پر آیت تلاوت فرماتے ہیں۔

اہلِ بیت کی مُحبّت عُمر بڑھاتی ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اشرف الموبد لآل محمد میں لکھا ہے۔

اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کی محبت عمر کو طویل اور قیامت کے دن چہروں کو منور کرتی ہے۔ جبکہ ان کا بغض اسکے برعکس نتائج برآمد کرتا ہے۔

(شرف سادات اردو ترجمہ الشرف الموبد ص ۱۲۶)

قارئین محترم !

سرکارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت سے محبّت کرنے والے کے لئے جہاں یہ بشارت ہے کہ وہ قیامت کے دن روشن چہروں والے ہوں گے اور اس دنیا میں طویل عمر پائیں گے

Marfat.com

وہیں یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ جو شخص اہلبیت علیہم الرضوان سے بغض رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی عمر سے برکت ختم فرما دیتا ہے اور قیامت کو وہ سیاہ چہروں کے ساتھ اُٹھیں گے۔

رسولِ پاک کی اُلفت اگر دل میں سماؤ گے
تو تم اللہ کی رحمت کے سایا میں بھی آؤ گے

اگر آلِ محمد سے کرو گے آج تم اُلفت
تو پھر مقصود محشر میں بڑے اعزاز پاؤ گے

(محمد مقصود مدنی)

پنجتن پاک کی محبّت کا صلہ (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

امیر المومنین امام المتقین حضرت علی المرتضی علیہ السلام روایت کرتے ہیں۔

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا ! جو شخص مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبّت رکھتا ہے۔ وہ قیامت میں ہمارے محل میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۱۲ ص ۶۳۹)

قارئین محترم ! اس حدیث کے راوی خود مولا مشکل کشاء شیر خدا علیہ السلام ہیں اور اس روایت کو کنز العمال میں علامہ علاء الدین متقی بن حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے۔ جو شخص حسنین سے محبت کرتا ہے۔ جو علی وفاطمہ سلام اللہ علیہما سے محبت کرتا ہے۔ اسکے لئے عظیم خوشخبری ہے اس کے لئے عظیم درجہ ہے۔

وہ عظیم خوش خبری کیا ہے ؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ! جو ان نفوس سے محبت

Marfat.com

کرے گا وہ قیامت میں ہمارے محل میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

سُبْحَانَ اللہ

وہ عظیم محل جہاں امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوں گے۔
وہ عظیم درجہ جہاں امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلوہ گری ہوگی۔
وہ عظیم جگہ جہاں محبوب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلوہ گاہ ہوگی۔

اس عظیم محل میں آپ کے ان غلاموں کو بھی داخلہ کی اجازت ہوگی جو آپ سے اور آپکے اہلِ بیت سے والہانہ محبّت رکھنے والے ہوں گے جو حقِ غلامی ادا کرنے والے ہونگے جو اہلِ بیت کی محبت میں مستغرق رہنے والے ہونگے اور جو اہلِ بیت کی مودّت میں صادق ہونگے وہ لوگ خوش قسمت ترین ہوں گے کیونکہ یہ وہ محبین آل رسول ہونگے جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قربت عطا فرمائے گا جو دوسرے لوگوں کو حاصل نہ ہوگی خوش قسمت ترین ہیں وہ لوگ جن کا عقیدہ پاکیزہ ہے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر اپنی ہر چیز فدا کرنے کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں۔

جسے حاصل ہوئی حسنین کی اُلفت کی دَولت ہے
اُسے سمجھو کہ حاصل ہوگئی ہر اک سعادت ہے

رسول پاک نے مقصودؔ ہے ارشاد فرمایا
جسے اِن سے محبّت ہے مجھے اُس سے محبت ہے
(محمد مقصود مدنی)

اہلِ بیت کی محبّت لازم کرلو

شہزادہ رسول جگر گوشہء بتول حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

میری اہل بیت کی محبت کو اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی یعنی اس کا انتقال ہوگیا ، اور یہ ملاقات اس حال میں ہوئی کہ اسے ہم اہل بیت سے پیار تھا تو ہماری شفاعت کے ساتھ وہ

Marfat.com

جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اسکا کوئی نیک عمل اس وقت تک نفع نہ دے گا جب تک وہ ہمارے حق کو نہ پہچانے۔

(مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۷۲)

اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اہل بیت کی محبت کو مسلمانوں پر لازم قرار دیا ہے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکماً ارشاد فرمایا ہے کہ لوگو ! محبّت اہلِ بیت کو خود پر لازم کرلو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساتھ ہی اس محبت کے اجرِ عظیم کا بھی اعلان فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص محبّت اہل بیت دل میں لے کر مرے گا۔

اگر کوئی شخص محبت اہل بیت کو قلب میں بسا کر دنیا سے جائے گا تو اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مبارکہ بھی حاصل ہوگی اور وہ آپکے ساتھ جنت میں بھی داخل ہو جائے گا اس مبارک خوش خبری کے بعد کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ دل کو محبت اہل بیت سے خالی رکھے۔

عظیم وعید بھی ہے

قارئین محترم ! اس حدیث مبارکہ میں اجر عظیم کے اعلان کے ساتھ ساتھ ایک عظیم وعید بھی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذاتِ الٰہی کی قسم ارشاد فرما کر یہ اعلان فرمایا کہ وہ ذات جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا کوئی نیک عمل کام نہ آئے گا جب تک وہ ہم اہل بیت کے حق کو نہ پہچانے ، اب ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اہلِ بیت رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے میں رقمطراز ہیں کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی آل واولاد اور ازواج کی تعظیم وتوقیر کی

Marfat.com

جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی ترغیب وتلقین فرمائی ہے اور اِسی پر سلف صالحین کا عمل ہے۔ حضرت قاضی عیاض حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی قسم دیتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا یعنی اہلِ بیت کی تعظیم وتوقیر کرو۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ آلِ نبی کی منزلت کی معرفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت وعزت کی وجہ سے ہے چنانچہ جس نے آلِ نبی کی عزت پہچان لی بلاشبہ اُس نے ان کی اُس عزت وحقوق کی معرفت حاصل کرلی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے ۳۳۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان عالیشان کی روشنی میں اہلِ بیت کے بارے میں بدگمان رہنے والے اور اہل بیت کے بارے میں غلط سلط باتیں کرنے والے لوگوں کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہیے۔

نبی نے ہے طلب کی مومنوں سے آل کی نسبت
جسے ہے آل سے اُلفت عطا ہوگی اُسے جنّت

عمل کوئی بھی نہ مقصودؔ اس کے کام آئے گا
نہیں ہے جس کے دل میں مُصطفٰے کی آل کی اُلفت

(محمد مقصود مدنی)

وسیلہ اہلِ بیت رسول ہیں

شیرِ خُدا حضرت علی المرتضٰی علیہ السلام کہتے ہیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں اور جب تم دعا کیا کرو تو میرے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے پوچھا !

Marfat.com

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اِس مقام وسیلہ میں آپ کے ساتھ اور کون ہوگا ؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !
علی المرتضیٰ (علیہ السلام)
فاطمۃ الزھرا (سلام اللہ علیہا)
حسن (علیہ السلام)
حسین (علیہ السلام)

(کنزالاعمال جلد ۱۳ ص ۶۳۹)

قارئین محترم ! غور فرمائیں آقا علیہ الصلوۃ والسلام صحابہ کرام کی محفل میں کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا وسیلہ کے لیے دعا مانگا کرو جو کہ جنت کا ایک مقام ہے۔

صحابہ کرام پوچھتے ہیں ! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام میں آپ کے ساتھ اور کون کون ہوگا ؟

تو پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام اپنے پیاروں کے نام بھی بتا دیتے ہیں۔
ثابت ہوا پنجتن پاک ہی وسیلہ ہیں۔
دنیا میں بھی وسیلہ ہیں۔
قبر میں بھی وسیلہ ہیں۔
آخرت میں بھی وسیلہ ہیں۔

عزیزان محترم ! اہلبیت رسول کا وسیلہ مانگا کریں۔ آج اہل بیت سے محبت کریں کل یہی محبت کام آئے گی اہل بیت کی محبت سے خدا بھی راضی مصطفی بھی راضی۔

رحمت کا دریا پنجتن ہیں
ہر غم کا چارا پنجتن ہیں

مقصود حدیث سے ظاہر ہے
مومن کا وسیلہ پنجتن ہیں

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

دو چیزیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

انی تارك فیکم ما ان تمسکم به لن تضلوا بعدی احد هما اعظم من الا خر کتاب الله حبل ممد ود من السماء الی الارض وعترتی اهل البیتی ولن یتفرقا حتی یرد علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیها

(جامع ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۹)

ترجمہ !

میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس آئیں گے پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

قارئین محترم !

اس حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گمراہی سے بچنے کے لیے دو چیزوں سے تمسک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے

آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے ان دونوں کی وضاحت بھی فرما دی ۔

اول ! قرآن پاک ہے جو کلام الٰہی ہے

دوم ! سرکار دو عالم کی آل پاک اولاد طاہرہ ہے

قرآن اور اہل بیت کا ساتھ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

Marfat.com

قُرآن اہلِ بیت کی عظمت بیان کرر ہا ہے۔
اہلِ بیت قرآن کی عظمت بیان کرر ہے ہیں۔
قُرآن اہل بیت کے حقوق کی حفاظت کرر ہا ہے۔
اہلِ بیت قرآن پاک کے احکامات کی حفاظت کرر ہے ہیں۔
قرآن اہلِ بیت سے تمسّک کا حکم دے رہا ہے۔
اہلِ بیت قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامنے کی تبلیغ کرر ہے ہیں۔
تاریخ گواہ ہے !

جب بھی قرآن پاک کے خلاف کوئی سازش ہونے لگی اس کے احکامات سے روگردانی ہونے لگی تو اہل بیت نے ہی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

قرآن پاک میں تحریف کا ڈھونگ رچایا گیا تو اہلِ بیت نے ہی اس کی مخالفت کی۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان عالی شان ہے کہ یہ دونوں مجھ سے حوض کوثر پر ملیں گے ساتھ ہی آپ نے یہ اعلان بھی فرما رکھا ہے کہ میں دیکھوں گا کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو ؟

دونوں اہم ہیں

قارئین ! یہ دونوں اہم ہیں۔
اگر کوئی اہل قرآن کہلائے ، اہل ایمان کہلائے لیکن اہل بیت کو نہ مانے۔ ان سے محبت نہ رکھے ، اہل بیت کے دامن کو چھوڑ دے تو وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حوض کوثر پر جام کوثر نہ پی سکے گا۔
آج آپ دیکھ لیں خارجی قُرآن کو تھامے ہوئے ہیں اور رافضی قُرآن کو چھوڑے ہوئے ہیں۔
خارجی اہل بیت کے دشمن ہیں اور رافضی قُرآن میں تحریف کے قائل گویا کہ دونوں سرکار کے فرمان کو بھولے ہوئے ہیں۔
اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامینِ اقدس پر کما حقہ عمل کی

Marfat.com

توفیق عطا فرمائے آمین۔

دو چیزیں مصطفیٰ نے عطا کی ہیں مومنو
رب کی کتاب پاک ہے اور آل پاک ہے
مقصود تھامو دونوں کا دامن یہ حکم ہے
اک سے تمسک ان کو نہ ہرگز قبول ہے

(محمد مقصود مدنی)

اہلِ بیت اور حوضِ کوثر

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

میرے اہل بیت حوضِ کوثر پر آئیں گے اور میری اُمّت میں سے مجھ سے محبت کرنے والے بھی اُن کے ساتھ ایسے ہونگے جیسے دو انگلیوں باہم قریب ہوتی ہیں۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۵)

(الشرف المؤبد لآل محمد)

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اس حدیث مبارکہ کی تائید بخاری اور مسلم کی اُس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے وہ اُسی کے ساتھ ہوگا۔

پُل صراط پر ثابت قدم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اثبتکم علی الصراط احد کم حبا لاھل بیتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا پل صراط پر تم میں سے زیادہ وہ ثابت قدم رہے گا جس کی محبت میرِی آل سے زیادہ ہوگی۔

(المقاصد الحسنہ ص ۷۵)

(کنز الاعمال حدیث ۳۴۱۶۳)(ابن عدی ۶، ۲۳۰۴)

Marfat.com

اہلِ بیت امانتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللّٰھم اھل بیتی ونا مستودعھم کل مومن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا یا اللہ میں اپنے اہل بیت کو ہر ایک مومن کے پاس امانت رکھتا ہوں۔

(المقاصد الحسنہ ص ۲۵۳)

(احمد، ۶۔۲۹۸)(کنز الاعمال ۳۴۱۸۵)

اہلِ بیت کو تکلیف دینا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من آذانی فی اھل بیتی فقد آذی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس نے مجھے میرے اہل بیت کی نسبت تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

(مقاصد الحسنہ ص ۲۰۴)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ سجدہ میں تشریف لے گئے تو حضرات حسن و حسین علیہما السلام دونوں آپ کی پُشتِ انور پر سوار ہو گئے۔

صحابہ کرام نے ان کو اتارنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اشارے سے منع فرما دیا۔

نماز مکمل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں لے لیا اور فرمایا ! جس کو مجھ سے پیار ہے اسے ان دونوں سے بھی پیار کرنا چاہیے۔

Marfat.com

بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا ! اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اور فرمایا جس نے ان دونوں سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے پیار کیا۔
(مجمع الزوئد جلد ۵ ص ۱۸۱)

بیہقی کی حدیث

حضرت زر بن جیش سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نماز پڑھا رہے تھے اسی اثناء میں امام حسن و امام حسین علیہما السلام آئے جبکہ دونوں شہزادے ابھی بچے تھے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سجدے میں تھے تو یہ دونوں آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے۔ یہ دیکھ کر لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور ان کو ہٹانے لگے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

دعوھما بابی و امی من احبنی فلیحب ھٰذین

ان دونوں کو چھوڑ دو، میرے ماں باپ قربان ہوں جو مجھ سے محبت کرے گا ان دونوں سے محبت کرے گا۔

قارئین محترم !

ان دونوں روایات میں سرکار مدینہ سرور سینہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادگان سے کمال محبت کا اظہار ہو رہا ہے۔

بتول پاک کے ان شہزادوں کی عظمت کا کیا کہنا جن کیلئے امام الانبیاء سجدوں کو طویل فرماتے تھے۔ ان امامین کریمین کی شان و عظمت کا کیا کہنا جن کی محبت حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے طلب فرمائی۔

ان صاحبزادگان رسول کی عظمت و رفعت کیا بیان ہو سکتی ہے جن کے پیار کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیار سے مشروط فرمایا ہے یعنی جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت کرنا چاہتا ہے وہ شہزادگان رسول سے محبّت کر لے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی محبّت اللہ تعالیٰ سے بھی مانگی ہے۔ وہ لوگ جو ان پاکیزہ نفوس سے بغض رکھتے ہیں وہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول سے بغض رکھتے ہیں

Marfat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب تو ان کو محبوب رکھتا ہے۔

محبّت آلِ اطہر کی رسولِ دو جہاں مانگیں
محبّت دونوں کی ہم سے شہِ کون و مکاں مانگیں
جو ان سے بُغض رکھتا ہے جہنم میں وہ جائے گا
محبّت آل کی مقصودؔ سب پیرو جواں مانگیں

(محمد مقصود مدنی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں!
کہ حضرت صفیہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا تو وہ رونے لگیں۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا !
پُھوپھی جان آپ روتی ہیں !
حالانکہ حالت اسلام میں جس کا ایک بیٹا فوت ہو جائے اسے جنت میں ایک گھر ملے گا۔
جب وہ آپ کے پاس سے مطمئن لوٹیں تو ایک شخص ملا،
اس نے کہا ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت سے اللہ کے ہاں آپ کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ تو آپ رونے لگیں۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے رونے کی آواز سنی تو آپ گھبرا کر باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پُھوپھی جان ! آپ رو رہی ہیں میں نے آپ سے جو کہا وہ آپ کو یاد نہیں ؟
حضرت صفیہ نے کہا ! یارسول اللہ یہ بات نہیں۔ اور آپ کو وہ بات بتائی جو اس شخص نے کہی تھی۔
حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنا تو آپ غضبناک ہو گئے اور فرمایا ! بلال نماز کا اعلان کر دو انہوں نے ایسا ہی کیا۔
پھر آپ کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کہتے ہیں میری

Marfat.com

قرابت فائدہ نہ دے گی۔

سنو !

میرا رحم ونسب دنیا وآخرت میں موصول رہے گا۔

(شاہد المقبول ص ۶۵)

قرابتِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فائدہ دے گی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آل نبی کی ایک خادمہ تھی جس کا نام بریرہؓ تھا۔ انہیں ایک شخص ملا اور کہنے لگا، اے بریرہ اپنے گیسوؤں کو ڈھانپ لو کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے خدا سے بچا نہیں سکتے۔

حضرت بریرہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے سُرخ رُخساروں کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ جب صحابہ نے آپ کو غضبناک حالت میں دیکھا تو ہتھیار سنبھال لئے اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگے !

یارسول اللہ آپ ہمیں حکم دیجئے ،

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں باپوں اور اولاد کے بارے میں بھی حکم فرمائیں گے تو ہم کر گزریں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں !

پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد وثناء کے بعد ہم سے پوچھا !

میں کون ہوں ؟

ہم نے عرض کی ! آپ رسول خدا ہیں

فرمایا ! ہاں مگر میں ہوں کون ؟

ہم نے عرض کی آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

فرمایا میں سیّدِ اَولاد آدم ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس سے قیامت کے دن زمین شق ہوگی اور مجھے کوئی فخر

Marfat.com

نہیں۔

اور صاحب لوائے حمد ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

اور قیامت کے دن اللہ کے سائے کے نیچے ہوں گا جس دن سوائے اس کے سائے کے کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

''کیا ہو گیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہ دے گی؟''

حاؔ اور حکم تک کی میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتیٰ کہ میں جس کی شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کرے گا تو اسکی بھی شفاعت سنی جائے گی۔ حتیٰ کہ ابلیس بھی میری شفاعت کی طمع کرے گا۔

اہلِ بیت کی شفاعت سب سے پہلے ہوگی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اپنی امّت میں سب سے پہلے میں اپنی اہلِ بیت کی شفاعت کروں گا۔ پھر قریش میں سے جو ان کے قریب ہوں گے پھر جو ان سے قریب ہوں گے پھر انصار کی پھر جو یمنی مجھ پر ایمان لائے اور میرے متّبع ہوئے پھر سارے اہل عرب کی پھر عجمیوں کی ۔

جس کی شفاعت میں سب سے پہلے کروں گا وہ سب سے افضل ہوگا۔

(شاھد المقبول بفضل اولاد رسول صفحہ ٦٦)

آلِ رسول سے محبّت ہی حضور سے محبّت ہے

ترمذی شریف میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مناقب اہل بیت میں اس حدیث مبارکہ کو روایت کیا ہے۔

مستدرک میں امام حاکم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہیں امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

و عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احبوا اللہ لما یغذو کم بہ

Marfat.com

من نعمہ واحبونی بحب اللہ واحبوا اھل البیتی لحبی

ترجمہ !

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور اللہ کی محبّت کے لئے مجھ سے محبّت کرو اور میری محبّت کے پیش نظر میرے اہلِ بیت سے محبّت کرو ۔ کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے۔

(ترمذی شریف بحوالہ اولاد کو محبت اہل بیت سکھاؤ ص ۳۴)

قارئین محترم !

اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کی تلقین فرمائی گئی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی محبت کے ساتھ ساتھ اپنی محبت کی طرف بھی بلایا ہے اور اپنی محبت کے ساتھ اپنی آل پاک کی محبت کو بھی مشروط فرمایا ہے۔

غور فرمائیں کس قدر عظمت حاصل ہے آل رسول کو کہ جن کی محبّت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب فرما رہے ہیں۔ اور اس حکم میں خاص بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری محبت کے پیش نظر میری آل سے محبت کرو۔

گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت کا تقاضا ہی یہی ہے کہ آپ کی آل پاک سے محبت کی جائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی بات سے خوش ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آل رسول سے محبت کی توفیق عطا فرمائے۔

نبی کی اُلفت خُدا کی اُلفت
خُدا کی اُلفت نبی کی اُلفت
نبی کی مقصود ہے رضا یہ
خُدا سے مانگو علی کی اُلفت

مقامِ اہلِ بیت

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

Marfat.com

فرماتے ہوئے سُنا !

اجعلوا اهل بيتى منكم مكان الراس من الجسد و مكان العينين من الرأس

یعنی میرے اہل بیت کو سر کے مقام پر سمجھو اور سَر میں آنکھوں کے مقام پر سمجھو۔ اور سَر بغیر آنکھوں کے ہدایت نہیں پا تا روایت کی حاکم نے اور شرط شیخین پر اس کی تصحیح کی

(الشرف المؤبد لآل محمد ص ۷۶)

اہلِ بَیت جہنّم سے آزاد ہیں

عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لفا طمة رضى الله عنها ان الله غير معذبك ولا ولدك

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔

(کتاب المسبوک للسخاوی ص ۴۹۱)

قارئین ! انِ فرامینِ رسول سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اہلِ بیت کی محبّت ومودّت کے حوالہ سے اپنی اُمت سے اِس بات کے خواہاں ہیں کہ وہ اہلِ بیت سے آپ کے نسب کی وجہ سے محبت کریں۔

موت میں تاخیر کا نُسخہ

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان لکھا ہے۔

من احب ان ينسا اى يو خراجله وان يمتع بما خوله

Marfat.com

فلیحلفتي فی اھلی خلا فتہ حسنۃ فمن لم یخلفنی فیھم بتر عمرووورد علی یوم القیامۃ مسودا وجھہ

ترجمہ ! جس کی خواہش ہے کہ اس کی موت میں تاخیر ہو جائے اور وہ خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتو اسے چاہیے کہ وہ میرے بعد میرے اہلبیت سے اچھا سلوک کرے جو شخص میری آل سے اچھا سلوک نہیں کرے گا اس کی عمر کٹ جائے گی اور وہ قیامت کے دن ہمارے سامنے روسیاہ ہو کر آئے گا۔

(الشرف المو بد لآل محمد اص ۱۲۶)

سرکار نے اہلِ بیت کی محبّت کا درس دیا ہے

قارئین محترم !

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آل پاک کی محبّت کے لئے ہر لوگوں کو بار بار دعوت ارشاد فرمائی ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اُمت کو اہل بیت سے محبت کا درس دیا ہے اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت عمر کو بڑھاتی ہے۔

☆ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت چہروں کو منور کرتی ہے۔

☆ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اجل کو روک دیتی ہے۔

☆ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت قلب وجاں کو راحت عطا کر دیتی ہے۔

☆ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی عمر کو کم کر دیتی ہے

☆ اہلِ بیت سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض چہروں کو سیاہ کر دیتا ہے

قارئین !

اللہ سے رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کی محبت ومودت مانگتے رہو۔

Marfat.com

مودّت آلِ احمد کی دلوں کو نُور دیتی ہے
مودّت آلِ احمد کی نظر کو طُور دیتی ہے
ہے بڑھتی عمر بھی چہرے پہ بھی ہے روشنی آتی ہے
محبت آل کی مقصودؔ کر بھرپور دیتی ہے

(محمد مقصودؔ مدنی)

اہلِ بیت پر ظُلم کرنے والا دوزخی ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حرمت الجنة علی من ظلم اهل بیتی و اذانی فی عترتی

اس شخص پر جنت حرام ہے جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا اور میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف دی۔

قارئین محترم ! آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل بیت پر ظلم کرنے والے کے دوزخی ہونے کا اعلان کر رکھا ہے۔

جو لوگ اہلِ بیت کرام کا احترام نہیں کرتے اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کا خیال نہیں رکھتے وہ یقیناً ظالم بھی ہیں اور جہنمی بھی۔

وہ لوگ جو اہلِ بیت کرام پر ظلم کرنے والوں کو مُسلمان سمجھتے ہیں وہ سرکار مدینہ سرور سینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ مقدّس کی تکذیب کر رہے ہیں۔

جو یزید کے جنّتی ہونے کا اعلان کر رہے ہیں وہ یزید کی طرف سے اہلِ بیت پر کیے گئے ظُلم کے برابر کے ساتھی بن رہے ہیں۔

ایسے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دے رہے ہیں ۔ جو لوگ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دے رہے ہیں وہ یقینا جہنّمی ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اہل بیت کے بارے میں اُمّت سے خیر اور بھلائی کے طالب ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس اُمّتی سے خوش ہوں گے جو آپ کی آل سے مودّت و محبّت کرے گا اور جو شخص آل سے دشمنی کرے گا وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دشمنی کرے گا۔

Marfat.com

جو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دشمنی کرے گا اللہ سے دشمنی کرے گا اور جو اللہ کا دشمن ہوگا وہ جہنّم میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی مودّت ومحبّت عطا فرمائے اور دشمنان آل رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مذمّت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ظُلم جس نے کیا آلِ اطہار پر
بالیقیں وہ جہنّم کا حقدار ہے
جو ہے تکلیف دیتا نبی پاک کو
ہوتا مقصود وہ واصلِ نار ہے

(محمد مقصود مدنی)

آلِ رسول سفینۂ نجات ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر ارشاد فرمایا۔

الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلك

ترجمہ ! خبردار کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا۔

(المقاصد الحسنہ ص ۱۹۲) (روض النضر ص ۹۵۳)

(شرف سادات ص ۷۵)

قارئین محترم ! صحابی رسول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کو روایت کرتے ہوئے اپنے مشاہدہ کو بھی بیان کیا ہے۔ وہ یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کعبۃ اللہ کا دروازہ پکڑ کر اس بات کی اہمیّت کو واضح کیا ہے

Marfat.com

آپ نے فرمایا ! اے لوگو جو بات میں تم کو بتانا چاہتا ہوں وہ بہت اہم ہے یہ بات بھول نہ جانا۔

آپ نے مسلمانوں کو خبردار فرمایا ہے کہ اگر تم نجات چاہتے ہو۔
اگر تم طوفان سے بچنا چاہتے ہو۔
اگر تم قیامت کے دن ساحل تک پہنچنا چاہتے ہو۔
اگر تم ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو۔
اگر تم خیر اور بھلائی چاہتے ہو۔
اگر تم جان کی امان چاہتے ہو تو میری آل کے دامن کو تھام لو۔
جو میرے اہلبیت کے دامن سے وابستہ ہو گیا اسے نجات مل جائے گی اور وہ کامیاب ہو جائے گا اور جو شخص میرے اہل بیت سے محبت نہیں کرے گا اور بغض رکھے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے ہمیں نوحی سفینے کے ساتھ وابستگی عطا فرمائے۔

آلِ نبی سے رابطہ راہِ نجات ہے
نُوحی سفینہ آل ہے آقا کی بات ہے
مقصود جس نے تھاما ہے دامان آل کا
خُوش اُس پہ بالیقیں ہوئی اللہ کی ذات ہے

محبّتِ اہلِ بیت سے ہر بھلائی ملتی ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من اراد التو کل فلیحب اھل بیتی ومن اراد ان ینجو من عذاب القبر فلیحب اھل البیتی ومن اراد ا لحکمۃ فلیحب اھل البیتی ومن اراد دخول الجنۃ بغیر حساب فلیحب اھل بیتی فوا للہ ما احبھم احدا للہ ریح فی الدنیا وفی الآخرت

Marfat.com

ترجمہ ! جوتوکل کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ میری اہل بیت کو دوست رکھے اور جوکوئی عذاب قبر سے نجات پانا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ میری اہل بیت سے محبت کرے اور جوکوئی علم وحکمت حاصل کرنا چاہے اس کو چاہیے کہ میری اہل بیت سے محبت کرے اور جوکوئی چاہے کہ بے حساب جنت میں داخل ہو اس کو چاہیے کہ میری اہل بیت کو دوست رکھے۔

خدا کی قسم ! جوکوئی ان کو محبوب رکھے گا وہ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھائے گا۔

قارئین محترم ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک میں اہل اسلام کو نجات اور فلاح کے راستہ کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

توکّل طریقت ومعرفت کی اعلیٰ ترین منزل ہے اور اس کا حصُول انتہائی ریاضت ومشقت کے بغیر ممکن نہیں حُبِّ مال حُبِّ دُنیا سب کچھ چھوڑنے سے سب کچھ ترک کرنے سے اس اعلیٰ مقام تک رسائی ہوسکتی ہے۔

سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّت کے لیے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں۔آپ راہ ہدایت کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔

آپ نے انتہائی آسان ذریعہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم توکّل کی منزل تک پہنچنا چاہتے ہو ! اگر تم توکّل کے ثمرات حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرے اہل بیت کی محبت کو اپنے دلوں میں جاگزیں کرلو۔

اہل بیت کے تعلّق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں توکّل کی منزل عطا فرمائے گا۔

عذابِ قبر سے نجات کا نسخہ

قارئین محترم ! اسی روایت میں مومنین کو نبیء غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اور خوش خبری دے رہے ہیں اور عذاب قبر سے بچنے کا انتہائی آسان نسخہ تجویز فرمارہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

ومن ارادان ینجو من عذاب القبر فلیحب اھل بیتی

Marfat.com

یعنی اگر کسی کا عذاب قبر سے نجات پانے کا ارادہ ہے تو وہ میرے
اہلِ بیت سے محبت کرے۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمتیوں کو بتا رہے ہیں کہ اگر تمہارے اعمال درست نہیں اور ایسے اعمال کر بیٹھے ہو کہ عذابِ قبر یقینی ہو چکا ہے تو میرے اہلِ بیت سے محبّت کر لو عذابِ قبر سے بچ جاؤ گے، الحمد للہ یہ نسخۂ کیمیا اہلسنّت و جماعت کی قسمت میں ہے اسی لئے ہمیں اپنے اعمال پر فخر نہیں بلکہ اس بات پر فخر ہے کہ ہم غُلامانِ اہلبیت ہیں۔

وہ لوگ جنہیں اپنے اعمال پر بڑا فخر ہے کہ اُن کے پاس نیکیوں کے انبار ہیں حج و عمرہ کا بڑا ثواب ہے قُرآن بہت پڑھتے ہیں لیکن اُن کے دل اہلبیت رسول علیہم السلام کی محبت سے خالی ہیں کل قیامت کے روز اُن کا یہ فخر اُن کے کام نہ آئے گا کیونکہ کوئی بھی عمل محبتِ اہلبیت کے بغیر قابلِ قبول نہ ہوگا اس لئے ہم بار بار یہی گذارش کرتے ہیں کہ خدارا اہلبیت کی محبت سے تہی دامن نہ رہنا ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

عِلم و حِکمت کا حُصول

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینۃ العلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

انا مدینۃ العلم و علی بابھا
میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

انا دار الحکمۃ و علی بابھا
میں دار الحکمت ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے

اور اس فرمان عالیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

ومن اراد الحکمۃ فلیحب اھل بیتی
اے لوگو ! اگر حکمت چاہتے ہو تو میرے اہلبیت سے محبت کرو۔

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ جو شخص حکمت اور دانائی کا طالب ہے اور چاہتا ہے کہ اُسے علومِ ظاہری و باطنی میں دسترس حاصل ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کے اہلبیت سے محبت کرے۔

جنّت میں لے جانے والا عمل

اِسی حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امّتیوں کو جنّت میں لے جانے والے راستے کی خبر دی ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بشارت میں بغیر حساب کتاب کے جنّت میں پہنچنے کی کلید ملتی ہے۔

ومن اراد دخول الجنّۃ بغیر حساب فلیحب اھل بیتی

اور جو کوئی چاہے کہ بے حساب جنّت میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ میرے اہل بیت کو دوست رکھے۔

قارئین محترم ! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت میں داخلہ کے لیے حُبِّ اہلِ بیت کو بہترین ذریعہ قرار دیا ہے کہ جس سے بندہ روز حشر کے لمبے چوڑے حساب و کتاب سے بھی بچ سکتا ہے اس لیے ہر مومن کو چاہیے کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کر کے جنّت کا حقدار ٹھہرے۔

دُنیا و آخرت کی بھلائی

عزیزانِ محترم ! اس روایت کے آخر پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عظیم بشارت عطا ہوئی ہے اور یہ بشارت آپ نے اللہ کی قسم اٹھا کر ارشاد فرمائی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

فلیحب اھل بیتی فواللہ ما احبھم احد الا ربح فی الدنیا وفی الآخرۃ

خدا کی قسم جو کوئی انہیں محبوب رکھے گا وہ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھائے گا۔

قارئین محترم ! دُنیا اور آخرت کی بھلائی اہل بیت کی محبّت کا صدقہ عطا ہوتی ہے اس لئے جسے اہلِ بیت کی محبّت مل جائے گی اُسے دنیا کی ہر نعمت مل جائے گی۔

Marfat.com

اِس جامع روایت میں ہر شے کے حصول کا باعث محبتِ اہلِ بیت کو قرار دیا گیا ہے خوش بخت ہے وہ شخص جو اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لازم پکڑے اور قربِ الٰہی کی منزل کو پا لے۔

اُلفتِ آلِ پیمبر جس کو حاصل ہوگئی
بالیقیں حاصل اُسے رحمت کی منزل ہوگئی

دامنِ آلِ نبی مقصود جس کو مل گیا
کشتیء ایمان اُس کی رشکِ ساحل ہوگئی

محبّتِ اہلِ بیت میں شہادت کی موت (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الشرف المؤبد لآلِ محمد میں تفسیرِ کشاف اور تفسیر کبیر کے حوالہ سے ایک طویل حدیث مبارکہ نقل فرمائی ہے۔

یہ حدیث محبینِ اہلِ بیت رسول کو ملنے والے انعامات اور اہلِ بیتِ رسول سے بغض رکھنے والوں کے لیے وعید کا مجموعہ ہے۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

من مات علیٰ حب آل محمد مات شھیدا

ترجمہ ! جو شخص آلِ محمد کی محبت میں فوت ہوا وہ شہید فوت ہوا۔

یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک سے محبّت کا کس قدر عظیم صلہ ہے جو شخص آلِ پاک سے مودّت رکھے گا محبت رکھے گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ذیشان کی روشنی میں وہ شہادت کا مرتبہ حاصل کرے گا اور شہید کو حاصل ہونے والے انعامات کا حقدار ٹھہرے گا۔

حُبِّ آلِ مُصطفیٰ جس کے ہے دل میں آگئی
اُس کو ہے سرکار کی رحمت بڑا چمکا گئی

ہے شہادت کی سَنَد مقصود اُس کو مل گئی
اُلفت آلِ نبی میں موت جس کو آگئی

Marfat.com

اہلبیت سے بغض رکھنے والا دوزخی ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

واخرج ابن حبان فی صحیحه والحاکم عن ابی سعید قال
قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والذی نفسی
بیده لا یبغضا اهل البیت رجل الا ادخله النار

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مُسند میں اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فرماتے ہیں ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہم اہل بیت سے جو بغض رکھتا ہے اللہ تعالی اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

(احیاء المیت بفضائل اہل بیت ص ۴۵)
(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۷)

نورالابصار میں بحوالہ تفسیر کشاف ہے !

ومن مات علیٰ بغض آل محمد مات کافرا
اور جو آلِ محمد کے بغض وعناد پر مرا وہ حالت کفر میں مرا۔

(نورالابصار ص ۱۹۹)

عزیزان محترم ! آقائے دوجہاں سیدانس وجاں رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ رب العزت کی ذات کی قسم اُٹھا کر ارشاد فرمایا۔
جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔
امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے الصواعق المحرقہ میں روایت نقل فرمائی ہے۔
حبیبِ کبریا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ! اے بنو عبدالمطلب میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے دیندار کو استقامت، بے علم کو علم اور بے راہ کو ہدایت دے اگر کوئی شخص رُکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے پھر وہ اہل بیت سے

Marfat.com

بغض رکھتے ہوئے مرجائے تو وہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۶۵ بحوالہ طبرانی، حاکم)

عزیزانِ من !

جو شخص نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت سے محروم ہو جائے گا کہ جو تمام گنہگاروں کی شفاعت فرما کر جنت میں لے جانے والے ہیں اس جیسا بدقسمت اور کون ہوگا ؟

اِس حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ اگر کوئی جنّت میں جانا چاہتا ہے تو وہ محبتِ اہلبیت کو دِلوں میں جاگزیں کر لے ساتھ یہ بات بھی واضح ہے کہ وہ لوگ جو اہلِ بیت سے بغض رکھتے ہیں وہ یقیناً جہنم کا ایندھن بنیں گے اور اُن کی نجات ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب کے اہلبیت کے دشمنوں کو دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں گے۔

کچھ لوگ آج بغضِ اہلِ بیت کی آگ میں جل رہے ہیں اور اپنی من مانی کر رہے ہیں اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔ وہ یہاں بھی بے سکون ہیں آخرت میں بھی معذب ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محبتِ اہلِ بیت میں جینے اور مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بغیر حُبِ احمد کچھ سعادت مل نہیں سکتی
خُداوندِ دوعالم کی بھی رحمت مل نہیں سکتی

جو ہے مقصودؔ آلِ پاک کا دُشمن وہ ناری ہے
مُنافق کو تو ہرگز رَب سے جنّت مل نہیں سکتی

(محمد مقصود مدنی)

دُشمنِ اہلِ بیت سے حضُور کی جنگ ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

کنز الاعمال میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور حسنین کریمین علیہما السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

جو اِن سے جنگ کرے گا میں ان سے جنگ کروں گا جو انہیں کچھ
نہیں کہے گا میں بھی انہیں کچھ نہیں کہوں گا۔

(کنزالاعمال جلد ۱۲ ص ۶۴)

قارئین محترم !

اس حدیث مبارکہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنانِ اہل بیت کے ساتھ اعلانِ جنگ فرماتے ہوئے واضح اعلان کیا۔

جو میری بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا۔

جو میرے علی (علیہ السلام) سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا۔

جو میرے حسن (علیہ السلام) سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا۔

جو میرے حسین (علیہ السلام) سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا۔

اب جو لوگ خوارج کی ظالمانہ اور نفرت انگیز کتابوں کو پڑھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان پیاروں کے خلاف بدکلامی کرتے رہتے ہیں اور خارجیوں کے ساتھ مل کر یزید پلید اور اُس کے ساتھیوں کے ہمنوا بنے ہوئے ہیں کیا وہ حضور کے ساتھ دشمنی نہیں کر رہے ؟

جو امام عالی مقام علیہ السّلام کو باغی قرار دیتے ہیں کیا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے راضی ہو سکتے ہیں ؟

ہرگز نہیں !

ایسے لوگ اللہ کے بھی دشمن ہیں اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بھی دشمن ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن سے جنگ ہے اور جو شخص اللہ کے محبوب سے جنگ کرے گا وہ اللہ سے جنگ کرے گا اور جو اللہ سے جنگ کرے گا وہ جہنم کا ایندھن ضرور بنے گا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی کتابوں اور ایسے لٹریچر کا مطالعہ نہ کیا جائے جو آپ کا ایمان ہی لے جائے بلکہ ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا کریں۔ جن میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس ملتا ہو۔ جن میں مودّت اہلبیت کی تلقین کی گئی ہو۔ جن میں حُبِّ صحابہ کا اعلان ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آلِ پاک کی سچی غلامی نصیب فرمائے آمین۔

Marfat.com

ہے جو بھی آل کا دشمن ہے وہ سرکار کا دُشمن
وہ ایندھن ہے جہنم کا جو ہے انوار کا دُشمن
جوان سے جنگ کرتا ہے نبی سے جنگ کرتا ہے
نہیں مقصود بچ سکتا خدا کے یار کا دشمن

شفاعت نہیں ہوگی

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت سے دشمنی رکھنے والا شخص ہرگز ہرگز مومن نہیں ہوسکتا بلکہ فرمانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق وہ آپ علیہ الصلوٰۃ السلام کی شفاعت سے بھی محروم ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانی بیان کرتے ہیں

من اذانی فی اھل بیتی فقد اذی اللہ ومن اعان علی اذاھم ورکن الی اعداھم فقد اذن بحرب من اللہ ولا نصیب لہ عذابی شفاعۃ رسول اللہ

جو میرے اہلبیت کو ناراض کرے گا وہ مجھے آزردہ کرے گا جو مجھے آزردہ کرے گا وہ اللہ کو ناراض کرے گا جو شخص اس ناراضگی میں ان کی اعانت کرے گا یا دشمنوں سے دوستی کرے گا وہ اللہ سے جنگ کرے گا اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی شفاعت نہ پاسکے گا۔

(شرف النبی، نیشاپوری ص ۲۶۰)

معلوم ہوا ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت کی ناراضگی سرکارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی ہے اور جس سے سرکارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض ہوجائیں گے اُس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بھی ناراض ہوجائیگی اور دُشمنانِ اہلبیت سے دوستی رکھنے والے کے لئے بھی اس فرمان میں یہ وعید ہے جو ایسے لوگوں کی اعانت کرے گا جو کہ سرکارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت سے بغض ونفاق رکھنے والے ہوں تو ایسا شخص اللہ سے جنگ کرے گا اور آپ جانتے ہیں جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے جنگ کرنے والا ہوگا اُس کی نجات ومغفرت کیسے ممکن

Marfat.com

ہوگی اسی حدیث مبارکہ میں سرکارِ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید وضاحت فرمادی کہ دشمنِ اہلبیت اور دُشمنانِ اہلبیت سے دوستی رکھنے والے لوگ میری شفاعت سے بھی محروم ہوں گے۔

شفاعت کِن لوگوں کی ہوگی

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ چار ایسے اشخاص ہیں جن کی شفاعت میرے ذمہ ہے اگرچہ وہ ساری دنیا کے گناہ بھی کرلیں تاہم میں اُن کی شفاعت کروں گا ایک وہ جو میری اولاد کی امداد کے لئے تلوار لے کر نکل آئے گا۔

دُوسرا وہ جو اُن کی ضروریات پوری کرے گا۔

تیسرا وہ جو اُن کی حاجات کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرتا رہے گا۔

چوتھا وہ جو اُن سے دل وجان سے محبّت کرے گا۔

(شرف النبی ص ۲۶۱)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شفاعت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ آپ کے اہلبیت سے محبّت ومودّت ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اہلبیت علیہما السلام کے بارے میں اُمّت سے جو چیز طلب کررہے ہیں اُس پر بہت کم لوگ عمل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گنہگارترین شخص کی شفاعت کرنے کا بھی اعلان فرمایا ہے جو آپ کی اولاد کی حفاظت اور اعانت میں دشمنانِ اہلبیت کے خلاف نکلے گا تو جو لوگ اہلبیت سے دشمنی رکھتے ہیں وہ کس طرح اس بات کا دعویٰ کررہے ہیں کہ وہ جنت میں جائیں گے حالانکہ جنّت کے وارث تو اہلبیت اطہار ہیں اور دوسری بات اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہورہی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اُمتیوں کو اس بات پر عمل کرنے کی طرف مائل کررہے ہیں کہ وہ آپ کے اہلبیت کی ضُروریات پوری کرنے کے لئے کوشاں رہیں اور اپنا تَن مَن دھن آپ کے اہلبیت پر نثار کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں یہ نہ ہو کہ کوئی شخص اہلبیت اطہار سے دشمنی کا اعلان کرے اُن کو برا بھلا کہے اور ایمان کا دعویدار خاموشی سے یہ سب کچھ برداشت کرتا رہے۔

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے لئے بہشت حرام کردی

Marfat.com

ہے جس نے اہلبیت پر ظلم کیا جس نے اُن سے جنگ کی جس نے انہیں گالیاں دیں، جس نے اُنہیں لوٹا اللہ تعالیٰ سے بات نہ کرے گا اور وہ سخت عذاب دھکیلے جائیں گے۔

(شرف النبی ص ۲۶۱)

سرکارِ دوعالم سرورِ کونین تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت سے دشمنی روا رکھنے والے لوگ قطعاً جنتی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے بہشت کو حرام قرار دے دیا ہے۔

اہلِ بیت سے بُغض منافقت ہے (فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

صحابی رسول حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابغضنا اھل البیت فھو منافق

جو ہم اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

(ذخائر العقبی مودۃ فی القربی ص ۱۸۰)

(احیاء المیت بفضائل اہل بیت ص ۴۴)

(ینابیع المودۃ ص ۴۷ مطبوعہ مصر)

(مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۶۶۱)

اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لو ان رجلاً صف بین الرکن والمقام فصلی وصام ثم لقی اللہ وھو مبغض لاھل بیت محمد دخل النار

اگر کوئی شخص کعبہ مکرمہ کے پاس رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے پھر اس حالت میں مرے کہ اہلبیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ شخص دوزخ میں داخل ہوگا۔

(ذخائر عقبیٰ ص ۵۱)

Marfat.com

منافق ومومن کی پہچان

قارئین محترم ! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منافق کی پہچان کروادی۔آپ ﷺ کے اس فرمان عالیہ کی روشنی میں واضح ہوجاتا ہے کہ منافق کون ہے اور مومن کون ہے ؟

اہلِ بیت اطہار کا غلام ذکرِ اہلِ بیت سے خوش ہوجاتا ہے جبکہ جس کے دل میں اہلِ بیت سے بغض ہوتا ہے وہ ذکرِ اہلبیت سے پریشان ہوجاتا ہے اور اپنی پریشانی کا اظہار بڑے غلط طریقہ سے کرتا ہے کہ چھوڑو جی یہ تو شیعوں کی باتیں ہیں ایسی باتیں نہ کرو کیونکہ اس سے شیعوں کو تقویت ملتی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ تم اپنی خباثتِ طبعی کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے تمہاری یہ فضول منطق تمہیں جہنم کی طرف لے جائے گی کیونکہ جن باتوں کو تم شیعہ کی تقویت کا باعث قرار دے رہے ہو یہ باتیں تو اُس مدنی کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ حق ترجمان ارشاد ہوئی ہیں جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مہرِ تصدیق ثبت فرمائی ہوئی ہے کہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔(ترجمہ کنزالایمان)

عزیزانِ من ! اگر کسی شخص کا دامن محبتِ اہلِ بیت سے خالی ہے تو وہ منافق ہے۔

اگر ہم کسی خارجی کو منافق کہہ دیں تو اسے بہت ناگوار گذرتا ہے مگر واضح رہے کہ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے یہ تو اس نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں۔وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو منافقین کی آنے والی نسلوں کو بھی جاننے والے ہیں۔وہ نبی اکرم نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جانتے ہیں کہ ایک گروہ آنے والا ہے جو میرے اہلبیت کے ذکر سے ناخوش ہوگا اور وہ گروہ منافقین کا گروہ ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ ایک گروہ آئے گا جو اہلِ بیت سے بغض رکھے گا وہ منافقوں کا گروہ ہوگا۔ایک گروہ آئے گا جسے اہل بیت سے دشمنی ہوگی۔وہ منافق ہوں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمکے اس فرمانِ مقدس کی روشنی میں ہم ہر منافق کی پہچان کر سکتے ہیں۔جو محب ہوگا وہ ذکرِ اہلِ بیت سے خوش ہوگا اور صاحب ایمان ہوگا اور جو بغض رکھنے والا ہوگا وہ منافق ہوگا۔خارجی ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اہلِ بیت کی محبت نصیب فرمائے آمین۔

Marfat.com

مقصودؔ جس کو آلِ پیمبر سے بغض ہے
وہ خارجی ، منافق و ایماں سے دور ہے

شعب الایمان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ سرکار مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

من لم یعرف عترتی والانصار فھولاحدی ثلاث اما منافق واما لزنیۃ واما لغیر طھور یعنی حملتہ امہ غیر طھر

جو میری عترت اور مددگاروں کو نہیں پہچانتا وہ تین چیزوں میں سے ایک کی وجہ سے نہیں پہچانتا۔ یا تو وہ منافق ہے یا وہ بدکاری کی پیداوار ہے یعنی حرامزادہ ہے یا وہ نجاست کی پیدا وار یعنی اس کی ماں حائضہ تھی جب وہ حاملہ ہوئی۔

(احیاءا لمیت بفضائل اھل بیت سیوطی ص ۴۸) (الصواعق المحرقہ ابن حجر مکی ص ۲۳)

نبی غیب دان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ بیت اور آپ کے مددگاروں کو نہ پہچاننے والے کی تین خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ حرامزادہ اہلِ بیت کو نہیں پہچانتا۔ منافق اہلِ بیت کو نہیں پہچانتا۔ حائضہ کا بچہ اہلِ بیت کو نہیں پہچانتا۔

قارئین محترم ! اہلِ بیت کی عظمت کو وہی پہچانے گا جس کے دل میں حبِ رسول ہوگی۔ اہلِ بیت کی فضیلت اور رفعت کو وہی پہچانے گا جو نکاح سے دنیا میں آیا ہوگا۔ اہلِ بیت کے مقام و مرتبہ کو وہی پہچانے گا جو صاحب ایمان ہوگا۔ اہلِ بیت کی طہارت و پاکیزگی کو وہی پہچانے گا جس کی ماں پاکیزہ ہو وہ شخص جس کا جسم ناپاک ہو جس کا قلب ناپاک ہو، جس کی رُوح ناپاک ہو وہ اہلِ بیت کو پہچان ہی نہیں سکتا اس لئے کہ یہ اُس رسولِ غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے جو محبوبِ رب العالمین بھی ہے اور عالمِ ماکان و مایکون بھی۔ آج کے خوارج کو دیکھ لیں ان کے دلوں میں حبِ آلِ رسول کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔ اس لئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمانِ مبارک کی روشنی میں وہ ان تین حالتوں سے ہرگز خالی نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ بدعقیدگی سے بچائے اور ہمیں آلِ پاک کی سچّی محبّت نصیب فرمائے آمین۔

حدیث پاک میں سرکار نے ارشاد فرمایا
ہے آلِ پاک سے اُلفت ہر اِک مومن کا سرمایا
جو دُشمن آل کا ہے وہ حرامی ہے ، منافق ہے
وہ ہے مقصودؔ ولدالحیض غیر طہر ہے آیا

Marfat.com

عظمتِ اہلبیت علیہم السلام

اور

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

Marfat.com

عزیزانِ محترم !

اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت احاطہ الفاظ میں لانا ناممکنات سے ہے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ اہل بیت اطہار کی شان بیان فرمارہا ہے۔

کہیں اہلِ بیت اطہار کی عظمت بیان ہورہی ہے۔

کہیں اہل بیت اطہار کی پاکیزگی بیان ہورہی ہے۔

کہیں اہل بیت اطہار کی فضیلت کا چرچا ہورہا ہے۔

کہیں اہل بیت اطہار کی شرافت کی بات ہورہی ہے۔

کہیں اہل بیت اطہار کی سخاوت کا ذکر ہورہا ہے۔

کہیں اہل بیت اطہار کی طہارت کا ذکر ہورہا ہے۔

جن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلِ بیت

وہ قدر والے !

جنہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وہ صحابہ کرام !

جن کو آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ایسے انعامات عطا فرمائے کہ آج ہر مسلمان اُن کے فضائل وشمائل کو سلام پیش کرتا ہے۔

اُن کی گراں قدر خدمات پر ہر مسلمان صحابہ کرام کے احسانوں کے بوجھ تلے ہے۔

وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہوں نے اپنی جان، مال، عزت، اولاد، گھربار ہر چیز سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر قربان کردی۔

صحابہ کرامؓ کا جذبہ حُبِ مقصودِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبتِ اہلِ بیت اِس قدر تھا کہ محبوبِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھرانہ اُن کے لئے پیر خانہ تھا اور اس پیر خانے کو صحابہ کرامؓ

Marfat.com

اپنے اُوپر گھر والوں پر ترجیح دیتے۔اس عشق ومحبت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو بلند مقام عطا فرمائے۔

اُستاذی المکرم علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں۔

شان صدیق و فاروق دا کی دساں کیتا جنہاں دا اللہ نے اُچّا نشاں
سبز گنبد دے اندر جو نچ دی سی تھاں کملی والے دے یاراں دے کم آ گئی

صحابہ نے سکھائی ہے محبّت آلِ اطہر کی
کرو تسلیم اُن کی بات گر اُن سے محبت ہے
صحابہ کے عمل کو ماننا مقصود ہے لازم
یہی راہِ صداقت ہے یہی راہِ عقیدت ہے

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

اکابرین سلف و خلف حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر قائم رہے ان اکابرین کے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبیوں کی صلہ رحمی مجھے اپنے قریبیوں کی صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔

بخاری نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم کی وجہ سے آپ کے اہلِ بیت کی تکریم کرو۔

(شرف سادات صفحہ نمبر ۲۴۰)

یہ عقیدہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے جن کے سینہ اطہر میں محبتِ رسول و آلِ رسول کا دریا موجزن ہے جنہوں نے خلیفہ راشد بننے کے بعد اہلِ بیت کا ہر طرح سے خیال رکھا آج منکرین یہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اہلِ بیتِ نبوت کے ساتھ زیادتی کی۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کا ورثہ جو باغِ فدک کی شکل میں تھا وہ اہلِ بیت کو نہ دیا اور حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو ناراض کیا۔

ان سے میں کہتا ہوں کہ کچھ خیال کرو صحابہ کرام پر جھوٹے الزامات نہ لگاؤ کیونکہ تمہارے انہیں الزامات کی زد میں حضرت مولا علی علیہ السلام بھی آرہے ہیں بلکہ اس قسم کی غلط روایات پیش کر کے تم صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین ہی نہیں کرتے بلکہ اہل بیتِ اطہار کی توہین کا ارتکاب کرتے ہو۔ باغِ فدک کے مسئلے کو میں نہیں چھیڑوں گا کیونکہ ابھی صرف محبت کی بات ہوگی پھر کبھی موقع کی مناسبت سے اِس مسئلہ پر بات ہوگی۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلامی امور سلطنت کو نبھایا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چہرۂ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں۔

Marfat.com

جب حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پوچھتی ہیں کہ آپ حضرت علی کے چہرہ کی طرف اس قدر انہماک سے کیوں دیکھ رہے تھے؟

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ! کہ حضرت علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اہل بیت اطہار کی کیسی قدر و منزلت تھی۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا !

ارقبوا آل محمد فی اھل البیت

اہل بیت اطہار کا احترام کرو۔

(اولاد کو سکھاؤ محبت اہل بیت ص ۸۰)

اہلِ بیت کا احترام حضور کا احترام ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی اہل بیتِ اطہار کا احترام فرماتے ہیں بلکہ حکم دیتے ہیں کہ اہل بیت کا احترام کرو۔

فدائینِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت اللہ اور اس کے رسول کے پسندیدہ اور چُنے ہوئے لوگوں کی جماعت ہے۔ اور سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے سردار سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار غار اور یار مزار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہل بیت سے محبت کا انداز ملاحظہ فرمائیں۔

بخاری کی روایت ہے۔

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابابکر رضی اللہ تعالی عنہ قال ارقبوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اھل بیتہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کا احترام یہ ہے کہ ان کے اہل بیت کا احترام کیا جائے۔

بخاری شریف میں ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت ہے۔

عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقربا کے ساتھ تعلق جوڑنا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق استوار کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(بخاری شریف باب مناقب اہل بیت)

قارئین کرام!

یہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سردار کا عقیدہ اور عمل ہے۔ جو لوگ صحابہ کرام کی محبت کے دعویدار ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے آئیڈیل کے عقیدہ کو بھی اپنائیں اور اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور مودّت کو اپنے قلوب میں سمولیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اہلِ قرابت پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک کی محبت کو ترجیح دی ہے سب سے بڑی بات یہ خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاکیزہ عقیدہ یہ ہے کہ اہلِ بیتِ رسول سے محبت فی الحقیقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی محبّت کا دوسرا نام ہے۔

قارئین !

اور بھی روایات ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ بیت کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ہے۔

ہم ان لوگوں کو دعوتِ فکر دیتے ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے باوجود آپ کے اہلِ بیت سے بغض رکھتے ہیں۔ ان کا یہ بغض انہیں جہنم کی طرف لے جا رہا ہے۔ ہر کلمہ گو کیلئے ضروری ہے کہ وہ اہلِ بیت سے محبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت

Marfat.com

سے کرے یہی ایمان ہے۔یہی اسلام ہے۔

اُلفت آلِ محمد دین ہے ایمان ہے
الفت آلِ نبی ایمان کی بھی جان ہے

آل کی اُلفت ہی ہے مقصودِ حبِ مصطفیٰ
یارِ غار مصطفیٰ کا بھی یہی فرمان ہے

صِدیقِ اکبر کا اندازِ محبت

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے چند روز بعد ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راستے سے گزرے تو دیکھا کہ حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام کھیل رہے ہیں آپ نے انہیں اُٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھالیا اور یہ شعر پڑھا!

وابائی شبہ النبی لیس شبیہا بالعلی

میرے ماں باپ تم پر قربان کے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمشکل ہو۔علی کے مشابہ نہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی ساتھ تھے وہ یہ بات سن کر ہنس پڑے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ا صفحہ ۸)

Marfat.com

عُمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہل بیت

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم ہیں آپ کی شان کیا بیان ہو کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب سے دُعا فرما کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حاصل فرمایا۔

حضرت عُمر دُعائے مُصطفیٰ ہیں، حضرت عُمر مرادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے اور ہر ایک کو پانچ سو درہم دے رہے تھے۔ حضرت امام حُسین علیہ السلام تشریف لائے۔

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو تعظیم بھی دی اور ایک ہزار درہم پیش کیا۔

آپ کے صاحبزادے نے کہا ! ابا جان آپ نے ہمیں پانچ سو درہم دیا اور حُسین کو ایک ہزار ایسا کیوں کیا ؟ میں بھی خلیفہ راشد کا بیٹا ہوں۔

حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا۔ فرمایا بیٹا !

تم حُسین (علیہ السلام) سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہو۔

نہ تم حسینؑ جیسے ہو

نہ تمہارا باپ اُن کے باپ جیسا

نہ تمہاری ماں اُن کی ماں جیسی

نہ تمہارا نانا اُن کے نانا جیسا

نہ تمہاری نانی اُن کی نانی جیسی

اُن کے باپ علی المرتضیٰ ہیں۔

اُن کی ماں سیدۃ النساء ہیں۔

اُن کی نانی خدیجہ الکبریٰ ہیں۔

اُن کے نانا سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا کلمہ پڑھ کر اس مرتبہ پر پہنچے ہیں اس لئے خبردار آئندہ ایسی بات نہ کرنا۔

تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلِ بیت سے محبت ایسی بے مثال۔ کہ

Marfat.com

سب پر ترجیح اہل بیت کو دے رہے ہیں۔

جب ایران فتح ہوا تو ایران کی شہزادی مال غنیمت میں آئیں جن کا نام حضرت شہر بانو تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادی کی شادی شہزادہ حضرت امام حُسین علیہ السلام سے کردی۔

حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے کہتے ہیں۔

کہ ہمارے سروں پر بال آپ کے نانا جان نے ہی اُگائے ہیں۔

گویا یہ سب عزّت و دولت سب سرورکون مکاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کی آلِ اطہار کے صدقے عطا کردہ ہے۔

(سوانح کربلا ص ۳۰)

یہ ہے جذبہ محبت اہل بیت کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ برملا اظہار فرما رہے ہیں، اہلِ بیت کی عظمت کو دل و جان سے تسلیم فرماتے ہیں چنانچہ حضرت امام حُسین علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنا غلام زادہ کہہ دیا تو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر شکایت کی کہ حُسین بن علی علیہ السلام نے مجھے یُوں کہا ہے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ! جاؤ ان سے لکھوا کر لاؤ۔

آپ کے صاحبزادے گئے کہ میں لکھوا کر لاؤں گا اور ابا جان ایکشن لیں گے۔

جب لکھوا کر لائے تو آپ نے فرمایا بیٹا ! جب میں اس دنیا سے جاؤں تو یہ امام حُسین کا لکھا ہوا میری قبر میں رکھ دینا۔

سبحان اللہ! کیا محبت ہے، کیا عشق ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہل بیت سے۔ اگر آج کوئی بدتمیز یہ کہے کہ معاذ اللہ وہ اہل بیت سے لڑتے تھے۔ انہوں نے اہل بیت کو تنگ کیا تو یہ بات بکواس سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آل پاک کو اپنی جان سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

حضور کی قرابت سے عقیدت

حدیث زہری سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی اعراق سے

Marfat.com

جزیہ یا خمس غنیمت آتا۔ آپ بنی ہاشم کے ہر غیر شادی شدہ شخص کی شادی کرتے اور غُلام سے محروم شخص کو غُلام سے نواز دیتے تھے اسے ابن البختری رزاز نے روایت کیا ہے۔

(ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ ج ا ص ۱۳۷)

حسنین کی خُوشی میں خُوشی

حدیث محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے جُبّے آئے آپ نے مہاجرین وانصار میں تقسیم کئے جن میں سے کوئی بھی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام کے ناپ کا نہ نکلا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوراً حاکم یمن کو خط لکھا کہ ان کے ناپ کے دو جُبّے سلوا کر جو اسی طرح کے ہوں بھیج دیں۔

اُنہوں نے بھیج دیئے۔ آپ نے حسنین کریمین کو جُبّے پہنائے اور فرمایا جب تک ان دونوں نے کپڑا نہیں پہنا تھا مجھے دوسروں کے پہننے کی خوشی نہ تھی۔

(ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ ج ا ص ۱۳۷)

حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) منبر پر بیٹھے تھے میں (ایک بار بچپن میں) آیا اور منبر پر چڑھ گیا اور آپ سے کہا کہ میرے باپ کے منبر سے اُتر جاؤ اپنے باپ کے منبر پر جا کر بیٹھو !

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا کوئی منبر نہیں یہ کہہ کر مجھے اپنی جھولی میں بٹھا لیا میرے ہاتھ میں کنکر تھے جن سے میں کھیلتا رہا۔

جب آپ فارغ ہوئے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور کہا کہ بتلاؤ تمہیں یہ بات کس نے سکھلائی؟

میں نے کہا ! کسی نے نہیں سکھلائی۔

آپ نے کہا ! اے بیٹے اگر کسی دن تم ہمیں ڈھانپ لو (فرصت کے وقت آؤ اور ہمیں سارے کاموں سے بے نیاز کر کے ہم سے گفتگو کرو) تو بہتر ہو چنانچہ میں ایک دن آپ کے گھر گیا مگر آپ امیر معاویہ کے ساتھ علیحدگی میں مصروف گفتگو تھے۔

آپ کے بیٹے دروازہ پر کھڑے تھے جب ابن عمر دروازہ سے واپس لوٹ آئے تو فرمایا

Marfat.com

اے میرے بیٹے آپ ہمارے پاس نہیں آئے؟

میں نے کہا اے امیر المومنین ! میں تو گیا تھا مگر آپ معاویہ سے مصروف گفتگو تھے دروازے پر آپ کے بیٹے تھے جو واپس لوٹ آئے میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر آنے کی اجازت نہیں تو مجھے کب ہوگی تو میں پلٹ گیا۔

آپ نے فرمایا اے حسین (علیہ السلام) ! آپ کو میری اپنی اولاد سے بھی زیادہ اندر آنے کی اجازت ہے ہمارے سروں میں اللہ کے بعد تم لوگ ہی بسے ہو۔

(ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ ج ا ص ۱۴۷)

وظیفے کا سادات سے آغاز

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی ہیں کہ عُمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وظائف مقرر کئے اور مردم شماری ہوئی تو مشورہ لیا کہ سب سے پہلے کس کا وظیفہ مقرر کیا جائے آغاز کس سے کیا جائے؟

صحابہ کہتے ہیں ہم نے کہا یا اُمیر المومنین ! سب سے پہلے آپ اپنا وظیفہ مقرر کریں مگر آپ نے بنو ہاشم سادات کرام سے آغاز کیا اور امام حسن اور امام حسین کے لئے پانچ پانچ سو ماہانہ وظیفہ مقرر کیا ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مردم شماری کا کام حضرت ابی زید بن ثابت کے حوالے کیا اُنہوں نے پوچھا آغاز کس سے کیا جائے؟ آپ نے فرمایا ! نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے۔

تیسری روایت میں ہے کہ صحابہ کہتے ہیں ہم نے کہا آپ اپنی ذات سے آغاز کریں کیونکہ آپ امام ہیں۔

آپ نے فرمایا ! نہیں میں امام نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام ہیں اس لئے اُن کے خاندان سے آغاز کیا جاتا ہے پھر جو درجہ بدرجہ رشتے دار ہو۔

(ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ ج ا ص ۱۵۷)

Marfat.com

عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہٗ اور عظمتِ اہلِ بیت

خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اہلِ بیتِ اطہار کے ساتھ خصوصی محبت واِرادت رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے عہدِ خلافت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہزادگانِ رسول کے ساتھ بہت محبّت اور عقیدت کا اظہار فرماتے، شہزادگانِ رسول، امامین کریمین امام حسن و حسین علیہما السلام بھی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبّت فرماتے۔

اُن کی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبّت کا اظہار دیکھنا ہو تو تاریخ کے اُن اوراق کو ملاحظہ کریں جن میں لکھا ہوا ہے کہ جس وقت بلوائیوں نے مدینہ طیبہ پر حملہ کیا تو اُس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر بلوائیوں کو روکنے کے لئے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر شہزادگانِ رسول حضراتِ حسنین کریمین علیہما السلام کھڑے رہے اور کسی کو دروازہ کے راستے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اہلِ بیتِ رسول کے لئے ہدیہ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دُعا فرمانے کا واقعہ اِس طرح ہے کہ آلِ محمد کو مسلسل چار روز تک کچھ کھانے کو نہ مِلا یہاں تک کہ ہمارے بچوں نے بھی کچھ نہیں کھایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا !

یاعائشة هل اصبتم بعدی شیئا ؟

اَے عائشہ ! کیا میرے بعد تمہیں کوئی چیز پہنچی ؟

مَیں نے کہا ! کہاں سے۔

اگر اللہ عزّوجل آپ کے ہاتھ پر نہ بھیجے۔

پھر آپ نے وضو فرمایا اور تشریف لے گئے اور ایک مرتبہ ایک جگہ اور ایک مرتبہ دوسری

Marfat.com

جگہ نماز پڑھ کر دُعا فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ! پھر دن کے آخری وقت عثمان آئے اور اجازت طلب کی تو مَیں نے سوچا کہ اس سے پردہ رکھوں۔ پھر مَیں نے کہا یہ شخص مکا شیرِ صحابہ سے ہے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے پاس بھیجا ہی اس لئے ہو اس کے ہاتھوں بہتری ہو جائے تو مَیں نے اسے کہا ! اجازت ہے۔

اُس نے کہا اَمّی جان ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں ہیں ؟

مَیں نے کہا بیٹا ! آلِ محمد نے چار روز سے کچھ نہیں کھایا۔

اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے، تو آپ کو جو گفتگو ہوئی بتا دی۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں ! کہ عثمان بن عفان رونے لگے اور کہا دُنیا کے لئے پسندیدگی نہیں، پھر کہا، اے اُم المومنین ! آپ پر جو بیتی ہے اس کا تذکرہ آپ نے مجھ سے اور عبدالرحمٰن بن عوف اور ثابت بن قیس سے کیوں نہ کیا جو لوگوں میں زیادہ مال والے ہیں۔

پھر عثمان چلے گئے اور ہمارے ہاں ایک اونٹ پر آٹا، ایک اونٹ پر گندم، ایک اُونٹ پر کھجوریں اور تین سو درہم نقد بھیج دیئے۔

پھر روٹیاں اور بہت سا شوربہ بھیجا اور کہا کہ آپ لوگ کھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کھانا تیار کریں یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئیں۔

ثم اقسم علیٰ ان یکون مثل ھٰذا الا علمتہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا !

یا عائشۃ ھل اصبتم بعدی شیئا ؟

یعنی اے عائشہ! کیا میرے بعد تمہیں کوئی چیز پہنچی ہے ؟

مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ جانتے ہیں کہ جب آپ گھر سے تشریف لے گئے تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی اور آپ جانتے ہیں کہ اللہ عزوجل کبھی آپ کا سوال رد نہیں فرماتا۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا ! تمہیں کیا پہنچی ہے ؟

مَیں نے کہا ! ایسے اور ایسے ایک اونٹ کا بوجھ آٹا اور ایک اونٹ کا بوجھ گندم اور ایسے اور ایسے ایک اونٹ کا بوجھ کھجوریں اور تین سو درہم کی تھیلی اور مصفّا کھال اور روٹیاں اور بہت سا شوربہ

آپ نے فرمایا ! یہ سامان کس نے بھیجا ہے ؟

مَیں نے کہا ! عثمان بن عفان نے۔ اور بتایا کہ عثمان ہمارے حال پر رو پڑے تھے اور دُنیا کی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ! کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سُنا تو بیٹھنے کی بجائے مسجد میں تشریف لے گئے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر تین مرتبہ فرمایا!

اَللّٰھم قد رضیت عن عثمان فارض عنہ۔

یعنی الٰہی ! میں عثمان سے خُوش ہوں تُو اس سے خوش ہو جا۔

اِس روایت کی تخریج حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اربعین میں کی۔

(ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ مبشرہ ترجمہ علّامہ صائم چشتی، ص ۷۳ تا ۷۶)

زِرہ خرید کر ہدیہ کر دی

جب حضرت علی علیہ السلام کا نکاح شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کے ساتھ طے پایا تو حق مہر کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر حضرت علی نے زِرہ فروخت کرنے کا اِرادہ فرمایا تو اُسے امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید اتھا۔

اور ایک روایت کے مطابق حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اسے چار صد اسی درہموں میں خرید اتھا اور وہ زرہ انتہائی مضبوط اور اعلیٰ قسم کی تھی اور تلوار اس پر قطعاً اثر نہ کرتی تھی۔

جب زِرہ کی قیمت ادا کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضرت علی علیہ السلام سے کہا اے ابا الحسن میرے لیے بہترین عمل یہ ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھنے کی بجائے آپ کو ہبہ شرعی کر دوں، شاہِ مرداں، شیر یزداں سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم چونکہ خود پیکرِ جود و سخا تھے اِس لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روشِ محبت کا مشاہدہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ زرہ قبول کر لی اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

Marfat.com

خدمت میں زراور زرہ دونوں چیزیں لے کر حاضر ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زراور زرہ دونوں چیزوں کے جمع ہو جانے کے متعلق استفسار فرمایا تو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مَن وعَن تمام قصہ بیان کر دیا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ واقعہ سماعت فرمانے کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔

دوسری روایت میں ہے! جناب علی علیہ السلام کی زرہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار سو اسی درہم کی خرید کر وہ آپ کو دوبارہ ہدیہ کے طور پر دے دی اور اس رقم سے خوشبو اور چھوہارے منگوانے کے بعد جو رقم بچی وہ اِس ولیمہ میں شامل تھی، اگرچہ صحابہ کرام کا اپنی طرف سے سامان خورد ونوش جمع کرنا بھی درست اور ثابت ہے۔

(شہزادیٔ کونین ص ۲۲۷) (طبقات ابن سعد)

(مشکل کشاء از علامہ صائم چشتی جلد اول ص ۳۰۳)

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے شاہ فارس کی دو شہزادیاں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو عطا فرما دیں۔

(امام اعظم ابو حنیفہ اور اہلِ بیت ص ۲۷)

Marfat.com

عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اور محبّتِ اہلِ بیت

ایک بار ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مچھّر کا خون جو کپڑے سے لگ جاتا ہے اُس کا کیا حکم ہے۔ فرمایا ! ان کو دیکھو (ان لوگوں نے) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے کو تو شہید کر ڈالا اور مچھر کے خون کا سوال کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف کتاب المناقب الحسن والحسین)

حضرت اُبو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عظمت اہلِ بیت

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے دونوں پاؤں سے اپنے کپڑے کے کونے پر خاک جھاڑی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا! یا ابو ہریرہ ! یہ کیا کرتے ہیں ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی! حضور مجھے معاف کیجئے واللہ جتنے آپ کے مراتب میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو وہ آپ کو کندھوں پر اُٹھائے پھریں۔

(اظہار السعادت بحوالہ فضائلِ اہل بیت صفحہ ٦٦)

ایک دن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملے اور کہا کہ ذرا کپڑا اہٹایئے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بوسہ دیا تھا وہیں میں بھی بوسہ دوں گا، چنانچہ انہوں نے امام حسن علیہ السلام کے پیٹ پر بوسہ دیا (جہاں پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا تھا)

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۷)

(صحابہ کا عشق رسول صفحہ ۱۵۱)

Marfat.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عشقِ اہلِ بیت

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں ان کا ہر فعل ہر قول محبت رسول سے سرشار تھا۔

آپ کو اہلِ بیت اطہار سے اس حد تک عشق ومحبت اور عقیدت تھی کہ ہر معاملے میں اہلبیت کی اطاعت میں کوشاں رہتے اور اہلِ بیت کے حکم کو مقدم رکھتے چنانچہ جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال باکمال ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسی غمِ ہجر میں مدینے کو چھوڑ کر ملک شام کے شہرِ حلب چلے گئے۔ ایک سال کے بعد آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ سے فرمایا کہ اے بلال! تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑا کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ خواب دیکھ کر لبیک یا سیّدی، اے آقا غلام حاضر ہے کہتے ہوئے اُٹھے اور اسی وقت اونٹنی پر سوار ہو کر مدینے چل پڑے۔ رات دن برابر چل کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے حضرت بلال سیدھے مسجد نبوی پہنچے اور حضور کو ڈھونڈا مگر حضور کو نہ دیکھا پھر حجروں میں تلاش کیا جب وہاں نہ ملے تب مزار انوار پر حاضر ہوئے اور رو کر عرض کیا یا رسول اللہ ! حلب سے غلام کو یہ فرما کر بلایا کہ ہم سے مل جاؤ اور جب بلال زیارت کے لئے حاضر ہوا تب آپ زیارت کیوں عطا نہیں فرما رہے

حضرت بلال روتے روتے بیہوش ہو کر قبرِ انور کے پاس گر گئے بہت دیر میں جب آپ کو ہوش آیا تو لوگ قبر انور سے اُٹھا کر باہر لائے اس عرصہ میں بلال کے آنے کا سارے مدینہ میں غُل ہوا اہلِ مدینہ کہنے لگے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذان سناتے تھے۔ ہمیں بھی زمانہ نبوی کی اذان سنایئے۔

بلال فرمانے لگے دوستو! یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیوی زندگی میں اذان دیتا تھا تو جس وقت اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے آنکھوں سے دیکھ لیتا تھا۔

Marfat.com

اب بتاؤ کہ کسے دیکھوں گا ؟ مجھے اس خدمت سے معاف رکھو۔

ہر چند لوگوں نے اصرار کیا، مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے انکار ہی کیا بعض صحابہ کی یہ رائے ہوئی کہ بلال کسی کا کہنا نہیں مانیں گے تم کسی کو بھیج کر حضرت حسن و حُسین علیہما السلام کو بلالو اگر وہ آکر بلال سے اذان کی فرمائش کریں گے تو بلال ضرور مان جائیں گے۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے بلال کو عشق ہے یہ سُن کر ایک صاحب جا کر امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو بلا لائے۔

حضرت حُسین علیہ السلام نے آکر بلال کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بلال!

آج ہمیں بھی وہی اذان سنا دو جو ہمارے نانا جان کو سنایا کرتے تھے۔

حضرت بلال نے حضرت امام حُسینؑ کو گود میں اُٹھا کر کہا! تم میرے محبوب کے ٹکڑے ہو، نبی کے باغ کے پھول ہو جو کچھ تم کہو گے منظور کروں گا تمہیں رنجیدہ نہ کروں گا کہ اس طرح حضور کو مزار میں رنج پہنچے گا اور پھر فرمایا حُسین مجھے لے چلو جہاں کہو گے اذان کہوں گا۔

حضرت امام حُسینؑ نے حضرت بلال کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو مسجد کی چھت پر کھڑا کر دیا۔

بلال نے اذان کہنا شروع کی۔ اَللّٰہُ اکبر اَللّٰہُ اکبر مدینہ منورہ میں یہ وقت عجب غم اور صدمہ کا وقت تھا۔

حضور کو وصال فرمائے ہوئے ایک زمانہ نہ ہوا تھا۔ آج مہینوں کے بعد اذانِ بلال کی آواز سن کر حضور کی دینوی حیات مبارکہ کا تصور بندھ گیا۔

بلال کی اذان سن کر مدینہ منوّرہ کے بازار گلی کوچوں سے لوگ آن کر مسجد میں جمع ہوئے، ہر ایک شخص گھر سے نکل آیا۔ پردہ والی عورتیں باہر آئیں اپنے بچوں کو ساتھ لائیں۔

جس وقت بلال نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا لرَّسُوْلُ اللہ منہ سے نکالا، جب حضور علیہ السلام نظر نہ آئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرط غم سے بے ہوش ہو گئے۔

(صحابہ کا عشق رسول ص ۱۸۸)

عزیزانِ گرامی!

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اہلبیتِ اطہار سے محبّت کو الفاظ میں کیسے بیان کیا جا سکتا ہے جنہوں نے حضرات حسنین کریمین کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا، اور اہل بیت اطہار کیلئے اپنی خواہشات

Marfat.com

کو قربان کیا۔ اہلِ بیت کی عظمت کے لئے اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کی اور اپنے آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کا نوکر سمجھا۔

آج اگر کوئی اپنے آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عاشق تو کہے لیکن اہلِ بیت اطہار سے بغض وعناد رکھے۔

سرکار مدینہ علیہ السلام کے گھرانے سے دشمنی کرے۔ تو وہ اپنے دعویٰ محبّت میں جھوٹا ہے،

جب تک اہل بیت سے محبت نہ کی جائے اس وقت تک صحابہ کرام کی محبت کا دم بھی نہیں بھرا جاسکتا اسی لئے کہ آؤ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدہ کو قبول کرلو۔

اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم سے محبّت کر کے اپنے دعوے میں سچے ہو جاؤ۔

مطالعہ کرو صحابہ کرام کی زندگیوں کا۔ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عشق دیکھو۔

حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت دیکھو۔

حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہ کی محبت دیکھو۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ رضی اللہ عنہ کا پیار دیکھو جنہوں نے مصائب برداشت کر لئے تکالیف برداشت کرلیں لیکن اہلِ بیت مُصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی محبّت اہلِ بیت دیکھو کی اپنی ساری زندگی خدمت اہلبیت کیلئے وقف رکھی۔

کملی والے آقا۔ والضحیٰ کے چہرے والے آقا حضرت محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اپنا ملک چھوڑا اور مدینہ طیبہ کی سرزمین مقدس میں آگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کی خدمت میں اپنی عمر صرف کردی اور حضور علیہ السلام سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اتنے خُوش ہوئے کہ آپ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے گھرانے کا فرد قرار دے دیا۔

چونکہ حضرت سلمان فارسی عمر میں ضعیف تھے اور جب حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے کام ہوتا یا حسنین کریمین علیہم السلام کو بلانا ہوتا تو دروازہ سیدۃ النساء العالمین پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہی جاتے۔

Marfat.com

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

ایک بار حضرت امام باقر علیہ السلام حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حجۃ الوداع کی کیفیت پُوچھنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اس وقت اگرچہ وہ طالب علمانہ اور نیاز مندانہ آئے تھے تاہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نہایت تپاک سے ان کا خیر مقدم کیا۔ پہلے ان کے سر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ان کے اوپر نیچے کے تسمے کھولے سینے پر ہاتھ رکھا اور مرحبا کہا پھر اصل مسئلہ پر گفتگو کرنے کی اجازت دی۔

(ابوداؤد کتاب المناسک بحوالہ صحابہ کا عشق رسول)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اہلِ بیت کی حمایت و نصرت میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے بہت سے صحابہ کرام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہمرکاب ہو کر جامِ شہادت نوش فرمایا۔ بعدازاں جب حادثہء کربلا رُونما ہوا تو صحابہ کرام اور اُن کے بیٹوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانوادہ کی حمایت و نصرت میں جامِ شہادت نوش کر کے اہلِ دُنیا کو یہ پیغام دیا کہ جب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانوادہ پر کوئی مصیبت آجائے تو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کرنا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلِ بیت رسول سے والہانہ محبّت کرتے تھے اِس لئے وہ لوگ جو محبتِ صحابہ کا نعرہ لگاتے ہیں اُنہیں چاہیے کہ صحابہ کرام کا طرزِ عمل بھی اختیار کریں اور اہلِ بیت رسول سے والہانہ محبت کر کے محبِ صحابہ ہونے کا ثبوت پیش کریں اگر صحابہ کا نعرہ لگا کر محبت کا دعویٰ کرتے رہو گے تو نہ صحابہ تم سے خوش ہوں گے نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوں گے اور نہ ہی اللہ تم سے راضی ہوگا۔

صحابہ نے سکھائی ہے محبّت آلِ اطہر کی
کرو تسلیم اُن کی بات گر اُن سے محبت ہے
صحابہ کے عمل کو ماننا مقصودؔ ہے لازم
یہی راہِ صداقت ہے یہی راہِ عقیدت ہے

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت

اور

اولیاء، علماء و محدثین

Marfat.com

فرض ہے آلِ محمد کی محبّت فرض ہے
ہم پہ یہ مقصود پیارے مُصطفٰے کا قرض ہے

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار سے محبت وموڈّت کرنا ہر مومن کے لئے لازم ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نور کی عزّت وتوقیر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا اور اُمتِ مُسلّمہ کو یہ پیغام دیا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کو کبھی نہ بھولنا اِس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اُن کے پیشِ نظر اللہ تبارک وتعالیٰ کے نازل کردہ احکام بھی تھے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ مقدسہ بھی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدّس جماعت کے بعد اصلاحِ اُمّت کا فریضہ تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تبع تابعین کے سپرد ہوا اور انہوں نے اپنے اپنے عہد میں قرآن اور حدیث کے احکامات جو اہلِ بیتِ رسول علیہم السلام کے حوالہ سے اُن تک پہنچے تھے انہوں نے اہلِ اسلام پر پیش کر دیئے۔

تابعین اور تبع تابعین کی مقدس جماعتوں کے بعد یہی فریضہ مُحدثّین اور اولیاء کاملین کے سپرد ہوا اور انہوں نے لوگوں کو اِس بات سے آگاہ رکھا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاندان اپنے شرف وکرامت اور طہارت وپاکیزگی، عزت ووقار میں ہر لحاظ سے منفرد ہے اور اِس خاندان کے افراد کی توقیر تمام مومنین مومنات پر لازم ہے۔

اِس باب میں ہم نے عُلماء ومحدثین اور اولیاء کاملین کے فرمودات جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں اہلِ بیت رسول سے محبت وموڈّت کا حق ادا کیا ہے۔

Marfat.com

عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تبع تابعین میں سے ہیں اِن کے دورِ خلافت کو امن و سکون اور عین خلافت راشدہ کے دور کا عکس قرار دیا گیا ہے بنواُمیہ سے ہونے کے باوجود انہوں نے ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے حُسنِ سلوک اور مودّت کا رشتہ قائم رکھا جو اُن کے پہلے حکمرانوں میں نظر نہیں آتا۔ اب آپ اُن کے اہلِ بیت رسول کے ساتھ حُسنِ سلوک اور محبّت کے واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

عن يزيد بن عمر بن مورق قال: كنت بالشام و عمر بن عبد العزيز يعطى الناس، فتقدمتُ إليه فقال لى: ممن أنتَ؟ قلت: مِن قريش، قال: مِن أى قريش؟ قلتُ: مِن بنى هاشم، قال: مِن أى بنى هاشم؟ قال: فسكتُ. فقال: مِن أى بنى هاشم؟ قلتُ: مولى علىّ، قال: مَن علىّ؟ فسكتُ، قال: فوضع يده على صدرى و قال: و أنا و اللهِ مولى علىّ بن أبى طالب عليه السلام، ثم قال: حدثنى عدة أنّهم سمعوا النبى صلى الله عليه وآله وسلم يقول: مَن كنتُ مولاه فعلىّ مولاه، ثم قال: يا مزاحم! كم تعطى أمثاله؟ قال: مائة أو مائتى درهم. قال: إعطه خمسين ديناراً، وقال ابن أبى داؤد: ستين ديناراً لولايته علىّ بن أبى طالب رضى الله عنه، ثم قال: ألحق ببلدك فسيأتيك مثل ما يأتى نظراءك.

یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں

Marfat.com

نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پُوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غُلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیل کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (100) یا دوسو (200) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: ''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (50) دینار دے دو، اور ابنِ ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (60) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیل کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔

(ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 364:5)

(ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 233:48۔127:69)

(ابن اثیر، اسد الغابہ في معرفۃ الصحابہ، 427:6، 428)

اَولادِ رسول کے بارے میں کیا گمان ہے

ایک دن حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی آپ نے اُسے اپنی جگہ بٹھایا اور خود اُس کے سامنے بیٹھے اور اُس کی ہر حاجت پوری کی۔

عمر بن عبدالعزیز کا یہ سلوک حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کی بیٹی کے

Marfat.com

ساتھ ہے تو آپ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور ذرّیت کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے۔

(لطائف المنن ص ۵۷۹)

ایک واعظ کا بیان

ایک دفعہ ایک واعظ نے اہل بیت کرام کی خُوب مدح وثناء کی اور اُن کے فضائل ومحاسن بیان کئے۔ حتٰی کہ سورج غروب ہونے لگا۔

وہ سورج کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا !

لا تغربی یا شمّس حتٰی ینقضی مدح لآل محمدٍ
ولنسله و اثنی عنا نك ان اردتی ثناء هم انسیت اذ کان
الوقوف لاجله ان کان للمولا وقوفك فلیکن هٰذا الوقوف
لفرعه ولنجله

اے سورج غروب نہ ہو حتٰی کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی نسل کی مدح اور ثناء پوری ہو جائے۔ اگر ان کی ثناء چاہتا ہے تو اپنی لگام تھام لے۔ کیا تو یہ بُھول گیا ہے جب ان کے لیے ٹھہرا کرتا تھا۔

اگر تُو حضرت امیر امومنین کے لیے ٹھہر گیا تھا تو اَب ان کی اولاد کے لیے بھی ٹھہرنا چاہیے۔

اس کے فوراً بعد سُورج طلوع ہو گیا۔ اس مبارک مجلس میں بہت محبت اور سرور حاصل ہوا۔"

ابوالفضل واعظ کا فرمان

حب آل النبی خالط عظمی وجرح فی مفاصلی فاعذرونی انا
والله مغرم لبهوا هم علّلونی بذکرهم علّلونی

آلِ نبی کی محبت میری ھڈیوں سے مل گئی ہے۔ اور میرے جوڑوں میں سرائت کر گئی ہے۔ لہٰذا مجھے معذور سمجھو۔ اللہ کی قسم میں اُن کی محبت میں مبتلا ہوں،، اُن کا ذکرِ خیر کر کے مجھے خوب تسلّی دو۔

Marfat.com

ابنِ وَردی کا کلام

یا اھل بیت النبی من بذلت فی حبّکم روحه، فما غبنامن جاء کم یطلب الحدیث له قولوا لنا البیت والحدیث لنا

اے اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس شخص کی روح تُمہاری محبت میں قُربان ہوگئی پس ہم خسارے میں نہ رہے۔ جو شخص تُمہارے پاس حدیث کی طلب کو آئے تُم اُسے کہو ! ہمارا گھر ہے اور ہماری حدیث ہے۔

عُمر بن عبدالعزیز کا فرمان

ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنھما کسی ضروری کام کے لیے تشریف لائے تو حضرت عُمر بن عبدالعزیز نے کہا !

حضور اگر میرے متعلّق کوئی کام ہوا کرے تو مجھے پیغام بھیج دیا کریں میں خود حاضر ہو جایا کروں گا۔ یا پھر آپ لکھ کر بھیج دیا کریں۔ مجھے شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو میرے دروازہ پر کھڑا دیکھے۔

Marfat.com

اِمام مالِک رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئمہ اہلسنّت میں سے ہیں آپ سے فقہ مالکی منسوب ہے آپ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشقِ صادق تھے آپ اِس لئے مدینہ طیبہ سے حج کے لئے بھی سفر نہ کرتے کہ کہیں اُنہیں مدینہ طیبہ کے علاوہ موت نہ آجائے۔

آپ اُن مُحدّثین میں شامل ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مجموعہ ہائے احادیث کی ترتیب کا کام کیا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ اُن کی حیاتِ طیبہ سے اُن کی سادات سے وابستگی کا یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

جب جعفر بن سُلیمان نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زدوکوب کیا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی لوگ آپ کے پاس آئے تو ہوش میں آنے پر آپ نے انہیں فرمایا کہ تم گواہ رہو کہ میں نے زدوکوب کرنے والے کو معاف کر دیا آپ سے پوچھا گیا کہ کس لئے ؟

فرمایا ! مجھے خوف ہوا کہ میں فوت ہو جاؤں تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہو تو شرماتا ہوں کہ آپ کی آل میں سے کوئی میری وجہ سے آگ میں داخل ہو۔ پھر جب منصور والی ہوا تو اس نے طلب کیا کہ آپ اس سے اس کا قصاص لے لیں۔ آپ نے پناہ بخدا۔ واللہ ! میں نے ہر کوڑا جو میرے جسم سے اٹھایا گیا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت کی وجہ سے اسے معاف کر دیا۔

اِمام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شرف (سیّدزادہ ہونے) کا جھوٹا دعویٰ کرے اسے شدید زدوکوب کیا جائے پھر اس کی شہرت کی جائے اور اسے طویل مدت تک قید میں رکھا جائے حتیٰ کہ ہمارے لئے اس کی توبہ ظاہر ہو کیونکہ یہ اس کی طرف سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق کا استخفاف ہے۔ اور اس کے باوجود آپ اس کی تعظیم کرتے تھے جس کے نسب میں طعن کیا جاتا اور فرماتے شاید وہ نفس الامر میں سیّدزادہ ہو۔

بعض علماء نے فرمایا کہ سیدزادہ جب محرمات کا ارتکاب کرے تو اس کی تعظیم نہ کی جائے

Marfat.com

جبکہ عظیم علماء نے اس کی مخالفت کی اور فرمایا کہ سیّد زادے کی تعظیم اس وجہ سے مطلوب ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں گرچہ خطا کار ہو۔ علی الخصوص اگر یہ خطائیں اس سے حاکم شرعی کے ہاتھ پر ثابت نہ ہوں۔ صرف بعض حاسدوں نے اس سے مشہور کر رکھی ہوں۔ جیسا کہ اکثر آج عام لوگوں کی عادت ہے۔ کوئی قلیل ہی ہے جس سے ایسی چیز ثابت ہو جو حد واجب کرے کیونکہ بعض معاصی در پردہ ہوتے ہیں جن کا اِرتکاب لوگ اپنے گھروں میں کرتے ہیں جبکہ دروازوں پر تالے پڑے ہوتے ہیں۔

(لطائف المنن)

Marfat.com

اِمام شافعی رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار محدثین کے سرخیل سمجھے جاتے ہیں اکثر بڑے بڑے محدثین آپ کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔صحاح ستّہ میں شامل کتبِ احادیث اکثر شوافع محدّثین کی مرتب و مدوّن کردہ ہیں۔جس سے امام شافعی کے مقام ومرتبہ کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلِ بیت سے محبّت ضرب المثل ہے جہاں بھی محبین اہلِ بیت کا ذکر ہوتا ہے وہاں امام شافعی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور کیا جاتا ہے۔آپ محبت و مودّتِ اہلِ بیت میں مستغرق تھے اسی بناء پر آپ پر رفض کی تہمت لگائی گئی۔

ہمارے عہد میں بھی اہلِ بیت اطہار کا ذکر کرنے والوں اور اُن سے محبت اور موّدت کا اعلان کرنے والوں پر یہی تُہمت لگائی جاتی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خانوادۂ نور سے بغض رکھتے ہیں۔

امام شافعی کی محبتِ اہلِ بیت کے حوالہ سے چند عبارات پیشِ خدمت ہیں۔

فصول المہمہ میں ہے کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ بیت کے ساتھ محبت کی تصریح کی کہ وہ اہلِ بیت کے ساتھیوں میں سے ہیں۔اور ان کو اس کلام میں مطعون کیا گیا۔تو انہوں نے جواب میں فرمایا !

اذا نحن فضلنا علینا فاننا روافض بالتفضیل عند
ذی الجھل و فضل ابی بکر اذا ما ذکر تہ رمیت بنصب
عند ذکری للفضل فلا زلت ذا رفض و نصب کلاھما
لجھما حتٰی اوسد فی الرمل

جب ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فضیلت دیں تو اس تفضیل کے باعث جاہل لوگوں کے نزدیک ہم رافضی ہیں اور جب میں ابوبکر کی

Marfat.com

فضیلت کا ذکر کروں تو اُن کی فضیلت ذکر کرتے وقت مُجھے نصب کہا جاتا ہے۔ میں دونوں کی محبّت کے باعث ہمیشہ صاحبِ رفض اور صاحبِ نصب رہوں گا۔ حتیٰ کہ میں ریت میں مدفون ہوجاؤں گا۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی کے مناقب میں تصنیف کتاب میں ذکر کیا کہ امام شافعی سے دریافت کیا گیا کہ لوگ اہل بیت کی منقبت یا فضیلت سُننے سے گریز کیوں کرتے ہیں ؟ اور جب کسی کو اُن کی فضیلت بیان کرتے سُنیں تو کہتے ہیں کہ یہ حد سے زیادہ تجاوز کرتا ہے۔ اور یہ رافضی ہے۔؟

تو امام نے جواب دیا !

اذا فی مجلسٍ نذکر علیاً وسبطیه و فاطمة الزکیة یقال
تجاوزوا یا قوم هٰذا فهٰذا من حدیث الرافضیة برئت الی
المهین من اناسٍ یرون الرفض حبّ الفاطمیة

جب ہم کسی مجلس میں حضرت علی اور اُن کے دونوں شہزادوں اور فاطمہ طاہرہ کا ذکر کریں تو کہا جاتا ہے،، اَے قوم ! یہ حد سے بڑھ گئے ہیں اور یہ رافضیوں کی باتیں ہیں۔ خُداوندِ قدوس کے حضور میں ان لوگوں سے بری الذّمہ ہوں جو سیّدہ فاطمہ کی محبت کو رفض گمان کرتے ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ! آج بھی یہی ہو رہا ہے جو اہلِ محبّت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کا ذکر کرتا ہے اس پر طعن کیا جاتا ہے چھوڑو جی یہ تو شیعہ ہے حالانکہ ان لوگوں کے دل حُبِ اہلِ بیت سے خالی ہوتے ہیں۔

قالوا ترفضت قلت کلا ما الرفض دینی ولا عتقادی
لکن تولیت غیر شرك خیر امام وخیر هادی ان کان حب
الولی رفضاً فاننی ارفض العباد

لوگ کہتے ہیں تو رافضی ہوگیا ہے؟

میں کہتا ہوں ! ہرگز نہیں میرا دین رفض نہیں اور نہ ہی یہ میرا عقیدہ ہے۔ لیکن کسی شک و شُبہ کے بغیر میں بہتر امام اور بہتر ہادی سے محبّت کرتا ہوں۔ اگر ولی سے محبّت رفض ہے تو میں یقیناً سب سے بڑا رافضی ہوں۔

Marfat.com

نیز امام شافعی نے فرمایا !

یا راکبا قِف بل محصب من منیٰ
واهتف بقاعد خیفها والناهض

سحرًا اذا فاد الحجیج الیٰ منیٰ
فیضاً کملتطم الفرات الفائض

ان کان رفضاً حبّ آل محمد
فلیشهد الثقلان انی رافضی

یا آلِ بیت رسول اللّٰه حبکم
فرض من اللّٰه فی القرآن انزله

یکفیکم من عظیم الفخر انکم
من لم یصل علیکم لا صلاۃ له

اَے سوار منیٰ کی وادی مُحصب میں ٹھہر جا اور خیف منیٰ کے رہنے والوں اور صبح کے وقت چلنے والوں کو آواز دو۔ جب کہ حاجی منیٰ کی طرف جانے لگیں جیسے دریائے فرات موجزن ہے۔ اگر محمد مصطفیٰ کی آل کی محبّت رفض ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں،،

اے اللہ کے رسول کی اہلِ بیت قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی محبّت فرض کی گئی ہے۔ آپ لوگوں کے لئے یہی افتخار کیا کم ہے کہ جو شخص آپ لوگوں پر درود نہ بھیجے اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

(طبقات امام سبکی بحوالہ الشرف المؤبد لآلِ محمد صفحہ ۲۴۳)

ابوالحسن بن جبیر کا فرمان

احب النبی المصطفیٰ و ابن عمه وعلیا وسبطیه وفاطمة

Marfat.com

الزاهراء همو اهل بیت اذهب الرجس عنهموا واطلعهما
فق الهدیٰ انجماً زهرا موالا تهم فرض علیٰ کل مسلم و
حبهموا سنی الذخائر للا خریٰ وما انا للصا حب الکرم
بمبغض فانی اریٰ البغضاء فی حقهم کفرًا همو جاهدوا فی
الله حق جهادہ وهم نصروادینا لهدیٰ بالظبا نصرًا علیهم
سلام الله ما دام ذکر هم لدیٰ الملاء الا علیٰ واکرم به
ذکرًا

میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے چچا کے بیٹے علی اور دونوں شہزادوں اور سیّدہ خاتونِ جنّت سے محبّت کرتا ہوں، وہ اہل بیتِ کرام ہیں ان سے رجس دور کر دی گئی ہے اور اُن کو ہدایت کے کناروں میں روشن ستارے ظاہر کیا گیا ہے۔

ان سے دوستی کرنا ہر مُسلمان پر فرض ہے۔ان کی محبّت آخرت کے لیے روشن ذخیرے ہیں۔

میں صحابہ کرام کے ساتھ کبھی بُغض نہ کروں گا کیونکہ ان سے بُغض رکھنے کو کُفر سمجھتا ہوں۔انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا اور انہوں نے گرم جوشی سے دینِ ہدایت کی مدد کی ہے جب تک فرشتوں میں ان کا ذکر ہوتا رہے ان پر اللہ کی سلامتی ہوتی رہے۔ان کا ذکر کیا ہی معزّز و مکرّم ہے۔

بعض نے کہا

هم العروۃالوثقیٰ لمعتصم بها مناقبهم جأت
بوحیٍ وانزل مناقب فی الشوریٰ وفی هل اتیٰ اتت فی سورۃ
احزاب یعفها التالی وهم آلِ بیت المصطفیٰ فوداد هم
علیالناس مفروضبحکم واسجالٍ

جو کوئی ان کا دامن تھامے وہ اس کے لیے مضبوط قبضہ ہیں۔ان کی خُوبیاں جبرائیل اور قرآن نے ذکر کی ہیں۔

ان کے محاسن سورۂ شوریٰ اور سورۂ دہر میں مذکور ہیں۔اور سورۂ احزاب پڑھنے والا اُن کو

Marfat.com

جانتا ہے۔ وہ آلِ بیتِ مصطفیٰ ہیں۔ ان کی محبت حکماً لوگوں پر فرض وواجب ہے۔

اہلِ بیت سے دوستی اور محبّت

هم اقوم من اصفاهم الود مخلصاًتمسك فی اخراہٗ
بالسبب الاقویٰ هم القوم فاقواالعلمین مناقباً
محاسنهم تجلیٰ و اثارهم تروىٰ موالاتهم فرض وحبهم
هدًی وطاعتهم وودودهم تقوٰی

وہ ایسے نفوس قدسیہ ہیں جس نے ان سے محبت کی وہ قیامت میں مضبوط رسی کو ہاتھ میں لیے ہوگا۔ ان حضرات کے محاسن ساری کائنات سے فائق ہیں۔ ان کے محاسن روشن ہیں اور آثار مشہور ہیں۔ ان سے دوستی فرض اور انکی محبت ہدائت ہے۔ ان کی محبت فرمانبرداری اور ان کی محبت تقویٰ ہے۔

اِمام شافعی کا فرمان

آلِ نبی ذریعتی وهما الیه وسیلتی ارجو بهم اعطیٰ غداً بید
الیمین صحیفتی

آلِ نبی میرا ذریعہ نجات ہے۔ اور وہی اللہ کے حضور میرا وسیلہ ہیں۔ ان کے باعث اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے دائیں ہاتھ میں صحیفہ دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جیسی معتبر اور مستند شخصیت کی قرآن وحدیث سے پیش کی گئی شانِ اہلِ بیت میں یہ اسناد اور اُن کے اقوال کو دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ متقدمین علمائے حدیث کا عقیدہ کس قدر پاکیزہ اور اُن کے حضور کے اہلِ بیت سے محبت کس قدر روشن تھی کہ انہیں کسی بے دین اور گمراہ شخص کے کسی فتویٰ کا کوئی خوف نہ تھا بلکہ وہ ایسے لوگوں کو مطلع کرتے رہے ہیں کہ اپنے عقیدہ کو درست رکھو تاکہ فلاح حاصل کرسکو۔

Marfat.com

اِمام اَبُوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

امام موفق علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں ! ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حج پر گئے، آپ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو محمد بن علی بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ ملے اور کہا تم وہی ابوحنیفہ ہو جس نے ہمارے دادا کے مذہب کو قیاس میں بدل دیا ہے۔

آپ نے عرض کی ! معاذ اللہ، میں کون ہوتا ہوں ایسی جرأت کرنے والا۔

امام باقر نے فرمایا ! تحقیق سے ثابت کرو کہ تم واقعی قیاس سے احادیث کو نہیں بدلتے،

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ! حضور آپ اپنی مجلس میں شان بان کے ساتھ تشریف رکھیں میں حاضر ہو کر دوزانو بیٹھ کر وضاحت کرتا ہوں، میری نگاہ میں آپ نائب رسول ہیں اور میں آپ کی مجلس میں ویسے ہی حاضری دینا چاہتا ہوں جیسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک غلام حاضر ہوتا ہے۔

سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ اپنی پوری شان سے مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ دوزانو ہو کر سامنے بیٹھے اور عرض کی، حضور ! تین گذارشات کرنا چاہتا ہوں، آپ مجھے ارشاد فرمائیں۔ مرد کمزور ہے یا عورت ؟

حضرت امام باقر نے فرمایا ! عورت۔

آپ نے عرض کی ! پھر وراثت میں عورت کا کتنا حصہ ہے ؟

فرمایا ! عورت کو ایک حصہ اور مرد کو دو حصہ ملیں گے۔

آپ نے عرض کی ! حضور، آپ کے دادا جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں یہی فیصلہ ہے، اگر میں اس وراثت کا فیصلہ قیاسی یا عقلی کرتا تو کمزور کو دو حصّے دیتا اور مضبوط کو ایک حصہ مگر میں تو حدیث رسول کا پابند ہوں۔

پھر عرض کی حضور ! بتایئے کہ نماز افضل ہے یا روزہ ؟

فرمایا ! نماز۔

آپ نے عرض کی ! اگر میں قیاس سے فیصلہ کرتا تو جو عورت حیض سے پاک ہوتی ہے

Marfat.com

اسے حکم دیتا کہ وہ قضا شدہ نمازیں لوٹائے اور اسے روزے معاف کرا دیتا۔

پھر آپ نے عرض کی حضور ! یہ بتایئے کہ پیشاب زیادہ پلید ہے یا منی ؟

فرمایا ! پیشاب زیادہ پلید ہے۔

آپ نے عرض کی ! اگر میں قیاس کرتا تو پیشاب کرنے والے کو غسل کرنے کا حکم دیتا اور محتلم یا جنبی کو صرف وضو کرنے کو کہتا۔

یہ باتیں سُن کر حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور نہایت لطف و کرم سے پیش آئے۔

(اہلِ بیت اور امام ابوحنیفہ ص ۵۳)

اِمام جعفر صادق کے شاگرد

آج ہر سُنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مشکور رہے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیت کو علوم و حقائق سے بہرہ مند فرمایا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا جناب آپ کی عمر کتنی ہے ؟

آپ نے فرمایا دو سال۔

اُس سوال کرنے والے نے حیرانگی سے کہا ؟ دو سال ؟

فرمایا ! ہاں کیونکہ دو سال مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت کے لئے مِلے اور میں آپ کی خدمت میں رہا اور آپ سے علم و فیض حاصل کیا اگر مجھے یہ دو سال نہ ملتے اور میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی جوتیاں سیدھی نہ کر پاتا تو ہلاک ہو جاتا۔

اتنا بڑا جملہ حضرت امام اعظم حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما کر ہم کو درس دیا کہ جو کچھ بھی ملتا ہے جس کو بھی ملتا ہے اہل بیت اطہار کے در اقدس ہی سے ملتا ہے۔

(کراماتِ اہلِ بیت ص ۲۷۰)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے !

بِاَنَّہٗ مَا رَاٰی اَعْلَمُ مِنْ جَعْفَرِ صَادِقٍ عَلَیْہِ السَّلَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنَّہٗ اَعْلَمُ الْاُمَّۃِ۔

Marfat.com

مَیں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے بڑے عالم
نہیں دیکھے بے شک وہ اُمت میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ کی اکثر روایات امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ان کو اہلِ بیت سے بہت پیار تھا وہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتے جاتے رہتے تھے، مسائل پوچھا کرتے تھے اور نہایت ادب کے ساتھ بات کرتے تھے ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کرتے۔

جَعَلْتُ فِدَاكَ يَابنَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لختِ جگر میں آپ پر قربان جاؤں۔ان سے حدیث بھی لی اور مدینہ منورہ میں قیام بھی کیا۔

حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ کے خروج میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کا ساتھ دیا وہ اس کے خروج کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ خروج حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غزوۂ بدر سے مطابقت رکھتا ہے۔کسی نے پوچھا کہ آپ عملی طور پر ساتھ کیوں نہ نکلے ؟ فرمایا ! لوگوں کی امانتیں میرے پاس تھیں، میں نے علی بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ میری طرف سے یہ امانتیں آپ رکھ لیں (تا کہ میں جہاد کر سکوں) لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔

(اہلِ بیت اور ابوحنیفہ ۶۴)

روایت ہے کہ سیدنا موسیٰ بن امام جعفر رضی اللہ عنہ نے جب امام موسیٰ بن امام جعفر نے امام ابوحنیفہ کو پہلی بار دیکھا تو آپ سے فرمایا ! کیا تم ہی ابوحنیفہ ہو ؟

عرض کی حضور ! مجھے ہی نعمان بن ثابت (ابوحنیفہ) کہتے ہیں۔اِس پر امام موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، حضور ! آپ نے مجھے کیسے پہچانا ؟ آپ نے فرمایا ! میں نے قرآن پاک میں پڑھا ہے۔

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

یعنی ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں (میں نے) اس کی روشنی میں آپ کو پہچان لیا۔

(مناقب الموفق ص ۲۶۷ بحوالہ اہلبیت اور ابوحنیفہ ۷۸)

Marfat.com

سیّد زادے کا ادب

ایک دفعہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طالب علموں کو درس دے رہے تھے اِس دوران متعدّد بار کھڑے ہو جاتے اور بیٹھ جاتے۔ شاگردوں نے پوچھا حضرت ! آج کیا بات ہے کہ آپ درس کے دوران خلافِ معمول کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور کبھی بیٹھ جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ! میرے سامنے چھت پر سید زادہ کھیل رہا ہے جب وہ کھیلتے کھیلتے میرے سامنے آجاتے ہیں تو میں ان کے ادب کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں اور جب وہ کھیلتے کھیلتے نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

(مرغوب السالکین صفحہ ۵۲)

Marfat.com

اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور عظمتِ اہلِ بیت

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ آئمہ اہلسنّت میں سے ہیں فقہ حنبلی آپ سے منسوب ہے فقہ حنبلی کے لئے یہی باعثِ فخر ہے کہ اُس میں حضرت پیرانِ پیر پیر دستگیر محبوبِ سبحانی قندیل نورانی حضور غوثِ اعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔

آپ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی احادیث کے جامع اور فقہ حنبلی کے بانی ہیں، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آپ کی محبّت وعقیدت مثالی تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا تذکرہ انتہائی عقیدت کے ساتھ فرماتے اور بنواُمیّہ کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ مخاصمت کو ناجائز سمجھتے تھے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کے ساتھ محبّت ومودّت کی معراج پر فائز تھے آپ کی حیاتِ طیبہ سے ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

سیّدزادے کی تعظیم

ایک مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کے دروازے پر بنو ہاشم کے ایک چھوٹے لڑکے سے ملے جو دروازہ سے باہر جانا چاہتا تھا مگر اُس نے امام کو دیکھا تو تعظیماً رُک گیا تاکہ آپ باہر نکل جائیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اُس کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ بچّے کو بوسہ دیا اور ٹھہر گئے، حتیٰ کہ بچّہ باہر چلا گیا۔ فرمایا کہ یہ بچّہ اہلِ بیت میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر ان کا احترام فرض کیا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے صواعق محرقہ میں حضرت امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ آپ جب کبھی سیّدزادے کو دیکھتے فوراً تعظیماً کھڑے ہوجاتے تھے۔

(صواعقِ محرقہ) (حرمتِ اولادِ رسول صفحہ ۱۲۷)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور
عبدالمالک نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر و تسنیم کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص حسن و حسین کو دوست بنائے گا وہ مجھے دوست بنائے گا جو ان سے دشمنی کرے گا وہ میرا دشمن ہوگا۔

حضرت ابوسعید الخذری فرماتے ہیں۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسن والحسین سید الشباب اھل الجنۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور مقام پر فرمایا !

بنا اھلبیت یداللہ الاسلام وبنا یعید وبنا یختم الدنیا

(اللہ تعالیٰ نے میرے اہلبیت سے اسلام کا آغاز کیا اور ہم نے ہی لوگوں کو عبادت کا طریقہ سکھایا اور ہم پر ہی دنیا کا اختتام ہوگا)

پھر فرمایا !

لا تذھب الدنیا حتی یملکھا رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی

(اس وقت تک دنیا ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص اس کا حکمران نہ بن جائے جس کا نام میرے نام پر ہوگا)

لا تصلو لی الصلوٰۃ البترا قالوا اوما الصلوٰۃ البترا

Marfat.com

یارسول اللہ قال لا تقولوا اللّٰھم صلی اللہ علیٰ محمد وتمسکو بل قولوا اللّٰھم صلی علی محمد وآل محمد

مجھے دُم بریدہ درود پاک نہ بھیجو! لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ دم بریدہ درود کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا !

یہ کبھی نہ کہ اللّٰھم صلی علی محمد بلکہ یہ کہو اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنا آپ نے فرمایا !

مثل اھل بیتی کسفینۃ نوح من رکب فھیا نجا ومن تخلف عنھا غرق

میری اہلبیت کی مثال سفینہ نوح کی طرح ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا جو پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اعلان کیا۔

انی امرو لقبوض وانی تارك فیکم ما ان تمسکم به لن تضلوا من بعدی کتاب اللہ عترتی اھل بیتی ان اللطیف الخبیر نیئاتی انھا لن یفتر قاھم والقراٰن حتی یردا علی الحوض۔

میں اس دنیا سے جا رہا ہوں مگر تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم لوگ انہیں مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ دو چیزیں قرآنِ پاک اور میرے اہل بیت ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیز ساتھ ساتھ چلیں گی ایک دُوسری سے جُدا نہ ہوں گی حتیٰ کہ حوض وکوثر پر بھی دو چیزیں مجھے ملیں گی۔"

ایک صحابی کی روایت کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

Marfat.com

النجوم امان اهل السماء واهل بيتی امان لاهل الارض ما ذا ذهبت النجوم من السماء اتی اهل السماء ما يوعدون واذا ذهب اهل بيتی من الارض اتی اهل الارض ما يوعدون

ستارے آسمان والوں کے لئے راہنمائی کی علامت ہیں اسی طرح میرے اہلِ بیت اہلِ زمین کے لئے راہنمائی کی علامت ہیں جس وقت آسمانوں سے ستارے چھپ جائیں گے اور زمین سے میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو قیامت آجائے گی۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب اہل بیت سے زمین خالی ہو جائے گی تو زمین پر اللہ کا عذاب آجائے گا حضرت اُسامہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ حضرت حسن اور حسین کے ہاتھ اُٹھا کر فرما رہے تھے۔

اللّٰھم انی احبھما فاحبھما

اے اللہ میں ان دونوں کو پیار کرتا ہوں تو بھی دونوں کو پیار فرما۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار حضرت فاطمہ کو فرمایا ! اللہ تعالیٰ تمہارے غصہ پر غصے ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ آپ جب فاطمہ کو چُومتے ہیں تو اپنی زبان اس کے منہ میں ڈال دیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب معراج کو مجھے جبرائیل بہشت دکھا رہے تھے اور مجھے ایک سیب پیش کیا میں نے کھایا اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو اس سیب سے پیدا فرمایا ہے میں جس وقت فاطمہ کو بوسہ دیتا ہوں تو مجھے بہشت کی آرزو ہوتی ہے حسن میرے سینہ تک کے جسم سے ملتا جلتا ہے اور حسین سینہ سے پاؤں تک میرے مشابہ ہے۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کمبل اوڑھا حضرت علی کی پشت اپنے سینے سے لگائی اور فاطمہ کی پشت اپنی پشت سے لگائی حسن کو دائیں ہاتھ بٹھایا اور حسین کو بائیں ہاتھ بٹھایا تمام پر وہ

Marfat.com

کمبل اوڑھ دیا کمبل کے کنارے اپنے پاؤں کے نیچے دبا لیے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔

اے اللہ ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں میرے خاص ہیں جو شخص ان سے راضی رہے گا میں اس سے راضی ہوں جو شخص ان سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اُے اللہ ان کے دوست کو اپنا دوست بنا لے اور ان کے دشمن کو دشمن رکھ جو اِن کی مدد کرے گا تو اس کی مدد فرما جو ان کو تکلیف پہنچائے تو اس کو تکلیف دے اس موقع پر حضرت جبریل آئے اور آ کر کہا یا رسول اللہ ایسا ہی ہوگا اور کہا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! ہاں جبریل تم ہمارے ساتھ ہو۔

راکبِ دوشِ رسول

حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے باسناد صحیحہ روایت کی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے، حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے دونوں کو پیار سے اُٹھایا کندھوں پر بٹھالیا ایک صحابی نے فرمایا کتنی اچھی سواری ہے آپ نے محبت سے فرمایا کتنے اچھے سوار ہیں۔

فضائل کا گُلدستہ

ایک اور مقام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جو شخص میرے اہل بیت سے نیکی کرے گا وہ قیامت کے دن اس کا اجر سوگنا زیادہ پائے گا، میں محمد ابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قیامت کے دن اس نیکی کا ضامن ہوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا !

میں اور میرے اہلبیت بہشت کا ایک درخت ہیں اور دنیا پر اس کی شاخیں سایہ فگن ہیں جو شخص اللہ کی طرف راستہ تلاش کرنا چاہے وہ ان سے راہنمائی حاصل کرے۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جو شخص مجھے اور میرے اہلبیت سے محبت رکھے گا اگر دنیا میں کہیں اس کا پاؤں پھسلے گا تو ہم اس کو سنبھالیں گے اور قیامت کے دن اس کا سہارا بنیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو فرمایا !

یاد رکھو تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک مجھے محبت نہ کرو اور تم اس وقت تک میری محبت میں پورے نہیں اُتر سکتے جب تک میری اہلِ بیت سے محبت نہ کرو جس طرح تم مجھے اپنی اُولاد، اپنے اہل وعیال سے زیادہ عزیز رکھتے ہو اسی طرح میرے اہلِ بیت کو اپنے اہل وعیال سے عزیز تر رکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیّت

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو صحابہ کرام کے ساتھ جاتے دیکھا آپ نے فرمایا میرے دل کے ٹکڑے ہیں۔

میرے حق تم پر ہیں میں کل قیامت کے دن اہلبیت کی دوستی کی وجہ سے شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کچھ فرائض رکھے ہیں بعض حالات میں وہ اپنے فرائض میں رعایت فرماتا ہے اور تخفیف کرتا ہے لیکن اہلِ بیت کی دوستی میں نہ رعایت برتے گا نہ تخفیف فرمائے گا میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق وصیت کرتا ہوں قیامت کے دن میری محبت ان کی وجہ سے ہوگی اور میری ناراضگی بھی ان کی وجہ سے ہوگی جس پر میں ناراض ہوں گا وہ یقیناً دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

اہلِ بیت کے بارے میں عقیدہ

ایک شخص جو سادات سے تعلق رکھتا تھا نے حضرت یحییٰ معاذ رازی کو کہا آپ اہلِ بیت کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں فرمایا میں اس مٹی کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جسے پیغمبری

Marfat.com

کے پانی سے گوندھا گیا ہو۔

میں اُس درخت کے بارے میں کیا کہوں جسے سرزمینِ رسالت میں لگایا گیا ہو جس نے تقویٰ اور ہدایت کی خوشبوئیں سونگھی ہوں۔

میں ان کی شان کس طرح بیان کرسکتا ہوں اس سیّد نے کہا یحییٰ کا مُنہ موتیوں سے بھر دیا جائے۔

(شرف النبی)

قارئین !

امام عبدالمالک نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرف النّبوت میں تعظیم سادات کے حوالہ سے نہایت خوبصورت اور رقّت انگیز واقعات نقل فرمائے ہیں جو عظمتِ سادات کے باب میں پیش کئے جائیں گے۔

Marfat.com

شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور عظمت اہل بیت

امام المکاشفین حضرت شیخ محی الدّین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا !

میرا عقیدہ یہ ہے کہ اہل بیت کہ گناہ حقیقت میں گناہ نہیں صرف صورت گناہوں جیسی ہوتی ہے کیوں کہ ابتدائے آفرینش میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔

چناچہ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

اے اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور فرمادے اور تم کو پاک اور صاف ستھرا کردے۔

(سورہ احزاب آیت ۳۳)

گناہوں سے زیادہ نجاست اور کیا ہوسکتی ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلبیت کو ہر قسم کی نجاست و برائی سے پاک فرمارکھا ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ! حضرات سادات کرام رضی اللہ عنہم سے اگر ہم کو اذیت پہنچے تو ہم پر فرض ہے کہ ان کے ساتھ آداب کی حدود کے اندر رہیں اور ہم پر واجب ہے کہ ازرہ ادب ہم اسے تقدیر الٰہی سے آنے والی بیماریوں سے مشابہہ قرار دیں ہمارے لئے اس سے رضا یا اس پر صبر ضروری اگرچہ یہ حضرات ہمارے مال چھین لیں اور ہمیں عطا نہ کرے اور ہمیں ان میں سے کسی کو قید نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی ان کے خلاف حاکم کے پاس مقدمہ دائر کرنا چاہیے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہیں۔

(لطائف المنن شعرانی ص ۵۷۸)

(نور الصبار۔ جلد اول۔ ص۔ ۳۷۸)

امام المکاشفین شیخ اکبر محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کی محبت مناسبت روحانیت کی مقتضی ہے۔

وہ لکھتے ہیں اجراً الا المودۃ فی القربیٰ میں اس کا معنیٰ اجر کی مطلقاً نفی ہے کیونکہ حضور رسالتمآب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مودت کا ثمر ان کی طرف عائد وہ امر ہے جو اُن کی نجات کا باعث ہے اس لئے کہ مودت اس مناسبتِ رُوحانیت کی مقتضی ہے جو انہیں حشر میں اکٹھا کرنے کو مستلزم ہے جیسا کہ حضور رسالتمآب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

اور جس شخص کی رُوح آپ کے اقرباء سے دور مکدر ہے اس پر انکی محبّت کا فی الحقیقت مرتب ہونا ممکن نہیں اگر وہ اہل بیت نبوت معدن ولایت وفتوت عنایت سے دل میں محبوبین اور عمل اعلیٰ میں مربوبین سے محبت نہیں کرتا تو اس کی رُوح کا منوّر ہونا ممکن نہیں اسے نہ عرفان الٰہی حاصل ہوسکتا ہے اور نہ وہ اہل توحید۔ سے محبّت کرسکتا ہے تو اہلبیت رسول سے وہی محبّت کرے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبّت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبّت کرتے ہیں اگر اہلبیت رسول ہدایت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبوب نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کیوں محبّت فرماتے اس لئے کہ صُورت تفصیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت عین اللہ تعالیٰ کی محبّت ہے اور یہ چار ہیں جن کا ذکر حدیث میں ہوا کیا تو نے دیکھا کہ ان کے مراتب میں آپکی دُوسری اَولاد اور قرابت دار بہت سے ہیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی امت کو ان کی محبت پر اُبھارا گیا ہے اور انہی کی محبت پر برانگیختہ کیا گیا اور تحریض دلائی گئی ہے اور ان چاروں کے ذکر کو خاص کیا گیا چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے۔ عرض کی یارسول اللہ ! آپ کے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کی گئی ؟

تو آپ نے فرمایا ! علی وفاطمہ اور حسن وحسین اور حسن وحسین کی اولاد علیہم السلام۔

پھر اس اس لئے کہ مناسبت مزاجیہ کی مقتضی قرابت جنیت روحانیت کا اقتضاء کرتی ہے کہ ان کی اولاد ان کے راستہ پر چلنے والی اور ان کے حکم کے تابع ہے اس لئے ان پر مطلقاً احسان کرنے اور ان سے محبت کرنے کی ترغیب دی گئی اور ان پر ہیں ان کے لئے جنت کا وعدہ کیا گیا اور ان پر ظلم کرنے سے منع کر دیا گیا۔

Marfat.com

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم کرتا ہے اور میری اولاد و عترت کو تکلیف پہنچاتا ہے اس پر جنت حرام ہے اور جو شخص اولاد عبدالمطلب میں سے کسی پر احسان کرتا ہے اور اس کا بدلہ نہیں لیتا کل قیامت کے دن جب وہ مجھ سے ملے گا اس کا بدلہ میں دوں گا۔ اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

☆ جان لو ! جو شخص آلِ محمد کی محبّت پر فوت ہوا اس کے لئے مغفرت ہے

☆ خبردار ! جو شخص آلِ محمد کی محبّت پر فوت ہوا وہ توبہ پر فوت ہوا۔

☆ جان لو ! جو شخص آلِ محمد کی محبّت پر فوت ہوا ایمان پر فوت ہوا۔

☆ خبردار ! جو شخص آلِ محمد کی محبّت پر فوت ہوا شہید اور کامل مومن فوت ہوا

☆ جان لو ! جو شخص آلِ محمد کی محبّت پر فوت ہوا اسے ملک الموت اور پھر منکر نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

☆ خبردار ! جو شخص آلِ محمد کی محبّت پر فوت ہوا اُس کی قبر میں جنت کی طرف دروازے کھولے جاتے ہیں۔

☆ جان لو ! جو شخص آلِ محمد کی محبت پر فوت ہوا اُس کی قبر کو فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیا جاتا ہے !

☆ خبردار ! جو شخص آل محمد کی محبّت پر فوت ہوا سنّت و جماعت پر فوت ہوا

☆ جان لو ! جو شخص آل محمد کی بُغض پر فوت ہوا اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ اِسے رحمت خداوندی سے مایوس کر دیا گیا۔

☆ خبردار ! جو شخص آل محمد کے بغض پر مرا وہ کافر ہے۔

☆ جان لو ! جو آل محمد کے بغض پر مرا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔

(تفسیر ابن عربی ج ۲ جز ۴۔ ص۔ ۲۳۲۔ ۴۳۳)

اُولادِ رسول کا اِحترام اور حُقوق

قارئین !

سیدی شیخ اکبر قدس سرہ کی تفسیر قرآن تفسیر ابن حوالہ سے آیت کریمہ مودت فی القربیٰ کی

Marfat.com

تفسیر ملاحظہ فرما چکے ہیں اور جان چکے ہیں کہ شیخ کے نزدیک اقرباءرسول سے مراد آل رسول ہے اور یہ اقرباء یا آل رسول سیدنا حیدکرار سیدہ فاطمۃ الزہرا سیدنا امام حسن سیدنا امام حسین علیہم السلام اور سیدنا حسین کریمین علیہما السلام کی تمام اولاد پاک ہے۔

قارئین ! اب آپ شیخ اکبر کی مشہور زمانہ تصنیف فُتُوحاتِ مکیّہ کے حوالہ سے آیت تطہیر کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں جس میں شیخ نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقدّس مآب صاحبزادی سیّدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تمام اولاد پاک کو آیت تطہیر کا مصداق قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ تمام اولاد رسول کی مغفرت لازمی ہے اس لئے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اولاد رسول کا احترام کریں اور ان کے حقوق کا خیال رکھیں۔

فما ظنك باهل البيت فی نفوسهم فهم المطهرون بل هم عين الطهارة فهذا ، آلا ية تدل علیٰ ان الله قد شرك اهل البيت مع رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم فی قوله تعالیٰ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

اہلبیت کے نفوس میں میں تیرا کیا گمان ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پاک ہیں بلکہ عیَن طہارت ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلبیت کرام کو اپنے اس ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک فرمایا۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے

(سورۃ فتح آیت ۲)

گناہوں سے بڑھ کر اور کون سا مَیل کُچیل اور غلاظت ہے تو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغفرت کے ساتھ فرما دیا۔

صورتاً ذَنب ہے

وہ امر جو ہماری طرف ذنب وگناہ کی نسبت سے ہے اگر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم سے واقع ہوتو وہ صورتاً ذنب ہوگا نہ کہ معناً کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ذنب کا اطلاق نہیں اور اگر اس کا حکم گناہ کا حکم ہوتا تو آپ کیلئے ذنب مذمت کے معنوں میں ہوتا ہے اور ارشاد اللہ تعالیٰ کے ارشاد۔

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

کی تصدیق نہ ہوتی۔

چنانچہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا اسلام اللہ علیہا کی اولاد پاک سے قیامت تک تمام تر سادات کرام اس اس آیت کریمہ کے حکم میں داخل ہیں اور وہ بھی حضرت سلمان فارسی کی طرح ہیں تو اہل بیت کرام اللہ تعالیٰ کے اختصاص وعنایت سے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شرف کے لئے پاک اور مطہر ہیں اور ان کے لئے اس کا حکم دار آخرت میں ظاہر ہوگا اس لئے کے وہ بخشے ہوئے اُٹھائے جائیں گے۔ جبکہ دُنیا میں ان میں سے جس پر حد قائم کی جائے جیسا کے توبہ کرنے والا جس کا زنا سرقہ اور شراب پینے سے کوئی اَمر حاکم وقت کو پہنچے تو اس پر مغفرت کے متحقق ہونے کے باوجود حد قائم کی جائے جیسا کہ عزت اور ان کی امثال اور اس کی مذمت جائز نہیں اور ہر مسلمان کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نازل فرمودہ اس حکم کی تصدیق کرے۔

یہ اللہ کا فضل ہے

شیخ اکبر آیت انما یرید اللہ کے تحت فتوحاتِ مکیہ میں رقمطراز ہیں !

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

مومن کو چاہیے کہ اہلبیت کرام سے صادر ہونے والے تمام اُمور میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور کسی مُسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان کے ساتھ مذہب اور برائی کو ملائے اور اسے عیب لگا کر اس سے رُخ پھیر لے اس لئے کہ جس کی طہارت اور اس کہ گناہوں کو دور کرنے کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہے اور یہ اعزاز

Marfat.com

اس عمل کہ ساتھ نہیں جو انہوں نے کیا اور نہ کسی خیر اور بھلائی کی بناء پر ہے جو انہوں نے کی بلکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عنایت نے سبقت کی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔

(فتوحات مکیہ جلد سوم صفحہ نمبر ۱۹۷)

سب سے زیادہ اِکرام والا

شیخ اکبر مُحی الدّین عربی نے مسامرات میں بیان کیا ہے ایک دن حضرت معاویہ کے پاس قریش کے اشراف وغیرہ موجود تھے انہوں نے ان سے پُوچھا مجھے بتائیں چچا پھوپھی خالہ ماموں اور نانی کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ اکرام والا کون ہے۔

حضرت مالک بن عجلان نے اٹھ کر امام حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ ہیں، ان کے والد گرامی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

☆ ان کی والدہ مکرمہ حضرت فاطمۃ الزہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں۔

☆ ان کی نانی حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں

☆ ان کے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ ان کے چچا حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں اُڑنے والے ہیں

☆ ان کی پھوپھی حضرت اُمِّ ہانی بنت حضرت ابو طالب ہیں

☆ ان کے ماموں اور خالائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں

عجلان کی یہ گفتگو سُن کر لوگوں نے خاموشی اختیار کر لی اور امام حسن علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے بنو سہم کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر امام حسن علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا عجلان نے یہ باتیں آپکے حلم سے کی ہیں۔

عجلان نے کہا ! مجھے انہوں نہیں کہا بلکہ میں نے وہ بات کی ہے جو حق تھی اس لئے کہ جو شخص مخلوق کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کرے گا وہ دنیا میں محروم تمنا رہے گا اور آخرت میں بھی اس پر شقاوت کی مہر لگا دی جائے گی۔

Marfat.com

بنو ہاشم تم سب میں زیادہ عزت افتخار اور غیرت وحمیت والے ہیں۔اے معاویہ کیا ایسا ہی ہے امیر معاویہ نے کہا، ہاں ایسا ہی ہے۔

(الشرف المؤبد لآل محمد صفحہ نمبر ۱۷۱)

خلاصۂ کلام شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ

☆ اگر آپ رُوح کو منور کرنا چاہیے تو اہلِ بیت نبوّت مَعدنِ ولایت سے محبت کرو۔

☆ اگر عرفانِ الٰہی حاصل کرنا چاہتے ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

☆ اہلِ بیت رسول سے وہی محبّت کرے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبّت کرتا ہے۔

☆ اہلِ بیت رسول اللہ کی محبّت عین اللہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُمّت کو اپنی آل کی محبت پر ابھارا ہے۔

☆ اہل بیتِ رسول پر مُطلق احسان کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆ اہل بیتِ رسول کے محبّوں سے جنّت کا وعدہ کیا۔

☆ آلِ رسول کے دشمنوں اور آپ کی اولادِ عترت کو تکلیف پہنچانے والوں کے لئے جہنّم کی وعید دی گئی ہے۔

☆ آلِ رسول پر احسان کرنے والوں کے احسان کا بدلہ سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت میں دیں گے۔

☆ آیت مَودّت فی القربیٰ حیدر کرار فاطمۃ الزھرا امامین کریمین علیہم السلام کی تمام اَولاد پاک کے حق میں نازل ہوئی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کے گُناہوں کو مغفرت کے ساتھ پاک فرما دیا ہے۔

☆ اہلِ بیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شرف کے لئے پاک اور مطہر ہیں اور ان کے لئے اس شرف کا حکم دار آخرت میں ظاہر ہوگا اس لئے وہ بخشے ہوئے اٹھائے جائیں گے۔

Marfat.com

☆ اہل بیت سے صادر ہونے والے تمام امور میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اس لئے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان کی برائی کرے۔

☆ اہل بیت رسول کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہے۔

☆ اہل بیت کو رسول کو اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا ہے اس لئے اہلِ بیت کی مذمّت کرنے والے کی مذمت اسی کی طرف لوٹے گی۔

☆ اہل بیت رسول کی طرف سے کیا گیا فعل ہرگز ظلم نہیں ہوگا کیونکہ اہل بیت علیہم السلام کا ہمارے اُوپر ظلم کرنا حقیقت میں تقدیر الٰہی جاری ہونے کی طرح ہے۔

☆ سادات کی طرف سے کئے گئے ظلم کو قضائے الٰہی جاننا چاہیے جس طرح قضائے الٰہی کے وقت صبر کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامنا ضروری ہے اسی طرح اہلِ بیت کی طرف سے کئی گئی سختی کو برداشت کرنے کا بڑا اجر ہے۔

☆ اہل بیت رسول سے اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرنے والے کے لئے بارگاہ خداوندی سے بہت بڑا انعام حاصل ہوگا۔

☆ اہل بیت رسول کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے سے قربِ الٰہی نصیب ہو جاتا ہے۔

☆ اہل بیت رسول کی محبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مانگی ہے کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کے طلب گار کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی آل پاک سے مودّت رکھے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قُرآن پاک میں اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مودّت مانگی ہے مودّت کا مطلب ہے محبّت پر قائم رہنا۔ اور مودت یہی ہے کہ اپنے حقوق سے دستبردار ہو کر اہل بیت کی محبت کو ترجیح دے۔

☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچّی محبّت کا تقاضا ہے کہ اہلِ بیت کی طرف سے خلافِ مرضی صادر ہونے والے افعال پر ناخوش نہ ہو۔

☆ اللہ رب العزت کی خاص عنایت سے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

Marfat.com

☆ ہر مسلمان اہلِ بیت کا محتاج ہے کیونکہ اسے اہل بیت علیہم السلام کے صدقے ہی ہدایت حاصل ہوئیں۔

☆ اگر کوئی اہل بیت علیہم السّلام سے اپنا حق طلب کرتا ہے اور ان پر اپنی ذات کو ترجیح دیتا ہے تو جاننا چاہئے کہ اہل بیت کرام علیہم السلام سے حقوق طلب کرنا مہلک بیماری ہے، اس لئے اپنے حقوق سے دستبردار ہو جانا ہی اس کا واحد اور شافی علاج ہے۔

☆ حاکم کو چاہیے کہ وہ حکم نافذ کرتے ہوئے بھی اہلِ بیت رسول کا دھیان رکھنے اور حاکم صاحب حق سے کہتے ہیں کہ وہ اپنے حق سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے دستبردار ہو جائے۔

☆ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غُلامی ہی راہ رشد و ہدایت ہے۔

قارئین محترم !

اِمام المکاشفین سند المحققین اِمام الآئمہ واقف فروع واصول حضرت مُحیُّ الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ خوش رنگ پھول مہکائے ہیں جو عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبانِ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب کو مہکاتے رہیں گے آج دعویٰ محبت اہل بیت علیہم السلام تو ہر کوئی کر رہا ہے لیکن اہلِ بیت علیہم السلام کے حقوق کا علم بہت کم لوگوں کو ہے کوئی اپنے علم کی وجہ سے خود کو آل رسول علیہم السلام سے اعلیٰ سمجھنے لگتا ہے کوئی مال و دولت کو معیار بنا لیتا ہے اور کوئی حسن جمال کو معیار بنا لیتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ کے احکامات بھی یاد نہیں رہتے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات بھی بھول جاتے ہیں نفس اور شیطان اسے جہنم کی طرف دھکیل رہا ہوتا ہے اور انسان اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اہلبیتِ اطہار شیخِ اکبر کی نظر میں

شیخ شُعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شیخِ اکبر فتوحاتِ مکیہ میں کیا ہی اچھا کہتے ہیں!

فلا تعدل با هل البيت خلقاً فاهل البيت هم اهل السيادة فبغضهم من الانسان خُسرٌ حقيقيٌ وحبهم عبادةٌ

Marfat.com

اہل بیت کے برابر کسی کو نہ کرو کیونکہ اہلِ بیت ہی سردار ہیں کسی انسان کا ان سے بغض رکھنا حقیقتاً خسارہ ہے۔اور ان کی محبّت عین عبادت ہے۔

صاحبِ مَنِن نے کہا !

میرے اُوپر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ میں حضرات سادات کرام اور اہلِ بیت کے ساتھ محبت رکھتا ہوں اگرچہ وہ صرف والدہ کی طرف سے سیّد ہوں یا اعمال میں قدمِ استقامت پر نہ ہوں۔ کیونکہ وہ یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت کرتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبّت کرے اُس کے ساتھ بُغض ہی جائز ہے اور نہ ہی سبّ وشتم کیونکہ نعمان جب بھی شراب پیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو حد لگایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ اُس نے شراب پی اور لوگ اُس کو پکڑ کر لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو حد لگائی۔

ایک شخص نے اُس پر لعنت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! نعمان پر لعنت نہ کرو وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

حُدود اللہ کا قیام اور بُغض

معلوم ہوا کہ سادات پر حدود اللہ قائم کرنے کو یہ لازم نہیں کہ ہم اُن سے بُغض کرنا شروع کردیں۔ بلکہ ان پر حدود کی اقامت ان کے ساتھ محبت ہے اور اُن کی تطہیر ہے۔

ان اللہ یحب التوّابین

یقیناً اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

سادات کرام کے بارے میں ابنِ عربی کا تاثر

شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میرا عقیدہ یہ ہے کہ اہلِ بیت کے گناہ حقیقتاً گناہ نہیں صرف صورت گناہوں جیسی ہوتی ہے کیونکہ ابتدائے آفرینش میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔

Marfat.com

چنانچہ ارشاد ہے !

اِنَّمَا یُرِیدُ اللہ لِیُذھِبَ عَنکُم الرِّجسَ اَھلَ البَیتِ وَ یُطَھِّرِکُم تَطھِیرًا

ترجمہ !

اے اہلبیت ! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تُم سے ناپاکی دور فرمائے اور تُم کو پاک اور صاف سُتھرا کر دے

گُناہوں سے زیادہ نجاست اور کیا ہو سکتی ہے۔

شیخ اکبر ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ! ان سادات کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اگر ہم کو اذیت پہنچے تو ہم پر فرض ہے کہ ان کے ساتھ آداب کی حدود کے اندر رہیں اس کو امراض وغیرہ جیسے مقادیر الٰہیہ سے تشبیہ دیں۔ ہمارے لیے اِس سے رضا یہ اس پر صبر ضروری ہے۔ اگر چہ یہ حضرات ہمارے مال چھین لیں اور ہم کو ذرّہ کی مقدار بھی واپس نہ کریں۔ ہمارے لیے یہ قطعاً مناسب نہیں کہ ان میں سے کسی کو محبوس کریں یا ان کو حاکم کی عدالت میں لے جائیں۔ کیونکہ یہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم کا ٹکڑا ہیں۔

حضرت ابوبکر صدّیق کا فرمان

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی تعظیم وتوقیر کرو۔ مجھے خُداوندِ قُدّوس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔"

قارئین !

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ اہلِ بیت رسول علیہم السلام کی عظمت وشرف کی وجہ کیا ہے انہیں یہ عظمت کیوں حاصل ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں آل پاک علیہم السلام کی سچی محبت عطاء فرمائے ۔ (آمین)

Marfat.com

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اور عظمتِ اہلِ بیت

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اُن عظیم المرتبت علما و محدثین میں شامل ہوتے ہیں جو ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم پر بھی دسترس رکھتے تھے آپ کے القابات قطب ربانی، ہیکل صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ، ہیں اور آپ کا اسم مبارک سیّدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرّہٗ نورانی ہے۔

آپ اہلبیت کی غلامی کو سرمایۂ حیات سمجھتے ہیں، آپ لکھتے ہیں میں سادات کی کثرت سے تعظیم کرتا ہوں اور یہ تعظیم میں اُن کے بعض حقوق سے سمجھتا ہوں جو کہ مجھ پر ہیں اور اسی طرح اللہ کا مجھ پر یہ انعام ہے کہ شریعت کے ساتھ علما و اولیاء کی اولاد کی توقیر کرتا ہوں پھر میں تعظیم وتکریم میں کم سے کم ایسا سلوک کرتا ہوں جو نائب مصر یا فوج کے چیف آف آرمی سٹاف کے ساتھ کرتا ہوں۔

سادات کے آداب میں یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بستر یا مقام پر ایسی حالت میں نہ بیٹھے جبکہ سیّد اُس سے کم تر مقام پر بیٹھا ہو اسی طرح سیّد کا ادب یہ ہے کہ اگر وہ کوئی چیز طلب کرے تو اُسے نہ روکیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف مٹی کے ایک ذرّے کی طرح ہے۔

آپ لکھتے ہیں مجھ پر احسانِ خداوندی ہے کہ میں سیّد کی آواز پہچان لیتا ہوں اور غیر سیّد سے امتیاز کر لیتا ہوں اگرچہ پردے کے پیچھے سے ہو یہ مجھ پر اللہ کا احسان ہے کہ میں کلام نبوت پہچان لیتا ہوں۔

(لطائف المنن ص ۲۴۵۔۲۴۶)

لطائف المنن میں اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں! میں اہلبیت سے محبت کرتا ہوں اگرچہ صرف ماں کی طرف سے ہو گرچہ وہ استقامت کے قدم پر نہ ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے اُس (یعنی سیّد زادے) سے بغض رکھنا یا اُسے بُرا بھلا کہنا جائز نہیں قرینہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعمان کو شراب کی بنا پر حد لگاتے تھے ایک دفعہ آپ کی خدمت میں اُسے لایا گیا تو آپ نے اُسے حد لگائی بعض لوگ اُسے لعنت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا ! نعمان پر لعنت نہ کرو بے شک وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت

Marfat.com

کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ سادات پر حدود قائم کرنے سے لازم نہیں کہ ہم اُن سے بغض رکھتے ہیں بلکہ ہمارا اُن پر حد قائم کرنا تو اُن سے محبت کی بناء پر اور اُنہیں پاک کرنے کے لئے ہے۔
(لطائف المنن ص ۵۳۸)

امام شعرانی کا مشاہدہ اور تبصرہ

علّامہ شعرانی نے کہا میں نے اپنے ہم عصر لوگوں میں سے چند حضرات کو دیکھا ہے جن میں ایسے پاکیزہ اخلاق پائے جاتے ہیں بلکہ بعض ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آئے ہیں جو سادات سے خدمت لیتے ہیں اور ان کو زین کے پردہ پر بٹھاتے ہیں اور اپنی سواری کے پیچھے پیچھے چلنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ان کا سادات کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا اللہ اور اس کے رسول کے آداب سے جہالت کی زبردست دلیل ہے۔ایسے لوگ اللہ کے قرب کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں اور کیسے لوگوں کو اس طرف بلاتے ہیں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حالانکہ اوپر گزر چکا ہے کہ سادات پر حدود قائم کرنا ان کی تعظیم وتوقیر کے منافی نہیں۔ہم ان کی تعظیم اس حیثیت سے کریں گے۔کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں اور ان پر وہ حدّیں قائم کریں گے جو اُن کے جدِّ امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشروع فرمائی ہیں اور کسی کو ان سے مخصوص نہیں فرمایا۔

ہم پر سادات کا حق ہے

سیّدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ! سادات کرام کو نعمتوں سے نوازو،، کیونکہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت ہے۔اور ان انعامات میں ھدیہ ونذرانہ کی نسبت اور ذوی القربیٰ کی محبت قصد کرو۔ زکوٰۃ کی نیت مت کرو۔ کیونکہ ان حضرات کا ہمارے اوپر حقِّ عبودیت ہے۔اور ان کے جدِّ امجد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم پر جو حق ہے ہم اُس کا بعض بھی ادا کرنے پر قادر نہیں۔

Marfat.com

کیا یہ ممکن ہے ؟

اسی منن میں گزرا ہے کہ ادب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ہم سیّدہ عورت سے نکاح نہ کریں۔ ہاں اگر کوئی شخص بذاتِ خود یہ جانتا ہے کہ وہ سیّدہ کافرمانبردار رہے گا۔ تو وہ اس سے نکاح کرسکتا ہے۔

اس حالت میں اُس کی جوتی اُٹھا کر اُس کے آگے رکھّے۔ جب وہ باہر سے آئے تو احتراماً کھڑا ہو جائے۔ اور کسی اور عورت سے نکاح نہ کرے۔ اُس کی ضروریاتِ زندگی میں بُخل نہ کرے ہاں اگر وہ اپنی مرضی سے وُسعت نہ چاہے تو اور بات ہے۔

اگر سیّد زادی اجنبیہ ہو اور اُس پر صرف چادر ہو تو اُس کی طرف نگاہ نہ کرے۔ جب وہ اُس سے خرید و فروخت کرے تو وہ اُس کا چہرہ نہ دیکھے۔ اگر اُسے جُوتی فروخت کرے تو اُس کے پاؤں نہ دیکھے۔

شرعی ضابطہ کے بغیر تمام امور میں سیّدہ سے کسی شے کا سوال نہ کرے۔

جب وہ راستہ پر بیٹھی سوال کر رہی ہو اور وہ مسئول پر قادر ہونے کے باوجود نہ دینا چاہے تو وہ اُس راستہ سے نہ گزرے۔

میرے بھائی ان اخلاق پر عمل کرو ہدایت پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تُمہاری ہدایت کا مالک ہے۔

سرکار سے اِلتجاء

صاحبِ منن نے کہا اللہ تعالیٰ کا یہ مُجھ پر احسان ہے کہ اگر سیّد مُجھ پر ظُلم کرے تو میں اُس کے حق میں بددعا نہیں کروں گا۔ کمرۂ عدالت میں جا کر ان کا شکوہ کرنا تو بڑی بات ہے۔

اگر سادات آپس میں لڑ پڑیں تو ایک کی وجہ سے میں دوسرے سے انتقام نہیں لیتا ہوں۔ بلکہ صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپس میں صُلح کر لیں۔ میں بہت دفعہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توجہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں صلح کرادے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک بزرگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہوئے جبکہ ایک سیّد زادے

Marfat.com

نے سُلطانِ مکہ کو اِس لیے قتل کیا تھا کہ اُس کے بعد اُس کے چچوں کی اولاد کا ولی ہو۔

میں نے کہا ! سبحان اللہ

اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے والے کے لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ ضروری ہے۔تو اب وہ کیا کہے گا کہ یارسول اللہ اُس آدمی کے بدلے اپنے بیٹے کو قتل کر دیں۔

ایک مغربی کا واقعہ

شیخ عبدالرحمٰن اجہوری مالکی نے اپنی تصنیف مشارق الانوار میں نقل کیا ہے۔کہ اہلِ مغرب سے ایک شخص نے حج کا ارادہ کیا تو کسی نے اُسے سو دینار دیئے کہ مدینہ منوّرہ میں کسی صحیح النسب سیّد کی خدمت میں ھدیہ پیش کر دینا۔

مغربی شخص جب مدینہ منورہ پہنچا تو سادات کے متعلق دریافت کرنے لگا۔لوگوں نے کہا !یہاں کے سادات شیعہ ہیں۔وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو اچھا نہیں سمجھتے مغربی نے وہ ھدیہ ان کو عطا کرنا اچھا نہ سمجھا،،

مدینہ منورہ میں ایک شخص اُن کے پاس بیٹھا تھا تو آپ نے اُن سے پوچھا ! کیا آپ سیّد ہیں ؟

اُس نے کہا ! جی ہاں میں سیّد ہوں،،

مغربی نے کہا ! آپ کا عقیدہ کیا ہے ؟

سید نے کہا میں شیعہ ہوں،،مغربی نے اُسے عطا کرنا اچھا نہ سمجھا،،

مغربی کا بیان ہے کہ میں اُس رات سویا تو خواب میں قیامت قائم دیکھ رہا ہوں اور لوگ پُلصراط سے گزر رہے ہیں۔میں نے بھی گزرنے کا ارادہ کیا مگر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے گزرنے سے منع کر دیا۔

اسی اثناء میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے۔میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے سیّدہ سے فرمایا !

فاطمہ اسے کیوں روک رکھا ہے ؟

سیّدہ نے کہا اِس شخص نے میرے بیٹے کا رزق روک رکھا ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! کہ اس نے رزق اس لیے روک رکھا ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کو برا کہتا ہے۔

سیّدہ فاطمہ نے دونوں حضرات کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ! کیا اس وجہ سے میرے بیٹے سے مواخذہ کرو گے ؟

شیخین نے کہا ہم اُسے معاف کرتے ہیں۔

پھر سیّدہ فاطمہ میری طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا ! تُجھے میرے بیٹے اور شیخین کے درمیان کس نے دخیل بنایا ؟

مغربی کا کہنا ہے کہ میں گھبرا کر بیدار ہوا اور مذکورہ رقم لے کر اُس سیّد کے حوالے کر دی۔

وہ اس واقعہ سے متاثر اور متعجب ہوا ،، میں نے یہ خواب بیان کیا تو سیّد نے کہا تُم گواہ ہو جاؤ کہ میں آئندہ ان حضرات کو برا نہ کہوں گا۔

سادات کے لیے صدقہ حرام ہے

حضرات سادات کرام پر صدقہ حرام ہے کیونکہ صدقہ لوگوں کی میل ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

میں شرفاء اہلِ بیت سے محبت کرتا ہوں اگرچہ صرف ماں کی طرف سے ہو۔ گرچہ وہ استقامت کے قدم پر نہ ہوں کیونکہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے اس سے بغض رکھنا یا اسے برا بھلا کہنا جائز نہیں۔

مولانا سید محفوظ الحق شاہ صاحب لکھتے ہیں ! امام اہلسنّت امام احمد بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ کسی سیدزادے کو استاد مار سکتا ہے یا نہیں ؟ آپ نے اس کا بصیرت افروز جواب عطا فرمایا۔ فرماتے ہیں ! قاضی جو حدودِ الٰہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اس کے سامنے اگر کسی سیّد پر حد ثابت ہوئی تو باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے گا۔ لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت کرے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اسے صاف کر رہا ہوں تو جس قاضی پر سزا دینا فرض ہے اس کو یہ حکم۔ تا بہ معلم چہ رسد۔

Marfat.com

اور ماعز پر حد رجم قائم کی تو ارشاد فرمایا ! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہلِ زمین پر تقسیم کیا جائے تو سب کو عام ہو۔ یعنی ان سے قبول ہو اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرمائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے! ان اللہ یحب التوابین (البقرہ آیت 222) بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس امر کا قائل ہوں کہ اہلِ بیت کے ذنوب محض صورتاً ذنوب ہیں حقیقتاً نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سابقہ کی بنا پر ان کے ذنوب بخش دیئے ہیں۔

اِنَّمَا یُرِیدُ اللہ لِیُذہِبَ عَنکُم الرِّجسَ اَھلَ البَیتِ وَ یُطَھِّرِکُم تَطھِیرًا

اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو ! تم سے پلیدی کو دُور کر دے اور تمہیں پوری طرح پاک صاف کر دے۔

اور ذنوب سے زیادہ کوئی نجاست نہیں نیز آپ نے فرمایا ! ان کی طرف سے ہمیں جتنی بھی اذیت پہنچے ہم پر واجب ہے کہ از رہ ادب ہم اسے تقدیر الٰہیہ سے آنے والی بیماریوں وغیرہ کے مشابہہ قرار دیں۔ پس ہم پر اس سے راضی ہونا اور اس سے صبر کرنا واجب ہے اور اگر وہ ہم سے ہمارے اموال چھین لیں اور ہمیں عطا نہ کریں تو ہمیں ان میں سے کسی کو قید نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اس کے خلاف حاکم کی طرف مرافعہ یعنی مقدمہ دائر کرنا چاہیے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہے۔

حُسنِ عقیدہ

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت امام حُسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کے رشتے داروں میں میرا کوئی نسبی تعلق ہوتا اور مجھے جنت اور جہنم میں اختیار دیا جاتا تو میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیاء کرتے ہوئے جہنم میں داخلہ اختیار کرتا کہ کہیں جنت میں آپ کی نظر مجھ پر پڑ جائے۔

اور ابوبکر بن عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہم میرے پاس کسی حاجت کے پیشِ نظر تشریف لائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرابت کی وجہ سے میں حضرت علی کی حاجت پہلے پوری کروں گا۔

جوکُل کے لئے وہ جُز کے لئے

اور میں نے حضرت علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شریف (سید) کا ہم پر حق ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گوشت اور خون مبارک کے اس میں سرایت کرنے کی وجہ سے ہم اس پر اپنی روحیں نثار کریں۔ پس وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ٹکڑا ہے اور بعض کے لئے تعظیم وتوقیر میں وہی مقام ہے جو کل کے لئے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی جزو کی وہی حُرمت ہے جو کہ آپ کی حیاتِ ظاہری میں اسے حاصل ہے۔ اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ہم پر شرفاء کے حقوق میں سے یہ حق ہے گرچہ نسب میں ان کے لئے دُوری ہو کہ ان کی خوشنودی کو ہم اپنی خواہشات پر ترجیح دیں۔ ان کی تعظیم وتوقیر کریں اور وہ زمین پر بیٹھے ہوں تو ہم چار پائی پر ہرگز نہ بیٹھیں۔

سید کا ادب

اور سیدی ابراہم المتبولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب کوئی سید بیٹھا ہوتا تو اس کے لئے انکساری کا اظہار کرتے اور اس کے سامنے سمٹ کر بیٹھتے اور فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جزو ہے اور فرماتے جس نے کسی شریف (سید) کو ستایا بیشک اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت پہنچائی۔ اور فرماتے کہ ہر مالدار کے لئے لازم ہے کہ جس کسی سید زادے کو مقروض دیکھے تو اس پر اپنا مال نثار کرے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جزو ہے۔ اور فرماتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرے اسے نہیں چاہیے کہ سید زادے کی تعظیم سے اور اس کے ساتھ اچھے سلوک سے اس وقت تک توقف کرے کہ اس نسب کی صحت معلم ہو بلکہ اس کے لئے شریف کا شرف کے ساتھ مشہور ہونا کافی ہے اور یہ امر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک صاحبِ ایمان کے لئے زیادہ وجہ عزّت ہے کہ ہم نے اس کی تعظیم وتوقیر نسب کی صحت پر توقف کے بغیر کی۔

Marfat.com

ادب سے دُور لوگ

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے معاصرین میں بہت کم کو دیکھا جو اس خلق کے ساتھ متخلق ہو بلکہ بعض تو اس سیدزادے سے خدمت لیتے ہیں جس کی حالت مستور ہو اس سے اپنے زین، مصلا اٹھواتے ہیں اور اسے اپنی خچر کے پیچھے چلنے کو کہتے ہیں اور یہ بات اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب سے اس کے جاہل ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے پس وہ دربار خداوندی سے قرب کا کس طرح دعویٰ کرتا ہے حالانکہ وہ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

شریعت کا حکم جاری ہوگا

سادات کرام پر حدود قائم کرنا ان کی تعظیم وتوقیر کے منافی نہیں۔ پس ہم ان کی تعظیم ان کے ذریت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہونے کی حیثیت سے کرتے ہیں جبکہ ان پر حد اس لئے قائم کرتے ہیں کہ ان کے جد کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشروع فرمائی ہے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں فرمائی۔ سب پر لاگو ہوتی ہے۔

اور سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اشراف کی خدمت اس لئے کرو کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریبی ہیں اور اس سے ہدیہ اور ذوی القربیٰ کے ساتھ مودت کی نیت کرو نہ کہ خیرات کی کیونکہ ان کے لئے ہماری گردنوں میں غلامی کا حق ہے جس کو ہم پورے طور پر ادا نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے جد اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم پر عظیم حق ہے۔

یہ گمان بھی درست ہے

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ! میں مصر میں مدفون اہلِ بیت کی، سب کی یا صرف ان کے سربرآوردہ حضرات کی گاہے گاہے زیارت کرتا ہوں۔ پس سال میں تین مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صلہ رحمی کے قصد سے ان کی زیارت کرتا ہوں اور اپنے معاصرین میں سے میں نے کسی کو اس طرف متوجہ نہیں پایا تو انکے مرتبے سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یا اپنے اس

Marfat.com

دعویٰ کی بنا پر کہ ان کا مصر میں دفن ہونا ثابت نہیں اور یہ سرد مہری ہے پس بے شک ایسی صورت میں ہمیں گمان ہی کافی ہے۔

اور مجھے سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قناطر السباع میں مدفون ہیں بلا شبہ اسی مکان میں ہیں۔ اور آپ بڑے دروازے کی دہلیز سے جوتا اُتار کر ننگے پاؤں چلتے حتیٰ کہ آپ کی مسجد سے گزر جاتے۔ اور آپ کے مواجہہ کے بالمقابل کھڑے ہوجاتے اور اپنی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ سے توسل کرتے۔ اور آپ نے مجھے بتایا کہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلا شبہ اسی مکان میں ہیں جہاں کہ آپ ہیں اور سیدہ نے اپنے مزار شریف سے کئی مرتبہ آپ سے کلام فرمایا۔ اور آپ نے مجھے بتایا کہ سیدنا زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرِ انور اور سیدنا زید بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک اسی قبہ میں ہے جو کہ ٹیلہ کے درمیان قلعہ کی گزرگاہ کے قریب ہے۔ اور سیّدہ نفیسہ کے والد سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق مجھے خبر دی کہ آپ اس مشہور تربت میں ہیں جو کہ جامع الفراء سے قریب قلعہ کی گزرگاہ اور جامع عمرو کے درمیان ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اہلِ بیت کے انداز آپ نے ملاحظہ فرمائے انہیں الفاظ پر آپ کا کلام ختم کیا جاتا ہے اگر ہم سارے واقعات اور آپ کی تحقیقات پیش کریں تو اس کے لئے بہت صفحات درکار ہیں جن کی یہ کتاب متحمل نہیں ہوسکتی۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے ان ملفوظات و مکشوفات سے معلوم ہوا کہ سادات کرام کی تعظیم آئمہ دین کے دلوں میں کس قدر راسخ تھی اِسی لئے وہ مقاماتِ عُلیہ پر فائز ہوئے، آج کے عہد میں تعظیم سادات سے گریز پا ہونے والے اکثر لوگ عالم دین ہونے کے دعویدار ہیں یہ یقیناً بہت بڑا المیہ ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور خواجہ محمدؒ پارسا رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المشائخ، قطبُ الواصلین، سیّد العارفین، خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد پارسا نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ روحِ رواں ہیں۔

امام یوسف بن اسماعیل نبھانی آپ کا تعارف جامع کراماتِ اولیاء میں یُوں کرواتے ہیں!

آپ حضرت بہاوالدین نقشبند کے خلیفۂ مجاز ہیں۔

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم اِمام ہیں۔

آپ حضراتِ صوفیاء میں شامل ہیں۔

آپ اپنے دَور کے عظیم عالمِ دین ہیں۔

آپ کا انتقال مدینہ منوّرہ میں ہوا اور جنّت البقیع میں مدفن ہیں۔

آپ آلِ رسول کے بہت بڑے محُبّ تھے اِسی حوالہ سے آپ نے کتاب فصل الخطاب لکھی جس میں اہلِ بیت رسول کے مناقب بیان کئے گئے ہیں۔ اَب ہم اسی کتاب کے اقتباسات کی روشنی میں عظمتِ اہلِ بیت بیان کریں گے۔

حضرت خواجہ محمد پارسا نقشبندی بُخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

''اِمام واحدی نے اپنی اَسناد کے ساتھ حضرت اَعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ سعید بن جبیر سے، وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ جب آیت کریمہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم ! وہ کون سے لوگ ہیں جن سے مودّت رکھنا ہمارے اُوپر واجب ہے ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! وہ علی، فاطمہ اور ان دونوں کے فرزند ہیں۔

(فصل الخطاب بحوالہ ینابیع المودّۃ ص ۵۹۱)

Marfat.com

دُوسری روایت

اِمام واحدی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں ہمارے حق میں آلِ حٰمٓ آیت ہے جس کو ہر مومن یاد رکھتا ہے۔ پھر آپ نے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی تلاوت فرمائی۔

فصل الخطاب میں خواجہ محمد پارسا نقشبندی لکھتے ہیں ! اِمام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ روایت کیا گیا یارسول اللہ ! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی موڈّت ہم پر واجب کی گئی ہے ؟

فرمایا ! علی، فاطمہ اوران دونوں کے فرزند ہیں۔

اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ چار حضرات زیادہ موڈّت، زیادہ تعظیم کے ساتھ کئی وجوہ سے مخصوص ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ یہی آیت پاک دلالت کرتی ہے۔

دُوسری وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِن سے محبّت رکھتے تھے اور یہ بات نقلِ متواتر اور عقل سے ثابت ہے۔

یہ اُمّت پر بمصداقِ آیت وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (سورۃ الاعراف آیت ۱۵۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرو تا کہ تم ہدایت یافتہ ہوجاؤ۔

اِس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے لئے

تیسری وجہ

آلِ پاک کی عظمت کی تیسری وجہ بیان کرتے ہوئے خواجہ محمد پارسا نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

آلِ کے لئے دُعا کرنا ایک منصبِ عظیم ہے، اِس دُعا کو نماز کے تشہّد کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور یہ تعظیم آلِ رسول کے سوا کسی کے لئے نہیں پائی جاتی۔

Marfat.com

مودّت رکھنا باعثِ جنّت ہے

بَعض عارفین نے کہا ہے کہ اہلِ بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے قرابت داروں سے محبّت کرنے کا پھل خُود انسانوں کے اپنے نفوس کی طرف عائد ہوتا ہے کیونکہ مودّت رکھنا خود ان کی نجات کا باعث ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

اِن سے کہہ دو کہ جس مزدوری کا میں نے تم سے سوال کیا ہے وہ تمہاری خاطر ہے، جو جس کے ساتھ محبّت کرے گا۔

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

مودّت اور محبّتِ رُوحانی مناصب چاہتی ہے جس کا لازمی نتیجہ ان لوگوں کا حشر کے روز آپس میں اکٹھے ہونا ہے۔

حدیث میں وَارد ہوا "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" انسان کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس کو وہ دوست رکھتا ہوگا۔ اور یہ بات ناممکن ہے کہ کسی شخص کی رُوح مُحبّ ہو اور اہلِ بیت سے اس کا درجہ دُور ہو وہ اہلِ بیت سے محبّت اور خلوص دل سے مودّت رکھتا ہو۔

اِس طرح یہ بات بھی ناممکن ہے کہ کسی شخص کی رُوح روشن ہو اور وہ اِن حضرات کو دوست نہ رکھتا ہو۔

اہلِ بیت سے کون محبّت کرے گا ؟

اہلِ بیتِ نبُوت معادنِ ولایت اور فتوت کی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، اِن حضرات کو وہی شخص دوست رکھے گا جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت عین محبّتِ خُدا ہے۔

حضرت علی و فاطمہ اور ان دونوں کے فرزند مخصوص طور پر ذکر کئے گئے ہیں۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اُمّت کو ان کے علاوہ کسی کی محبّت پر ایسے نہیں اُبھارا کہ وہ اِن سے اور ان کی اولاد سے محبت کریں ؟

Marfat.com

وہ لوگ اِن حضرات کے راستے پر چلیں۔

اِن کی ہدایت کی پیروی کریں۔

اِن کو اِس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ان حضرات کی محبّت ان پر واجب ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس طرح اُمّت کو ان نفوسِ قُدسیہ سے محبّت پر برانگیختہ کیا ہے اس طرح ان پر ظلم اور اذیت سے بھی منع فرمایا ہے۔

جنّت حرام ہے

حدیث میں وارد ہوا کہ اِس شخص پر جنّت حرام ہے جس نے میرے اہلِ بیت پر ظلم کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی۔

خواجہ محمد پارسا نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

جس شخص نے آلِ رسول کی محبّت کو حاصل کیا ہم اس کی پیروی کرتے ہیں جو اس نے اہلِ بیت کے طریقہ پر کی اس کی اچھائی کو زیادہ کریں گے۔

محبّت کس وجہ سے ہوتی ہے

آپ فرماتے ہیں ! یہ محبّت صفا، اِستعداد اور پاکیزگیٔ فطرت کی وجہ سے ہوتی ہے، محبّت ان سے یعنی اہلِ بیت سے اچھی متابعت کی توفیق کا باعث ہوتی ہے ان کی ہدایت کو قبول کرنے والے کو مقامِ مشاہدہ میں لے آتی ہے، اہلِ ولایت سے محبّت کرنے والا قیامت کے دن ان حضرات کے ساتھ محشور ہوگا۔

(فصل الخطاب من ینابیع المودّۃ ۵۶۱، ۵۶۲)

اِمام ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اِمام محمد بن اسلم طُوسی سے وہ اسماعیل ابن ابی خالد سے وہ قیس بن اَبی حازم سے وہ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

خبردار ! جو آلِ محمد علیہم السلام کی محبّت پر مر گیا وہ شہید ہو کر مرا۔

خبردار ! جو آلِ محمد علیہم السلام کی محبّت پر مر گیا وہ مغفور ہو کر مرا۔

Marfat.com

خبردار ! جوشخص آلِ محمد علیہم السلام کی محبّت پر مر گیا تو اس کے لئے اس کی قبر میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

خبردار ! جوشخص آلِ محمد علیہم السلام کی محبّت پر مر گیا وہ جنّت کی طرف اِس شان سے جائے گا جس طرح دُلہن شان کے ساتھ اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے۔

خبردار ! جوشخص آلِ محمد علیہم السلام کی محبت پر مر گیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کی زیارت کرنے والے رحمت کے فرشتوں کو مقرر کرتا ہے

خبردار ! جوشخص آلِ محمد علیہم السلام کی محبّت پر مر گیا وہ سُنّت و جماعت پر مَرا۔

خبردار ! جوشخص آلِ محمد علیہم السلام سے بُغض رکھ کر مر گیا وہ قیامت کے روز اِس حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

خبردار ! جوشخص آلِ محمد علیہم السلام سے بُغض رکھ کر مر گیا وہ جنّت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

جس نے اہلِ بیت سے محبّت کی

جامع الاصول میں زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علی فاطمہ اور حسنین علیہم السلام سے فرمایا !

میری اس سے جنگ ہے جس سے تم نے جنگ کی اور میری اُس سے صُلح ہے
جس سے تم نے صُلح کی اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے۔

(ینابیع المودۃ ص ۵۹۳)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے کون واقف نہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو بام عروج پر پہنچانے والی آپ ہی کی ہستی ہے۔

آج برصغیر پاک و ہند اور پُوری دنیا میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے غلام تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

الحمدللہ ! مجھے بھی میرے شیخ کامل فخرِ مشائخ چُوراہیہ نائبِ خواجہ چوراہی حاملِ فیضانِ خواجگان نقشبند، فیضیاب چورہ و سرہند پیر طریقت، رہبر شریعت، قُدوۃ الاولیاء، زُبدالاصفیاء حضرت پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ سجادہ نشین چورہ شریف نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خلافت سے فیضیاب کیا اور میری روحانی تربیت فرمائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا غلام ہونے کی حیثیت سے میرے نزدیک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بہت معتبر ہے۔

مجھے اعتراف ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے نسبت رکھنے والے بعض احباب شانِ اہلِ بیت کا ادراک نہیں رکھتے۔ اہل بیت رسول کی عظمت سے واقف نہیں۔ بعض احباب تو اس قدر خشکی کا شکار ہوتے ہیں کہ ذکرِ اہلِ بیت سُن کر ان کے ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں۔

حالانکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام بزرگ تمام اولیاء اس بات پر متفق ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت ہی دین ہے، ان کی محبت ہی ایمان ہے

مجھے بھی آستانہ عالیہ چُورہ شریف پر اپنے شیخ کامل سے یہی سبق ملا، میرے شیخ، میرے ہادی و رہنما خواجہء خواجگان حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر مدظلہ العالی نے ہمیشہ اہل بیت علیہم السلام کی عظمت بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں اس گھر کی غلامی سے تو سب کچھ ملتا ہے۔

قارئین!

عظمتِ اہل بیت کی تدوین کے سلسلہ میں بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا تو یہ احساس ہوا کہ عظمتِ اہل بیت کے حوالہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں نے بہت گرانمایہ کام کیا ہے۔

Marfat.com

میں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے کئی بزرگوں کی تصنیفات سے عظمت اہل بیت کے خوش رنگ پھول اکٹھے کرنے کی کوشش کی ہے۔

قارئین!

بعض لوگ سلاسل عالیہ کی فضیلت کے لئے شخصیات کے حوالہ سے خُود معیار متعیّن کر لیتے ہیں حالانکہ سلاسل طریقت میں ایسا نہیں ہے سبھی سلاسل عالیہ کے بزرگ اپنے سالکین کی تربیت کر کے اُنہیں بارگاہِ رسالت تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

سبھی سلاسل کے بزرگ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں لیکن بعض مبتدی سالکین اپنے اپنے سلسلہ کی افضیلت کے چکر میں اُلجھ کر پیچھے رہ جاتے ہیں جو کہ بڑی محرومی ہے۔

قارئین! اگر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تکمیل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوتی ہے تو آپ بھی اپنے غلاموں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی بارگاہ میں لے جاتے ہیں اور اگر باقی تین سلاسل کی انتہا سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام پر ہوتی ہے تو آپ بھی اپنے غلاموں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ ہی میں پیش کرتے ہیں۔

اسی لئے تو ہم کہتے ہیں طریق میں بھی تفریق نہ کرو کیونکہ سب کی منزل ایک ہے۔

حضرت مجدّد الف ثانی کا عقیدہ

خوارج جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی وغیرہ کہلواتے ہیں۔ عوام کو ان کے زہریلے اور خطرناک پروپیگنڈے سے بچانا بھی از حد ضروری ہے۔

کیونکہ ان کی باتوں میں آ کر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ ان کے اس منفی پراپیگنڈہ کی بدولت اب پاکستان میں ان کے ہمنوا بہت زیادہ تعداد میں پیدا ہو چکے ہیں۔

لہٰذا ضروری تھا کہ حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف کی عبارات کی روشنی میں اہل بیتِ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقاماتِ عالیہ سے لوگوں کو باخبر کر دیا جائے۔ تا کہ سادہ لوح لوگ ان کے دامِ تزویر میں پھنس کر اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کر لیں۔

Marfat.com

اقتباسات از مکتوبات

(۱) اے برادر حضرت امیر چونکہ حاملِ بارِ ولایت محمدی اند علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ تربیتِ مقام اقطاب و ابدال و اوتاد کہ از اولیاء عزلت اند وجانب کمالات ولایت در ایشاں غالب است۔ مفوض بامداد و اعانت آنحضرت است سرِ قُطب الاقطاب کہ قُطب مدار است زیرِ قدم اوست قطب مدار بحمایت ورعایت اُو مہم خود را سرانجام مے نماید واز عہدہ مداریّت برمے آید۔

حضرت فاطمہ وامامین نیز دریں مقام با حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک اند۔

(دفتر اول مکتوب ۲۵۱)

(۲) اے برادر چونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے بوجھ کے حامل ہیں اس لیے اقطاب، ابدال اور اَوتادوں کے مقام کی تربیت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد واعانت کے سپرد ہے۔ اور یہ مذکور الصّدر اولیاء اولیائے عزلت کہلاتے ہیں۔ اور ان پر ولایت کا پہلو غالب ہوتا ہے۔

قطب الاقطاب جسے قطب مدار بھی کہتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ کا قدم مبارک اس کے سر پر ہوتا ہے قطبِ مدار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت ورعایت کے ذریعہ ہی اپنی ڈیوٹی انجام دے سکتا ہے اور اپنے عہدۂ قطبیّت کو سنبھال سکتا ہے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسنین کریمین علیہما السلام بھی اس کام میں آپ کے ساتھ شریک ہیں۔

Marfat.com

منصبِ عظیم اہلِ بیت کے پاس ہے

مزید فرماتے ہیں!

پیشوائے واصلان راہ وسرگردۂ اینہا و منبع فیض ایں بزرگواران حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وایں منصب تعلق دارد۔ درایں مقام گوئیا دوقدم مبارک آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام برفرقِ مبارک اُوست کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وحضرت فاطمہ وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم دریں مقام بایشاں شریک اند۔ انگارم کہ حضرت امیر قبل ازنشاۃِ عنصری نیز ماویٰ وملجاء ایں مقام بودہ اند۔

چنانچہ بعد ازنشاۃِ عنصری وہر کرا فیض وہدایت ازیں راہ میرسد بتوسط ایشاں میرسد چہ ایشاں نزدنقطۂ منتہائے این راہ اند ومرکز ایں مقام بایشاں تعلق دارد۔

وچوں دورۂ حضرت امیر تمام شد ایں منصب عظیم القدر حضرات حسنینؓ ترتیبا مفوض ومسلم گشت وبعد از ایشاں ہماں منصب بہر یکے از ائمہ اثنا عشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفت۔

ودراعصارِ این بزرگواران وہمچنین بعد از ارتحالِ ایشاں ہر کرا فیض وھدایت میرسد بتوسط ایں بزرگواران بودہ وبوسیلہ ایشاناں ہرچند اقطاب ونجبائے وقت بودہ باشند وماویٰ وملجاء ہمہ ایشا بودہ اند۔

یعنی راہِ ولایت کے ذریعہ خداوند تعالیٰ تک پہنچنے والوں کے امام اور پیشوا اور اس گروہ اولیاء کے سردار اور ان اولیاءِ عزلت کے فیض وبرکت کا منبع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات مبارکہ ہے۔ اور یہ منصبِ عظیم آپ ہی سے تعلّق رکھتا ہے۔

گویا اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر ہیں اور حضرت

Marfat.com

فاطمۃ الزہرا اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام میں آپ کے ساتھ شریک ہیں۔

ولادت سے قبل قاسمِ ولایت

میرا گمان ہے کہ دنیا میں تشریف لانے سے قبل ہی حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خُدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مقامِ تربیت میں اقطاب واوتاد وغیرہ کے ملجا وماویٰ تھے۔ جس طرح کے بعداز پیدائش ملجاوماویٰ ہیں۔

اور جو بزرگ بھی قطبیت وغیرہ کے درجہ پر فائز ہوتا ہے۔ اور جس کسی کو جو فیض اور ہدایت ملتی ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ کے وسیلہ اور واسطہ سے ملتی ہے۔ کیونکہ آپ اُس کے نقطۂ انتہائی کے قریب ہیں۔ اور اس مقام کا مرکز آپ ہی سے تعلّق رکھتا ہے اور جب آپ کا دَور مبارک ختم ہوا تو یہ تربیت وفیض رسانی کا منصبِ عظیم حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو علی الترتیب بارہ اماموں کے حوالہ کیا گیا۔

چنانچہ ان حضرات کے زمانوں میں اور ان کے بعد کے زمانوں میں جس کو جو بھی ہدایت اور فیض ملتا رہا ان کے واسطے اور وسیلے سے ہی ملتا رہا۔

اگرچہ اقطاب ونجباء وغیرہم ہی کیوں نہ ہوں۔ سب کے ملجا وماویٰ یہی آئمہ اثنا عشر رہے۔

اہل بیت کرام کے بارہ ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی یہ ہیں

☆ امام اول حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ اور دوسرے امام ہیں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ تیسرے امام حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ چوتھے امام حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ پانچویں امام حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

☆ ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ آٹھویں امام حضرت علی موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ نوویں امام حضرت محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ دسویں امام حضرت امام محمد نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆ گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکریؓ۔اور بارہویں امام حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

سلسلۂ فیض رسانی آلِ رسول سے ہے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

(۳)۔چہ اطراف غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رسیدہ قدس سرّہ و چوں نوبت بایں بزرگوار شد منصب مذکور با وقدس سرہ مفوض گشت و مابین ائمہ مذکورین وحضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمیگردد وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب ونجباء بتوسط شریف او مفہوم میشود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشدہ از ینجا است کہ فرمودہ۔ شعر

افلت شموسُ الاولین شمسُنا

ایداً علیٰ افق العَلیٰ لا تغرب

ونیز تا معاملہ توسط فیضان بر پاست بتوسل اوست

ترجمہ

یعنی کیونکہ اطراف وجوانب کا کسی مرکز کے ساتھ رہنا ضروری ہے (یہ سلسلہ انہیں بزرگواروں سے چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا) چنانچہ آپ کے وقت میں یہ منصب عظیم القدر آپ کو سپرد کر دیا گیا۔

آئمہ اثنا عشر اور حضور غوث پاک کے درمیان کوئی بھی اس مرتبہ کا بزرگ محسوس نہیں ہوتا ۔کہ جس کو یہ مرتبہ عطا ہوا ہو۔

Marfat.com

چنانچہ حضور غوث پاک کے زمانہ مبارک سے لے کر اب تک اور آئندہ بھی جن کو فیض و ہدایت ملتی ہے چاہے وہ اُقطاب و نجبا ہی کیوں نہ ہوں حضور غوث پاک کے وسیلہ اور واسطہ سے ملتی ہے اور بعد از ائمہ اثنا عشر یہ مرکز آپ کو ہی عطا ہوا ہے اور کسی کو یہ مقام عطا نہیں ہوا اسی بنا پر آپ کا یہ شعر مبارک ہے

افلت شموس الاولین شمسنا

ابداً علی افق العلی لا تغرب

یعنی پہلوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتابِ فیض ہمیشہ بلندیوں پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

نیز آئندہ بھی جب تک معاملہء فیضان جاری رہے گا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے اور وسیلے سے ہی جاری رہے گا۔

مجدد غوث پاک کے قائم مقام

(۴) گوئم کہ مجدد الف ثانی دریں مقام نائب مناب حضرت و بہ نیابت حضرت شیخ ایں معملہ بادمربوط است چنانکہ گفتہ اند

میں کہتا ہوں کہ مجدّد الف ثانی اس مقام تربیت میں حضرت غوثِ پاک کے قائم مقام ہیں۔ اور ان کی نیابت سے یہ معاملہ اس کے ساتھ متعلق رہتا ہے۔ جیسا کہ چاند سورج سے روشنی لیتا ہے۔

(دفتر سوم مکتوب ۱۲۳)

(بنام مولانا نور محمد تہاری قدس سرہٗ)

محبّت علی سُنّی ہونے کی شرط

(۵) پس محبت حضرت امیر شرطِ تسنّن آمد و آنکہ ایں محبت نداور دا از اہل سنت جماعت خارج کشت و خارجی نام یافت۔

Marfat.com

پس اہل سنت وجماعت ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ انسان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے

جس شخص کا دل اہلِ بیت کی محبت سے خالی ہے وہ اہلِ سنّت وجماعت سے خارج ہے اور خارجی فرقہ میں داخل ہے۔

محبّتِ اہلِ بیَت شیعت نہیں

(۶)۔ خیلے جاہلے باید کہ اہل سنت وجماعت را از محبان حضرت امیر را مخصوص برفضہ دارد۔ محبت امیر رفض نیست۔

تبرّیٰ از خلفائے ثلاثہ رفض ست وبیزاری از اصحاب کرام مذموم وملام امام شافعی مے فرماید۔

لو کان رفضاً حب آل محمد
فلیشهد الثقلانِ آنی رافض

یعنی

وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنّت وجماعت کو اہل بیت کا محب نہیں سمجھتا اور اہلِ بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔

حضرت علی سے محبت کرنا شیعیّت نہیں بلکہ اصحاب ثلاثہ کی شان میں تبرّیٰ کرنا شیعیت ہے اور صحابہ کرام سے بیزاری قابلِ مذمت وملامت ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا !

لو کان رفضاً حب آل محمد
فلیشهد الثقلانِ آنی رافض

اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا شیعیت ہے تو جنّ و انس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

Marfat.com

محبّتِ اہلِ بیت جُزو ایمان ہے

(۷) وگویم چوگونہ عدم محبت اہل بیت درحق اہل سنت گماں بردہ شود کہ آں محبت نزدایں بزرگواران جزو ایمان است وسلامتی خاتمہ رابرُسوخ آں محبت مربوط ساختہ اند والد بزرگوار ایں فقیر کہ عالم بودند بعلم ظاہری وبعلم باطنی دراکثر اوقات ترغیب بمحبت اہل بیت میفرمودند ومیفرمودند کہ ایں محبت راورسلامتی خاتمہ مدخلیتے ست عظیم نیک رعایت آں باید نمود۔ درمرض موت ایشاں ایں فقیر حاضر بود چوں معاملہ ایشاں بآخر رسید وشعور بایں کم ماند درآن وقت سخن ایشاں رابیاد ایشاں دادوازاں محبت استفسار نمود دراں بے خودی فرمودند کہ غرق محبتِ اہل بیتم شُکر خدا عزوجل را درانوقت بجا آوردہ شد۔ محبت اہل بیت سرمایہ اہل سنت است

(دفتر دوم مکتوب ۳۶)

ترجمہ !

میں کہتا ہوں کہ اہل سُنّت وجماعت کے متعلق یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ اہل بیت کے محب نہیں ہیں حالانکہ اہل بیت کرام سے محبّت رکھنا ان بزرگواروں کے نزدیک ایمان کا جزو ہے اور بوقتِ مَوت ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبّت رکھنے کو بڑا دخل ہے۔

اس فقیر کے والد جو کہ ظاہری وباطنی علوم کے عالم تھے اکثر اوقات اہل بیت سے محبت کی ترغیب دیتے رہتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اس محبت کو سلامتی خاتمہ میں بڑا دخل ہے۔ اس کا اچھی طرح لحاظ رکھنا چاہیے۔

یہ فقیر آپ کے وصال کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت والد ماجد کا وقتِ اخیر آیا (نزع کے وقت) اور انہیں اس عالم دنیا کا شعور کم رہ گیا تو فقیر نے محبت اہل بیت کی بات یاد دلائی اور اُس کے

Marfat.com

متعلّق دریافت کیا تو آپ نے اس بے خودی کے عالم میں فرمایا کہ میں اہلِ بیت عظّام کی محبّت میں مستغرق ہوں"

آپ کی اس حالت پر خدا کا شکر بجالایا گیا۔ اہلِ بیت سے محبّت اہل سنّت و جماعت کے نزدیک سرمایہ نجات ہے۔

حضرت شیخ مجدد صاحب اسی مکتوب ۳۶ کو حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دو شعروں پر ختم کرتے ہیں۔

الٰہی بحقّ بنی فاطمہ
کہ بَر قولِ ایماں کُنی خاتمہ
اگر دعوتم رَد کُنی وَر قبول
من و دست و دامان آلِ رسول

ترجمہ !

یا الٰہی حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد کے صدقے مجھے ایمان پر خاتمے کی توفیق عطا فرما۔

تو میری دعا کو چاہے قبول فرمالے چاہے رَد فرما دے میں تو آل رسول کا دامن ہاتھ میں لیے تیرے حضور میں دعا کرتا ہوں۔

Marfat.com

شانِ اہلِ بیت میں چند احادیث

مکتوبات مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے

دفتر دوم مکتوب ۳۶

علی کا دوست میرا دوست

روی ابن عبد البر انه قال علیه وعلیٰ آله الصّلوٰة والسلام من احب علیّا فقد احبّنی ولکن ابغض علیّا فقد ابغضنی ومن اذا علیّاً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله

علامہ ابن عبد البر نے روایت کی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے علی سے دوستی کی اُس نے مُجھ سے دوستی کی اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اور جس نے علی کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ کو تکلیف دی۔

چار سے محبّت

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله امرنی بحب اربعته واخبر نی انه یحبحم قیل یا رسول الله سمعهم لنا قال علی منهم یقو ل ذ لك ثلا ثه وابوذر والمقداد وسلمان۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا فرمان مبارکؐ ہے اللہ نے مجھ کو چار شخصوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے

Marfat.com

اور مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں لوگوں نے عرض کی ان چار شخصوں کے نام کیا ہے

آپ نے فرمایا ! علی ان چار میں سے ہے یہ آپ نے تین دفعہ دہرایا۔ اور ابوذر غفاری حضرت مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم۔

(ترمذی وحاکم بروایت بریدہ ؓ) (مکتوبات مجدد مکتوب نمبر ۳۶)

علی کو دیکھنا عبادت

عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم النظر الیٰ علی عبادة

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی مرتضیٰ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اسناد حسن

(طبرانی وحاکم) بحوالہ مکتوبات مجدد الف ثانی

خیرِ کثیر سے محروم شخص

وحرم عن محبة اهل بيت رسول ومو دةاولاد البتول فمنعوا عن خير كثير نالها اهل السنة

وہ لوگ جو محبت اھل بیت رسول سے اور اولاد فاطمہ کے ساتھ دوستی رکھنے سے محروم ہیں۔ وہ خیر کثیر سے محروم ہیں

(دفتر اول کتاب ۵۹)

اہلِ بیت سفینہء نُوح

واهل بيت الرسول مثله كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك

حضور نبی کریم علیہ اسلام کے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی

Marfat.com

کشتی کی طرح ہے کہ جو اس کشتی پر سوار ہوئے وہ تو نجات پا گئے اور جو اس سے پیچھے ہٹے وہ ہلاک ہو گئے۔

(دفتر اول کتاب ص ۵۹)

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا

وروی المسور بن مخرمة ان رسول صلی الله علیه وآله وسلم

قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی وفی روایة یرینی ما ارابها ویوذینی ما اذٰها

مسور بن مخرمہ راوی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! فاطمہ میرے جسم کا ایک حصّہ ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجُھے ناراض کرے گا۔

اور ایک روایت میں ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجُھے پریشان کرتی ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔

فاطمہ سب سے زیادہ عزیز

واخرج الحاکم عن ابی هریرة ان انبی صلی الله علیه وآله وسلم قال لعلی فاطمة احب الی منك وانت اعز علی منها

حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ! مجھے فاطمہ تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہے۔

(مکتوبات مجدد مکتوب نمبر ۳۶)

Marfat.com

اللہ غضبناک ہوتا ہے

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
اشتد غضب اللہ علی من اذانی فی عترتی
حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضبناک ہوتا ہے جو میری آل کی وجہ سے مجھے اذیت پہنچائے۔

(مکتوبات مجدد مکتوب نمبر ۳۶)

بہترین شخص کی نشانی

وعن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خیرکم خیرکم لاھلی من بعدی
حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔

(مکتوبات مجدد مکتوب نمبر ۳۶)

حضور بدلہ دیں گے

وعن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من صنع الی اھل بیتی برا کافاتہ علیھا یوم القیامہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرے اہل بیت کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں قیامت کے دن اس کو اس کا بدلہ دوں گا

(ابن عساکر)(مکتوبات مجدد مکتوب نمبر ۳۶)

Marfat.com

پُل صراط پر ثابت قدم

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اثبتکم علیٰ الصِراط اشد کم حبا لاھل بیتی ولاصحابی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پل صراط پر چلنے میں زیادہ ثابت قدمی وہی دکھلائے گا جو دنیا میں میرے صحابہ کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہوگا۔

(ابن عدی و دیلمی)

(دفتر دوم مکتوب ۳۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! تم میں پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جو میرے اہلِ بیت اور میرے صحابہ سے زیادہ محبت رکھتا ہوگا۔

(صواعق محرقہ ص ۲۸۳)

خُلاصہ اقتباساتِ مکتُوبات

(1) تمام اقطاب۔ ابدال اور اوتاد وغیرہ کی تربیت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد ہے۔ ان کے تمام کام آپ کی مدد و اعانت سے انجام پاتے ہیں اور اس تربیت و فیض رسانی اور مدد و اعانت میں آپ کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہراء اور حضرات اِمامین کریمین بھی شریک ہیں۔

حضرت شیخ مجدد صاحب قدس سرہ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد و اعانت کے بغیر کسی کو ولایت مل ہی نہیں سکتی۔ اور جب مخالفین کے نزدیک مدد از غیر اللہ کا عقیدہ ہی کفریہ اور مشرکانہ ہے تو ان میں سے کوئی ولی اللہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ لہٰذا قیامت تک ان میں سے کوئی ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

(2) راہ ولایت کے ذریعہ وصول الی اللہ کا مرتبہ پانے والوں کے سردار و پیشوا حضرت حیدر کرار ہیں۔ سرداری کا یہ منصب عظیم آپ ہی سے خاص ہے۔

(3) حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر ہیں اور حضرت علی کا قدم مبارک اولیاء اللہ کے کے سروں پر۔

(4) اولیاء اللہ کو یہ فیض اور مدد دینے کا یہ مرتبہ آپ کو اپنی ولادت سے پہلے بھی حاصل تھا۔ اور دنیا میں تشریف لانے کے بعد بھی۔

آپ اندازہ لگائیں کہ حضرت شیخ مجدد صاحب قُدّس سرّہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غائبانہ امداد کے کس قدر قائل اور معتقد ہیں۔

(5) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے بعد یہ منصب و مرتبہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو علی الترتیب عطا ہوا ان کے بعد یہ منصب بارہ اماموں کو عطا ہوا اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک انہیں کے پاس رہا۔ اور یہ بارہ امام اپنے وصال کے بعد چار پانچ سو سال تک تمام اولیاء اللہ کی غائبانہ مدد و اعانت کرتے رہے۔

پھر یہ مدد و اعانت کا منصب و مرتبہ حضور غوث پاک علیہ الرحمہ کو عطا ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام و امام مہدی کے علاوہ باقی تمام اولیاء اُمّت اس اخذ تربیت میں حضور غوث پاک کے ماتحت ہیں اور مجدد الف ثانی بھی اس معاملہ میں حضور غوث پاک کے نائب ہیں۔

(6) اہلِ بیت عظّام سے محبت و عقیدت اہلِ سنّت ہونے کے لیے شرط ہے۔ جس کا دل اس محبت سے خالی ہے وہ اہل سنت نہیں بلکہ خارجی ہے

(7) اہلِ بیت کرام کے ساتھ محبّت و عقیدت کا نام شیعیت نہیں بلکہ صحابہ کرام کی شان میں تبرّا بازی کا نام شیعیت ہے جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

(8) اہل بیت اور سادات کرام سے محبت و عقیدت اہل سنت کے نزدیک جزو ایمان ہے۔

(9) ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کی محبت کو بڑا دخل ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جو اہل بیت سے محبت نہیں رکھتا بوقت موت اس کا ایمان چھن جانے کا خطرہ ہے۔

Marfat.com

قارئین کرام !

مسلکِ امام ربانی مکتوبات کی روشنی میں لکھا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ کو بھی غور سے دیکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰہ والسلام نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دُوسرے اہلِ بیت عظام کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھنے کی کس قدر تاکید وتلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ حُبّ صحابہ کرام اور حُبّ اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تمام مومنین و مومنات اور مسلمین ومسلمات کو خاتمہ عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه و نور عرشه سیدنا ومولانا محمد و آله واصحابه وجمیع امّته اجمعین۔ برحمتك یا ارحم الراحمین۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور سیّد علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ عظیم المرتبت مُحدّث اور شیخ طریقت تھے انہوں نے اہلِ بیت کی تعظیم پر بہت زور دیا ہے آپ کے اقوال کو شیخ شہاب الدین نے شاہد المقبول میں جمع فرمایا ہے۔

حضرت سیّد علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سادات کا ہم پر حق یہ بھی ہے کہ ہم اپنی جانیں ان پر قربان کر دیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اور جسم مبارک ان کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے لہٰذا وہ آپ کا جگر گوشہ ہیں۔

تعظیم وتکریم میں جو کل کا حکم ہے وہی جزو کا بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جزو کی عزت وفات کے بعد بھی اسی طرح جیسے بحالتِ زندگی تھی کوئی فرق نہیں۔

سادات کے ساتھ اِحسان کرو

سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے!

سادات کے ساتھ احسان کرو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیز ہیں اور اس سے نیت ہدیہ اور مودت قربیٰ کی رکھوز کوٰۃ کی نہیں کیونکہ ہماری گردنوں میں غلامی کے حقوق ہیں ،ہم ان کا حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے کہ ان کے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق ہم پر ہیں

اہلِ بیت کے حقوق

قارئین محترم!

سیّد علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب !

البحر المودود فی المواثیق والعھود میں فرماتے ہیں۔

(۱) ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم کسی سیدزادے کے سامنے اپنے نفس کو نہ دیکھیں۔

Marfat.com

(۲) اس کی مطلقہ سے شادی نہ کریں اگرچہ تین طلاق خوردہ ہو۔

(۳) ہم سیّد زادے کا احترام کریں سیّد خواہ بے علم ہو۔

(۴) ہمیں چاہیے کہ علم عمل اور اپنے صلاح تقویٰ کی وجہ سے اپنے آپ کو ان پر ترجیح نہ دیں۔

(۵) کسی سیّد زادے سے کوئی عہد نہ لیں کیونکہ اس طرح وہ ہمارے حکم اور ہماری خدمت کے ماتحت ہو جائے گا حالانکہ سیّد زادے کا مقام اس سے بلند ہے۔

(۶) ہر وہ شخص جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ہو گی گوارہ نہیں کرے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جگر گوشہ اس کے حکم اور تصرّف اور خدمت کے تحت ہو۔

سیّد زادے سے محفل کا آغاز کرو

سیّدی علی الخواص آگے چل کر مزید یہ فرماتے ہیں!

ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم ذکر و وعظ کی ابتداء ایسی مجلس میں جس میں کوئی سیّد زادہ موجود ہو خود نہ کریں اگرچہ وہ ہم سے عمر میں کم ہو بلکہ اگر وہ انکار کرے تو ہم اس سے درخواست کریں کہ وہ محفل کی ابتداء کرے۔ ایسا ہمیں جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض و برکت حاصل کرنے کے لئے کرنا چاہیے۔

سیّد زادے سے خِدمت لینے والا

سیّد علی الخواص لکھتے ہیں! اگر کوئی شریف یعنی سید زادہ خادم ہو جو لوگوں کی خدمت کرتا ہو تو کسی کو اسے خدمت کے لئے نہیں رکھنا چاہیے اگرچہ مالک حسب عرف وہ شیخ المشائخ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اگر وہ ادب والا ہوتا تو کبھی اسے (سیّد زادے) کو خدمت کے لئے نہ رکھتا نہ اسے گھوڑے کے پیچھے چلاتا نہ اسے (سید زادے) کو اپنی زین کے کنارے پکڑنے کا حکم دیتا نہ اسے (سید زادے) کو اپنے مُصلّٰے کے اٹھانے پر لگاتا یہ لوگ ادب میں کسی کی وجہ سے طریقت کی راہ میں ترقی نہیں کر سکتے۔ جو ان امور کی طرف دھیان نہیں دیتے

Marfat.com

مَطعُون النَّسب کی تعظیم

سیّد علی الخواصؒ ایک اہم نکتہ اور اہم مسئلہ کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

اے برادر! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ شریف جو مطعون النسبت ہو اس کی ہمیں بدرجہ اولیٰ تعظیم کرنی چاہیے اس شریف کی نسبت جو صحیح النسب ہو کیونکہ جس کی شرافت ثابت ہو چکی اس کی تعظیم تو ہر شخص پر واجب ہے لہٰذا اس کی تعظیم کی تو کیا غور فرمائیں!

اگر شخص تُمہارے دوست کے پاس کے آئے اور وہ کہے کہ میں تمہارے فلاں دوست کے گروہ سے ہوں اور وہ دراصل آپ کے گروہ سے نہ ہو آپ کا وہ دوست اس کا احترام کرے اسے لباس عطا کرے اسے ہدیہ دے تو آپ اپنے اس دوست سے کتنے خوش ہوں گے۔ کیونکہ اس شخص نے ایسے شخص کا احترام کیا جس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ تمہاری جماعت سے ہے۔

ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں

قارئین محترم!

یہاں سیّد علی الخواصؒ نے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف رہنمائی فرمائی ہے آج کل بعض لوگ صحیح النسب سادات کے بارے بھی طعن سے کام لیتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو خود کو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کرتے ہیں۔

ایک اِنتہائی اہم مسئلہ

یہ ایک انتہائی اہم ترین مسلہ ہے اس لئے ہم چاہیں گے کہ اس کو ذہن نشین کروا دیا جائے ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے جس سے ہم سیّد زادے اور غیر سیّد میں تمیز کر سکیں۔

(۲) یہ کہ اگر کوئی سیّد نہیں ہے اور سیّد کہلاتا ہے تو ہمیں اس کا اکرام انتساب کی وجہ سے کرنا ہوگا۔

(۳) یہ کہ اگر کوئی شخص اپنا نسب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحق کرتا ہے تو وہ خود اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔

Marfat.com

کیونکہ نسب تبدیل کرنے والے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لعنت فرمائی ہے

(۴) یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت وہ عظیم و اعلیٰ نسبت ہے جس کا اکرام فرض ہے اگر ہم مطعون سیّد زادوں کی تکریم نہ کریں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہوگا۔

(۵) بعض لوگ سفید رنگ اور خُوبصورتی کو سیادت کا معیار مقرر کہتے ہیں وہ غلط ہیں کیونکہ رنگ اور خوبصورتی سیادت کے لئے ضروری نہیں خون رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اہم ہے۔

(٦) سیّد زادوں کو اس لئے مطعون کرنا کہ ان کے پاس کوئی شجرہ نہ ہو یہ بھی انتہائی ظلم ہے۔

(۷) مطعون سیّد زادوں کا ہم پر زیادہ حق ہے کیونکہ جن کی سیادت مُسلّمہ ہے ان کی عزت واحترام تو سبھی کرتے ہیں۔

(۸) شرافت وسیادت کو پرکھنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ نسبت کا احترام کیا جائے۔

سیّد زادہ کچھ طلب کرے تو کیا کریں

قارئین محترم!

سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

ہم پر واجب ہے کہ جب کوئی سید زادہ ہم سے کچھ طلب کرے تو ہم اسے دے دیں اگر چہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو یعنی وہ چیز ہمارے پاس بالکل نہ ہو تو پھر بھی ہمیں یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر وہ چیز ہمارے پاس ہو تو ضرور پیش کر دیتے۔

سادات کی ضُروریات کا خیال رکھو

آپ فرماتے ہیں کہ یہ سب اس لئے ہے کہ حرمت آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لحاظ نہ چھوڑ جائے کہ ہم راہ سے گذرتے چلے جائیں وہ لوگوں سے مانگتے رہیں اور ہم اپنی بے پرواہی کی بناء پر بے لگام جانوروں کی طرح ہو جائیں۔

Marfat.com

سادات پر جان و مال قُربان کردیں

سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں۔

جو شخص راہ سے گذرے اور اس کے پاس دنیا کی کوئی بھی چیز ہو اور انہیں نہ دے تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کم ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کیونکہ محبوب کا یہ حق ہے کہ جو کچھ وہ مانگے تو دے دے جس طرح شہداء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے اپنی جانوں کے ساتھ کیا۔

محبّت کی طلب یہ ہے نبی لجپال کو مانگیں
رسولِ پاک کی خاطر نبی کی آل کو مانگیں
ضروری ہے یہی مقصود فوراً پیش ہم کردیں
نبی کے لاڈلے ہم سے جو جان و مال کو مانگیں

(محمد مقصود مدنی)

سیّد زادے کو طعن نہ کرو

سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے آلِ رسول کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے نہایت اہم باتوں کی طرف نشاندہی فرمائی ہے۔

آج کل یہ بیماری عام ہے کہ سادات کرام سے اِعراض کیا جاتا ہے۔

بعض لوگ اپنے علم وفضل کی جام سے خود زیادہ ہم سمجھتے ہیں اور سادات کا احترام نہیں کر پاتے۔ بعض لوگ اپنے عقیدہ کو درست سمجھتے ہوئے سادات کا احترام چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

بخل کی دلیل

آپ نے لکھا ہے!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شریف یعنی سیّد زادہ نہیں ہے یا یہ کہتے ہیں کہ یہ رافضی ہے کہ یہ

Marfat.com

سب باتیں بخل پر دلیل ہیں ہمیں ایسے شخص کو دنیا میں جس کے شریف یعنی سیّد زادہ ہونے کا ہمیں ثبوت نہیں ملا اس کی تکریم کریں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ پسند فرمائیں گے۔

سیّد زادہ نانا جان کی قسم دے تو

سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ! سیدزادہ نانا جان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم دے کر سوال کرے کہ مجھے نیا کپڑا روئی یا دینار میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دو تو ہم پر اس کا اکرام بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ (سید زادے کی ضرورت پوری کرنے کے لئے) اگر چہ ہمیں بازار میں اپنے آپ ہی کو کیوں نہ فروخت کرنا پڑے

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول۔ ص۔ ۱۵۲)

سُبحان اللہ !

قارئین !

☆ یہ ہے عقیدہ صوفیاء کرام کا۔

☆ یہ ہے عقیدہ اولیائے کرام کا۔

☆ یہ ہے عقیدہ مفسّرین اور محدثین کا۔

وہ اہلِ بیت کی تکریم میں اس قدر غلو فرماتے۔ آج ہم کو اہل بیت کے حقوق سے آگاہ ہی نہیں علمائے کرام اس وجہ سے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت بیان نہیں کرتے کہ لوگ انہیں شیعہ کہیں گے حالانکہ سادات کی عظمت کا بیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کا باعث ہے۔

بادشاہ کی تعظیم کی مثال

شاہد المقبول بفضلِ اولاد رسول میں علی الخواص کے فرمُودات بیان کرتے ہوئے شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

اے بھائی سوچو !

اگر مثال کہ طور پر آپ کسی بادشاہ کے ساتھ ہوں اور کوئی یہ کہے ہمارے آقا بادشاہ کی

Marfat.com

خاطر نصف یا دینار دے دو یا عمامہ یا کوئی کپڑا طلب کرے تم اس کی مطلوبہ اسے دے دو گے صرف رضائے بادشاہ کے لئے۔

کاش تم اپنے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واکرام بادشاہ کے برابر ہی قرار دے دیتے اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کیا ہوا حتیٰ کہ میں مومن کو اور اس کی اولاد اور اہل اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر ہو جاؤں۔

قارئین!

ہم ایسا بادشاہ کے خوف سے کرتے ہیں کہ کہیں سزا نہ دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا رحمت وشفقت ہیں ہم اس کا یہ جواب دیں گے اگر تم دل پر جبر کر کے ایسا کرتے تو چہرے پر بشاشت کا اظہار نہ ہوتا کیونکہ زبردستی خوش ہونے والے کے چہرے پر اثر ہوتا ہے پھر تمھارا یہ قول کہاں گیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساری مخلوق کے مقابلہ میں زیادہ محبّت کرتا ہوں۔

قارئین !

سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے یہ سب دعوے بیکار ہیں۔ جب سیدزادہ یہ کہے کہ میرے نانا جان کے طفیل دو اور بندہ اس کی خدمت نہ کریں۔

(شاھد المقبول بفضلِ اولادرسول)

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے محبت ومودت دین کی اَساس اس لئے قرار دیا ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت دین کی اساس ہے تو اہل بیت بھی ساتھ ہی شامل ہیں کیونکہ اہل بیت کی محبّت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود طلب فرمائی ہے۔

قارئین ! خوارج نے بدعقیدگی کا زہر اہلِ سنت میں بھی پھیلا دیا ہے اور بعض اہلِ سنّت بھی تعظیم سادات کو ضروری خیال نہیں کرتے حالانکہ یہ مذہب حقہ اہل سُنّت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے سب محدّثین ومفسرین، آئمہ دین وعلمائے حقہ نے معیار سنّیت مودّت اہلِ بیت کو قرار دیا ہے ہم بھی اپنے ان بھائیوں کو بھولا ہوا سبق یاد کروا رہے ہیں جو خارجیوں کے زیر اثر ہیں امید ہے ہماری گذارشات پر عمل کرتے ہوئے حبِ آلِ رسول کو دل میں بسانے کی ضرور کوشش کریں گے۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور
ملّا حُسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ملّا حسین واعظ الکاشفی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی کمال الدین حسین بن علی معروف بہ علّامہ حسین واعظ الکاشفی ہے آپ فارسی ادب کے نثر نگار جید عالم اور ثقہ مولفین میں سے ہیں نویں صدی میں آپ اس مقام و مرتبہ پر فائز ہوئے۔ اس مقام و مرتبہ پر فائز ہونے والے بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے موصوف کو عطا فرمایا تھا۔

آپ قُطب الواصلین، سُلطان العارفین کشتہء عشق رسول حضرت عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے سگے بہنوئی اور صاحب معارج النبوت ملّا معین الدین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کے اخوان واقرباء میں سے تھے، آپ بہت شیریں سخن تھے۔ آپ کی علمی وجاہت وزور خطابت سے متاثر ہو کر سلطان حسین مرزا نے آپ کو دربار میں جگہ دی۔

آپ کی تفسیر حسینی قادری، خاص وعام میں مشہور ومعروف ہے اس کا ترجمہ ابو الحسنات رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے جن کی اہل بیت رسول کی عظمت پر اپنی تحقیقی کتاب اوراقِ غم کے نام سے چھپی ہوئی ہے

حضرت ملّا حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اہل سنت وجماعت تھا اور آپ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے آپ غلبہء محبّت اہل بیت کی وجہ سے شیعہ سنی دونوں فرقوں میں مقبول تھے ملا حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب روضۃ الشہداء کا ترجمہ میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرما کر اردو دان طبقے پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔

اس کتاب میں بالخصوص سیّدۃ انساء العالمین سلام اللہ علیہا حضرات ائمہ کریمین اور آپ کی اولاد امجاد کے واقعات وفضائل بیان کئے گئے ہیں امام حسین علیہ السلام کی سیرت وسوانح کے علاوہ واقعہ کربلا مکمل بیان کیا ہے۔

اب ہم حضرت ملّا حسین واعظ الکاشفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب روضۃ الشہداء سے

Marfat.com

عظمت اہل بیت کے پھول چُن کر محبّان اہلِ بیت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہل بیت کی مودت کا حکم ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت کا انداز

روایت آئی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنا چہرہ مبارک سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہء اقدس پر رکھا ہوا تھا اور سیّدنا امام حسین علیہ السلام نے اپنا چہرۂ مبارک آپ کے سینہء انور پر رکھا ہوا تھا۔

آپ اپنی چشمانِ مبارک کو کھول کر دونوں کی طرف نگاہ لطف وشفقت سے دیکھ رہے تھے ،کبھی ان کو چومتے اور کبھی ان کو سونگھتے تھے اسی حال میں آپ نے لوگوں کو وصیت فرمائی۔

ان کا احترام واکرام کرنا اور ان کے ساتھ دوستی ومودت رکھنا۔

قارئین !

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادگان کے ساتھ محبت کا انداز دیکھیں آپ ان کو چوم رہے تھے اور سونگھ رہے تھے اور آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ وصیت فرمائی۔

☆ میرے بیٹوں کا اکرام کرنا۔

☆ میرے بیٹوں کا احترام کرنا۔

☆ میرے بیٹوں کی تعظیم کرنا۔

☆ میرے بیٹوں سے موڈت رکھنا۔

میرے بیٹوں سے دوستی رکھنا۔

(روضۃ الشہداء جلد اول صفحہ نمبر ۲۴۹)

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل

ملّا حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا طاہرہ، مطہرہ، اور پاکیزہ جب زمین پر تشریف لائیں

Marfat.com

تو آپ کا نور مبارک درخشاں ہو گیا چنانچہ آپ کے نور نے مکہ معظمہ کے مکانوں کو گھیر لیا۔ اور زمین کے مشرق و مغرب میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جسے آپ کے نور نے روشن نہ کیا ہو۔

بر آسمانِ رسالت ہلا لے اَز نوَ تافت
ببوستانِ نبوّت کلی اَز نَو بشگفت

(کاشفی)

ہے چاند چمکا رسالت کے آسماں پہ نیا
کلی کھلی ہے نبوّت کے بوستاں میں نئی

(محمد مقصود مدنی)

گُلستان احمدی کے اقبال کا شجر ثمر بار ہو گیا۔
چمن محمّدی صلوات اللہ علیہ غنچہ دلپسند سے آراستہ ہو گیا۔
گلشن عصمت کا پھول تقدس و طہارت کے باغ میں نسیم جمال اور شمیم کمال سے پیراستہ ہو گیا۔

ہے چاند چمکا رسالت کے آسماں پہ نیا
کلی کھلی ہے نبوت کے بوستاں میں نئی

(محمد مقصود مدنی)

آبِ کوثر سے غُسل

حضرت ملّا حسین واعظ الکاشفی لکھتے ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ پاک میں جنت کی دس حوروں کو بھیجا گیا ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک چمکتی چھاگل تھی اور ایک ایک طشت تھا اور ان چھاگلوں میں کوثر کا پانی تھا چنانچہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیٹھی ہوئی خاتون نے جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کو لے کر کوثر کے پانی سے غسل کروایا اور مبارک پیش کی۔

(روضۃ الشہداء جلد اول صفحہ نمبر ۲۶۲)

Marfat.com

سب سے زیادہ محبت

ملّا حسین واعظ الکاشفی روایت بیان کرتے ہیں۔

روضۃ الاحباب میں آیا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت کیا گیا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟

فرمایا! فاطمۃ الزہراء،

پُوچھا مردوں میں سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟

فرمایا! فاطمہ کے شوہر،

(روضۃ الشہداء جلد اول صفحہ نمبر ۲۶۳)

شانِ زہرا کب سے ہے

روضۃ الشہداء میں ابن بابویہؒ کی کتاب آلؑ کے حوالہ سے لکھا ہے۔

"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو بہشت میں متمکن فرمایا تو یہ دونوں باغ جنت میں چلتے ہوئے خود کو انتہائی عزت واحتشام پر دیکھتے ہیں۔ ایک روز حضرت آدم نے جناب حواء سے فرمایا!

اللہ تعالیٰ نے تجھے نہایت خوبصورت بنایا ہے اور لوحِ وجود پر تجھ سے خوبصورت تر کوئی تحریر نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کو فردوس اعلیٰ پر لے جاؤ۔

جب آدم وحوا علیہما السلام فردوس اعلیٰ پر آئے تو دیکھا کہ ایک خوبصورت تخت پر ایک لڑکی ہے جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور کانوں میں دو گوشوارے تھے اور چہرۂ انور کے نور سے بہشت ایسے روشن تھی جیسے آفتاب۔

حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا اے جبریل یہ لڑکی کون ہے اور یہ کس شخص کی بیٹی ہے جس کے چہرے کی نورانیت سے ریاض جنت نورانی ہو گیا ہے۔

جبریل نے کہا! یہ آپ کی اولاد کے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

صاحبزادی ہیں۔

حضرت آدم نے پوچھا ! وہ جو تاج سر پر پہن رکھا ہے وہ کیا ہے ؟

جبریل نے کہا ! یہ ان کے شوہر حضرت علی (علیہ السلام) ہیں۔

حضرت آدم نے پوچھا ! وہ گوشوارے کیا ہیں ؟

حضرت جبریل نے کہا ! حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا ! اُے جبریل کیا یہ مجھ سے پہلے پیدا کئے گئے ہیں؟

جبریل علیہ السلام نے کہا ! اے آدم علیہ السلام یہ آپ کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے خداوند قدوس کے پوشیدہ علم میں موجود تھے۔

آں دم کہ خانہ بر سر کُوئے تو ساختم
آدم ہنُوز محرمِ خُلدِ بریں نہ بُود
آں دَم کہ ما ببارِ اَمانت درآمدیم
جبریل دَر خزانہِ رحمت امیں نہ بُود

ترجمہ !

اس وقت تھا وجود دیا ان کی ذات کو
آدم بھی نہ تھے محرمِ خُلدِ بریں ہنوز

ان کو امانت کا امیں مقصود کر دیا
جبریل بھی نہ تھے ہُوئے پیارے امیں ہنوز

(روضۃ الشہداء ترجمہ علامہ صائم چشتی جلد ا صفحہ نمبر ۲۷۵)

سبحان اللہ !

یہ شان و عظمت ہے اہل بیت کی جبریل علیہ السلام بیان کر رہے ہیں کہ آدم علیہ السلام کا وجود بھی نہ تھا اور یہ تھے۔

آدم کے وجود سے چار ہزار سال پہلے پنجتن پاک کا نُور تھا۔ یہ ہستیاں اللہ تعالیٰ کے علم میں پوشیدہ رہیں۔

Marfat.com

اس وقت تھا وجود دیا ان کی ذات کو
آدم بھی نہ تھے محرم خُلدِ بریں ہنُوز

حدیثِ کساء اور شانِ اہلِ بیت

مُلا حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اون کا کمبل اوڑھے ہوئے تھے کہ سامنے امام حسن علیہ السلام آ گئے۔

آپ نے انہیں کمبل میں چھپالیا۔

پھر امام حسین علیہ السلام آئے ان کو بھی کمبل میں چھپالیا۔

پھر سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت علی علیہ السلام آئے تو ان کو بھی کمبل میں چھپالیا تو جبریل یہ آیت لے کر نازل ہو گئے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

(روضۃ الشہداء صفحہ نمبر ۲۷۵)

چاروں کا ایک اور اعزاز

کملی والے کی کملی میں آنے والے ان چاروں نفوسِ قدسیہ کے حوالے سے رَوضۃ الشہداء میں یہ روایت نقل کی گئی ہے

انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالکم

یعنی جو ان سے جنگ کرے گا میں ان سے جنگ کروں گا اور جو ان سے صلح رکھے گا میں اس سے صلح رکھوں گا۔

مُحبّانِ آلِ رسول کی عظمت

قارئین! روضۃ الشہداء ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس میں سے محبت و عظمت اہل بیت

Marfat.com

کے پھولوں کو چُنا جائے تو عظیم گلستان ترتیب پا جائے۔ ہم نہایت اختصار سے اس میں سے واقعات بیان کر رہے ہیں۔

روضۃ الشہداء میں منقول ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السّلام کا نکاح آسمانوں پر حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھایا اور فرشتوں نے مبارک باد کے نذرانے پیش کئے اسی واقعہ کے ضمن میں اہل بیت رسول کے محبّین کے لئے عظیم بشارت ہے۔

اب ہم وہ بیان کرتے ہیں۔

نکاح کے وقت شجرِ طوبیٰ کو حکم ہوا تو اس نے اپنے زرّیں پتّے نچھاور کئے جنہیں حُور العین نے اُٹھالیا اور اس پر قیامت تک فخر کرتی رہیں گی۔

نجات کے پروانے

ایک روایت میں منقول ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر قیامت تک محبّانِ اہل بیت کی تعداد کے برابر پتّے نچھاور کئے اور اہل بیت سے محبّت کرنے والے تمام مردوں اور عورتوں کے لئے ان پتوں کو مخصوص کر دیا جبکہ ایک ایک پتے پر ہر ایک کا نام درج ہے۔

چنانچہ، وہاں پر موجود فرشتوں نے ایک ایک پتہ اٹھالیا اور ہر ایک نے رکھ لیا کہ قیامت کے دن اس کو یہ پتّہ اس شخص کو دینا ہے۔ جس کا نام اس پر مرقوم ہے اور اس پتّے پر یہ مضمون تحریر ہے فلاں شخص اور فلاں عورت دوزخ سے آزاد ہے اور یہ جناب فاطمۃ الزہرا اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی برکت سے ہوگا۔

دُعائے برکت اور دَم کا ثبوت

روضۃ الشہداء میں ہے۔

نکاح کے بعد سیّدہ فاطمۃ الزہرا جب حجرۂ علی میں جا پہنچیں تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے ہاں تشریف لے آئے۔

آپ نے پانی کے ایک کوزے میں اپنا لعاب دہن ڈال کر اس پر معوذّتین اور دیگر

Marfat.com

دعائیں پڑھیں اور دعائیں دونوں پر یعنی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام و حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر چھڑک دیا اور باقی پانی حضرت علی کو دے دیا اور فرمایا کہ اس سے وضو کرلو۔

(روضۃ الشہداء صفحہ نمبر ۲۹۰)

اَولادِ نبی کے لئے دُعائے نبی

ایک روایت میں آیا ہے کہ سرکار نے پانی چھڑکنے کے بعد دعا فرمائی

اللّٰھم اعیذیا بك ذریتھا من الشیطٰن الرجیم

یعنی اے اللہ ان کو اور ان کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

بعد ازاں اس پانی کا باقی حصّہ حضرت علی علیہ السلام کے فرق اقدس اور کاندھوں کے درمیان چھڑک کر دعا فرمائی۔

اللّٰھم انھیا منی وانا منھا اللّٰھم کما اذھب عنی

الرجس وطھر تنی فطھر ھما

الٰہی یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں جس طرح تُو نے مجھے رِجس سے دُور رکھ کر پاکیزہ فرمایا ہے اسی طرح ان دونوں کو بھی پاکیزہ فرمادے۔

قارئین کرام!

اس روایت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُعاؤں کا ذکر ہے پہلی دُعا میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی ساری اولاد طاہرہ کو شیطان مردود کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے دیا ہے۔

دُوسری دُعا

دوسری دعا میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے لئے ویسی ہی پاکیزگی طلب فرمائی ہے جو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حاصل ہے۔

اس دعا کا ایک اور جزء بھی قابل غور ہے وہ یہ ہے اس دعا میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ میں ان سے ہوں اور یہ مجھ سے ہیں۔
بعض روایتوں میں الگ الگ فرمانا موجود ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور یہ کہ فاطمہ بضعۃ منی لیکن دونوں کے لئے ایک ہی وقت میں یہ ارشاد نہایت عظیم بشارت ہے

نُکتہ

ہم یہاں ایک اور نکتہ پیش کرتے چلیں کہ نکاح کے بعد جب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی رخصتی ہوگئی تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السّلام کے گھر میں آتے ہیں
آپ پانی پر دم کر کے سیّدہ دفاطمہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا پر چھڑکتے ہیں اور ساتھ ہی دعا دیتے ہیں۔

ہم بتانا یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ دم کے منکر ہیں اور کہتے ہیں دم وغیرہ کا کوئی ثبوت نہیں اور لوگ دم کروا کے تعویذ لے کر شرک کرتے ہیں۔
وہ بتائیں کہ !
حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے سورتیں پڑھ کر دم کیا یا نہیں؟
وہ بتائیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم کرنے کے بعد دونوں ہستیوں کو اس سے برکت عطا فرمائی یا نہیں ؟
وہ بتائیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عمل سنّتِ مصطفیٰ ہے یا نہیں ؟
اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دے جو اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے گستاخ مولویوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں اور ایسے نیک امور کو بھی شرک و بدعت کہتے ہیں جو سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں۔

مناقب حضرت علی کا بیان

اب ہم رَوضۃ الشھداء کے حوالہ سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی شان میں بیان کی گئی روایات نقل کریں گے۔
مسند احمد بن حنبل میں اس کے حوالہ سے مذکور ہے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے حضرت امام حسن اور امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص ان کے ساتھ اور ان کے والدین کے ساتھ محبت کرے گا وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(روضۃ الشھداء صفحہ نمبر ۳۳۹)

محبّتِ علی اور بُغض علی

فردوس الاخبار حضرت معاذ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

حب علی حسنۃ لا تعز عنھا سیئۃ وبعض علی سیئۃ تنفع معھا حسنۃ

یعنی علی علیہ السلام کی محبت ایسے نیکی ہے جس کے ساتھ خطائیں نقصان نہیں دیتیں اور بُغضِ علی (علیہ السلام) ایسی بُرائی ہے اس کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

(روضۃ الشھداء صفحہ نمبر ۳۳۹)

یعنی اگر کوئی شخص ساری زندگی نیک اعمال کرتا رہے لیکن اس کے دن میں بُغضِ علی ہو تو اُس کے تمام اعمال اکارت جائیں گے اور اُسے دُنیا وآخرت میں کسی قسم کی بھلائی حاصل نہیں ہو سکے گی۔

سب سے زیادہ محبّت

روایت آئی ہے کہ ایک روز حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی پیشانی چُوم لی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں پر موجود تھے انہوں نے کہا !

یارسول اللہ! آپ اس شخص سے محبّت کرتے ہیں ؟

آپ نے فرمایا !

ہاں میں اس سے محبّت کرتا ہوں اور بہت زیادہ محبّت کرتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میں

Marfat.com

اس سے زیادہ بھی کسی سے محبت کرتا ہوں۔

علی سے خُدا نے سرگوشی کی

روضۃ الاحباب میں ہے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے محاصرہ طائف کے وقت حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بلا کران کے ساتھ لوگوں سے الگ ہوکر رازداری کی طویل گفتگو فرمائی

اس پر صحابہ نے عرض کی ! آپ نے اپنے چچازاد سے عجیب اور طویل اسرار ورموز بیان فرماتے ہیں۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

ما انتجیته ولکن الله انتجاه

یعنی میں نے علی کے ساتھ خود راز کی باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی ہے

امام ترمذی نے نقل کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کی ہیں یعنی مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں علی علیہ السلام کے ساتھ رازداری کی باتیں کروں اور راز خداوند کا محرم ہونا اس شہنشاہ کے قرب کی نشانی ہے۔

اس کے بعد اشعار میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حضرت ملّا حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

محرم اُو بُود کعبۂ جاں را
محرم اُو کشتہ سر یزداں را

کاتب نقش نامۂ تنزیل
خازنِ گنج نامۂ تاویل

ہم نبی را وصی و ہم داماد
جانِ پیغمبر از جمالش شاد

Marfat.com

ترجمہ !

کعبۂ جاں کے ہیں علی محرم
بلکہ یزداں کے ہیں علی محرم

ہیں وہ کاتب خدا کے قرآں کے
ہیں وہ خازن بیانِ یزداں کے

وہ رسولِ خدا کے ہیں داماد
دیکھ کر جن کو ہوتے آقا شاد

(محمد مقصود مدنی)

مُلا حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں حبِ اہلِ بیت کے ایسے گلستان کھلے ہوئے ہیں جن سے تمام اہلِ اسلام کی رُوحیں معطر و معنبر ہوتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور شیخ عبدالحقّ مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کے والدگرامی اپنے دور کے مشہور اور جیّد عالم دین تھے۔

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ برس کی عمر میں تمام علوم عقلیہ ونقلیہ مکمل کر لئے تھے۔آپ ایسے آفتاب علم وحکمت تھے جن کی روشنی سے آج بھی پوری دنیا کے اہل اسلام اکتساب علومِ دینیہ کررہے ہیں میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ محقق علیہ الرحمۃ کو اہل سنت میں میزان اعتدال کا درجہ دیتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ عقیدہ کی پختگی کے لئے شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔

آپ فرماتے تھے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ غیر متزلزل تھا اور آپ کی کتب کو عقیدے کا معیار بنا لیا جائے تو موجودہ بدعقیدگی کی فضا یکسر ختم ہوسکتی ہے کیونکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے افراط وتفریظ سے کام نہیں لیا شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مجدد بھی تھے اور آپ کی کتب ایسا علمی سرمایا ہیں جو اہلِ اسلام کو راہ ہدایت اور راہ اعتدال دکھاتی رہیں گی۔

آپ نے عقائدِ اہلِ سنت کے حوالہ سے بہت سی کتب تالیف فرمائیں۔

(۱) تکمیل الاایمان

(۲) تقویۃ الایمان

سچّے خادمِ اھلِ بیت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سچے غلام اہل بیت تھے آپ کی کتب میں

Marfat.com

خوشبوئے اہل بیت کے سدا بہار پھول مہک رہے ہیں۔

اب ہم آپ کی کتب سے عظمت اہل بیت کے انہی پھولوں کو پیش کر رہے ہیں۔

فضیلت اھلِ بیت

شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خصائص میں امام علیم الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور آپ کے بھائی حضرت ابراہیم علیہ السلام خلفاء اربعہ پر بالاتفاق افضل ہیں۔

شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک کا قول نقل کرتے ہو لکھا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہ سے کوئی افضل نہیں۔

فرماتے ہیں!

میں کسی کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پارہ پر فضلیت نہیں دیتا،

(تکمیل الایمان صفحہ نمبر ۱۰۷)

اُولادِ رسول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جُزو ہیں

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کثرتِ ثواب اور نفع اہلِ اسلام کی طرف راجع نہیں ہے بلکہ نسبی شرافت اور ذاتی جوہر کی عظمت کی وجہ سے ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور کا جسمانی جزو ہے اور وہ ایسی عظمت و شرافت ہے کہ جو شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات میں نہیں ہے۔

قارئین محترم!

شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اہل بیت کی فضلیت اعمال کی وجہ سے نہیں،

زیادہ تقویٰ کی وجہ سے نہیں۔

Marfat.com

زیادہ علم وفہم کی وجہ سے نہیں۔
زیادہ ثواب کی وجہ سے نہیں۔
بلکہ اہل بیت کا یہ شرف طہارت نسب کی وجہ سے ہے۔
اہل بیت کرام کا یہ افتخار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے ہے۔
اہل بیت کا یہ اعزار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون مقدس ہونے کی وجہ سے ہے
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آلِ رسول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمانی جزو ہے۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جزو ہونے کا حکم کل کے لئے ہے یہی عقیدہ شیخ اکبر محی الدّین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین و محققین کا ہے۔

نفوسِ قُدسیہ کا ذکر

شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل فرمائی۔

وفا طمة سيدة النساء اهل الجنة الحسن والحسين سيد الشباب اهل الجنة

ترجمہ ! خاتون جنت جنتی عورتوں کی سردار ہیں سیدنا امام حسن وامام حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔
ان تینوں نفوس قدسیہ کا تذکرہ فضائل اہل بیت نبوت کے ذکر میں کر نا بھی مناسب رہے گا۔

(تکمیل الایمان صفحہ نمبر ۱۲۲)

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سب سے افضل ہیں

قارئین ! آج کل فضلیت کے حوالہ سے بہت سی باتیں کی جارہی ہیں کوئی کہہ رہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں۔

Marfat.com

کوئی کہہ رہا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے افضل ہیں شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے فضلیت مطلق بیان کرتے ہوئے حضرت فاطمۃ الزھرا اسلام اللہ علیہا کو تمام عورتوں پر فضلیت دی ہے۔

بعض احادیث میں سیدہ فاطمۃ الزھرا اسلام اللہ علیہا کی فضلیت مُطلقہ واقع ہوئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

قال العبد الضعیف اصلح اللہ حالہ

یعنی حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلک حق یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزھرا اسلام اللہ علیہا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اولاد میں سب سے زیادہ پیاری اور محبوب ہیں۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(تکمیل الایمان صفحہ نمبر ۱۲۴)

قارئین محترم!

شیخ محقّق علیہ الرحمۃ نے سیدہ فاطمۃ الزھرا اسلام اللہ علیہا کو جنتی عورتوں کی سردار ہونے والی نص کی رو سے سب سے زیادہ افضل قرار دیا ہے آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ ساری عورتیں جو سومنہ اور مُسلمہ جنتی ہوں گی وہ ساری کی ساری سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی والاشان کی سرداری کے تحت ہی ہوں گی اس لئے فضلیت آپ ہی کی ثابت ہوتی ہے۔

شرفِ ذَات طہارتِ طینت

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

مگر بحیثیت شرف ذات طینیت اور پاکیٔ جوہر بھی سیّدہ فاطمۃ الزاھرا اسلام اللہ علیہا سیدنا امام حسن اور سید امام حسین علیہم السلام کے مراتب تک نہیں پہنچتا۔

قارئین محترم!

اب ہم اسی عبارت کی تشریح وتوضیح آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے شرف ذات میں کوئی آپ کے مقام تک نہیں پہنچتا یعنی سیدہ فاطمۃ الزھرا اسلام اللہ علیہا

Marfat.com

آپ کے جگر گوشوں کو وہ مقام حاصل ہے جو شرف ذات سے موسوم ہے شرف ذات یہ ہے کہ سب نفوس سے سب لوگوں سے یہی ذوات مقدسہ اشرف ہیں۔

طہارتِ طینت

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طہارت طینت کے شرف میں بھی کوئی ان ذوات تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ان کا تعلق سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے ان کی طینت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طینت ہے جو مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طینت کا ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے کہ کوئی ان طہارتِ طینت تک بھی پہنچ نہیں سکتا۔

پاکیٔ جوھر

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پاکیٔ جوہر کے شرف میں بھی کوئی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا یعنی آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوہر نور ربانی ہے آپ کی اصل نور ہے آپ کا نور اللہ کے نور میں سے ہے اسی لئے آپ نے فرمایا ہے کہ!

اوّل ما خلق اللہ نوری

سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا فرمایا

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا کے بارے فرماتے ہیں۔

الفاطمۃ بضعۃ منی

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

حسنین کریمین کے بارے میں فرمایا !

الحسن منی

حسن مجھ سے ہے۔

الحسین منی

حسین مجھ سے ہے۔

انا و علی من نور واحد۔

Marfat.com

میں اور علی ایک نور سے ہیں۔

انا و علی من شجر واحد

میں اور علی ایک ہی شجر سے ہیں۔

گویا کہ یہ نفوس قدسیہ شرف ذات طہارت طینت اور پاکی جوہر میں سب سے افضل ہیں۔

حضور کی آل سے محبّت

شیخ محقق حضرت عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب مدارج النّبوت میں لکھتے ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی شہزادی سیدہ فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا سیدۃ النساء اہل الجنۃ ہیں۔

(مدارج النبوت جلد دو، صفحہ نمبر ۶۲)

آپ کا نام اور مقام

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

آپ کے نام فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو اور آپ سے محبت رکھنے والے تمام مسلمانوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔

بتول آپ کا نام بتول اس لئے ہے کہ آپ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے دین اور حسن و جمال میں منفرد تھیں آپ ماسوائے اللہ سے بالکل ہی بے نیاز تھیں۔

زھرا آپ کا نام زُھرا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ زہرت بہجت اور حسن و جمال میں کمال تھیں۔

القاب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے القاب زکیہ اور راضیہ ہیں۔

(مدارج النبوت جلد دوم صفحہ نمبر ۲۶۷)

صُورت و سیرت میں مشابہت

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جملہ

Marfat.com

لوگوں میں سب سے زیادہ صورت وسیرت اور کلام کرنے میں مشابہت حاصل تھی۔

(مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۴۲۷)

محبّت کے انداز

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جب آتی تھیں تو سید دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور ان کی پیشانی کو چوم لیتے اور ان کو اپنی جگہ بٹھا لیتے۔

اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس تشریف لاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور آگے بڑھ کر آپ کا ہاتھ مبارک تھام لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں تھیں۔

(مدارج النبوت جلد دوم صفحہ نمبر ۶۲۷)

شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے چند احادیث نقل فرمائی ہیں جن سے شان فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا ظہور یوں ہوتا ہے۔

پہلی حدیث

فاطمه سيدة النساء اهل الجنة الحسن والحسين سيد شباب اهل الـ

ترجمہ !

فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اہل جنت عورتوں کے سردار ہیں۔ حسن و حسین (علیہم السلام) نوجوانان جنت کے سرداع رہیں۔

دُوسری حدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

فاطمة بضعة منى من اذاها فقد اذانى و من ابغضها فقد ابغضنى

Marfat.com

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی جس نے اس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

تیسری حدیث

ان اللہ یغضب فاطمۃ ویرضی رضاھا

بے شک اللہ فاطمہ کے غضبناک ہونے سے غضبناک ہوتا اور اس کی رضا سے راضی۔

سب سے زیادہ محبوب

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمیوں میں سب سے زیادہ محبوب کسے رکھتے تھے۔

آپ نے فرمایا ! فاطمۃ الزھرا (سلام اللہ علیہا کو۔

لوگوں نے پوچھا! مردوں میں سے

آپ نے فرمایا ! ان کے شوہر یعنی علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کو۔

سیّدہ کی عبادت

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے والدہ محترمہ فاطمۃ الزہرا کو دیکھا کہ گھر کی مسجد محراب میں ساری ساری رات نماز میں لگی رہتی تھیں۔

آپ اپنی ذات کیلئے کوئی بھی دُعا نہیں کرتیں بلکہ مسلمانوں اور مسلمان عورتوں کے لئے دعائیں مانگتی رہتیں۔

امام حسن علیہ السلام نے پوچھا ! امی جان آپ اپنے لئے کوئی دعا نہیں فرماتیں۔

تو سیّدہ نے فرمایا !

پہلے اپنے ہمسائے اور پھر اپنے گھر کے لئے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی یہ روایات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں !

Marfat.com

یہ اہل بیت اطہار ہیں۔ان کے فضائل ومناقب حساب شمار سے باہر ہیں۔

(مدارج النبوت)

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت دیکھئے اپنے لئے دُعا بعد میں فرماتی ہیں پہلے اپنے ہمسائیوں اور بعد میں اپنے گھر والوں کے لئے دُعا فرماتی ہیں۔

عظمتِ اہلِ بیت

اِس لئے اہلِ بیت اطہار، صحابہ کرام، آنحضرت کی اولاد اور ازواج مطہرات سے محبّت ایسے واجبات سے ہے جو متعین ہے اور ان برگزیدہ ہستیوں سے بغض کینہ ہلاکت خیز سوانح میں سے ایک ہے کمالِ بغض اور کمالِ محبّت میں ایک چیز ہوتی ہے جو ان کے متعلقات میں سرایت کر جاتی ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ ایمان اور اسلام کے نُور سے محروم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

اے نبی کے گھر والو ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دُور فرما دے اور پاک اور ستھرا کر دے جیسے کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات کے متعلق ارشاد فرمایا ہے !

وازواجہ اُمھاتھم۔

اور اس کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔

اہلِ بیت کون کون ہیں

اہلِ بیت کے الفاظ کی تفسیر میں کچھ اقوال اور اطلاق آئے ہیں، کبھی اہلِ بیت کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر صدقہ حرام ہے وہ ہیں آلِ علی جعفر اور آلِ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور کبھی اس میں رسول کی اولاد اور ازواج بھی شامل ہوتے ہیں اور کسی وقت صرف حضرت فاطمہ امام حسن امام حسین اور حضرت علی سلام اللہ علیہم اجمعین ہی اس سے مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں کثرت کے ساتھ فضیلت ہے۔اہل بیت کے متعلق ان اقوال میں اِس طرح تطبیق ہے کہ بیت کی تین قسمیں

Marfat.com

ہوتی ہیں۔

اول بیت نسب دوسری بیت سکنی اور تیسری بیت ہے بیت ولادت ۔ اِس طرح سے عبدالمطلب کی سب اولاد اہلِ بیت نسب ہے۔ازواجِ نبوی اہلِ بیت سکنی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَولادِ پاک اہلِ بیت وِلادت ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ گو اولاد سے نہیں ہیں لیکن وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باعث اہلِ بیت ولادت سے ملحق ہیں۔

اہلِ بیت کی پہچان

حدیث میں ہے کہ تم میں مَیں دو چیزیں ایسی چھوڑتا ہوں اگر تم انہیں لازم پکڑو گے اور مضبوطی سے تھامو گے تو گمراہ نہ ہوگے ایک ہے کتاب اللہ اور دوسری چیز ہے میری عترت ۔اب تدّبر لازم ہے کہ ان دونوں سے کس طرح مخالفت کی جاسکتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے !

> آلِ محمد کو پہچان لینا دوزخ کی آگ سے چھٹکارے کا باعث ہے اور آلِ محمد کو محبوب رکھنا صراط سے گزرنا ہے اور آلِ محمد سے عقیدت رکھنا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امان پانا ہے۔"

پہچاننے سے مراد ہے ان کا مرتبہ اور مقام سمجھنا یعنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کا تعلق کیسا ہے اور جس وقت ان کی یہ نسبت پہچان لی جائے جو اللہ نے نازل فرمائی ہے تو پھر یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ ان کی مخالفت سے گمراہی کس طرح لازم آتی ہے اور ان کی پیروی اور احترام کیا جائے تو کس طرح گمراہی سے نجات اور عذاب سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔

یہ اہلِ بیَت ہیں

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت اِس آیت قرآنی کا نزول ہوا

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

Marfat.com

اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت اُم سَلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ اُس وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہرا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو طلب فرمایا ان کو ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ خدایا یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پچھلی جانب کھڑے تھے۔

دُعائے مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسن و حسین دونوں کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ ایک ہاتھ سے حضرت علی کو پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا اور دوسرے ہاتھ سے فاطمۃ الزہرا کو اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ خدایا ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دُور کردے اور ان کو خوب پاک ستھرا بنادے۔

اَزواج بھی شامل ہیں

اہلِ بیت کی تفسیر میں مفسرین کو اختلاف ہے۔ اکثریت اِس پر ہے کہ اہلِ بیت سے مراد حضرت فاطمہ، حسن و حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ جس طرح کہ بہت سی روایات سے اِس پر دلالت ہوتی ہے لیکن انصاف کا تقاضا ہے کہ اِس میں ازواجِ مطہرات بھی شامل ہوں کیونکہ اِس آیت کا سیاق وسباق اور اِس آیت کا نزول ازواجِ مطہرات کے ضمن میں ہی ہوا ہے۔ رحمۃ اللہ علیکم وبرکاتہ اھل البیت۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جس طرح ارشاد ہے کہ ہمارے اہلِ بیت میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی مخالفت نہ رکھے گا بجز وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جوان چار مقدس نفوس کو طلب فرمایا اور آغوشِ پاک میں لے کر چادر اوڑھائی اور پھر دُعا کی ! اللّٰھم ھولاء اھل بیتی۔ اے اللہ ! یہ ہیں میرے اہلِ بیت۔

آپ کے اِس (فعل وقول) میں ازواج کے داخل ہونے ان سے ناپاکی دور کئے جانے کی فضیلت اور پاکیزگی اور طہارت میں ان کی شمولیت میں کسی قسم کی کوئی منافات یا تعارض بالکل نہ ہے۔ علاوہ ازیں وہ روایت جو جریر نے اُمِ سلمہ سے روایت کی ہے۔ اس میں وہ فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ! مَیں بھی تو آپ کے اہلِ بیت سے ہوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی میرے اہل میں سے ہو اور ایک روایت میں آیا ہے تم بھلائی پر ہو۔

اس کی مانند یہ آیت ہے !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

کہہ دو کہ تم سے میں اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں مگر یہ کہ میرے

قرابتداروں سے محبت۔

اِس کی تفسیر میں بھی مفسرین کا اختلاف ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ جب اِس آیت کا نزول ہوا صحابہ کرام نے پوچھا ! من اھل قرابتك ؟ آپ کے قرابت دار کون ہیں ؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے۔ رضی اللہ عنہم۔

لیکن ٹھیک حقیقت یہ ہے کہ اِس میں حضُور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب قریبی شامل ہیں اور ان قرابت دَاروں میں عُمدہ ترین یہ چاروں افراد ہیں باقی سب افراد ان کے تحت ہیں۔

اِمام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس میں صحابہ کرام کا بھی مکمل حصّہ موجود ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو بھی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مَعنوی قرابت بدرجہ اتم حاصل ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شانِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے،

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہ ۔ اَللّٰھم والہ من والہ وعادمن عاداہ۔

جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اُس کے مولا ہیں۔ اَے اللہ تعالیٰ جو شخص علی کو محبوب رکھے تُو بھی اُسے محبوب رکھ اور جو ان سے دشمنی کرے تو بھی اُس سے عداوت رکھ۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں علی سے اِرشاد فرمایا !

Marfat.com

لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

اے علی ! تم سے مومن ہی محبّت رکھے گا اور تم سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ

تم مجھے اِس طرح جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

اما ترضیٰ اَن تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔

کیا تم یہ پسند نہیں کرتے ہو کہ مرے نزدیک تم بمنزلۃ ہارون کے ہو جیسے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔

اس تشبیہ میں ابہام پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے ! الا انه لا نبی بعدی۔ خبردار تحقیق میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِس میں آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کو نبوّت میں شمولیت نہیں ہے بلکہ ان کو نبوّت کے بغیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قرابت اور اختصاص ہے۔ اور وہ خلافت ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ ظاہری میں ہی ہارُون علیہ السلام ان کے خلیفہ بنے تھے۔ وفات کے بعد نہیں کیونکہ ہارون علیہ السلام مُوسیٰ علیہ السلام سے پہلے وصال پا گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد اِس پر دلیل ہے۔ جب آپ غزوۂ تبوک پر جا رہے تھے، حضرت علی کو اپنے اہل وعیال پر خلیفہ مقرر کر گئے تھے جیسے کہ ہارُون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام خلیفہ بنا گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے !

وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ

(سورۃ الاعراف آیت 142)

اور اِس میں شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم اور علی رضی اللہ عنہ کو امام جماعت بنایا نیز حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد من کنت مولاہ اِس میں مولا سے مطلب ہے، ولاءِ اسلام (اسلام کی محبّت) ولایتِ حکمی اِس سے مراد نہیں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ لُغت کے اعتبار سے مولیٰ کا معنیٰ کسی مقام کا حاکم نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بارے میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے !

فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاھا وینصبنی من انصبھا۔

فاطمہ میری لختِ جگر ہے جس سے اس کو اذیت پہنچے اس سے مجھے اذیت ہوتی ہے اور جس کے ساتھ وہ خوش ہو مجھے بھی اس سے خوشی ہوتی ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے !

احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمۃ واحب الرجال زوجھا علی (رواہ الترمذی)

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہاں اِظہار میں کمال دَرجہ کا اِنصاف فرمایا ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اِس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ یہ فرمایا کرتیں کہ !

کان احب الرجال ابوبکر واحب النساء عائشۃ

اور یہ بھی دُرست ہے کیونکہ محبت کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے بارے فرمایا !

اللھم انی احبھما واحب من یحبھما۔

اندازِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے اِمام حسن کا دہن مبارک کھولا اور اس میں اپنی زبان مبارک ڈالی اور آپ فرمایا کرتے تھے۔

اے اللہ تعالیٰ ! مجھے یہ محبوب ہیں تُو بھی اس کو محبوب رکھ جو اِن کو محبوب رکھتا ہے، آپ نے یہ دُعا تین مرتبہ فرمائی۔

اور آپ نے فرمایا کہ جو مجھ سے محبّت کرتا ہے وہ ان دونوں کے ساتھ بھی محبّت رکھے گا۔ اُن کی والدہ فاطمہ قیامت کے دن میرے ساتھ

Marfat.com

ہوگی میرے درجہ میں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زبان مبارک امام حسن رضی اللہ عنہ کو چوسایا کرتے تھے اور ان پر بڑی مہربانی اور شفقت فرماتے تھے دونوں اِماموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بڑی مشابہت حاصل تھی۔

(مدارج النبوت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ختمِ سخن اس پر کیا ہے کہ یہ خانوادۂ نور ہے جس کی فضلیت کما حقّہٗ بیان کرنا ممکنات سے ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسی پاکیزہ عقیدہ پر زندہ رکھے اور اسی عقیدہ پر موت دے۔

(آمین)

Marfat.com

مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اور عظمت اہلِ بیت

حضرت مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اُن علمائے اہلسنّت میں سے ہیں جنہوں نے عظمتِ اہلِ بیت میں قابلِ قدر تصانیف فرمائیں جن کی بدولت آج ہمیں عظمت و مقام اہلِ بیت سے آشنائی حاصل ہو رہی ہے۔ آپ کی کتاب نُورالابصار شانِ اہلِ بیت میں مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ عظیم محدّث، شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفہیم البخاری اور تفسیر رضوی نے کیا ہے۔ آپ میرے دادا اُستاد ہیں اس لئے کہ میرے اُستادِ گرامی حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے دَورہ حدیث شریف انہیں سے کیا۔ آپ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں دَورہ حدیث شریف کرواتے رہے اور آج کے عہد کے بڑے بڑے علماء آپ ہی کے شاگردانِ عزیز ہیں۔

بہترِ شخص کون ہے ؟

حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تُم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو میرے بعد میرے اہلِ بیت کے حق میں اچھا ہو۔

اہلِ بیت سے حُسنِ سلوک کرو

ابنِ سعد اور ملاّ نے اپنی سیرت میں ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہلِ بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ میں قیامت کے روز اُن کی طرف سے تُمہارے ساتھ مخاصمت کروں گا۔ اور جس سے میں مخاصمت کروں گا اُس سے اللہ تعالیٰ مخاصمت کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ مخاصمت کرے گا اُسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

اہلِ بیت کشتیٔ نُوح

اصحابِ سُنن کی ایک جماعت نے چند صحابہ سے روایت کی ہے۔ کہ سرورِ کائنات صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

میرے اہلِ بیت کشتی نُوح جیسے ہیں جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا۔ اور جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔

ایک روایت میں ہے غرق ہو گیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے وہ دوزخ میں پھینکا گیا اور یہ صحیح ہے۔ کیونکہ جب اَبولہب کی بیٹی نے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی تو اُس سے کہا گیا تمہارا ہجرت کرنا تمہیں مفید نہیں تو دوزخ کے ایندھن کی بیٹی ہے۔

اُس نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ سخت ناراض ہوئے اور منبر شریف پر تشریف لائے اور فرمایا !

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے نَسَب اور ذی رحم کے بارے میں مُجھے تکلیف دیتے ہیں۔

یقین کرلو ! جس نے میرے نَسَب اور ذی رحم کو اذیّت پہنچائی اُس نے مُجھے اذیّت پہنچائی۔ اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اُس نے خُداوندِ قُدّوس کو اذیت پہنچائی۔

اسے ابنِ ابی عاصم، طبرانی، ابنِ مندہ اور بیہقی نے قریب قریب الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ (بحوالہ نورالابصار فی مناقبِ آل بیت نبی المختار از مومن شبلنجی)

سب سے پہلے شفاعت

طبرانی اور دارقطنی نے مرفوع حدیث ذکر کی۔

کہ میں اپنی اُمت میں سب سے پہلے اپنے اہلِ بیت کی شفاعت کروں گا پھر ان کے قریبی قریش کی پھر انصار کی پھر یمن سے جو لوگ ایمان لائے اور میری اتّباع کی پھر باقی عربوں کی اور پھر عجمیوں کی شفاعت کروں گا

جن کی پہلے شفاعت کروں گا وہ سب سے افضل ہیں۔

آیتِ رضا

قطبی نے ابنِ عباس سے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر ذکر کی !

Marfat.com

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ترجمہ ! اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے۔

حاکم نے صحیح حدیث ذکر کی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ میرے اہلِ بیت میں سے جس نے توحید اور میری رسالت کا اقرار کیا اُس کو عذاب نہ دے گا۔"

حضور کی قرابت کی وجہ سے محبّت

اور یہ صحیح اور درست ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شکایت کی کہ قریش اُن سے ناک چڑھاتے ہیں۔ جب وہ باتوں میں مشغول ہوں اور ہم وہاں آجائیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور گفتگو بند کر دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سخت غُصّہ میں آگئے حتیٰ کہ چہرۂ انور سُرخ ہو گیا اور آنکھوں کے درمیان پسینہ جاری ہو گیا۔

آپ نے فرمایا !

اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو آپس میں باتیں کرتے ہیں اور جب میرے اہلِ بیت میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو رُک جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا جب تک میری قرابت کی وجہ سے تُمہارے ساتھ مُحبت نہ کرے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

ما بال اقوم تحدثون فاذا راوا الرجل من اهل بيتى
قطعوا حديثهم والله لا يدخل قلب رجل الايمان حتى
يحبهم لقرابتهم منّى

ترجمہ !

لوگوں کا کیا حال ہے وہ گفتگو میں مصروف ہوتے ہیں اور جب

Marfat.com

میرے اہل بیت سے کسی شخص کو دیکھیں تو گفتگو بند کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا جب تک میری قرابت کی وجہ سے اِن سے محبت نہ کرے گا۔

محبّتِ اہلِ بیت سے جنّت ملے گی

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگ جنّت میں نہ جائیں گے جب ایمان نہ لائیں گے۔ اور اُن کا ایمان صحیح نہ ہوگا حتیٰ کہ اللہ اور اُس کے رسول کے لیے تمہارے ساتھ محبت کریں۔ کیا یہ لوگ میری شفاعت کی اُمید کرتے ہیں اور عبدُالمُطّلب کی اولاد اس کی اُمید نہیں کرتی ؟

مومن کی نشانی

دیلمی، طبرانی، ابو شیخ بن حبان اور بیہقی نے مرفوع حدیث ذکر کی کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عبد کامل مومن نہیں ہوتا حتیٰ کہ اپنی جان سے میرے ساتھ زیادہ محبّت کرے۔ اپنی اولاد سے زیادہ محبت میری اولاد سے کرے۔ اور اپنے اہل اور ذات سے زیادہ محبت میرے اہل اور میری ذات سے کرے۔

ابو شیخ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی !

اُنہوں نے فرمایا ! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصّہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور منبر شریف پر بیٹھ کر خُدائے ذوالجلال کی حمد وثنا کی پھر فرمایا! اُن لوگوں کا کیا حال ہے ؟ جو میرے اہلِ بیت کے بارے میں مجھے اذیت پہنچاتے ہیں۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے انسان مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ میرے ساتھ محبت کرے اور حتیٰ کہ میری اولاد سے محبت کرے۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت سے محبّت مجھے اپنی قرابت کی محبّت سے زیادہ

Marfat.com

محبوب ہے۔

بُخاری نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا !

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے ڈرو۔

حَسَن و حُسین علیہما السلام سے محبّت

مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حُسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا !

اے اللہ ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تُو بھی ان سے محبّت کر اور جو ان سے محبّت کرے گا تو اُس سے محبت کر۔

امام ترمذی نے حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز امام حسن و حسین علیہما السلام کو دونوں رانوں پر بٹھا کر فرمایا !

یہ میرے دونوں بیٹے اور نواسے ہیں اے اللہ ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تُو بھی ان سے محبت کر۔ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے اہلِ بیت میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے ؟

فرمایا ! حسن و حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

چند صحیح اسانید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ حسن و حُسین جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حضور کی معیّت

امام احمد اور ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس نے میرے ساتھ محبت کی اور ان دونوں شہزادوں اور ان کے باپ اور ان کی ماں سے محبت کی وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہوگا

Marfat.com

سال کی عبادت سے بڑھ کر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل کے ساتھ ایک دن محبت کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اور جو ان کی محبت میں مرجائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

آل کی محبت کے درجات

تفسیر کشاف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !
جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل کی محبت میں فوت ہوگا وہ شہید فوت ہوگا۔
یقین کرو ! جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فوت ہو وہ مغفور ہے۔
جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فوت ہوگا۔ وہ تائب فوت ہوگا۔
جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فوت ہوگا وہ مومن فوت ہوگا۔
اور اُس کا ایمان کامل ہوگا۔
اور جو آلِ محمد کی محبت میں مرے اُس کو ملک الموت اور منکر نکیر جنّت کی خوشخبری دیتے ہیں۔

اعزازات

خبردار ! جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فوت ہو اُس کو بڑے اعزاز کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا۔ جیسے دُلہن کو اعزاز کے ساتھ دلہا کے گھر پہنچایا جاتا ہے۔
یقین کرو جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں فوت ہو اُس کی قبر میں دو دروازے جنت کی طرف کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔ اور وہ اہلِ سُنّت و جماعت کے طریقہ پر فوت ہوگا۔

ناکام لوگ

خبردار جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بُغض کرتے ہوئے فوت ہوگا قیامت کے

Marfat.com

روز اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا !

آئس من رحمة الله

یہ اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہیں۔ اور وہ کافر مرے گا اور جنّت کی خوشبو نا سونگھ سکے گا۔

اہلِ بیت کا درجہ

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کرام پانچ اشیاء میں آپ کے مساوی ہیں۔ تشہد میں آپ پر اور ان پر درود شریف پڑھنے سلام، طہارت، تحریمِ صدقہ اور محبت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ساتھ ہیں۔

احادیثِ سابقہ سے اہلِ بیت کرام کی محبت اور ان کے ساتھ بغض کی حُرمت معلوم ہو چکی ہے۔

علّامہ بیہقی اور بغوی نے اس کی تصریح کی ہے۔ بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس پر نصّ مذکور ہے۔ جو مشہور و معروف ہے۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں!

یا آل بیتِ رسول ا لله حبکم فرض من ا لله فی
القرآن انزله یکفیکم من عظیم ا لفخرانکم من لم
یصلّ علیکم لا صلوٰة له

اے آل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُمہاری محبت اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرض فرمائی ہے۔ تُمہیں عظیم فخر یہی کافی ہے کہ جو تُم پر درود نہ پڑھے اُس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ یعنی نماز کامل نہیں ہوتی اور امام شافعی سے مرجوح قول یہ بھی ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔

نُور الابصار فی مناقب آل بیت نبی المختار میں اہلِ بیت اطہار کی عظمت و شان پر جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن کے لئے بہت سے دفاتر درکار ہیں اس لئے اہلِ محبّت کے لئے اِنہیں پھولوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

علّامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ محدثین میں بلند مقام رکھتے ہیں انہوں نے علمِ حدیث میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں بدقسمتی سے بعض کتب ان کے نام منسوب کردی گئیں ہیں جو ان کا کلام نہیں انہوں نے مناقبِ صحابہ واہلِ بیت میں ایک عظیم کتاب صواعق محرقہ تالیف کی جس کو تمام مکاتبِ فکر بطور حوالہ پیش کرتے ہیں۔ شانِ اہلِ بیت میں اُن کی تحقیق پیش کی جارہی ہے۔

اہلِ بیت پانچ باتوں میں حضور کے مساوی ہیں

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پانچ باتوں میں آپ کے مساوی ہیں۔

☆ اول:۔ سلام میں جیسا کہ فرمایا !

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا

سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسِين تشہد کی صلوٰۃ :

☆ دوم ! سرکادوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا گیا ھے طٰہٰ :۔

اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا

وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيْرًا

☆ سوم:۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے صدقہ حرام ہے

☆ چہارم:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتّباع اور محبّت کا حکم ھے۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حکم ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

☆ پنجم:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ

Marfat.com

اور انہیں کھڑا کرو یہ پُوچھے جائیں گے

(سورۃ الصافات آیت ۲۴)

اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

کہ وہ یعنی مومنین حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت کی ولایت کے متعلق پوچھے جائیں گے۔

کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو بتادیں کہ وہ تبلیغ رسالت پر اقرباء کی محبت کے علاوہ کوئی اجر طلب نہ کریں گے۔

اور پوچھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کہ مطابق انہوں نے حق سوالات ادا کیا ہے یا نہیں۔

(الصواعق المحرقہ۔ص۔ ۵۰۳)

سرکار سے اہل بیت کو فائدہ نہیں ہوگا؟

وقال سعید بن جبیر : یدخل الرجل الجنة فیقول أین أبی أین أمی أین ولدی أین زوجی فیقال له انهم لم یعملوا مثل عملك فیقول کنت أعمل لی ولهم فیقال لهم ادخلوا الجنة ثم قرأ جنات عدن یدخلونها ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذریاتهم فازا نفع الاب الصالح مع انه السابع کما قیل فی الآیة عموم الذریة فما باء بائك بسید الأنبیاء والمرسلین بالنسبة الی ذریته الطیبة الطاهرة المطهرة وقد قیل ان حمام المحرم اغا أکرم الأنه من ذریة حمامتین عششتا علی غار ثور الذی اختفی فیه صلی الله علیه وآله وسلم عند خروجه من مکة الهجرت۔

ترجمہ ! سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آدمی جنت میں داخل ہو کر کہے گا میرے ماں باپ اور

Marfat.com

بیوی بچے کہاں ہیں ؟

اسے کہا جائے گا کہ انہوں نے تیرے جیسے عمل نہیں کئے۔

وہ کہے گا میں اپنے اور ان کے لئے عمل کرتا ہوں پس انہیں کہا جائے گا کہ تم بھی جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جناب۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

(سورۃ الرعد آیت ۲۳)

جب صالح باپ ساتویں پشت تک کی عام اُولاد کو فائدہ پہنچا سکتا ہے

تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ وہ اپنی طاہرہ طیبہ کی اولاد کو کس قدر فائدہ پہنچائیں گے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حرم کے کبوتروں کی اس لئے عزّت کی جاتی ہے کہ وہ ان دو کبوتروں کی اولاد میں سے ہیں جنہوں نے غارِ ثور کہ مُنہ پر گھونسلا بنا لیا تھا جس میں ہجرت کہ وقت حضور علیہ السلام چھپے تھے۔

(الصواعق المحرقہ۔ص۔ ۲۴۲)

قارئین!

بعض خوارج ایسی روایات پیش کرتے رہتے ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ محض اچھے اعمال ہی سے نجات ہوگی کوئی کسی کہ کام نہیں آسکے گا اس کا مقصد یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ان کے کام نہیں آسکے گی اور اہل بیت کا خاندانی شرف انہیں نہیں بچا سکے گا۔

حرم کے کبوتروں کی مثال دے کر واضح کیا ہے کہ تُم لوگ ان کبوتروں کی تعظیم تو کرتے ہو جو اُس کبوتر کی نسل سے ہیں جو غارِ ثور میں حضور کی خدمت کا حقدار ٹھہرا تھا لیکن اُس رسول کی اولاد پاک کی تعظیم سے روگردانی کرتے ہو جس کی بدولت ہر شے کو عظمت حاصل ہوگئی۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے !

Marfat.com

جب صالح باپ ساتویں پشت تک کی تمام اولاد کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ اپنی اولاد طاہرہ کی شفاعت نہیں کریں گے یا ان کو آپ کی نسبت سے فائدہ نہ ہوگا کس قدر ظالمانہ عقیدہ ہے۔

(الصواعق محرقہ)

قارئین! غور فرمائیں کہ وہ کبوتر جنہوں حق غلامی ادا کرتے ہوئے گھونسلا بنایا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی جو آپ کی اپنی اولاد ہے اس کی عظمت کا کیا عالم ہوگا۔

خارجیوں کی بکواسات نہ دیکھو

ہم کہتے ہیں کہ مسلمانو! خارجیوں کی بکواسات کو نہ دیکھو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کو دیکھو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے اہلِ بیت کی عزّت کرو اہل بیت کے بارے میں غلط رویہ نہ رکھو۔ ان کے عظیم شرف کو دیکھو۔ خون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حُرمت کا خیال رکھو۔

خصوصی شہادت

دُوسرے باب میں مُعتمد احادیث اس بارہ میں بیان ہو چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ بیت کے لئے مخصوص شفاعت کریں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ان فاطمہ احصنت فرجھا فحرم اللہ ذریتھا علی النار

فاطمہ نے پاکدامنی اختیار کی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام قرار دے دیا ہے۔

اسے تمام نے اپنے فوائد میں بیان کیا ہے اور بزار اور طبرانی نے

نحدمھا اللہ وذریتھا علی النار

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت کو آگ پر حرام قرار دے دیا ہے۔

(صواعق محرقہ ص ۷۷۵)

Marfat.com

سب سے پہلے جنت میں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت بیان ہوئی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کے حسد کی شکایت کی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو چار میں سے چوتھا شخص ہو۔

سب سے پہلے جنت میں میں تو حسن اور حسین (علیہم السلام) داخل ہونگے اور ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں ہونگی اور ہماری اولاد ہماری بیویوں کے پیچھے ہونگی۔

آل واولاد جنت میں

ابن حجر لکھتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا کہ جنت میں پہلے چار داخل ہونے والوں میں میں تو اور حسن وحسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی اور ہمارے شیعہ یعنی محبّین ہمارے دائیں بائیں ہونگے۔

(صواعق محرقہ ۷۷۶)

آلِ رسول کو عذاب نہیں ہوگا

صحیح روایت میں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے گھرانے کے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جو ان سے توحید ورسالت کا اقرار کرے گا اس تک یہ اطلاع پہنچادو کہ میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔

(صواعق محرقہ ۷۷۶)

آگ سے پناہ

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص آگ میں داخل نہ ہو تو اس نے میری دعا قبول فرمالی۔

Marfat.com

اہلِ بیت کی بخشش

محبّ نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ ! یہ تیرے رسول کی اولاد ہیں ان کے خطا کار کو ان کے محسن کی وجہ سے بخش دے اور ان کو میری وجہ سے بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کر دیا۔

میں نے عرض کیا کیا کر دیا ؟

آپ نے فرمایا ! تمہارے رب نے تمہاری وجہ سے ان کو بخش دیا اور جو تمہارے بعد ہونگے ان کی وجہ سے بخشش کرے گا۔

حوضِ کوثر پر آنے والے

احمد نے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ گروہ بنی ہاشم اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اگر میں اس کی مخلوق میں جنتیوں کو چنوں تو تم سے آغاز کروں اور ایک ضعیف السند حدیث میں ہے سب سے پہلے حوضِ کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت اور میری امت میں سے مجھ سے محبت کرنے والے ہونگے۔

صحیح روایت میں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے حوضِ کوثر پر آنے والے مہاجرین پراگندہ بالوں والے فقرا ہوں گے۔

(صواعق محرقہ ص ۷۷۸)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ اُن عظیم شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے آلِ رسول کی عظمت وطہارت کے حوالہ سے قابلِ قدر کام کیا ہے، آپ کی تصانیف میں عشقِ رسول کے سمندر موجزن ہیں۔

علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقوق ومعجزات پر انتہائی جامع کتب تحریر فرمائی ہیں۔آپ کی عظیم تخلیقات میں سے سیرتِ طیبہ پر جواہر البحار فی فضائل نبی المختار عظیم عاشقانہ تالیف ہے، ہم نے اپنی کتاب ''عظمتِ اہلِ بیت'' کو آپ ہی کے انداز میں تحریر کیا ہے۔اب ہم آپ کی کتاب ''الشرف المؤبد لآل محمد'' سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ اطہار کے فضائل ومناقب پیش کرتے ہیں۔

سادات کی تعظیم کہاں تک ہو

امام نبھانی لکھتے ہیں !

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر جو احسانات فرمائے ہیں، اُن میں سے اُس کا ایک احسان یہ ہے کہ میں سادات کرام کی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کرتا ہوں خواہ لوگوں کے نزدیک اُن کا نسب مطعون ہی کیوں نہ ہو اور اُن کی تعظیم کو اپنے اُوپر حق تصور کرتا ہوں۔

جیسا کہ باوجود صاحبِ استقامت نہ ہونے کے اَولادِ اولیاء وعُلماء کی شرعی طور پر تعظیم کرتا ہُوں، پھر میں سادات کرام کی تعظیم وتکریم کم از کم اتنی ضرور کرتا ہون جتنی کہ مصر کے بادشاہ یا لشکر کے قاضی کی ہوتی ہے۔

جملہ آدابِ سادات میں یہ بھی ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی اُن کے برابر یا اُن کے سامنے اُن کی طرح نہ بیٹھے اور آدابِ سادات میں خاندان اہلِ بیت کی کسی بیوہ یا مطلقہ خاتون سے نکاح نہ کریں اسی طرح کسی بھی سیدہ سے نکاح نہ کریں۔

Marfat.com

سید زادی کی طرف دیکھنا

ایسے ہی ہم کسی سیدہ کے جسم کی طرف نگاہ نہ اُٹھائیں خواہ وہ خرید وفروخت کا معاملہ ہو جبکہ شرعی ضرورت نہ ہو۔

اگر وہ جُوتا خریدیں تو جُوتے فروخت کرنے والا اُن کے پاؤں کو نہ دیکھے جب وہ ہمارے سامنے سے گزریں تو اُن کے پاجامے کی طرف نہ دیکھیں اِس لئے کہ ایسا کرنا اُن کے جدِّ امجد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہے۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن سے نفع پہنچائے اپنی تصنیف بحر المورود فی مواثیق العمور میں فرماتے ہیں!

ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ کسی سیّد زادی سے نکاح نہ کریں بلکہ خود کو اُن کا خادم اور نوکر تصوّر کریں اِس لئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جگر پارہ ہیں، البتہ اگر کوئی شخص خود کو اُن کا غلام تصور کرتے ہوئے یہ عقیدہ رکھے کہ میں جب بھی اُن کی فرمانبرداری سے بھاگا ہوا غلام اور بدسلوکی کرنے والا ہو جاؤں گا تو وہ اُن سے نکاح کر لے، اور جو اِس شرط پر پورا نہیں اُتر سکتے اُن کے لئے مناسب نہیں کہ سیدہ سے نکاح کریں۔

احسان کر کے برکت حاصل کرو

جو لوگ چاہتے ہیں کہ برکت کے حصول کے لئے سیدہ سے نکاح کریں تو ہم اُن سے کہیں گے کہ سلامتی غنیمت پر مقدم ہے، بالخصوص جب تم اُن پر سوت یا کنیز لاؤ یا اپنی کنجوسی اور بخل کی وجہ سے اُنہیں تکلیف پہنچاؤ رہی بات برکت کے حصول کی تو یہ مسلمان اُن کے ساتھ احسان کر کے بھی برکت حاصل کر سکتا ہے۔

مختصر یہ کہ سید زادی کے حقوق کی حفاظت وہی شخص کر سکتا ہے جس کا نفس قطعی طور پر مر چُکا ہو اور وہ بجا طور پر دُنیا سے بے رغبت ہو اور ایمان اُس کے دل میں اس طرح جاگزیں ہو گیا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد پاک کے ساتھ اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد سے زیادہ محبّت رکھے کیونکہ سید زادی کی تکلیف کا باعث ہے، وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

Marfat.com

اذیت کا باعث ہے۔

بابرکت عقیدہ

میرے سردار علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سیدزادی کی طرف اُس وقت بھی دیکھنے سے روکتے تھے جب کہ وہ پردے میں ہوں اور انہوں نے برقع پہنا ہوا ہو اور دیکھنے والے کو فرماتے کہ اگر تم یہ دیکھو کہ کوئی شخص تمہاری بیٹی کو دیکھ رہا ہے تو کیا تم رنج اور غُصّہ میں نہیں آؤ گے تو یاد رکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی اس معاملہ میں یہی حال ہے۔

میں کہتا ہوں کہ دین دار اور پرہیز گار شخص کے لئے لازم ہے کہ جب وہ کسی سیدزادی کے ساتھ خرید و فروخت کرے یا اُس کا فصد کھولے یا علاج کرے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے انتہائی شرمندہ ہو خاص طور پر کفش فروش کے لئے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے۔

حضور سے اجازت طلب کرلو

اَے بھائی ! اگر تو شرع شریف اور فروعی مسائل پر شدّت سے کاربند ہے اور اس کے ساتھ تُو حاکم بھی ہے اور سیّد زادی کو گواہی وغیرہ کے لئے دیکھنا بھی ضروری ہے تو اپنے دل کے ساتھ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجازت طلب کرے۔

اَے بھائی ! اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد سے کمال محبّت رکھتے ہیں تو وہ جو کچھ خریدنا چاہیں وہ انہیں تحفۃً پیش کردو۔

اگر سیّد رشتہ طلب کرے

بعدازاں امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ ہماری بیٹی یا بہن جس کے لئے ہم نے بہت سا جہیز تیار کیا ہو اُس کا رشتہ ایسا سیّد طلب کرے جس کے پاس مہر ادا کرنے کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ہو تو ہمیں چاہیے کہ ہم یہ رشتہ فوراً قبول کرلیں اور اُس سے نکاح کردیں اِس لئے کہ فقر عیب نہیں کہ جس کی بنا پر ہم یہ رشتہ مسترد کردیں۔

Marfat.com

بلکہ فقر تو شرف اور بزرگی ہے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقر کی آرزو کرتے ہوئے اپنے پروردگار عزوجل سے التجاء کی ہے کہ مجھے فقراء و مساکین کے زُمرہ میں اُٹھایا جائے اور دُعا فرمائی۔

اللّٰھم اجعل رزق آل محمد قوتا

یعنی اے اللہ ! آلِ محمد کو اتنا رزق عطا فرما جس سے صبح اور شام کا گزارا چل سکے اور باقی نہ بچے۔

تو یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذرّیت طاہرہ اور اہلِ بیت پاک کے لئے پسند فرمائی اور یہ انتہائی شرف اور بزرگی ہے، اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کے لئے سیّد کے پیغام کو مسترد کر دے گا اور اُس رشتہ قبول نہیں کرے گا تو ہمیں ڈر ہے کہ اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جائے اور بے شک اللہ تعالیٰ غنی وحمید ہے۔

اگر سیّد سائل ہو

ایسے ہی ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ اگر ہم سرِ راہ کسی سیّد یا سیّدہ کو سوال کرتا ہوا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق اُنہیں رقم کھانا یا کپڑے پیش کریں یا اُن کے حضور میں درخواست پیش کرے کہ وہ ہمارے ہاں قیام فرمائیں تا کہ ہم اُن کی حسبِ استطاعت شرعی کفالت کر سکیں۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبّت کا دعویدار ہو اور وہ آپ کی اولاد کو سرِ راہ سوال کرتے ہوئے دیکھے تو وہ کیسے پسند کر سکتا ہے کہ بغیر اُنہیں کوئی چیز پیش کرنے کے اُن کے پاس سے گزر جائے اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

حضور اپنی اولاد کے بارے میں جھگڑا کریں گے

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سیرت کی کتاب میں تخریج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

استو صوا بأ اھل بیتی خیرا فانی اخاصکم عنھم غدا ومن اکن خصمہ اخصمہ اللہ ومن اخصمہ اللہ

Marfat.com

ادخلوا النار۔

یعنی میرے اہلِ بیت کے بارے میں خیر اور بھلائی کی تلقین کرو کیونکہ کل قیامت کے دن میں اپنی اولاد کے بارے میں تم سے جھگڑا کروں گا اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اُس سے اللہ تعالیٰ جھگڑا کرے گا اور جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ جھگڑا فرمائے گا اُسے جہنّم میں داخل کردے گا۔

ابولہب کی بیٹی کی شان

صحیح میں ہے کہ جب بنتِ ابولہب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا وتکریما تشریف لائیں تو لوگوں نے کہا کہ تجھے ہجرت سے کیا فائدہ ہوگا کیونکہ تُو حطب النار کی بیٹی ہے۔

اُنہوں نے یہ بات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ غضبناک ہوگئے اور منبر پر تشریف لاکر فرمایا !

مابال اقوام یؤذونی فی نسبی وذوی رحمی الا ومن آذی نسبی وذوی رحمی فقد آذانی فقد اذی اللہ۔

(اخرجہ کثیر من اہل السنن)

یعنی لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ مجھے میرے نسب اور ذی الارحام کی وجہ سے تکلیف پہنچاتے ہیں، سُنو جو شخص مجھے میرے نسب وذی رحم کو ایذا دے گا وہ مجھے ایذا دے گا اور جو مجھے ایذا دے گا وہ اللہ تعالیٰ کو ایذا دے گا۔

مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے والا جہنمی

کثیر اہلِ سُنّت اور طبرانی وحاکم نے حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

یابنی عبد المطلب انی سألت اللہ لك ثلاثا سالته ان یثبت قائمکم،

وان یعلم جاھلکم وایھدی ضالکم فلو ان رجلا صعد بین الرکن والمقام فصلی وصام ثم مات وھو

Marfat.com

مبغض لاھل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اَے بنی عبدالمطلب میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے تمہارے لئے تین چیزیں طلب کی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ تُم میں سے سیدھے چلنے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے۔

(۲) تُم میں سے جو علم نہیں رکھتا اُسے عالم بنادے۔

(۳) تم میں سے جو راہِ ہدایت کھو بیٹھے اسے راہِ ہدایت نصیب فرمادے۔

اگر کوئی شخص کعبہ شریف میں یمانی اور مقامِ ابراہیم پر آکر نماز ادا کرے اور روزے رکھے اور اس کے ساتھ ہی وہ میرے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنّم میں جائے گا۔"

(شرف سادات از امام نبہانی)

بغض بنی ہاشم کُفر ہے

طبرانی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ !

بغض بنی ھاشم والانصار کفر وبغض العرب نفاق

یعنی بنی ہاشم اور انصار سے بُغض رکھنا کُفر اور عرب سے بغض رکھنا منافقت ہے۔

عترت وانصار کا حق نہ پہچاننے والا کون ہے

ابنِ عدی نے روایت بیان کی اور علّامہ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اِس کی تخریج کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

من لم یعرف عترتی والانصار فھو لاحد ثلاث اما منافق واما لزنیۃ واما لغیر طھر"

یعنی جس نے میری عترت اور انصار کا حق نہیں پہچانا وہ تین صورتوں سے خالی نہیں۔

(۱) وہ مُنافق ہے۔

(۲) وہ حرامزادہ ہے۔

Marfat.com

(۳) وہ ایام حیض میں قرار پانے والے حمل سے پیدا ہوا ہے۔

اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا یہودی ہے

طبرانی نے اوسط میں حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا !

ایھا الناس من ابغضنا اھل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یھودیا۔

اے لوگو ! میرے اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن یہودی اُٹھائے گا۔

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

من ابغضنا اھل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یھودا۔

یعنی جو شخص میرے اہلِ بیت سے بُغض رکھے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے یہودی اُٹھائے گا۔

اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والا جہنّمی

لا بغض اھل البیت احد الا ادخلہ اللہ النار۔

یعنی جو شخص میرے اہلِ بیت سے بغض رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے آگ میں ڈال دے گا۔ اِس روایت کو حاکم نے بیان کیا ہے۔

آگ کے کوڑے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت امیر معاویہ کو فرمایا ! ہمارے بغض سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے !

لا یبغضنا ولا یحسدنا احدا الا ذید عن الحوض یوم

Marfat.com

القیامۃ بسیاط من النار۔ (رواہ طبرانی)
یعنی ہم سے بغض اور حسد رکھنے والا ایک بھی شخص ایسا نہیں ہوگا کہ جسے قیامت کے دن آگ کے کوڑے برسا کر حوضِ کوثر سے پیچھے نہ ہٹا دیا جائے۔

مُنافق کی نشانی

یہ روایت طبرانی نے نقل کی اور اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً یہ روایت بیان کی ہے !

من ابغض اھل البیت فھو منافق، وروی احمد مرفوعاً۔
یعنی جو شخص ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔

اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والے پر جنّت حرام ہے

وقال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حرمت الجنۃ علی من ظلم اھل البیتی وآذانی فی عترتی
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس پر جنّت حرام کر دیا جس نے میرے اہلِ بیت پر ظلم کیا یا میری عترت کو ایذا دی۔

صَدَقَ اللّٰہ العَظِیم

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور
اِکرام الدّین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نبیرہ شیخ عبدالحقّ محدثؒ

حضرت مفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان کے چشم و چراغ تھے یہ وہ خانوادہ ہے جو علم الحدیث میں اہم ترین خدمات کا حامل ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم شخصیت ہیں جن کی بدولت علمِ حدیث ہندوستان میں رُوشناس ہوا آپ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچّے خُبدار اور غلام تھے یہی سبق آپ کی تصانیف عالیہ سے ظاہر ہے حضرت مُفتی اکرام الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل حسنین بہترین کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام سعادت الکونین فی فضائل حسنین ہے اب ہم اس کتاب کے اقتباسات سے فضائل اہل بیت نقل کرتے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں قاضی شہاب الدین مناقب السادات میں اہلِ بیت کی محبت و موڈت کے باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کی بے حد محبت اور ان کی اعلیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم قرآن مجید اور احادیث رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

یعنی میں تبلیغ احکام میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا ہاں البتہ اپنے قریبیوں کی محبّت (کہ تم لوگ دل سے انہیں دوست رکھو)

مفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

صاحبِ تفسیرِ کشّاف نے فرمایا کہ اِس آیت کریمہ کے نزول کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے قریبی کون ہیں جن کی

Marfat.com

مودت اور تعظیم وتکریم ہم پر واجب کی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! علی، فاطمہ، حسن، حسین۔ علیہم السلام

مُفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

تفسیر کشّاف میں ایک اور روایت آئی ہے،

اپنے پیارے خُدا سے پیار کرو، ہر صبح کرو کو خُدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو اور مجُھ سے اللہ کی دوستی کی وجہ سے دوستی رکھو اور میری اولاد کو میری وجہ سے پیار کرو۔

(سعادۃ الکونین فی فضائل حسنین)

اِن دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت کا دعویٰ کرے تو اُسے ضروری ہوگا کہ وہ آپ کی اولاد کو دل وجان سے دوست رکھے۔

صاحبِ کشاف علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ زاہدیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اہلِ بیت کو پیار کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے رحمت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور اُس کے حق میں بکثرت نیکی یعنی رحمت کرتا ہے۔

(سعادۃ الکونین فی فضائل حسنین)

مفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علامہ زمخشری کے حوالہ نے اہلِ بیت رسول کی عظمت اور شان میں دیگر روایات بھی نقل فرمائی ہیں جن میں سے کچھ روایات پیشِ خدمت ہیں۔

☆ جو شخص آلِ محمد کی دوستی میں جان دے گا وہ ثابت قدمی کے ساتھ گزرے گا۔

☆ آلِ محمد کی دوستی پر مرنا شہادت ہے۔

☆ جو اولادِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوستی میں جان و مال قربان کرے گا اُسے جنت میں ایسے بناؤ سنگھار کے ساتھ بھیجا جائے گا جیسے دُلہن کو آراستہ کر کے اُس کے شوہر کے گھر بھیجتے ہیں۔

☆ جو کوئی اولادِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت میں مرے گا اہلِ سنّت و جماعت کے طریقہ پر مرے گا۔

☆ جو شخص ہم کو یعنی ہمیں اور ہمارے اہلِ بیت کو دوست رکھے اور ہماری اور ان کی تعظیم کرنے والے کو محبوب جانے خدا تعالیٰ اُسے ہمارا ہم نشین کرے گا۔

Marfat.com

حاشیہ میں لکھا ہے ! زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا ! اے لوگو میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن مجید اُس میں نور اور ہدایت ہے اِس کے تم پر فرض ہیں۔ اور دوسری میری اہلِ بیت اِن کی محبّت کو فرض جانو دیکھو میں اپنے اہلِ بیت کی بابت تم کو وصیت کرتا ہوں انہیں ایذا نہ دینا۔

(سعادت الکونین ص ۲۷)

محبّت کا تعویذ

مفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محبتِ اہلِ بیت میں اپنی وارفتگی کا ثبوت دیتے ہوئے وہ روایات کتبِ احادیث سے پیش کرتے ہیں جن میں اہلِ بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبّت بھرے باغ مہکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ ایک روایت ملاحظہ فرمائیں۔

مُفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرف النّبوۃ کے حوالہ سے لکھتے ہیں !

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس کسی نے ہمارے اہلِ بیت کی محبّت کا تعویذ جان کے بازو پر باندھا اور اہلِ بیت کی محبت میں مرا یا میری محبت میں مارا گیا اُسے خوشخبری اور مبارک ہو، ایسے شخص کے لئے جنّت ہے۔

شرف النبوۃ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! قیامت کے دن میں چار قسم کے لوگوں کا شفیع ضرور ہوں گا، اگرچہ وہ تمام اہلِ زمین کے گناہ اپنے ہمراہ لے کر آویں۔

پہلا گروہ ! جو میری اَولاد کی محبّت اور تعظیم کرے۔

دوسرے وہ جو اہلِ بیت کی حاجت برآری اور مقاصد پورا کرنے میں مصروف ہو۔

تیسرے وہ جو ان یعنی اہلِ بیت کی پردہ پوشی کرنے والا ہو۔

چوتھا وہ جو اِن یعنی اہلِ بیت اَطہار کو دل و جان سے دوست رکھے۔

(سعادت الکونین ص ۲۸)

تفسیر کشّاف میں ہے !

میری اولاد میرے جگر کے ٹکڑے ہیں جو شخص ہمارے بچّوں کو شفقت کی نگاہ سے نہ دیکھے

Marfat.com

اور ہمارے فرزندوں کی تعظیم دل وجان سے نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔یعنی اُس کا ایمان خطرے میں ہے۔

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو عظمت و بزرگی عطا ہوئی ہے وہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے عطا ہوئی ہے، اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّت سے مودّت مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے جو لوگ اہلِ بیت سے بغض رکھتے ہیں وہ نہایت ظالم اور بدنصیب لوگ ہیں۔

کیسے مُسلمان ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے محبوب علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے واضح احکامات کے باوجود اہلِ بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھنا بے دینی نہیں تو اور کیا ہے رسولِ خدا کے فرامینِ اقدس کو پسِ پشت ڈالنا بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جو شخص ہماری بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اُن کے شوہر علی (علیہ السلام) اور اُن کے بیٹوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے اُس کے ساتھ ہماری جنگ ہے جو اِن سے صلح رکھے گا ہماری اُس کے ساتھ صلح ہے۔

قارئین محترم ! جو لوگ اہلِ بیت رسول کے بارے میں بدعقیدگی کا شکار ہیں وہ ہرگز ہرگز مومن نہیں ہوسکتے۔ایسے لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھی دُشمن ہیں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی دُشمن ہیں اور جو لوگ اِن کے دُشمن ہیں وہ جنت کی بُو بھی نہیں سونگھ سکیں گے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔آمین

ثقلین سے تمسّک

سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو چیزوں یعنی قرآن پاک اور عترت کا نام لیا ہے۔

ثقلین کے بارے میں جان لیں کہ ثقلین کسے کہا جاتا ہے؟

Marfat.com

اہلِ نسل اور قریبی تعلق داروں کو ثقلین کہتے ہیں۔

کیونکہ ثقل ہر نفیس اہمیت والی چیز اور محفوظ چیز کو کہتے ہیں اور یہ دونوں یعنی قرآن پاک اور آل پاک علیہم السلام دونوں ہی ایسی چیزیں ہیں جبکہ ان میں ہر ایک علوم لدنی اور اَسرار اور شاندار حکمتوں اور اَحکام شرعیہ کی کان ہے۔

اِس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی اقتداء کرنے ان سے تمسّک کرنے اور ان سے علوم سیکھنے کی ترغیب دی ہے، فرمایا ! سب تعریف اس خُدائے بزرگ و برتر کی ہے جس نے اہلِ بیت علیہم السلام کی حکمت کو ہمارے لئے بنایا۔

ثقلین کا ایک اور معنیٰ

ابنِ حجر مکی لکھتے ہیں کہ اِن کا نام ثَقَلَین اِن کے حقوق کی رعایت کے وجوب کے بوجھ کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔

قارئین ! سرکارِ مدینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آل پاک کے بارے ترغیب دلائی ہے یعنی آل رسول ہمیشہ قرآنِ پاک کے ساتھ رہے گی اور قرآن وسُنّت کو ہرگز نہ چھوڑے گی۔

ایک اور فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الصواعق المحرقہ میں بیان ہوا ہے۔

تم انہیں (آل پاک) کو نہ سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور اس وجہ سے وہ دوسرے لوگوں سے اِمتیاز رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ناپاکی کو دور کر کے پاک کر دیا ہے اور بے شمار خُوبیوں سے انہیں نوازا ہے۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ نمبر ۵۰۹)

علامہ سمہودی کا قول

حضرت علّامہ سمہودی صاحب خلاصۃ الوَفاء میں فرماتے ہیں، حاصل یہ ہے کہ چونکہ قرآن اور اہلِ بیت دونوں معدنِ علوم دینیہ اَسرارِ شرعیہ نفیسہ کنوزِ دقائق، مظہر حقائق ہیں لہٰذا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ثقلین سے تعبیر فرمایا ہے۔

Marfat.com

امام احمد نے حدیث نقل فرمائی ہے جس میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! حکمت اہلِ بیت میں ودیعت کی گئی ہے۔

(شاہد المقبول بفضل اولاد رسول صفحہ نمبر ۱۱۳)

قارئین محترم !

قرآن اور اہلِ بیت دونوں اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات ہیں اسی لئے اِن دونوں سے تمسک کا حکم ہے۔ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس قُرآن پاک کے باطنی اَسرار کا علم ہے اور یہ علوم سینہ بسینہ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں منتقل ہوتے آرہے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان اِس بات کی دلالت کرتا ہے جس میں آپ نے فرمایا اگر میں سُورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھوں تو ستر اونٹ لد جائیں۔

اور اِس کے علاوہ آپ کا فرمان ہے کہ قرآن پاک کے تمام علوم سورۃ فاتحہ شریف میں ہیں اور سورۃ فاتحہ کے تمام علوم بسم اللہ شریف میں ہیں اور بسم اللہ شریف کے تمام علوم بسم اللہ شریف کی باء میں ہیں اور باء کے تمام علوم باء کے نقطے میں ہیں اور میں وہ با کا نقطہ ہوں۔

قارئین محترم ! غور فرمائیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ اقدس اِس بات کی واضح برہان نظر آتا ہے جس میں آپ نے ثقلین سے تمسک کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ! ہر زمانے میں تا قیامت ایسے لوگ ہوں گے جو قابل تمسک وتقلید ہوں گے جیسا کہ کتاب عزیز کا بھی یہی حال ہے اسی لئے انہیں اُمّت کے لئے امان کہا گیا ہے جیسا کہ عنقریب زمانہ آئے گا کہ جب وہ نہ رہیں گے تو اہلِ زمیں بھی نہ رہیں گے، بعض علماء کا خیال ہے کہ ہر سو سال پر جو مجدد آئے گا وہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہوگا۔

حدیث شریف

ابنِ عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتا ہوں۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت سے ہر صدی پر ایک شخص بھیجے گا جو میری اُمّت کو دین کی تعلیم دے گا۔

حضرت ابوسعید ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین والوں پر ہر صدی کے شروع میں ایک شخص کے ذریعے مہربانی کرے گا جو میرے اہلِ بیت میں سے ہوگا وہ اُن کے دین کے معاملات بیان کرے گا۔

قارئین محترم ! اہلِ بیت رسول اللہ کے ساتھ تمسک اور قرآن پاک کے ساتھ تمسک کرنے کا اِسی لئے حکم ہے کہ اہلِ بیت رسول قرآن پاک کے ظاہری علوم اور قرآن پاک کے باطنی علوم سے واقف ہیں اِسی لئے ہر صدی کے شروع میں اہلِ بیت رسول میں سے وہ افراد اہلِ اسلام کی تربیت کے لئے آتے رہے ہیں اور اُمّت کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔ نیز یہ بات ثابت شدہ ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی خلافت اہلِ بیت رسول کے پاس ہے، بایں وجہ اہلِ بیت رسول ہر زمانہ میں لوگوں کی اصلاح کار میں مصروف رہے۔

اگر ہم اولیائے کرام کے آستانوں کا جائزہ لیں تو بڑے بڑے جیّد اولیائے کرام اہلِ بیت رسول میں سے نظر آتے ہیں اور انہی آستانوں سے قال اللہ اور وقال رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور انہی آستانوں سے کروڑوں لوگوں کی اصلاح ہوتی رہی ہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

بعض لوگ سادات کی تعظیم سے غافل ہوتے ہیں اور وہ شر پسند مولویوں کے نرغے میں آجاتے ہیں اور اپنا ایمان بھی گنوا بیٹھتے ہیں، مُفتی اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی لوگوں کے حوالہ سے الصواعق محرقہ کی ایک روایت نقل کی ہے !

> تقی فاسی نے بعض آئمہ سے بیان کیا کہ وہ یعنی آئمہ دین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے مدینہ اور ساداتِ مدینہ کی تعظیم میں بڑے مبالغہ سے کام لیا کرتے تھے اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص جس کا نام مطیر تھا وہ فوت ہوگیا تو انہوں نے اُس کا جنازہ پڑھنے سے توقف کیا کیونکہ وہ کبوتروں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا، اُس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا آپ کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بھی تھیں، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اُس شخص سے منہ پھیر لیا تو اُس نے مہربانی کی التجا کی تو آپ نے اُس کی طرف توجّہ کر کے ناراض ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اِکرام کی وجہ سے تیرے سینے میں مطیر کے متعلق انشراح نہیں ہوا۔

(سعادت الکونین بحوالہ صواعقِ محرقہ ص ۲۴۲)

ہمارا تبصرہ

قارئین ! اِس روایت میں اُن لوگوں کی مذمّت ہے جو کسی سیّد زادے کی تکریم محض اِس وجہ سے نہیں کرتے کہ وہ گناہ اور مَعصیت کے ساتھ آلودہ ہے، اِس روایت میں ایک عالمِ دین نے اپنا خواب بیان کیا ہے کیونکہ اُس کا علم اُس کے لئے حجاب بن گیا تھا اور وہ تقویٰ و پرہیز گاری اور علم کو شرف و عظمت سمجھنے لگے تھے۔ اور مدینہ طیبہ کے ایک سیّد زادے کے جنازہ میں محض اِسی لئے شریک نہ ہوئے کہ سید زادہ کبوتروں سے کھیلا کرتا تھا۔

نماز جنازہ نہ پڑھانے کی وجہ سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ناراض ہوئے اور سیدہ طیبہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا بھی ناراض ہو گئیں جب یہ مقتدر ہستیاں ناراض ہو گئیں تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ناراض ہو گیا اور اِس ناراضگی کی اِطلاح اُنہیں خواب میں بھی کر دی گئی۔

یہ پیغام تمام اہلِ اسلام کے لئے ہے جو الفاسی کے ذریعے دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو ! اپنے تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے سادات کی تکریم و تعظیم نہ بھولو اگر تم بھول گئے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم سے ناراض ہو جائیں گے، علم والوں کو بھی پیغام ہے تم اپنے علم پر گھمنڈ کرتے ہوئے ساداتِ کرام کی تعظیم سے دُور نہ ہو جانا اگر ایسا کر بیٹھے تو حضور بھی ناراض ہوں گے اور سیدۂ کائنات بھی ناراض ہو جائیں گی۔

قارئین ! آج اکثر دیکھا گیا ہے بعض لوگ عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے سادات کرام کو اسلام سے بھی خارج سمجھنے لگتے ہیں اور وہ اُن کے جنازہ میں بھی شرکت نہیں کرتے ایسے لوگوں کے لئے بھی اِس حکایت میں بہت بڑے اسباق موجود ہیں ہمیں غور کرنا چاہیے کہ سادات کرام کو جو

Marfat.com

عظمت اور شرف حاصل ہے وہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے حاصل ہے، سادات میں خونِ رسول دوڑ رہا ہے اور ہر سیّد زادہ کے لئے آخرت میں نجات کی نوید موجود ہے تو ہمیں چاہیے کہ اُن کے اعمال کی بدولت سیّد زادوں کو طعن نہ کریں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کی وجہ سے اُن کے ساتھ محبّت کریں تا کہ نجات حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور سیّد آلِ رسُول حسنین میاں رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا آل رسول حسنین میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ اس خانوادہ نُور کے چشم و چراغ ہیں جس کی نسبت تاجدار دو جہاں مالک دو جہاں سیّد انس و جاں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

آپ سادات مارہرہ انڈیا سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ خاندان سادات وہ عظیم خاندان ہے جس کے غُلاموں میں مجدد مائۃ حاضرہ تاجدارِ عُلمائے حقہ، ماحِیٔ شرک و بدعت اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ وہ بطلِ جلیل ہیں جنہوں نے ہندوستان میں آنے والے بدعقیدگی کے شدید ترین سیلاب کے آگے بند باندھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے افراط وتفریط سے پاک عقیدہ اپنے شیخ کامل آل رسول رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے حاصل کیا اور یہی عقیدہ ان کی کتب سے ظاہر ہے۔ جو فیضانِ آل رسول انہیں حاصل ہوا اس کا اظہار ان کی کتب میں موجود ہے

یہ مضمون اعلیٰ حضرت کے مُرشد خانہ سے طبع ہونے والی کتاب ذبحِ عظیم سے ماخوذ ہے۔ اس میں اہل بیت رسول کی شان میں آنے والی احادیث وروایات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اہل بیت کا کماحقہٗ ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

فضائلِ اہلِ بیت

شہادت نامہ میں فضائلِ اہلِ بیت کا شامل کیا جانا گویا اسے دوآتشہ بنانا ہے۔
ہمارا مقصد تو خاندان مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی برکتیں لوٹنا ہے۔
امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل اہل بیت میں فرمایا ہے۔

Marfat.com

قد جعل الله اهل بيت النبی صلی الله علیه وآله وسلم مساوین له فی خمسة اشیاء۔

ترجمہ ! یعنی اللہ عزوجل نے پانچ باتوں میں اہل کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مساوی ٹھہرایا۔

(1) پہلا امر جس میں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مساوی ٹھہرایا سلام ہے چنانچہ اللہ نے نبی کے لئے تو فرمایا سلام ہو تجھ پر اے نبی رحمت اور برکت ہو اللہ کی تجھ پر اور ان کے لئے فرمایا آل یاسین پر سلام ہو چنانچہ امام نُورالدین سمہودی جَواہر العقَدَین میں فرماتے ہیں۔

مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ سلام علی آل یاسین کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد آلِ محمد ہے۔

(2) دوسرا امر جس میں خدا نے اہل بیت کو آپکا مساوی بنایا ہے وہ طہارت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (نبی سے) اَے طٰہٰ یعنی اے طاہر ہم نے تم پر قرآن کو اس لئے نازل نہیں کیا ہے کہ تم مشقّت اٹھاؤ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت کے واسطے فرمایا ہے کہ طاہر رکھے تم کو جو حق طاہر رکھنے کا ہے۔

(3) تیسرا امر جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ آپ کے اہلِ بیت کو مساوات ہے وہ درود مبارکہ ہے جیسا تشہّد نماز میں ہے چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کعب ابن عجرہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی اللہ پر درود بھیجو اور سلام بھی تو ہم سب نے عرض کی یارسول اللہ ہمیں تعلیم فرمایئے کہ ہم آپ پر کس طرح دُرود پڑھا کریں۔ اور کیوں کر سلام بھیجا کریں۔

آپ نے ارشاد فرمایا ! کہ تم یوں کہا کرو اے پروردگار درود بھیج اور اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جیسی کے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر۔ اہل بیت پر درود بھیجنا ارکان اسلام میں داخل اور جزِ ایمان میں شامل ہے۔ اگر نماز کے سارے ارکان ٹھیک ٹھیک ادا بھی کر لئے اور اہل بیت پر دُرود نہ بھیجا تو نماز قطعی بے کار ہوگئی چنانچہ صواعِق محرقہ میں علامہ ابن حجر کتاب عمل الیوم واللیلہ کے حوالہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ درج فرماتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی مگر ساتھ قرأت کے

Marfat.com

ساتھ تشہد کے آنحضرت اوران کی آل پر درود کے یہ اس شخص کا قول ہے کہ اس کی رائے کے مطابق وحی الٰہی اترنے پر تمام اہل بیت سنت ایمان لا چکے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک رباعی میں فرماتے ہیں۔

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن
انزلھکفا کم من عظیم القد ر انکم من لم یصل
علیکم لا صلوٰۃ لہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری محبت کو خدا نے فرض کیا ہے اور قرآن شریف کا نزول اس پر شاہد ہے اے اہل بیت تُمہارے مرتبہ کی بزُرگی کے لئے یہی کافی ہے کہ جو شخص تم پر دُرود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(4) چوتھا امر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہلِ بیت مساوی ہیں وہ تحریم صدقہ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک چھُل صدقہ کے پھلوں سے اپنے منہ میں ڈال لیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کخ کخ تا کہ منہ سے نکال دیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگوں کے لیے حلال نہیں ہے۔

(5) پانچواں اَمر جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپکے اہلِ بیت کو مساوات کا درجہ حاصل ہے وہ محبّت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی شان میں فرماتا ہے کہ اے رسول کہہ دو کہ اتباع کرو میری تو اللہ تم کو اپنا دوست رکھے گا اور اہل بیت کی نسبت فرماتا ہے کہ یا محمد کہہ دو امت سے کہ میں تم سے تبلیغ رسالت پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر یہ میرے اقربا سے محبت رکھو۔

برادرانِ اہل سنت! اہل بیت عظام کے فضائل اگر تفصیل سے بیان کئے جائیں تو دفتر کے دفتر ناکافی ہوں۔ فضائل اہل بیت میں غلو اور مبالغہ سے بچنا چاہیے۔

اہل بیت عظام کے ذکر کی خوشبو سے ہم اس حسینی گلدُستے کو مہکاتے چلیں اہل بیت کا نام آتے ہی جس پاک ہستی کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے آیئے اس مخصوص باب کی ابتداء ان ہی کے

Marfat.com

نام پاک سے کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر تھیں اور ہم سیّدوں کی مقدّس ماں یعنی خاتون جنت۔ صلوٰۃ اللہ علیہا

حضرت فاطمہ سب سے زیادہ محبوب

امام طبرانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کون آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے ؟

فرمایا ! فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک ان سے زیادہ معزّز ہو۔

سیّدی عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمادی کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بارگاہ رسالت میں حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کا معزّز ہونا زیادہ محبوب ہونے سے اعلیٰ ہے یا ادنیٰ اس کے لئے ایک الگ دلیل کی ضرورت ہے بہت سے صحابہ سے مروی ہے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کہ دن ندا کرنے والا باطنِ عرش سے ندا کرے گا اَے اہل محشر اپنے سروں کو جھکا لو اپنی آنکھیں بند کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُل صِراط سے گزر کر جنت کی طرف چلیں جائیں حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستر ہزار حوروں کے ہمراہ بجلی کے کوندنے کی طرح گزر جائیں گی۔

ابنِ حبّان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔

میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس کا کلام حضرت فاطمۃ الزھرا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے زیادہ مشابہ ہو جب فاطمہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتیں تو نبی اکرم کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی مجلس میں بٹھا لیتے۔

امام طبرانی نے شیخین کی شرط پر سند صحیح کے ساتھ روایت کی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے فاطمۃ الزھرا سے زیادہ افضل ان کے والدین گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

امام طبرانی وغیرہ نے سند حسن سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی سے ناراض اور تمہاری خوشی سے راضی ہوتا ہے۔

جامع صغیر میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا حصّہ ہے جو چیز اس کے اِنقباض کا سبب ہے۔ وہ میرے اِنقباض کا سبب ہے اور جو اس کی رضا کا سبب ہے وہ میری رضا کا سبب ہے۔

امام بخاری راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

فاطمہ میرے جسم کا حصّہ ہے۔ اس کی ناراضگی کا سبب میری ناراضگی کا سبب ہے ایک روایت میں ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا

ابن حبان وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! ایک فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت طلب کی جس نے میری زیارت نہیں کی تھی۔

اُس نے مجھے بشارت دی اور خبر دی کے فاطمہ میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

ابن عبدالبر راوی ہیں کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بیٹی کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔

انہوں نے عرض کیا ابّا جان ! پھر حضرت مریم کا کیا مقام ہے ؟

فرمایا ! وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔

بہت سے محققین جن میں علامہ تقی الدّین سبکی علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ بدر الدّین زرکشی اور تقی الدین مقریزی شامل ہیں تصریح فرماتے ہیں کے حضرت فاطمہ جہان کی تمام عورتوں حتیٰ کہ سیدہ مریم سے بھی افضل ہیں۔ علامہ سبکی سے جب اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہمارا مختار جس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افضل ہیں ایسا ہی سوال ابن ابی داؤد سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا حِصّہ ہے میں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پارۂ جسم کے برابر قرار نہیں دے سکتا۔

علامہ مناوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں سلف وخلف کی ایک جماعت نے فرمایا ہم کسی کو

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر کے برابر قرار نہیں دیتے بعض حضرات نے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی اولاد حضرت فاطمہ کی مثل ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حافظ ابن حجر نے فرمایا ابو یعلٰی کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ مرفوع حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کو اَزواج مطہرات پر فضیلت ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی فاطمہ انسانی حُور ہے جسے کبھی حیض نہیں آیا۔

جب اُن کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو ایک گھڑی کے بعد نفاس سے پاک ہو جاتیں یہاں تک کہ ان کی کوئی نماز قضا نہیں ہوتی تھی اسی لئے ان کا نام طاہرہ رکھا گیا جب کبھی انہیں بھوک لگتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھتے تو ان کی بھوک جاتی رہتی۔ جب اُن کا وقت وصال قریب آیا تو انہوں نے خود غسل کیا اور وصیت کی کہ کوئی منکشف نہ کرے۔

چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے انہیں اسی غسل کے ساتھ دفن کر دیا

نام بتول کی وجہ

آپ کا نام بتول رکھے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ صبان نے فرمایا۔

بتل کا معنیٰ قطع کرنا ہے حضرت خاتون جنت سلام اللہ علیہا فضیلت دین اور نسب کے اعتبار سے زمانے کی تمام عورتوں سے جدا ہیں بلند مرتبہ ہونے کے باوجود انتہائی فقر و فاقہ میں زندگی بسر کی۔

سیّدہ فاطمہ کا صبر

امام احمد راوی ہیں کہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی نماز کے لئے دیر سے پہنچے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے روکا۔

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ! میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس سے گزرا وہ

Marfat.com

آٹا پیس رہی تھیں اور بچہ ان کے پاس رو رہا تھا۔

میں نے ان سے کہا ! اگر آپ چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو بچے کو سنبھال لیتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا ! میں اپنے بیٹے پر تم سے زیادہ مہربان ہوں۔

فضائل حضرت علی علیہ السلام

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا !

بہت سے اہل علم کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکرم تمام لوگوں سے پہلے ایمان لائے صحیح یہ ہے کہ بعثت سے دس سال پہلے آپ پیدا ہوئے آغوش رسالت میں پرورش پائی۔ اور آپ سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔

غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اس موقع پر آپ مدینہ منورہ میں مقرر فرما کر جاتے ہوئے فرمایا !

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی مقام حاصل ہو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام کو حاصل ہوا (یعنی ان کی حیات مبارکہ میں خلیفہ بنے) اکثر غزوات میں جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام (مہاجرین وانصار) کو بھائی بھائی بنایا تو فرمایا ! تم میرے بھائی ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے مناقب بے شمار ہیں یہاں تک کہ امام احمد نے فرمایا جتنے فضائل حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہیں کسی صحابی کے اتنے فضائل منقول نہیں۔ بعض دیگر حضرات نے فرمایا ! اس کا سبب یہ ہوا کہ بنو امیہ نے آپ کی تنقیص کی تو جس صحابی کو آپ کے مناقب کا علم تھا اس نے بیان کر دیا جوں جوں انہوں نے آپ کا ذکر مٹانے کی کوشش کی اور آپ کے مناقب بیان کرنے والے کو سزا دی آپ کے مناقب اتنے ہی زیادہ پھیلتے رہے۔

امام نسائی نے آپ کے ایسے خصائص تلاش کیے جو دوسرے صحابہ میں نہیں پائے جاتے۔ انہوں نے بہت سے ایسے مناقب جمع کیے جن میں سے اکثر کی سند جید ہے۔

Marfat.com

حضرت علی ہدایت یافتہ رہنما ہیں

حافظ ابنِ حجر نے الاصابہ میں مُسند امام حنبل کے حوالہ سے عُمدہ سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ ! ہم آپ کے بعد کسے امیر بنائیں ؟

تو آپ نے فرمایا !

اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو انہیں امین، آخرت کی رغبت رکھنے والا اور دُنیا سے بے نیاز پاؤ گے۔

اور اگر تُم عُمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقت وَر اور امین پاؤ گے وہ راہِ خُدا میں کسی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے تو میرا گمان یہ ہے کہ تُم اس طرح نہیں کرو گے تو تُم انہیں راہنما ہدایت یافتہ پاؤ گے تمہیں لے کر وہ راہِ راست پر چلیں گے۔

فضائل حضرت امام حسن علیہ السلام

آپ نصِّ حدیث کے مطابق آخری خلیفہ راشد ہیں۔ نصف رمضان المبارک ۳ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکا نام حسن رکھا ولادت کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا۔ بال منڈوائے اور حکم دیا کہ وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔

ابواحمد عسکری فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا اور کُنیّت ابومحمد رکھی، جاہلیت میں یہ نام معروف نہیں تھا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن کو کاندھے پر اُٹھا رکھا تھا ایک شخص نے کہا اَے بچّے تو بہت اچھی سواری پر سوار ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی کو کندھے پر بٹھا رکھا ہے اور دعا فرما رہے ہیں: اے

Marfat.com

اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔

بُخاری شریف میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو منبر شریف پر دیکھا حضرت حسن بن علی آپ کے ساتھ تھے آپ کبھی صحابہ کرام کی طرف توجہ فرماتے تھے اور کبھی انکی طرف اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان مصالحت کردے گا۔

حضرت ابوبکر ہی سے روایت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے اور جب آپ سجدے میں جاتے تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کی پُشت مبارک پر کھیل رہے ہوتے کئی دفعہ ایسا ہوا صحابہ نے عرض کیا ہم نے آپ کو یہ معاملہ کسی اور سے کرتے نہیں دیکھا۔ فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مُسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد آپ کے حق میں پایا گیا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مُسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان مصالحت کرائے گا۔

جب آپ مَسند آرائے خلافت ہوئے تو چالیس ہزار سے زیادہ ایسے افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی جنہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر آخری دم تک ساتھ دینے کی بیعت کی تھی۔

وہ لوگ حضرت حسن کے بہت فرماں بردار اور مُحبّ تھے۔ آپ قریباً سات ماہ تک عراق، خراسان، یمن اور حجاز وغیرہ کے خلیفہ رہے۔ پھر آپ نے جنگ کیے بغیر معاملہ حضرت امیر معاویہ کے سپرد کر دیا۔

جب امیر معاویہ کوفہ میں تشریف لائے تو اُنہوں نے فرمایا !

ہمارے درمیان جو کچھ طَے پایا ہے اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیجئے۔ حضرت حسن علیہ السلام نے فی البدیہہ یہ خطبہ ارشاد فرمایا !

اے لوگو ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے اول کے ساتھ تمہیں ہدایت دی اور ہمارے آخر کے

Marfat.com

ساتھ تمہارے خُون معاف فرمائے۔

بہت دانا شخص ہے وہ جس کے دل میں خوفِ خُدا ہے اور بدکار بہت ہی عاجز ہے۔ یہ معاملہ جس میں میرا اور معاویہ کا اختلاف تھا اس میں یا تو وہ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں، یا میں، خدا واسطے اور اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح اور تمہارے خُونوں کی حفاظت کے لیے میں اپنے حق سے دستبردار ہو گیا ہوں پھر حضرت امیر معاویہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا !

مجھے نہیں معلوم شاید کہ یہ تمہارے لئے آزمائش ہے اور ایک وقت تک فائدہ ہے۔

اہلِ بیت کے لیے خلافتِ باطنیہ

حضرت صبان نے فرمایا ! جب حضرت امام حسن علیہ السلام رضائے الٰہی کے لیے خلافت سے دستبردار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے اہلِ بیت کو اس کے عِوض خلافت باطنیہ عطا فرما دی۔ حتیٰ کہ ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ہر زمانے میں قُطب الاولیاء اہل بیت ہی سے ہوتا ہے۔

جن حضرات نے کہا کہ قُطب غیر سادات سے بھی ہوتا ہے ان میں سے ایک استاذ ابوالعباس مرسی ہیں۔ جیسا کہ ان کے شاگرد تاج بن عطاء اللہ نے نقل کیا۔

درجہ قُطبیّت

اس میں اختلاف ہے کہ کیا پہلے قُطب حضرت حسن علیہ السلام ہیں یا سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بارگاہ رسالت سے قُطبیّت حاصل کی۔ اور تا زیست اس پر فائز رہیں۔

ابن سعد فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سعید بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی، کہ قریش کے کچھ لوگوں نے ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کیا ہر ایک نے اپنے اپنے فضائل بیان کیے۔ حضرت امیر معاویہ نے حضرت حسن ابن علی سے کہا کہ آپ کیوں نہیں بات کرتے۔ زورِ بیان میں آپ بھی تو کم نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا جو فضیلت و شرافت بھی بیان کی گئی ہے، میرے لئے اس کا مغز اور اس کی رُوح حاصل ہے اور مجھے بَرملا سبقت حاصل ہے۔

Marfat.com

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خاندان کے بارے میں امامِ عشق ومحبت تاجدارِ اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

اِبتدائے آفرینش سے اس خاندان کی دُھوم رہی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذکر کے ساتھ ساتھ آلِ نبی کا ذکر بھی بلند فرمایا۔ آلِ نبی کی محبت ایمان کا اٹوٹ حصہ قرار پائی۔

اہلِ بیت کی محبّت

ابنِ ابی حاتم حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کہ وہ تمہیں روزی عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کے سبب مُجھ سے اور میری محبّت کے سبب میرے اہلِ بیت سے محبّت رکھو۔

ایک دن کی محبت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

اہل بیت کی ایک دن کی محبّت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

بہتر شخص کی نشانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں!

تم میں سے بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل سے اچھّا ہو۔

Marfat.com

مومن کی نشانی

امام طبرانی وغیرہ راوی ہیں کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !
کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے، میری اولاد کو اپنی اولاد سے، میرے اہل کو اپنے اہل سے میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ جانے۔

صواعق المحرقة

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور محمّد سُلیمان حنفی رحمۃ اللہ علیہ

امام حضرت علامہ شیخ سلیمان قندوزی رحمۃ اللہ علیہ قندوز میں پیدا ہوئے جو بلخ میں واقع ہے۔ حضرت علّامہ شیخ سلیمان قندوزی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے بخارا میں گئے جو کہ آپ کے عہد میں علم و فضل کا مرکز تھا۔

آپ قونیہ میں بھی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے قونیہ آپ کے عہد میں تصوّف کا بہترین مرکز تھا شیخ صدرالدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ کے کُتب خانہ میں آپ نے شیخ اکبر کی فتوحات مکیّہ اور آپ کی دیگر کتب کا مطالعہ کیا (الحمدللہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی فتوحات مکیہ کا ترجمہ بھی میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو چھ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے) حضرت علاّمہ شیخ سلیمان قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ینابیع المودۃ کے نام سے شان اہل بیت میں عظیم کتاب تالیف فرمائی ہے۔

اس کتاب میں صحاح ستّہ کے علاوہ دیگر فضائل اہلِ بیت لکھی گئی کُتب سے استفادہ کیا گیا ہے آپ کی اس کتاب میں بہت سی قدیم تصانیف کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾

اے (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں سے کہہ دیں میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو جو نیکی حاصل کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کریں گے اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور شکر گذار ہے۔

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

حضرت سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کی محبّت تمام مُسلمانوں پر واجب قرار دی ہے جب تک دل سے تحقیق اور بصیرت نہ ہو اس وقت تک اہل بیت کی محبّت حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت شیخ محمد سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اہلِ بیت مُصطفی علیہم السلام کے فضائل جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اہلِ بیت کے مناقب میں لکھی جانے والی کُتب کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

قارئین ! موجودہ دَور میں خوارج نے شانِ اہلِ بیت میں بہت گُستا خانہ پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ اہلِ بیت کی شان وعظمت میں لکھی جانے والی کُتب کا نہ صرف مطالعہ کیا جائے بلکہ لوگوں کو ایسا لٹریچر مہیا کیا جائے جس میں اہل بیت رسول کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اس سلسلہ میں میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کُتب اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔

آپ نے خارجیوں کی بے فائدہ تحقیق کی لاجواب تردید کی ہے مولانا سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اہلِ بیت کے ذکر کا مطالعہ کرنے سے، اہلِ بیت کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے، اہلِ بیت کے فضائل کا مطالعہ کرنے سے ہی ان ذَوات مقدسہ کی شان وعظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے اور قلوب میں محبت آل رسول کے پھول مہک سکتے ہیں۔

آل رسول کے ذکر کو دُعا میں شامل کرنے کے حوالہ سے علاّمہ سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

جس شخص نے اپنی دعا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے مکمل کیا اور آلِ پاک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ شامل کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال رضامندی کو حاصل کرلیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بے شمار اجر عطا فرمائے گا۔

قارئین محترم!

حضرت سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا خطبہ نقل فرمایا ہے جس میں حضرت امام حسن علیہ السلام نے عظمت اہلبیت خود بیان فرمائی ہے۔

آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا، اے لوگو! میں اس شخصیت کا فرزند ہوں جو اللہ کی طرف

Marfat.com

بلاتے تھے،

میں اہلِ بیت میں سے ایک فرد ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ناپاکی کو دُور کر رکھا ہے اور ان کو مکمل پاکیزہ بنا دیا ہے۔ میں اس اہل بیت کا شخص ہوں جن پر جبرائیل نازل ہوتا تھا، میں اس اہل بیت میں سے ایک ہوں جن کی محبّت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے

(ینابیع المودۃ ص ۴۶)

خطبہء حضرت علی

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کا خُطبہ نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اہل بیت رسول میں ایمان کی خُوبیاں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے خزانے میں اگر سچ بولتے ہیں، اگر خاموش ہوں تو ان پر سبقت نہ کرو

(ینابیع المودۃ ص ۴۶)

دو عظیم چیزیں

محمد سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

حضرت جبیر بن مطع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب مجھے بلایا جائے گا اور میں لبّیک کہوں گا میں تُم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک رَب کی کتاب اور دوسرے اپنی عِترت جو میرے اہلِ بیت ہیں، دیکھو ان کے بارے میں میرا لحاظ رکھتے رہو۔

(ینابیع المودۃ ص ۵۵)

مہکتے ہوئے پھول

ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! حسن اور حسین (علیہما السلام) دنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں،

(ینابیع المودۃ ص ۴۹۴)

Marfat.com

دوسری روایت میں ابن عدی اور ابن عساکر نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے یہ دونوں فرزند دُنیا میں میرے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

(ینابیع المودۃ ص ۴۹۴)

میں ان کو دوست رکھتا ہوں

ترمذی اور طبرانی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یہ دونوں (شہزادے) میرے فرزند ہیں اور میری بیٹی کے فرزند ہیں میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں اور اس شخص کو بھی دوست رکھتا ہوں جو ان دونوں کو دوست رکھتا ہے

سب سے زیادہ محبوب

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے میرے اہل سے زیادہ
محبوب حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں۔

(ینابیع المودۃ ص ۴۹۴)

حسنین کریمین عرش کی تلواریں ہیں

طبرانی نے عامر سے روایت کی ہے۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین علیہم
السلام عرش کی دو تلواریں ہیں لیکن وہاں لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

(ینابیع المودۃ ص ۴۹۴)

جوانان جنت کے سردار

ابو یعلی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند

Marfat.com

ہو کہ وہ جوانان جنت کے سردار کی طرف دیکھے وہ امام حسن علیہ السلام اور
امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھے۔

(ینابیع المودۃ صفحہ ۴۹۵)

محبّت اور بُغض

ابنِ ماجہ اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ان دونوں (حسنین کریمین علیہم السلام) کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(ینابیع المودۃ صفحہ نمبر ۴۹۴)

حضرت علّامہ سلیمان حنفی قندوزی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بہت طویل ہے جس میں سے چند خُوشبو دار پھُول آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے ہیں آپ کی کتاب ینابیع المودّۃ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت کا سرچشمہ ہے جس سے لاکھوں لوگوں کے دل محبّت آلِ رسول سے سیراب ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور شیخ اَمان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ! کہ حضرت شیخ امان پانی پتی کا نام عبدالملک اور لقب امان تھا۔ اور اسی سے مشہور تھے۔

شیخِ اکبر مُحیّ الدین ابنِ عربی کے متبعّین میں سے تھے۔ آپ نے علمِ تصوّف و توحید میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ اُن میں سے ایک کتاب کا نام (کتاب الاحدیت) ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے !

درویشی میرے نزدیک دو چیزوں میں ہے ،،

اوّل ! خوش اخلاقی۔

دوم ! محبّتِ اہلِ بیت۔

اور محبت کا کامل ترین درجہ یہی ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلقین سے محبت کی جائے ،،

اللہ تعالیٰ سے کمال محبت کی یہ نشانی ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت ہو اور حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق کی یہ علامت ہے کہ آپ کے اہلِ بیت سے محبّت ہو۔

حکایت ہے!

اگر آپ کے پڑھتے پڑھاتے آپ کی گلی میں کوئی سیّد زادے کھیلتے کودتے آنکلتے تو آپ ہاتھ سے کتاب رکھ کر سیدھے با اَدب کھڑے ہو جاتے۔ اور جب تک سیّد زادے موجود رہتے آپ بیٹھتے نہ تھے۔

(اخبارالاخیار مطبوعہ انڈیا ص ۴۹۶)

حضرت شیخ امان نے سیّد زادوں کی تکریم کر کے سبق دیا ہے کہ ولائیت تو سادات کی غلامی کا نام ہے۔ جس نے سادات کی تعظیم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جزو ہونے کی وجہ سے کی

Marfat.com

وہی صاحبِ مقام ہے۔ وہی ولی ہے۔

اور اگر دل میں یہ خیال ہو کہ سادات کا احترام ضروری نہیں تو ایسا شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے عاری ہے۔ اور جس کے دل میں محبتِ رسول نہیں وہ مومن ہی نہیں ،،

صائمِ چشتی کا مُجھ پہ خاص یہ احسان ہے
آل کی مقصودؔ اُلفت بن گئی پہچان ہے

دَردناک واقعہ

شیخ امان پانی پتی کا ایک واقعہ پہلے بھی ہم نے بیان کیا ہے جس میں اُن کی اہلِ بیت کرام سے محبّت وتکریم کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ واقعہ بھی سادات کی تعظیم وتکریم کے حوالہ سے ہے۔

منقول ہے کہ دو سیّد زادے بغداد سے ہجرت کر کے ہندوستان میں تشریف لے آئے۔ یہاں سیّد محمد شاہ فیروز آبادی نے اُن کے آنے کی خبر پائی تو اُنہیں اپنے ہاں ٹھہرالیا۔

حضرت سیّد محمد شاہ فیروز آبادی کی کئی صاحبزادیاں تھیں۔ جن کی شادی کی صُورت ہندوستان میں نہ تھی۔

ان دونوں شہزادوں کے آنے سے قبل بھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ عرب میں ہمارے عزیز موجود ہیں اگر وہ یہاں آجائیں تو اپنی صاحبزادیوں کی شادیاں اُن سے کردوں ،،

چونکہ یہ دونوں سیّد زادے اس علاقے میں نَو وارد تھے اس لیے آپ نے اُنہیں اپنے ہاں ہی ٹھہرالیا۔ اور اپنی صاحبزادیوں کے نکاح کا پیغام بھی دیا۔

ہُوا یہ کہ کُچھ ناعاقبت اَندیشوں نے اُن شہزادوں کو ظُلماً آپ کے گھر میں شہید کر دیا اور الزام بھی آپ ہی پر لگا دیا کہ اُنہوں نے شہزادوں کو شہید کر دیا ہے۔

اُس وقت شیر شاہ لودھی کی حکومت تھی۔ اُس نے بورڈ بنا دیا کہ اِس واقعہ کی مکمّل تحقیق کی جائے۔ کہ کس نے ان سیّد زادوں کو شہید کیا ہے؟

یہ بورڈ اپنی تحقیقات کر رہا تھا ،،

لوگوں میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔

ہر کوئی حضرت محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ہو گیا۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آیا اُن

Marfat.com

سیّد زادوں کو اُنھوں نے شہید کیا ہے۔ یا کروایا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا ذلیل کام کیوں کرنے لگا۔

بڑے بڑے علماء جمع ہوئے اور آپ کو تحقیقات کے لیے طلب کیا گیا۔ اور آپ سے صفائی طلب کی گئی۔

آپ نے اپنی صفائی میں کہا ! آپ یقین رکھیں کہ شہزادوں کو میں نے شہید نہیں کیا۔ میں بے گناہ ہوں ،،

مظلومیت ہمارا شعار ہے۔

ہم کربلا والے ہیں، اہلِ بیت ہیں،

ہمیں وراثت میں ملا ہے کہ ہم ظُلم پر صبر کرتے ہیں،،

اگر تم میری یقین دہانی کے باوجود بھی ظُلم کرو گے تو میں صبر ہی کروں گا۔

علماء کو کوئی شرعی ثبوت نہ مل سکا جس کی بنیاد پر آپ کے قتل کا فتویٰ جاری کرتے۔

منقول ہے کہ حضرت شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی علماء کے اس بورڈ میں متعدّد مرتبہ دعوت دی گئی مگر آپ نے ہر بار شرکت سے انکار کر دیا،،

آپ نے فرمایا ! کسی معاملہ میں اگر اہلِ بیت کی توہین کی جا رہی ہو اور اس واقعہ امان بھی شریک ہو تو اُس کا ٹھکانہ جہنّم کے سوا کُچھ نہ ہوگا۔ حالانکہ میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں با عزّت پیش ہو سکوں ،،

ایک کے عوض دوسرے سیّد کا قتل اور بھی مذموم ہے۔ دو شہزادوں کا خون ہوگی۔ اُن کے قتل سے میرا دل پارہ پارہ ہے اگر تیسرے سیّد زادے کا بھی خون ہو گیا تو میرا وجود ٹکرے ٹکڑے ہو جائے گا

(اخبارالاخیار ص ۴۴۴)

آپ نے فرمایا !

حضرت سیّد شاہ محمد سے یہ فعل ہرگز نہیں ہو سکتا،، بعد ازاں سیّد محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ جیل میں ہی رحلت فرما گئے،، اور بعض بد قماش لوگوں نے آپ کی لاش کی بے حُرمتی کی جس پر فلک بھی آنسو بہاتا رہا۔

Marfat.com

سبق

قارئین ! اس واقعہ میں کئی اسباق ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اگر معاملہ سیّد زادوں کا ہو تو اُس میں فریق نہ بنو ،،

دوسرا یہ کہ اگر سیّد زادے کا معاملہ آجائے تو حق کے لیے ڈٹ جاؤ۔ حضرت شاہ امان پانی پتی نے حکومتِ وقت کو اِس مقدمہ میں چیلنج کیئے رکھا۔ اور اپنے موقف سے نہیں ہٹے۔

تیسرے یہ کہ اہلِ بیت کی توہین کرنے والوں میں سے کسی بھی گروہ میں کسی بھی صُورت میں شامل نہ ہوں ،،

جو بھی آلِ مُصطفیٰ سے پیار کر کے جائے گا
کملی والے مُصطفیٰ کی رحمتیں ہی پائے گا

جس نے بھی مقصودؔ کی توہین آلِ پاک کی
حوضِ کوثر پر فرشتوں سے وہ کوڑے کھائے گا

(محمد مقصود مدنی)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ خانوادۂ رسول کے چشم و چراغ ہیں آپ گیلانی سادات میں سے ہیں آپ نے سادات کے حقوق کے تحفظ کے لئے گراں قدر تصنیفات فرمائیں آپ غیرتِ سادات کا پیکر تھے اور بالخصوص نکاحِ سیدہ کے حوالہ سے آپ نے وہ تحقیق پیش کی جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی کا عقیدہ

ایک دن مجلس میں اہل بیت عظام کی شان کا تذکرہ آیا تو فرمایا !

مولانا رُوم جیسے شخص نے کہ ایک عالم ان سے فیضیاب ہوا ہے۔ شیخ عطار کی شان میں ارشاد فرمایا !

ہفت شہرِ عشق را عطار دید
ماہنوز اندر خم یک کوچہ ایم

عطار نے عشق کے سات شہر دیکھے اور ہم ابھی تک ایک ہی کوچہ کے موڑ میں ہیں اور شیخ عطار نے حدیث ذیل کو ارشاد فرمایا ہے۔

من امن بمحمد ولم یو من من بآلہ فلیس بمو من

جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ کی آل پاک پر ایمان نہیں لایا وہ مومن نہیں۔

کاتب الحروف کہتا ہے!

شاید اس واقعہ پر شیخ عطار کے بارے میں مولانا صاحب کی تعریف سے شیخ عطار کی توثیق روایت مراد ہو۔

(ملفوظات مہریہ ص ۴۶)

Marfat.com

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ اقدس کی روشنی میں یہ عقیدہ بیان فرمایا ہے۔ کہ محض سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والا مومن نہیں ہوسکتا۔

جو لوگ آل پاک سے بغض رکھتے ہیں وہ لوگ اس فرمان کی روشنی میں کلمہ گو ہونے کے باوجود مومن نہیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

اہلِ بیت کی محبّت جزوِ ایمان ہے اور رُکنِ عرفان ہے۔ بعض لوگ نادانی کی وجہ سے مضامین محبت کو تشیع پر حمل کرتے ہیں اور یہ طبع سقیم کی آفت ہوتی ہے۔

(ملفوظات مہریہ ص ۱۱۱)

آج کل کوئی شخص ذکر اہل بیت کرے تو فوراً فتویٰ بازی شروع ہو جاتی ہے۔ حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکمِ خداوندی اہل بیت کی محبّت طلب فرمائی ہے۔

اسی لیے قطب زمانہ غوث الوریٰ سید السادات فخر السادات حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے واضح فرمایا ہے کہ اہل بیت کی محبت جزو ایمان اور رکن ایمان ہے۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہرگز تشیع نہیں اس سلسلہ میں فتوی بازی صدیوں سے ہوتی رہی ہے۔ اور عشاق اس فتوے سے کہ ذکر اہل بیت شیعت ہے نہ ڈرے ہیں اور نہ ڈریں گے کیونکہ ایمان کی تکمیل ہی ذکر اہل بیت سے ہوتی ہے۔

قارئین محترم!

اگر ذکر اہل بیت کو رفض سے مُتّہم کیا جائے تو فرامین رسالت کی تکذیب بھی ہوگی اور صحابہ کرام، آئمہ کرام، محدّثین و مفسرین کی مقدس جماعت اس فتوے کی زد میں آئے گی اور یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ اگر آل پاک کی محبت دل میں ہوگی تو ذکر اہل بیت ضرور ہوگا اور جو اہل بیت کے ذکر کو رفض کہے گا اس کا اپنا ایمان کمزور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آل پاک کی محبت ومودت پر قائم رکھے۔

Marfat.com

ذکر آلِ نبی اپنا ایمان ہے
ذکر آلِ نبی دین کی جان ہے

ہے یہ مقصودؔ مہرِ علی نے کہا
ذکر آلِ نبی رُکنِ عرفان ہے

(محمد مقصود مدنی)

حضور کی اَولاد کی توقیر

اسی اثناء میں ایک شخص نے عرض کیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے ہمعات اور عقیدہ الوفیہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ آئمہ عترت نسبی قُطب ہیں۔ ان کی نسبت تقویٰ وطہارت وتزکیۂ نفوس وزُہد کی نسبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی نسبت تھی۔

آپ نے قدرے تبسم کر کے فرمایا !

کہ شاہ صاحب نے واقعی کیا ہی اچھا فرمایا ہے ۔پھر فرمایا! ذرّیت اہل بیت کے بارے میں بھی ادب اور خوش اعتقادی رکھنی چاہیے۔

جب قیامت میں تمام صالحین کی ذُرّیت واولاد ان کے ساتھ منسلک کی جائے گی تو حضور خاتم الانبیاء ومرسلین کی اولاد کیسے محروم رہے گی۔

آخرت کے آثار پردہ ءغیب میں ہیں اور حق تعالیٰ نے یہ کام اپنی تفویض میں رکھا ہوا ہے ہم کو کسی پر کماشتہ نہیں چھوڑا گیا ہمیں چاہیے کہ اپنی حد پہچانیں اور ان سے آگے نہ بڑھیں۔

(ملفوظات مہریہ ص ۱۲۳)

قارئین !

یہ واقعہ آپ کے ملفوظات شریف سے نقل کیا گیا ہے۔اس ملفوظ میں سیّد السادات فخر السادات حضور قبلہء عالم حضرت اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نہایت اہم مسئلہ پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

آپ نے فرمایا !

کہ ہمیں ذرّیت اہلِ بیت کے بارے میں اَدب اور خُوش اعتقادی رکھنی چاہیے یعنی اہل

Marfat.com

بیت کے ساتھ محبت سے پیش آنا چاہیے۔اہل بیت کے متعلق اعتقاد درست رکھنا چاہیے۔

اہلِ بیت سے عقیدت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے رکھنی چاہیے

آپ نے لکھا ہے کہ صالحین کی ذرّیت قیامت کے دن ان کے ساتھ منسلک ہوگی تو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُولاد نسبت سے کیسے محروم رہے گی۔

یعنی سرکار دو عالم کی اولاد طاہرہ بدرجہء اولی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے قیامت کے دن اعلی ترین مقام پر فائز ہوگی۔

تاجدار گولڑہؒ مزید لکھتے ہیں۔

اسی طرح الفاظ اہلِ قربیٰ میں حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہیں گو وہ اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اور آلِ کساء میں بلحاظِ قرابتِ کاملہ جو اَحادیث سطورہ بالا و نقل متواتر سے ثابت یہ کہنا کہ آیتِ مودّۃ انہیں کی شان میں نازل ہوئی صحیح ٹھہرا اور آثار ذیل بل کُلیہ درست ہیں۔

(تصفیہ مابین سنّی شیعہ ص ۶۱)

کون اہلِ قرابت

الصواعق المحرقہ میں لکھا ہے !

(ا) اخرج احمد والطبرانی وابن ابی حاتم والحاکم عن ابن عباس ان ھٰذہ الآیۃ لما نزلت قالوا یا رسول اللہ من قرابتك ھٰولآء الذین وجبت علینا مودتھم علی وفاطمہ وابناھما

ترجمہ!

یعنی اس آیت کے نزول کے وقت لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے وہ قریبی لوگ کون ہیں جن کی مودۃ اور دوستی ہم پر واجب ہے۔

آپ نے جواباً فرمایا ! علی اور فاطمہ اور ان کی اولاد

Marfat.com

دوستی کا حق

(ب) وروی ابو الشیخ وغیرہ عن علی کرم اللہ وجہ فینا آل حٰمٓ آیۃ یحفظ مودتنا الا کل مو من ثم قراء قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

یعنی علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ ہمارے اہل بیت کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ نہیں محفوظ رکھتا ہماری دوستی کا حق مگر مومن اور اس کے بعد یہ آیت پڑھی !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

اقترافِ حسنہ کون ؟

(ج) سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ میں فرمایا !

من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا الحسن بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر ایک دو جملہ کے بعد فرمایا !

وانا من اھل البیت الّذین افترض اللہ عز وجل مودتہم موالاتہم فقال فیما انزل علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی)

پھر فرمایا !

واقتراف الحسنات مودتنا اھل البیت

یعنی میں حسن فرزندِ رسول ہوں اور ان کے اہلِ بیت سے ہوں جن کی محبت اللہ تعالیٰ نے آیتِ مذکورہ میں فرض فرمائی ہے اور اسی آیت میں اقتراف حسنہ سے مراد ہماری محبّت ہے

(تصفیہ مابین سنی وشیعہ ص ۶۲)

Marfat.com

اہلِ مودّت کون ہیں ؟

تفسیر رُوح البیان وغیرہ میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہ!

من قرابتك هٰولآءِ الذين وجبت علينا مودّتهم

یعنی آپ کے اہل قرابت اور رشتہ داروں میں وہ کون لوگ ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے۔

آپ نے جواباً فرمایا !

علی فاطمہ اور ان کی اولاد اور اس کی تائید وہ قول کرتا ہے جو حضرت علی سے مروی ہے۔

انه قال شكوته الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حسد الناس لى فقال اما ترضىٰ ان تكون اوّل من يدخل الجنة انا وانت والحسن والحسين وازواجنا وايماننا وشمائلنا وذرياتنا خلف ازواجنا

یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ! کہ میں نے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شکایت کی کہ لوگ میرے ساتھ حسد کرتے ہیں۔

اس پر آپ نے فرمایا !

اے علی! کیا تو اس پر خوش نہیں کہ سب سے میں اور تم اور حسن اور حسین بہشت میں داخل ہوں گے اس حالت میں کہ ہمارے دائیں بائیں ہماری بیبیاں ہوں گی اور ہماری اَولاد ہماری بیبیوں کے پیچھے ہوگی۔

(تصفیہ مابین سنی وشیعہ ص ۵۹)

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اِنہیں ملفوظات پر مضمون ختم کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور
اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

قارئینِ محترم !

اہلِ سُنّت کا شعار رہا ہے کہ اہلِ بیت کی تعظیم کو رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سمجھتے ہیں۔ امام اہلِ سُنّت الشّاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ سُنّت کے اِس پاکیزہ عقیدہ کو اپنی کتب اور فتاویٰ با لتفصیل بیان کیا ہے۔

سیرتِ مصطفےٰ جانِ رحمت میں لکھا ہے !

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے ضمن میں آپ کے اہلِ بیت جو کہ جگر گوشہ ہیں اور ازواجِ مطہرات جو اُمہات المومنین ہیں کی تعظیم وتوقیر اور اُن کا ادب واحترام بھی کرنا ہے جیسا کہ خاص طور پر اِن حضراتِ قدس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب دی ہے اور جس پر سلف صالحین عمل پیرا رہے ہیں۔ چونکہ حق تعالیٰ عزاسمہ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ماسویٰ پر ہر چیز سے برگزیدہ فرمایا ہے اور عمومی فضیلت سے آپ کو مخصوص فرمایا ہے تو آپ کی برکت سے یہ فضیلت ہر اُس شخص کو شامل ہے جو نسب، نسبت، صحبت، قربت، قریب یا بعید سے آپ کے ساتھ منسوب ہے۔

حضور کے محبوب سے محبّت دُشمن سے دُشمنی

حقیقت میں ہر اُس شخص سے محبت لازمی ہے جو رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت رکھتا ہے چنانچہ اہلِ بیت اطہار سے محبت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت رکھنے کی بنا پر ہے جس طرح کے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت اللہ تعالیٰ سے محبّت رکھنے کی وجہ سے ہے یہی حال اِن سے بغض وعداوت رکھنے میں ہے (والعیاذ باللہ)

Marfat.com

قاعدہ ہے کہ جو شخص جس سے محبّت رکھتا ہے وہ ہر اُس چیز سے محبّت رکھتا ہے جو محبوب سے نسبت وعلاقہ رکھے، اور ہر اُس شے سے دُشمنی اور بیزاری ہوتی ہے جو محبوب سے بیگانہ یا اُس کا مخالف ہو۔

اہلِ بیت کی تفسیر میں چند اَقوال

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ! اہلِ بیت کی تفسیر میں چند اقوال واطلاق ہیں۔

کبھی اُن لوگوں پر اہلِ بیت کا اطلاق ہوتا جن پر صدقہ حرام ہے۔ وہ آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عقیل اور آلِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔

اور کبھی اِس میں اولادِ رسول اور ازواجِ مطہرات بھی شامل ہوتی ہیں۔

اور کبھی مخصوص سیدہ فاطمہ، امام حسن وحسین اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہوتے ہیں۔ اِسی بنا پر اِن میں فضیلت بکثرت ہے۔

اہلِ بیت کے اطلاق میں اِن تفسیری اقوال کے درمیان تطبیق اس طرح ہے کہ بیت کی تین صورتیں ہیں۔

ایک بیتِ نسب

دوم بیت سکنی

سوم بیت ولادت

لہٰذا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد اہلِ بیتِ نسب ہیں۔

اور ازواجِ مطہرات اہلِ بیت سکنی ہیں اور اولادِ کرام اہلِ بیت ولادت ہیں۔

اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اگرچہ اولاد سے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وساطت سے اہلِ بیت ولادت سے ملحق ہیں۔

آلِ محمد کی محبّت اور پہچان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے لازم رکھا اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو گمراہ نہ ہوگے۔

Marfat.com

ایک خُدا کی کتاب

دوسری میری عترت

تو اب غور کرو کہ ان دونوں میں سے تم کس طرح خلاف ورزی کر سکتے ہو۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ آلِ محمد کو پہچاننا آتشِ دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے اور آلِ محمد سے محبّت رکھنا پُلصراط سے گذارتا ہے اور آلِ محمد سے عقیدت عذابِ الٰہی سے امان ہے۔

اور پہچاننے سے مراد اِن کی منزلت اور مرتبت کو پہچاننا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُنہیں کیا قرب حاصل ہے ؟

اور جب اُن کی اِس نسبت کو جسے حق تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے ۔ پہچان لیا تو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح اُن کی خلاف ورزی سے گمراہی لازم آتی ہے اور اُن کے احترام و پیروی سے گمراہی و عذاب سے نجات ملتی ہے۔

آیتِ تطہیر کے معارف

عُمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی !

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

تو اُس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے اُس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُلایا اور اُنہیں ایک چادر شریف میں ڈھانک کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے خدا ! یہ ہیں میرے اہلِ بیت ! اور حضرت علی مرتضیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پسِ پشت مبارک کھڑے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو گود میں لیا اور ایک ہاتھ سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے ہاتھ سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنے سے ملا لیا اور

Marfat.com

کہا اے خدا ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں اوران کورجس یعنی ناپاکی سے دُور کر کے انہیں خوب پاک وستھرا بنا۔

مفسرین کا اِس میں اختلاف ہے کہ آیہ کریمہ میں اہلِ بیت سے کون مراد ہے ؟ اکثر اِس پر ہیں کہ اِس سے مراد سیّدہ فاطمہ، حسن وحسین اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔

جیسا کہ اکثر روایتیں اِس پر دلالت کرتی ہیں لیکن تقاضۂ انصاف یہ ہے کہ اِس میں ازواجِ مطہرات بھی داخل ہیں۔ اِس بنا پر کہ آیہ کریمہ کا سیاق وسباق اور اِس کا نزول انہیں ازواجِ مُطہرات کے ضمن میں ہے۔ جس طرح کہ ارشادِ باری تعالیٰ میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ شامل ہیں ارشاد باری ہے !

رحمة الله عليكم وبركاته اهل البيت

اور جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہمارے اہل بیت میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی دشمنی نہیں رکھے گا مگر وہی جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ان چاروں تن پاک کو بلانا اور آغوش میں لے کر چادر شریف اوڑھانا اور پھر یہ دُعا مانگنی کہ

اللهم ان هولاء اهل بيتى ۔اے خدا ! یہ ہیں میرے اہلِ بیت۔

اِس میں ازواجِ مطہرات کے دخول، ناپاکی سے دُور کرنے کی فضیلت اور پاکی وصفائی میں اُن کی شمولیت میں کوئی منافات یا تعارض نہیں ہے۔

نیز جریر کی روایت جو سیّدہ اُمِّ سلمہ سے مروی ہے اُس میں وہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ! میں بھی آپ کی اہل میں سے ہوں ؟ فرمایا ! تم بھی میری اہل میں سے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ تم بھلائی پر ہو۔

اہلِ قرابت کون ؟

اسی طرح آیہ کریمہ !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

فرمادو تم میں سے اس پر اجر نہیں مانگتا مگر قرابت داروں کی محبت۔

Marfat.com

اِس آیت کی تفسیر میں بھی اختلاف ہے چنانچہ مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے دریافت کیا من اھل قرابتك ؟ آپ کی قرابت والے کون ہیں ؟

فرمایا ! علی، فاطمہ اوران کے دونوں فرزند۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لیکن درست یہی ہے کہ اِس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام قرابت دار حضرات شامل ہیں اور اِن میں یہ چاروں تن عمدہ ہیں اور باقی سب ان کے تحت ہیں۔

اہلِ بیت آگ سے محفوظ ہیں

اہلِ بیت اطہار کی طہارت اور عذاب دوزخ سے ان کی حفاظت کے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں !

اللہ عزّوجل فرماتا ہے !

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاکیزہ فرما کر۔

حدیث: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں!

ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار۔

بیشک فاطمہ نے اپنی حُرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرمادیا۔

اسے تمام نے فوائد میں اور بزار وابویعلی وطبرانی اور حاکم نے سند صحیح سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

سألت ربی ان لایدخل احداً من اھل بیتی النار فاعطانیھا۔

مَیں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہلِ بیت سے کسی کو دوزخ

Marfat.com

میں نہ لے جائے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

اسے ابوالقاسم بن بشران نے اپنی امالی میں عمران بن حصین اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا !

ان اللہ غیر معذبك ولا ولدك۔

بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

اسے طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

انما سمیت فاطمة لان اللہ تعالیٰ فطمها وذریّتها عن النار یوم القیامة۔

فاطمہ زہرا کا نام فاطمہ زہرا اِس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرما دیا۔ اسے ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

اہلِ بیت جنّتی ہیں

حدیث : عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیہ کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں!

من رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان لا یدخل احد من اهل بیته النار۔

یعنی اللہ عزوجل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے وعدہ فرماتا ہے کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا یہ ہے کہ حضور کے اہلِ بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقرمنهم بالتوحید و لی بالبلاغ ان لا یعذبهم۔

Marfat.com

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلِ بیت سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

یا علی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت الحسن والحسین وذرارینا خلف ظهورنا۔

اے علی ! سب میں پہلے وہ چار کہ جو جنت میں داخل ہوں گے مَیں ہوں اور تم حسن اور حُسین اور ہماری ذُرّیتیں ہمارے پس پشت ہوں گی۔

اسے ابنِ عساکر نے حضرت علی سے اور طبرانی نے کبیر میں ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

اول من یرد علی حوض اهل بیتی ومن احبنی من امتی۔

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہلِ بیت ہیں اور میری اُمّت سے میرے چاہنے والے۔

اسے دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔

اہلِ بیت کے لئے دُعا

حدیث : حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُعا کی !

اللهم انهم عترة رسولك فهب مسیئهم لمحسنهم وهبهم لی۔

الٰہی ! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکار، ان کے نیکوکاروں کو دے ڈال اور ان سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔

پھر فرمایا ! ففعل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا،

امیر المومنین نے عرض کی۔ مافعل کیا کیا ؟

فرمایا ! فعله ربکم بکم ویفعله بمن بعد کم

Marfat.com

یہ تمہارے ساتھ کیا جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔اسے حافظ المحب الطبری نے اُمیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔

حضور اہلِ بیت کے بھی شفیع ہیں

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بہن حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اس پر ان سے کہا گیا۔

ان محمدا لا یغنی عنك من اللہ شیئا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہیں نہ بچائیں گے، وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی ان شفاعتی لیتناول حاء وحکم۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہلِ بیت کو نہ پہنچے گی بیشک میری شفاعت ضرور قبیلۂ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر بآواز روئیں، ان سے وہی کہا گیا۔

ان قرابتك من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تغنی عنك من اللہ شیئا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت اللہ کے یہاں کچھ کام نہ دے گی۔

ایک موقع پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر برسرِ منبر ان کا وہ ردِ جلیل ارشاد فرمایا کہ :

کیا ہوا انہیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے ؟ ہر رشتہ علاقہ قیامت سے قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دُنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔اسے بزار نے روایت کیا۔

Marfat.com

امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں !

قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انه صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم لا یملك لاحد شیئا لانفعا ولا ضررا لکن الله عزوجل یملکه نفع اقاربه بل وجمیع امته بالشفاعة العامة والخاصة فهو لا یملك لکن یملك له مولاه کما اشار الیه بقوله صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم غیر ان لکم رحما و کذا معنی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم لا اغنی عنکم من الله شیئا ای بمجرد نفسی من غیر ما یکرمنی به الله تعالیٰ من نحو شفاعة و مغفرة وخاطبهم بذلك رعایة لمقام التخویف والحث علی العمل و الحرص علی ان یکونوا اولی الناس حظا فی تقویٰ الله تعالیٰ وخشیة ثم اوما الیٰ حق رحمه اشارة الی ان قال قمانیة علیهم۔

وقیل هذا قبل علمه صلی الله تعالیٰ علیه وآلہٖ وسلم بان الانتساب الیه تنفع وبانه یشفع فی ادخال قوم الجنة بغیر حساب ورفع درجات آخرین واخراج قوم من النار۔

محب طبری وغیرہ علماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (بالذات) کسی چیز کے مالک نہیں، نہ نفع نہ نقصان کے، ہاں اللہ عزوجل نے ان کو مالک بنایا ہے اپنے اقارب بلکہ اپنی تمام اُمت کے نفع کا، شفاعت عامہ وخاصہ کے ذریعہ، تو وہ بذات خود مالک نہیں ہیں ہاں ان کے مولیٰ نے ان کو مالک بنایا ہے جیسا کہ اس طرف اپنے ارشاد گرامی سے اشارہ فرمایا۔ مگر یہ کہ تمہارے لئے ایک تعلق ہے اور یہی معنی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کا کہ میں اللہ کے نزدیک تمہیں کوئی کام نہ آؤں گا یعنی بطور خود اس کے علاوہ جس کی اللہ تعالیٰ مجھے کرامت بخشے گا جیسے شفاعت یا مغفرت، اور ان سے خطاب فرمایا اس کے ساتھ (تمہیں نفع نہ

Marfat.com

دوں گا) مقام تخویف کی رعایت کرتے ہوئے اور عمل پر ابھارنے اور اس بات پر حرص دلانے کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کی خشیت میں لوگوں میں بہتر نصیبے والے ہوں، پھر اشارہ فرمایا، اپنے حق تعلق کی جانب اس قول تک کہ فرمایا، انہیں اطمینان دلا دیا۔

اور کہا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس بات کے جاننے سے پہلے کی بات ہے کہ آپ کی طرف انتساب نفع دیتا ہے اور اس بات کے جاننے سے پہلے کہ وہ اُمت کو جنت میں بغیر حساب کے داخل کریں گے اور درجوں پر درجہ بلند کرنے اور اُمت کو دوزخ سے نکالنے میں شفیع ہوں گے۔

اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کر کے فرماتے ہیں !

ولا ینافی هذه الاحادیث ما فی الصحیحین وغیرهما انه لما نزل قوله تعالیٰ و انذر عشیرتك الاقربین فجمع قومه قومه ثم عم وخص بقوله لا اغنی عنکم من الله شیئا حتیٰ قال یا فاطمة بنت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ، امالان هذه الروایة محمولة علی من مات کافرا او انها اخرجت ، فخرج التغلیظ والتنفیر او انها قبل علمه بانه یشفع عموما وخصوصاً۔

اور یہ احادیث منافی نہیں ہیں، ان احادیث کے جو صحیحین وغیرہما میں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ نازل ہوا تو آپ نے اپنی قوم کو جمع فرمایا پھر اپنے قول لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً کو عام وخاص دونوں طریقے سے بیان فرمایا یہاں تک کہ فرمایا اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم، یا تو اس لیے کہ یہ روایت محمول ہے اس شخص پر جو کافر مرا، یا یہ کہ روایت اس سے خارج ہے پس تغلیظ وتنفیر خارج ہوگئی، یا یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس بات کے علم سے پہلے کی بات ہے کہ وہ شفاعت عامہ وخاص فرمائیں گے۔

علامہ مناوی تیسیر میں زیرِ حدیث کل سبب ونسب فرماتے ہیں!

لایعارضه قوله صلّی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم لاهل بیته ولا اغنی عنکم من الله شیئا لان معناه ان لا

Marfat.com

يملك لهم نفعا لكن اللہ يملك نفعهم بالشفاعة فهو لا يملك الا ما ملكه ربه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنے اہلِ بیت سے لا اغنی عنکم ۔فرمانا اس حدیث کے معارض نہیں، اس لئے کہ معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے نفع کے مالک نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ شفاعت کے ذریعہ ان کے نفع کا مالک بنائے گا پس وہ مالک نہیں بنائے گا پس وہ مالک نہیں ہیں مگر اس کے جس کا ان کو ان کے رب نے مالک بنایا۔

حضرت شیخ محقق قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں !

غایت وانذار ومبالغہ درآنست ولا فضل، بعضے ازیں مذکورین ودرآمدن ایشاں بہشت را وشفاعت آن سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مرعصاۃ اُمت ماراچہ جائے اقربائے خویشاں، ولے باحادیث صحیحہ ثابت شدہ است وباوجد آنخوف لا ابالی باقی ست وایں مقام تقاضائے ایں حال کرد، وتواند کہ احادیث فضل وشفاعت بعدازاں ودرود یافتہ باشند وبالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ بذاز پس امتثال کردایں امررا۔

اس میں غایت وانذار اور مبالغہ ہے نہ کہ فضل، بعض نے یہ ذکر کیا کہ ان کا بہشت میں آنا اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم گنہگاران اُمت کی شفاعت کرنا چہ جائیکہ اپنے اقرباء کی لیکن احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے اس کے باوجود وہ خوف لا ابالی باقی ہے اور یہ مقام اس حال کا متقاضی ہے اور ممکن ہے کہ فضل وشفاعت کی حدیثیں اس کے بعد وارد ہوئی ہیں، حاصل یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے انذار کے لئے مامور ہیں تو حضور نے اس قسم کی تمثیل بیان فرمائی۔

اہلِ بیت کی تعظیم نہ کرنے والا مُستحق وعید ہے

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

من لم يعرف حق عترتی والانصار والعرب فهو لاحدی ثلث اما منافق واما الزينة واما امرء حملته امه بغير طهر۔

Marfat.com

جو میری عترت، انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ اسے ابن عدی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اَمیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں !

ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبى مجاب الزائد فى كتاب الله والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلك من اذل الله يذل من اعزل الله والمستحل لحرام الله والمستحل من عترتى ماجرم الله والتارك لسنتى۔

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دُعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والے (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا اور جو میری سُنّت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے اسے ترمذی و حاکم نے اُم المومنین صدیقہ اور حاکم نے اُمّ الدرداء اور طبرانی نے عمرو بن شعوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں !

من احب ان يبارك له فى اجله وان يمتعه الله بما خوله فليخلفنى فى اهلى خلافة حسنة ومن لم يخلفنى فيهم بتك عمره ووردہ على يوم القيامة مسودا وجهه۔

جسے پسند ہو کہ اُس کی عمر میں بَرکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہلِ بیت سے اچھا سلوک کرے، جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اُڑ جائے گی اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ کر کے آئے۔ اسے ابو الشیخ نے تفسیر و ابو نعیم نے عبداللہ بن بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں !

ان الله عزوجل ثلث حرمات فمن حفظهن حفظهه

Marfat.com

الله دینه ودنیاه ومن لم یحفظهن لم یحفظ الله دینه ولا دنیاه، حرمة الاسلام وحرمتی وحرمة رحمی،

بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جوان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا محفوظ رکھے اور جوان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دُنیا کی، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت، اسے ابوالشیخ ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا۔

(اراءۃ الادب لفاضل النسب)

اہلِ بَیت اُمّت کے لئے امان ہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لامتی۔

ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے پناہ۔

اقول: اگر اہل بیت کرام میں تعمیم ہو جیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالباً یہاں ہلاک مطلق و ارتفاع قرآن عظیم وہدم کعبہ معظّمہ وویرانی مدینہ طیبہ سے پناہ مراد ہو کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ جانگزا بلائیں پیش نہ آئیں گی۔ اور برتقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو، جیسا کہ مسند ابویعلی میں سلمہ بن اکوع سند حسن کے ساتھ اور حاکم کی مُستدرک میں صحت کے ساتھ مروی ہے اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف، الحدیث

ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں اور میری اُمت کے لئے میرے اہلِ بیت اختلاف سے پناہ ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

اهل بیتی امان لامتی فاذا ذهب اهل بیت اتاهم ما یوعدون۔

Marfat.com

میرے اہلِ بیت میری اُمّت کے لئے امان ہیں جب اہلِ بیت نہ رہیں گے اُمّت پر وہ آئے جوان سے وعدہ ہیں، حاکم نے اسے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حضرت جَعفر کا جنّت میں اُڑنا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں !

رایت جعفرا یطیرا ملکافی الجنة تدمی فی الجنة تدمی
تادمتاہ ورایت زیدا دون ذلك فقلت ما کنت اظن ان
زیدا دون جعفر فقال جبریل ان زیدا لیس بدون جعفر
ولکنا فضلنا جعفر بقرابته منك۔

میں نے جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ فرشتہ بن کر جنت میں اُڑ رہے ہیں اور ان کے بازوؤں کے اگلے دونوں شہپروں سے خون رواں ہے اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے ان سے کم مرتبہ پایا۔ میں نے فرمایا مجھے گمان نہ تھا کہ زید کا مرتبہ جعفر سے کم ہوگا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی، زید جعفر سے کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا مرتبہ زید سے بڑھا دیا ہے اس لئے کہ وہ حضور سے قرابت رکھتے ہیں۔ ابن سعد نے محمد بن عمرو بن علی سے مرسلا روایت کیا

(الامن والعلیٰ)

اِمام باقر کو حضُور نے سلام کہا

امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے، حضرت جابر بن عبداللہ بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا۔

سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یسلم علیک۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 218)

Marfat.com

اہلِ بیت سے حُسن سلوک

ابن عساکر امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں!

من صنع الیٰ اھل بیتی ید کافاتہ علیھا یوم القیامۃ

جو میری اہلِ بیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روزِ قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا
فعلی مکافاتہ اذا لقینی۔

جو شخص اولاد عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے۔ جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 394۔ تجلی المشکوٰۃ)

بنی ہاشم کو صدقہ دینا جائز نہیں

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں !

بنی ہاشم کو زکوٰۃ وصدقات واجبات دینا زنہار جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے متواتر حدیثیں اس تحریم میں آئیں اور علت تحریم ان کی عزت وکرامت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسل ذنوب تو ان کا مثل ماء مستعمل کے ہے جو گناہوں کی نجاست اور حدثات کے قاذورات دھو کر لایا ان پاک لطیف ستھرے نظیف اہلِ بیت طیب وطہارت کی شان اس سے بس اَرفع واعلیٰ ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودگی کریں خود احادیث صحیحہ میں اِس علّت کی تصریح فرمائی۔

احمد ومسلم مطلب بن ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں !

Marfat.com

قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم
ان الصدقة لا تنبغی لمحمد و لا لآل محمد انما هی اوساخ
الناس

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محمد اور آلِ محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کہ یہ لوگوں کا میل ہے۔

طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

انه لا یحل لکم اهل البیت من الصدقات شی انما هی
غسالة الایدی هذی مُختصر الطحاوی۔

گناہوں کا دھوون

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اہلِ بیت اطہار کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں کہ یہ ہاتھوں کا دھون ہے۔

عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال قلت
لعباس سل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم
یستعملك علی الصدقات فساله فقال ما کنت لا
ستعملك علی غسالة ذنوب الناس۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کیجئے کہ حضور آپ کو تحصیل صدقات پر عامل بنا دیں تو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر دی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لئے نہیں کہ آپ لوگوں کے گناہوں کے دھون پر عامل بناؤں۔ یعنی یہ خدمت آپ کے شایان شان نہیں ہے۔

ابن ابی شیبہ اور طبرانی خصیف و مجاہد سے روایت کرتے ہیں۔

قال کان آل محمد صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم لا تحل
لهم الصدقة فجعل لهم خمس الخمیس۔

Marfat.com

بیشک آلِ محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 478۔479۔482)

بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انا لا تحل لنا الصدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

احمد و ابو داؤد ترمذی و نسائی و حاکم بر شرط شیخین و ابن خزیمہ و ابن حبان اور طحاوی ابو رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے راوی۔

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان الصدقة لا تحل لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے

احمد و حبان بسند صحیح الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة

یعنی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

الطبرانی عن ابن عباس یرفعه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم انه لا یحل لکم اهل البیت من الصدقات شیئ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا روایت ہے کہ اہلِ بیت کے لئے صدقات کی کوئی چیز جائز نہیں۔

احمد و ابو داؤد و نسائی و حاکم بر شرط صحت اور طحاوی نہر بن حکیم کے دادا سے راوی۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لا یحل لآل محمد منها شی۔

Marfat.com

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ آلِ محمد کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 485_486)

جفر کی ایک کتاب

ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زُرقانی شرح مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں!

الجفر جلد کتبه جعفر الصادق کتب فیه لاهل البیت کل ما یحتاجون الی علمه وکل مایکون الی یوم القیامة۔

جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی اور اس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انہیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرما دیا۔

(خالص الاعتقاد)

اہلِ بیت کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں !

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

یہ اہلِ بیت کی چلی سے چال سیکھی ہے
رواں ہے بے مدد دست آسیائے فلک

پارہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیت نبوّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تطہیر جس میں پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

(سیرت مصطفےٰ جانِ رحمت جلد 3 صفحہ 223 تا 243)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اس انداز میں لکھی ہے جس کے آگے بڑی بڑی کتابیں اور بڑے بڑے دیوان کم تر محسوس ہوتے ہیں۔

امامِ اہلِ سُنّت نے ایک شعر میں خاندانِ رسول کے ہر فرد کی عظمت بیان کر دی۔

آپ فرماتے ہیں !

تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !

آپ کی ذات منبعَ نور ہے۔

آپ کی ذات نُور ہی نُور ہے۔

آپ کی تخلیق تو نُور سے ہوئی ہے۔

آپ کی اصل نُور ہے۔

آپ کا جوہر نُور ہے۔

آپ کی حقیقت نُور ہے۔

آپ کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے آپ کے سب گھر والے نور ہیں۔

آپ کے اہلِ بیت نور ہیں۔

آپ کی نسبتِ عظیمہ کے صدقے آپ کے اہلِ بیت تو نُور ہیں ہی بلکہ آپ کے گھر کا ہر فرد آپکی ذرّیت کا ہر فرد نور ہے۔

آپ کے نُوری گھرانے کا ہر فرد نور ہے۔

آپ کے اہلِ بیت کا بچہ بچہ نور ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نُور کا

نور میں ظُلمت نہیں ہو سکتی۔ نور نور ہی رہتا ہے۔

تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا

Marfat.com

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

کُنتُ انا و علی نور بین یدی اللہ قبل ان یخلق آدم علیہ السلام باربعۃ عشر الف عام

میں اور علی آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور تھے۔

(الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ جلد ۲ ص ۱۲۰)

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا ،، اسی حدیثِ پاک کی تشریح و تفسیر ہے۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں ارشاد فرمایا !

فاطمۃ بضعۃ منّی

فاطمہ میرے جسم کا حصّہ ہے۔

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نُور ہیں اور اس طرح آپ کے جسم اقدس کا ٹکڑا بھی نُور ہے۔ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا جزو قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جو حکم کل کے لیے ہے وہی حکم جزو کے لیے ہے۔

اسی لیے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا !

تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

ایک اور حدیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں !

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں ہے کہ سب سے پہلے آپ ہی پُلصراط سے گزریں گے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی جنّت کے دروازے پر دستک دیں گے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی اس میں داخل ہونگے۔

وان لہ فی کل شعرہ من راسہ وجھہ نور

بے شک آپ کے سر کے ہر بال سے اور آپکے چہرۂ اقدس سے نور تاباں ہوگا۔

Marfat.com

آلِ رسول میں ہے!

اللہ ہی جانتا ہے کہ ان دونو باپ بیٹی کی رفعتِ شان کیا ہے۔ حضور کو دیکھو تو آپ کے ہر بال سے نُور فشانی ہو گی کہ نُوری جنت کو اپنے نُور سے اور بھی چمکا دے گی۔ اور والضحیٰ چہرے کا نور عرشوں تک اپنے اثرات مرتب کرے گا۔

اَب ذرا سیّد و طیّبہ و طاھرہ جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا کے انوار ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ اہلِ جنت جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہو رہے ہوں گے اتنے میں نور بُلند ہو گا۔ لوگ اُسے آفتاب سمجھیں گے۔ پھر لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک تھا کہ جنت میں آفتاب کو نہ دیکھیں گے۔ اُس وقت رضوان بتائے گا !

ھٰذہ فاطمۃ وعلی ضحکا فاشرقت الجنان من نور ضحکھما

حضرت فاطمہ اور حضرت علی ہنسے ہیں۔ ان کی مُسکراہت سے جنّتیں چمک اُٹھی ہیں

(نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۴)

اسی لیے تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا !

تُو ہے عینِ نُور تیرا سَب گھرانہ نور کا

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات تو عین نُور ہے اسی لیے اس سرچشمہءنور سے تعلّق رکھنے والے اہلِ بیت بھی نور ہیں۔

بچّہ بچّہ نُور کا

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

لکل نبی اُم عصبۃ ینتمون الا البنی فاطمۃ فانا ولیھما او عصبتھما

(المستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۶۴)

تمام انبیاء کی نسل اُن کے بیٹوں سے شروع ہوئی اور میری نسل میری بیٹی سے شروع

Marfat.com

ہوگی۔

ان اللہ تعالیٰ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبۃ وجعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب،،

پھر فرمایا !

تمام نبیوں کے سلسلہ نسل اُن کی اپنی پُشت سے چلا لیکن میری اولاد کا ظہور پُشتِ علی سے ہوگا۔

(جامع الصغیر جلد اول ص ۴۹)

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بضعۃ منی ہیں اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا نور نبی ہیں۔

فرمایا ! انا و علی من نُور واحد

اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اولادِ نبی حضرت علی المرتضیٰ کی پُشت مبارکہ میں رکھی گئی۔

اعلیٰ حضرت نے اسی حوالے سے فرمایا ہے!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا

یارسول اللہ ! آپ کی نسل مبارک کا ہر فرد نور ، آپ کا ہر جگر پارہ نور سے تخلیق کیا گیا ہے۔

قارئین ! یہاں ایک بات کی اور وضاحت کرتے چلیں کہ قیامت کے دن سب کی نسلیں مُنقطع ہوجائیں گی۔

صحابہ کی نسلیں بھی مُنقطع ہوجائیں گی۔

تابعین کی نسلیں بھی مُنقطع ہوجائیں گی۔

مُجتہدین کی نسلیں بھی مُنقطع ہوجائیں گی۔

مُحدّثین کی نسلیں بھی مُنقطع ہوجائیں گی۔

مفسّرین کی نسلیں بھی مُنقطع ہوجائیں گی۔

آئمہ دین کی نسلیں بھی مُنقطع ہوجائیں گی۔

کسی کا علم و فضل نسل کو منقطع ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

Marfat.com

لیکن !

اُس وقت بھی سرکارِ دوعالم کا حسب بھی قائم رہے گا اور نسب بھی قائم رہے گا۔
یہی نسلِ نُور ہوگی جس کا حسب نسب قائم ہوگا۔
حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

ان الانساب تنقطع یوم القیامہ غیر نسبی وسببی و صھری

تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

جو لوگ سادات کی تعظیم سے کتراتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اُن کی اصلاح فرمارہے ہیں،،

سادات کی تکریم نُورِ رسول ہونے کی وجہ سے کرو۔
سادات کی تعظیم جزورسول ہونے کی وجہ سے کرو۔
سادات کی تکریم نسبتِ رسول ہونے کی وجہ سے کرو۔
سادات کی تکریم مخدوم زادے ہونے کی وجہ سے کرو۔
سادات کی تکریم خونِ رسول ہونے کی وجہ سے کرو۔
سادات کی تکریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لیے کرو۔
سادات کی تکریم مالکِ کائنات کی رضا کے لیے کرو۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا فاضلِ بریلوی اس نوری گھرانے کے ہر فرد کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے۔

آپ کی سیرت پر لکھی گئی کتاب الشاہ احمد رضا بریلوی،، میں مُفتی غلام سرور قادری لاہوری لکھتے ہیں!

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سادات کا بہت احترام فرماتے تھے،،
وہ ان کی توقیر وتکریم کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

(الشاہ احمد رضا ص ۹۹)

Marfat.com

ہم نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر تحقیقی کتاب ''عظمتِ اعلیٰ حضرت'' لکھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشقِ رسول تھے۔ اور آپ کا عشقِ رسول ہی آپ کی پہچان بن گیا۔

غیروں نے آپ کی مخالفت کی تو اسی عشقِ رسول کی وجہ سے۔

غیروں نے آپ کو طعنے دیئے تو اسی عشقِ رسول کی وجہ سے۔

اور پھر !

محبت کا تو تقاضا ہی یہی ہوتا ہے کہ محبوب سے منسوب ہر شئے سے محبت کی جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت فرمائی ہے۔

اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَزواجِ پاک کا بھی احترام کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا بھی احترام کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا بھی احترام کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مقدّس کا بھی احترام کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلی کُوچوں کا بھی احترام کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ طیّبہ کے گرد و غبار کا بھی احترام کیا ہے

یہی احترام آپ کو آپ کے سارے عُلماء سے مُمتاز کر گیا۔

آپ کا یہی جذبۂ عشقِ رسول آپ کی پہچان بن گیا۔

عشق جب رہنمائی کرتا ہے تو پھر ساری منزلیں عطا ہو جاتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کا رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت، علم و فن، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، شرفِ رُوحانیت، ہر ہر عمل اپنی جگہ لیکن آپ کا جذبۂ عشق ہی آپ کو تمام عُلماء سے ممتاز کرتا ہے۔

سادات کی تکریم

آپ سادات کرام کی تکریم میں اس لیے کوشش فرماتے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

Marfat.com

دربارِ گوہر بار میں سُرخرو ہو سکیں۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکمِ خُدا اہلِ بیت کی مودّت طلب فرما رکھی ہے۔

اور عشق کی منزل تک پہنچنے کے لیے اہلِ بیت کی مُودت کس طرح کامل ہو گی وہ یہ بھی جانتے تھے۔ اس لیے اہلِ بیت کی محبت ان کی حرزِ جاں تھی۔

ہم یہاں اُن کی سادات کی تعظیم کے حوالے سے چند واقعات پیشِ خدمت کر رہے ہیں،،

ملازم سے حُسنِ سلوک

ایک بار ایک لڑکا خانہ داری کے لیے ملازم رکھا گیا ،،اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سیّدزادہ ہے۔

آپ نے فوراً گھر والوں کو ھدایات جاری فرما دیں کہ یہ بچّہ سیّدزادہ ہیں۔

یہ ہمارا مخدوم زادہ ہے۔

یہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد ہے۔ ہم نے اس کی غُلامی کرنی ہے۔

یہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خُون ہے اس سے کام نہیں لیا جائے گا

یہ ہمارے لیے محترم ہے اس لیے گھر کا کوئی فرد اسے کام نہیں کہے گا۔

چنانچہ اس سیّدزادے کو بغیر کام کے تنخواہ پیش کر دی جاتی۔

(عظمت اعلیٰ حضرت)(الشاہ احمد رضا ص ۱۰۰)

قارئین !

اس واقعہ میں بہت سی لطیف باتیں ہیں جن کی وضاحت ضروری ہے۔

☆ ایک تو یہ کہ اعلیٰ حضرت نے جب اس صاحبزادے کو ملازم رکھا تو آپ نہ جانتے تھے کہ وہ سیّدزادہ ہیں۔ جب معلوم ہو گیا تو تعظیم کا حکم دے دیا گیا۔

☆ دوم یہ کہ سیّدزادے پر حکم چلانے سے اہلِ خاندان کو منع کر دیا گیا کہ یہ مخدوم زادہ ہیں رہیں گے تو یہیں مگر ان سے کام نہ لیا جائے کہ مبادہ گُستاخی نہ ہو جائے۔ کیونکہ جب کسی کو ملازم رکھا جاتا ہے تو کام نہ کرنے پر یا سُستی پر سخت سُست کہہ دیا جاتا ہے۔ اس لیے اعلیٰ حضرت نے فوراً اہلِ خاندان کو حکم دیا کہ آپ اس شہزادے سے کام نہیں لے سکتے۔

Marfat.com

☆ سوم یہ کہ سیّد زادے کو ملازمت نہیں دی بلکہ ان کی خدمت کرتے رہے۔

سیّد زادے کو یہ نہیں کہا کہ ہم آپ سی کام نہیں لے سکتے لہٰذا آپ چھٹی کر جائیں۔ بلکہ آپ نے محبت و تعظیم کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اُس سیّد زادے کو تنخواہ بطور ھدیہ پیش کرتے رہے۔

جبکہ آج ہم میں یہ جذبۂ عشق و محبّت مفقود ہے۔ ہم آلِ رسول کی تعظیم و تکریم کا حق ادا نہیں کرتے۔

ہم آلِ رسول کے حقوق کا لحاظ نہیں کرتے۔

ہم آلِ رسول کی سیّد زادہ ہونے کی وجہ سے وہ تعظیم نہیں کرتے جو کسی دولت مند کی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احترامِ سادات کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

نُور کو وہی پہچانے گا جس کی آنکھوں پر بُغض کی پٹی نہ ہو۔

نُور کو وہی پہچانے گا جس کو نورِ بصیرت حاصل ہو۔

نُورِ سادات کو وہی دیکھے گا جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کو ماننے والا ہو۔

نور کو وہی دیکھے گا جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا غلام ہوگا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کو نور تو وہی مانے گا جس کا عقیدہ وہی ہو جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اعلیٰ حضرت تو پیغام دے گئے !

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

سادات کو اوّلیت دینا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سادات کی تعظیم و تکریم میں بہت کوشش فرماتے۔

Marfat.com

مفتی غلام سرور قادری لاہوری لکھتے ہیں !

اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عیدین اور دوسری مُلاقاتوں میں سادات سے مصافحہ کرتے۔

قارئین ! غور فرمائیں یہ ہے محبّت یہ ہے عشق ، یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تعلق کہ آپ کی اَولاد کا بھی احترام کیا جائے۔اور اسی احترام کا صدقہ آج ہر شخص اعلیٰ حضرت کا احترام کر رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ملاحظہ فرمائیں!

عیدَین کا موقع ہوتا تو سادات سے پہلے مصافحہ فرماتے۔

محفل ہوتی تو سادات سے پہلے مصافحہ فرماتے۔

مُلاقاتیوں میں سب سے پہلے سادات سے مصافحہ فرماتے۔

آپ ترجیحاً سادات کرام سے ملتے۔حالانکہ آپ کی محفل میں آپ کے مُلاقاتیوں میں بڑے بڑے نواب بڑے بڑے رئیس بڑے بڑے علماء تشریف لاتے۔لیکن آپ جانتے تھے کہ میں نے تو اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل سے محبّت ومودّت کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنی ہے۔اسی لیے آپ ہر مُلاقات میں سادات کو خاص اوّلیت دیتے کیونکہ آپ نے خود فرما رکھا ہے کہ

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عین نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

سیّد زادے کو نام لیکر نہ بُلاتے

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبۂ عشق کو لاکھوں سلام۔

آپ کی سیرت الشاہ احمد رضا کے صفحہ ۱۰۰ پر لکھا ہے !

آپ سیدزادے کا خالی نام لینے سے منع فرماتے۔

آپ فرماتے ! سیّدزادے کا نام لے کر نہ پکارا جائے بلکہ آلِ پاک کی نسبت کا اظہار ہو،، یعنی شہزادے ،مخدوم زادے ،صاحب زادے ،شاہ صاحب ،سیدی وغیرہ الفاظ بھی

Marfat.com

شامل ہونے چاہئیں۔

آپ کا جذبۂ محبت دیکھیں اور آج ہم اپنے انداز دیکھیں سادات کرام کا نام ہمیں تعظیم سے لینا گوارہ نہیں۔

اگر کوئی سیّد زادے کی تکریم کرے تو اُسے طعن کیا جاتا ہے۔

مولوی کو اپنے علم پر ناز ہوتا ہے اس لیے سادات کرام کی تعظیم نہیں کر پاتا۔

مشائخ کو اپنی شخصیت پر ناز ہوتا ہے اس لیے وہ سادات کی تکریم نہیں کر پاتے۔

انہیں خونِ رسول کی عظمت کا ادراک نہیں ہوتا اسی لیے اپنی جھوٹی انا کے خول میں بند ہو کر وہ روحانیت کے اعلیٰ مقامات تک رسائی نہیں کر سکتے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عشق میں اعلیٰ مقام حاصل کر گئے۔ کیونکہ وہ عظمتِ اہل بیت کو جان گئے۔ اور کہہ اُٹھے !

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

سیّد زادے کو قاضی حد لگائے تو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے !

اگر سیّد زادے کو قاضی حد لگائے تو یہ نہ کہنا چاہیے کہ اُس نے سیّد زادے کو سزا دی۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیے کہ اُن کے پاؤں کی کیچڑ اُتار دی۔

(الشاہ احمد رضا بریلوی ص ۱۰۰)

قارئین ! شرعی مسئلہ میں حُدود کا نفاذ قاضی کی ذمہ داری ہے۔ اور اس حوالہ سے قاضی کے لیے احکام جاری کرنا ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عشق اور احتیاط ملاحظہ فرمائیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی قاضی کسی سیّد زادے کو حد لگائے تو یہ نہ کہے کہ سیّد زادے کو سزا دی۔

یہ ایک نہایت ہی پاکیزہ عقیدے کا اظہار ہے۔ اگرچہ سزا دینے والا سزا ہی دے رہا ہے۔ حد کا نفاذ کرنے والا حد ہی لگا رہا ہے لیکن آپ فرما رہے ہیں قاضی لفظِ سزا بھی استعمال نہ کرے کیونکہ یہ لفظ عشق کو گوارہ نہیں۔

Marfat.com

بلکہ قاضی کہے کہ سیّد زادے کے پاؤں کی کیچڑ صاف کر رہا ہے۔یعنی اگر سیّد زادے سے گُناہ سرزد ہو جائے تو بھی اعلیٰ حضرت گناہ کو کیچڑ سے موسوم کر رہے ہیں۔جو پاؤں میں لگ گیا اور قاضی وقت شہزادے کے پاؤں سے کیچڑ اُتار رہا ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

شہزادے اور شہزادی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جذبۂ مُودّتِ اہلِ بیت کا ہر پہلو اس قدر روشن اور درخشاں ہے کہ آج کے عُلماء و مشائخ کو اس سے روشنی حاصل کرنی چاہیے اور اپنے عقیدے کو امام اہل سُنّت کے عقیدہ کے مطابق ڈھال لینا چاہیے۔

مُفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں !

آپ سیّد زادوں کو شہزادے اور سیّد زادی کو شہزادی کہہ کر یاد فرماتے۔قارئین غور فرمائیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اہلِ بیت کا ہر انداز نرالا ہے۔

ہر انداز جُداگانہ ہے
ہر زاویہ حسین ہے۔
ہر پہلو خوش کن ہے۔
ہر رنگ خوش رنگ ہے۔

آپ سیّد زادے کو شہزادے کہہ کر مخاطب کرتے۔

اگر کوئی شخص حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سردارِ دو جہاں مانے اور حضور کو اپنی جان کا مالک مانے تو آپ کی اولاد کو شہزادہ ہی مانے گا۔لیکن اس مقام کو جاننے والا کوئی کوئی ہوتا ہے۔اور جو جان لیتا ہے وہ کہہ اُٹھتا ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عین نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت
اور سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

صدرالافاضل مفسر قرآن، فقیہہِ ذیشان، محقّق نکتہ دان، حضرت نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں آپ اعلیٰ حضرت اشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ خاص اور خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۃ القرآن کنزالایمان پر خزائن العرفان کے نام سے تفسیری حاشیہ لکھا۔

سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

جن برگزیدہ نفوس اور خُوش نصیب حضرات کو اس بارگاہ عالی میں میں قُرب ونزدیکی اور اختصاص حاصل ہے ان کے مراتب کیسے بلند وبالا ہوں گے۔

آپ اہل بیت علیہم السلام کے فضائل کا اندازہ کیجیے،

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ:۔

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کہ تم سے رجس اور (ناپاکی) کو دور کردے اہل بیت رسول تمہیں پاک کردے، خوب پاک۔

اکثر مفسّرین کی رائے ہے کہ یہ آیت حضرت علی المُرتضیٰ، حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

دُوسرے مفسّرین کا قول ہے کہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

Marfat.com

یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں

احادیث پر جب نظر جاتی ہے تو مُفسّرین کی دونوں جماعتوں کو ان سے تائید پہنچتی ہے۔ امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی۔

> پنجتن پاک سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وعلیہم وسلم سے ہے،،

آپ نے اسی ضمن میں دوسری حدیث شریف لکھی ہے۔

اسی مضمون کی حدیث مرفوع ابنِ جریر نے روایت کی طبرانی میں بھی اس کی تخریج کی، مسلم کی حدیث میں ہے۔

حضور انور علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے ان حضرات کو اپنی گلیم مبارک میں لے کر آیت تلاوت فرمائی ہے یہ بھی بصحت ثابت ہوا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کو تحت گلیم اقدس لے کر یہ دعا فرمائی۔

اللّٰھم ھٰو لاء اھل البیتی وخاصتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا

یارب یہ میرے اہل بیت اور مخصوصین ہیں ان سے رجس وناپاکی دور فرما اور انہیں پاک کردے اور خوب پاک

ایک اور روایت

ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحبزادیوں اور قرابت داروں اور ازواج مطہرات کو ملایا۔

(سوانح کربلا صفحہ نمبر ۶۰)

حضرت سیّد نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

خلاصہ یہ ہے کہ دولت سرائے اقدس کے سکونت رکھنے والے اس آیت میں شامل ہیں۔

(سوانح کربلا صفحہ نمبر ۶۱)

آیتِ تطہیر کے بارے میں صدر الافاضل حضرت سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

یہ آیت کریمہ اہل بیت کرام کے فضائل کا منبع ہے۔

اس سے ان کے اعزاز مآثر اور علوشان کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اخلاق دنیّہ واحوال مذمومہ سے ان کی تطہیر فرمائی گئی ہے،

(سوانح کربلا صفحہ نمبر ۶۰)

اعزازات

حضرت مولنا سیّد نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں۔

اول بعض احادیث میں مروی ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نار پر حرام ہیں اور یہی اس تطہیر کا فائدہ اور ثمرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوال شریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پروردگار انہیں محفوظ رکھتا ہے اور بچاتا ہے جب خلافت طاہرہ میں شان مملکت وسلطنت پیدا ہوئی تو قدرت نے آلِ طاہر علیہم السلام کو اس سے بچایا اور اس کے عوض خلافت باطنہ عطا فرمائی۔

یہ اعزاز واکرام ہے سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَولادِ طاہرہ کا کہ ان پر آگ کو حرام قرار دے دیا گیا ہے اور یہ نسبت محبوب کا لحاظ ہے کہ آپ کی ذرّیت طاہرہ میں سے کوئی بھی آگ میں نہ جائے۔

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اہل بیت رسول کے ہر فرد کو ایسے احوال سے جو اچھے نہ ہوں، محفوظ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں خود بچاتا ہے۔

سوم یہ کہ اللہ نے خلافت کی شکل تبدیل ہونے پر اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچالیا اور وہ حکومت میں شامل نہیں ہوئے۔

Marfat.com

باطنی خلافت

صدرالا فاضل علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

حضرات صوفیہ کا ایک گروہ جزم کرتا ہے کہ ہر زمانہ میں اولیا آل رسول ہی میں سے ہوں گے۔

(سوانح کربلا صفحہ نمبر ۶۱)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اُولیا و اقطاب ابدال و اوتاد کا تعین پنجتن پاک فرماتے ہیں۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی)

تطہیر کا ثمرہ

صدر الا فاضل حضرت نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَ کُمْ تَطْھِیْرًا) اس آیت تطہیر کا ثمرہ ہے کہ صدقہ ان پر حرام کیا گیا ہے۔

کیونکہ اس کو حدیث شریف میں صدقہ دینے والوں کا میل بتایا گیا ہے صدقہ لینے والوں میں صدقہ لینے والوں کی سبکی بھی ہے۔

اہل بیت رسول علیہم السلام کو خمس و غنیمت کا حقدار بنایا ہے اور یہ اہل بیت رسول کا خاصہ ہے کیونکہ خمس حاصل کرنے میں لینے والا بلند و بالا ہوتا ہے۔

عظمت و کرامت

صدر الا فاضل سیّد نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں آل پاک کی عظمت و کرامت یہاں تک ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں جب تک تم انہیں نہ چھوڑو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ اور ایک میری آل۔

(سوانح کربلا ص ۶۲)

Marfat.com

دُعا کی قبولیت کی شرط

حضرت مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں !
دیلمی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا دُعا رُکی رہتی ہے جب تک کہ مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا جائے۔

(سوانح کربلا ص ۶۲)

اللہ کی رسّی

ثعلبی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم (اہلِ بیت) حبل اللہ ہیں۔

(سوانح کربلا ص ۶۲)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور حَسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کسی تَعارف کے محتاج نہیں آپ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اصغر ہیں آپ نے شانِ اہل بیت اور واقعہ کربلا کے حوالہ سے انتخاب شہادت کے نام سے کتاب لکھی ہے جسے آئینہ قیامت بھی کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ مستند واقعات شہادت کے حوالہ سے بہترین کتاب میرے بھائی کی "آئینہ قیامت" اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی "سرّ الشہادتین" ہیں۔

آپ فرماتے ہیں !

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت

حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل فرماتے ہیں۔

مژدۂ نار

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس شخص پر جنّت حرام ہے جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا اور میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف دی۔

دُوسری حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں امام حسن اور امام حسین علیہم السلام میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی تو ان کو دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے۔

Marfat.com

اہلِ بیت سے محبّت حضور سے محبّت ہے

کس زباں سے ہو بیان عز و شانِ اہل بیت
مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدحوانِ اہل بیت

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۱۹)

شانِ اہل بیت

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیہ ء تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

امام اہل سنّت حضرت امام حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آلِ پاک کی شان تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ بیان کر رہا ہے اور اگر کوئی دیکھنا چاہے تو آیت تطہیر کو دیکھ لے کہ اہل بیت کی کیا عظمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

(اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں پوری طرح پاک وصاف کر دے۔

(سورۃ احزاب آیت ۳۳)

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہل بیت

Marfat.com

سرکار نے عظمت بڑھائی

مصطفیٰ عزّت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

حضرت حسن رضا بریلوی آئینہ قیامت میں روایت نقل فرماتے ہیں؛

ایک بار حضرت امام حسن علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر حضور پرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہء مبارک پر سوار ہو گئے۔

ایک صاحب نے عرض کی۔

صاحب زَادے آپ کی سواری کیسی اچھی سواری ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔

(آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

مُصطفیٰ عزّت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دُودمانِ اہل بیت

دُوسری روایت

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام پشت مبارک سے لپٹ گئے حضور نے سجدے کو طول کر دیا کہ سر اٹھانے سے کہیں گر نہ جائیں۔

(آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

جبریل اجازت طلب کرتے ہیں

ان کے گھر میں بے اجازت جبریل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدرو شانِ اہل بیت

جبریل علیہ السلام بپاس پردہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر تشریف لاتے تھے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے وصال مبارک سے تین یوم قبل ارشاد فرمایا میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر اجازت طلب کرو۔

تا کہ اجازت ہونے کے بعد عزرائیل علیہ السلام آپ کی روح قبض کرنے کے لئے حاضر ہو جائیں۔

چنانچہ بحکم پروردگار جبریل علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی فضیلت اور اکرام کے لئے خصوصیت کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا ہے پس آپ نے مجھے کس حال میں پایا ہے۔

آپ نے فرمایا! میں نے تجھے غمزدہ پایا۔ جبریل علیہ السلام واپس چلے گئے دوسرے دن آکر جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ بحکم باری تعالیٰ عزرائیل آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور یہ آپکی خصوصیت ہے نہ تو انہوں نے پہلے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ ہی آپ کے سوا کسی سے اجازت طلب کریں گے۔

ان کے گھر میں بے اجازت جبرائیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہل بیت

اللہ خریدار ہے

مصطفیٰ بائع خریدار اس کا اللہ اشتریٰ
خُوب چاندی کر رہا ہے کاروان اہلِ بیت

حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آئینہ قیامت میں لکھتے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام حاجیوں کے جماؤ کی طرف حیرت سے دیکھتے ہیں اور حج نفل فوت ہونے پر اظہار افسوس بھی کرتے ہیں تو تقدیر زبان حال سے کہہ اٹھتی ہے۔

حسین (علیہ السلام) تم غمگین نہ ہو، اگر اس سال حج نہ کرنے کا افسوس ہے تو میں نے تمہارے لئے حج اکبر کا سامان مہیا کیا ہے۔

اٹھو اور کمرِ شوق پر دامنِ ہمت کا مبارک احرام چست باندھو اگر حاجیوں کی سعی کے لئے مکہ کا ایک نالہ مقرر کیا ہے تو تمہارے لئے مکے سے لے کر کربلا تک وسیع میدان موجود ہے۔

Marfat.com

حاجی اگر زم زم پی کر سیراب ہوں گے تو تمہیں تین دن پیاسا رکھ کر شربتِ دیدار پلایا جائے گا کہ پیو اور سیراب ہو کر پیو۔

حاجی بقر عید کی دسویں کو مکہ میں جانوروں کی قربانیاں کریں گے تو تم محرّم کی دسویں کو کربلا کے میدان میں اپنے گود کے پالوں کو خاک و خون میں تڑپتا دیکھو گے۔

حاجیوں نے مکہ کی راہ میں اپنا مال صرف کیا ہے تم کربلا کے مَیدان میں اپنی جان اور عمر بھر کی کمائی لٹا دو گے۔

حاجیوں کے لئے مکہ میں تاجروں نے بازار کھولا ہے تم فرات کے کنارے دوست کی خاطر اپنی دوکانیں کھولو گے۔ یہاں حاجی اپنی خرید و فروخت کو آتے ہیں تمہاری دوکانوں پر تمہارا دوست جلوہ فرمائے گا۔ جو پہلے ہی ارشاد فرما چکا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ

بے شک اللہ نے مسلمانوں کی جانیں اور مال جنت کے بدلے میں مول لے لئے ہیں۔

(سورۃ توبہ آیت ۱۱۱)

مُصطفیٰ بائع خریدار اس کا اللہ اشتریٰ
خُوب چاندی کر رہا ہے کاروان اہل بیت

(انتخاب شہادت آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲۳)

میرے آقائے نعمت حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کو پنجابی زبان میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

جد گاہک خُدا بنیَاں ہر جان فدا کیتی
کدوں ویچیا جاناں نوُں شبیّر نے بھاء کر کے

(علامہ صائم چشتی)

قارئین محترم!

حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ طویل نظم مکمل واقعہ کربلا کا احاطہ کئے ہوئے

Marfat.com

اور ہمیں چونکہ عظمت اہل بیت کے حوالہ سے ہی بات کرنی ہے اس لئے باقی نظم بغیر تشریح وتوضیح کے پیش کرر ہے ہیں۔

پھُول زخموں کے کھلائے ہیں ہوائے دوست نے
خُون سے سینچا گیا ہے گُلستانِ اہلِ بیت

حُوریں کرتی ہیں عرُوسانِ شہادت کا سنگھار
خُوبرو دولہا بنا ہے ہر جوانِ اہل بیت

ہو گئی تحقیق عیدِ دید آبِ تیغ سے
اپنے روزے کھولتے ہیں صائمانِ اہلِ بیت

اَے شبابِ فصلِ گل پہ چل گئی ایسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلِ بیت

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دِن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہل بیت

خشک ہو جا خاک ہو جا خاک میں مِل جا فرات
خاک تجھ پر دیکھ تو سُوکھی زبانِ اہل بیت

خاک پر عباس و عثمانِ علَم بَردار ہیں
بے کسی اَب کون اُٹھائے گا نشانِ اہل بیت

Marfat.com

تیری قُدرت جانور تک آب سے سیَراب ہوں
پیاس کی شدّت میں تڑپے بے زُبانِ اہلِ بیت

قافلہ سالار منزل کو چلے ہیں سَونپ کر
وارثِ بے وَارثاں کو کاروانِ اہلِ بیت

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلِ بیت

وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سُہاگ
تو سلام آخری اَے بیوگانِ اہلِ بیت

ابرِ فوجِ دشمناں میں اے فلک یُوں ڈُوب جا
فاطمہ کا چاند مہرِ آسمانِ اہلِ بیت

کِس مزے کی لذّتیں ہیں آبِ تیغ بار میں
خاک وخُوں میں لوٹتے ہیں کشتگانِ اہلِ بیت

باغِ جنّت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خُدا
اَے زہے قسمت تمہاری کُشتگانِ اہلِ بیت

حُوریں بے پردہ نِکل آئی ہیں سر کھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے یارَب میانِ اہلِ بیت

Marfat.com

کوئی کیوں پُوچھے کسی کو کیا غرض اَے بے کسی
آج کیسا ہے مریضِ نیم جانِ اہلِ بیت

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تُجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فِدائے خاندانِ اہلِ بیت

سر شہیدانِ محبّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اُونچی کی خُدا نے قدر و شانِ اہل بیت

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خُوب ہی چمکی دوکانِ اہلِ بیت

زخم کھانے کو تو آبِ تیغ پینے کو دیا
خُوب دعوت کی بُلا کر دُشمنانِ اہل بیت

اپنا سودا بیچ کر بازار سُونا کر گئے
کونسی بستی بسائی تاجرانِ اہل بیت

اہلِ بیت پاک سے بے باکیاں گُستاخیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہلِ بیت

بے اَدب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہلِ بیت

Marfat.com

قارئین محترم !

اب ہم حضرت حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت میں بیان کی گئی روایات پیش کرتے ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین سے عظمت اہل بیت کا بیان ملتا ہے۔

شہادتِ حسنین شہادتِ رسول

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سیّدنا

ومولنا محمدٍ واٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

ہمارے حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام کمالات وصفات کا مجمع خلق فرمایا حضور کے اُوصاف حمیدہ وخصائل پسندیدہ کسی ملک کسی بشر کسی رسول کسی پیغمبر میں ممکن نہیں۔

بنظرِ ظاہر صرف فضل شہادت اس بارگاہِ عرش اشتباہ کی حاضری سے محروم رہا اس کی نسبت علمائے کرام کا خیال ہے اور کتنا نفیس خیال ہے کہ جنگ احد میں اس روح مصور جان مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہونا سب شہیدوں کی شہادت سے افضل ہے۔

جس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق خاطر شاہ زادوں کے ساتھ خیال میں آتا ہے تو اس امر کے اظہار میں کچھ بھی تامل نہیں رہتا کہ ان حضرات کی شہادت حضور ہی کی شہادت ہے۔

اور اُنہوں نے نیابۃً اس شرف کو سرسبزی وسرخروئی عطا فرمائی۔

(انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

نُوجوانانِ جنّت کے سردار

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کی نسبت سے ارشاد فرمایا ! ہمارے یہ دونوں بیٹے نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

(انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

Marfat.com

ان کا دوست ہمارا دوست

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! ان کا یعنی (حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام) کا دوست ہمارا دوست ہے اور ان کا دشمن ہمارا دشمن ہے۔

(انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

عرش کی تلواریں

ایک اور حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ دونوں عرش کی تلواریں ہیں۔

(انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

حسین مجھ سے ہے

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ دوست رکھے اس کو جو حسین کو دوست رکھے

(انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲)

حسین سبط رسول ہیں

حسین سبط ہے اسباط سے ایک روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں زانو پر امام حسین علیہ السلام اور بائیں زانو پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹھے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ان دونوں کو خدا حضور کے پاس نہ رکھے گا ایک کو اختیار فرما لیجئے حضور نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی جدائی گوارہ نہ فرمائی تین دن بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اس واقعے کے بعد جب بھی حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ بوسے لیتے اور فرماتے

مرحبا بمن فديته بابنی

ایسے کو مرحبا جس پر میں نے اپنا بیٹا قربان کیا

(انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت صفحہ نمبر ۲۔ ۳)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ

محمد رضا مصری اُن خوش نصیب مصنفین میں شمار ہوتے ہیں جن پر ہر مکتبہء فکر کے لوگوں نے اعتماد کیا ہے۔

محمد رضا مصری کی کتاب محمد رسول اللہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستند کتاب سمجھی جاتی ہے یہ کتاب پاکستان میں تاج کمپنی لمیٹیڈ نے شائع کی اور یہ کتاب اب تک لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکی ہے اور اب بھی کثیر الاشاعت کتب میں شامل ہے۔

محمد رضا مصری نے خلفائے راشدین کی سیرت وسوانح پر الگ الگ کتابیں شائع کیں جو مورخین و محققین کے نزدیک معتبر حوالہ ہیں محمد رضا مصری کا اسلوب نگارش نکھرا اور ستھرا ہے بے لاگ تبصرہ ان کا خاص انداز ہے۔

محمد رضا مصری نے شہزادگانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر قرآن حدیث کتب سیر اور معتبر تواریخ سے کتاب الحسن والحسین کے نام سے لکھی ہے۔

طہارتِ اہلِ بیت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب اور کوئی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر ہمیشہ خصوصی عنایت اور توجہات فرمائیں اللہ کریم نے اہلِ بیت کو بے انتہا عزت بخشی اور انہیں متعدد خصوصیات سے نوازا اللہ نے فرمایا۔

اے اہل بیت! بے شبہ اللہ کریم ہر ناپاکی تم لوگوں سے دور کر کے تمہیں انتہائی پاکیزہ اور طاہر و مطہر بنانا چاہتا ہے۔

Marfat.com

پہلا قول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت سعید بن جبیر عکرمہ ابن السائب اور مقاتل نے کہا ہے کہ یہ ایک قول ہے۔

دوسرا قول

دوسرا قول یہ ہے کہ اہل بیت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ حضرت علی حضرت حسن حضرت حسین ہیں یہ بات ابوسعید الخُدری حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ نے کہی ہے۔

تیسرا قول

ایک تیسرا قول بھی اس آیت کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل بیت سے وہ لوگ ہیں جو مومنوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہے وہ ہیں آل جعفر آل عقیل اور آل عباس۔

زمخشری کا قول

زمخشری نے لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَزواجِ مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل بیت سے ہیں۔ میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ اہلِ بیت رسول اللہ سے مراد ان کی بیویاں اور ان کی آل ہے ضحاک نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے زجاج نے لکھا ہے کہ اہل بیت کا لفظ ان دونوں حضور کی بیویوں اور آل پر صادق آتا ہے اور دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

اَزواج بھی اہلِ بیت ہیں

ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم نے جوفرمایا ہے کہ لوگو میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں تو اس میں حضور کے اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں؟

توانہوں نے فرمایا کہ حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت ہیں۔

پنجتن پاک اہل بیت ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صبح سیاہ اون سے بنی ہوئی گرم چادر اوڑھ رکھی تھی اتنے میں حضرت حسن آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پاس بٹھالیا حضرت علی آئے تو انہیں بھی پاس بٹھالیا اور وہی آیت پڑھی جس کا معنیٰ یہ ہے کہ اے اہل بیت بے شک اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی دور کر کے تمہیں پاکیزہ تر بنانا چاہتا ہے۔

اہل بیت کو نماز کے لئے دعوت

حضرت انس کی روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک یہ رہی کہ جب بھی نماز کے لئے تشریف لے جاتے حضرت فاطمہ کے گھر سے ہو کر گزرتے اور یہ فرماتے۔

اَے اہل بیت! نماز کو چلو پھر یہ آیت پڑھتے بے شک اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی دور کر کے تمہیں پاکیزہ بنانا چاہتا ہے۔

علی فاطمہ حسنین اہل بیت

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں !

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں قیام فرما تھے اس روز حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین بھی یہیں تھے میں نے ان دونوں کے لئے کھانا تیار کیا وہ کھا کر سو گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر ایک بڑی چادر یا لحاف اوڑھا دیا پھر فرمایا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور فرما اور انہیں پاکیزہ تر رکھ۔

Marfat.com

حضور اہلِ بیت کو آواز دیتے

حضرت ابرالحرا کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں سات مہینے مدینہ منورہ میں مقیم رہا میں اس اثنا میں دیکھتا رہا کہ صبح تڑکے جب نماز فجر کا وقت ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی و فاطمہ کے گھر کے سامنے تشریف لاتے اور دروازے پر آواز دیا کرتے اٹھے چلئے نماز پڑھئے پھر یہ آیت پڑھا کرتے بے شک اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی دور کر کے تمہیں پاکیزہ تر بنانا چاہتا ہے۔

اہلِ بیت کی محبّت کیلئے حکم خدا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ بھی فرمایا کہ یارسول اللہ! آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا صرف ایک صلہ طلب کرتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے قرابت داروں سے دلی محبت رکھو حضرت ابن عباس فرماتے ہیں

قریش کا کوئی شعبہ ایسا نہیں تھا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نہ کسی طرح سے رشتہ داری نہ ہو جب ان لوگوں نے حضور کو نبی ماننے سے انکار کیا اور بیعت نہ کی تو حضور نے فرمایا!

اَے میری قوم! تم نے میری بیعت سے انکار کر دیا ہے تو بھی میرے اس تعلق کو نہ بُھولو جو تمہارے ساتھ میری رشتہ داری کا ہے تمام عرب میں میری مدد کرنے اور میرا ساتھ دینے کا حق کسی دوسرے پر اتنا زیادہ نہیں جتنا تم پر ہے۔

ہم آلِ حٰمٓ ہیں

روایت ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دمشق میں لایا گیا تو انہیں ایک چبوترے پر بٹھا دیا گیا اسی وقت ایک شامی کھڑا ہوا اور کہا: اس خدا کا شکر ہے جس نے تم لوگوں کو قتل کیا اور تباہ و برباد کیا۔ اور فتنہ و فساد کے ایک دور کا خاتمہ کر دیا۔

حضرت علی بن حسین علیہ السلام اس کی یہ بات سن کر اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم

Marfat.com

نے قرآن پاک پڑھا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں!

حضرت علی نے پوچھا، کیا تم نے سورۂ حامیم پڑھی ہے۔

اس نے کہا کہ جب میں نے قرآن پاک پڑھا ہے تو یہ سورت بھی ضرور پڑھی ہے۔
حضرت علی نے فرمایا، کیا تو نے اس میں یہ نہیں پڑھا کہ فرمایئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنے قرابت داروں کی محبت کے ؟

اس شامی نے پوچھا کہ کیا وہ لوگ تم ہو؟

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ! بے شک ہم ہی ہیں۔ اور اس میں بھلا کوئی شک بھی ہے کہ حضرت علی اور ان کی اولاد ہی حضور کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

Marfat.com

عظمت اہلِ بیت اور مُفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

خُدا نے اولاد رسول کی قسم کھائی

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! اِس شہر میں تم ہو اور تم باپ کی قسم اور اُس اولاد کی قسم،، اس آیت کریمہ کی تفسیر یہ بھی ہے کہ والد سے مُراد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اولاد سے مُراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک تمام خاندانوں سے اعلیٰ ہے کہ رب تعالیٰ نے اُن کی قسم ارشاد فرمائی۔

(الکلام المقبول فی طہارت نسب رسول ص ۵ مفتی احمد یار خاں نعیمی)

برگزیدہ قبائل

مسلم شریف، ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف، باب فضائل سید المرسلین میں ہے!

ان اللہ اصطفیٰ کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ و اصطفیٰ من قریش بنی ھاشم وا صطفا من بنی ھاشم۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چُنا اور بنی ہاشم میں سے مجھے برگزیدہ فرمایا، معلوم ہوا مذکورہ بالا قبیلے تمام دوسرے خاندانوں سے افضل و برگزیدہ ہیں۔

(طہارت نسب رسول ص ۵)

Marfat.com

آلِ اطہار کی عظمت قرآن جیسی ہے

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے !

انی تارك فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیه الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکو ا به وحث علی کتاب اللہ ورغب فیه واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیته اذ کرکم اللہ فی اھل بیتی

(مسلم شریف)

مَیں تم میں دو نفیس واعلیٰ چیزیں چھوڑتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب جس میں ہدایت اور نُور ہے لہٰذا اللہ کی کتاب کو لو اور اُسے مضبوط پکڑو، کتاب اللہ پر لوگوں کو خوب رغبت دی دوسرے میرے اہلِ بیت ہیں مَیں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں، اللہ سے ڈراتا ہوں۔"

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان شریف اور آلِ اطہار کی عظمت قرآنِ کریم کی طرح ہے۔ جیسے ایمان کے لئے قرآن کا ماننا ضروری ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کا ماننا لازمی ہے دوسرے خاندانوں کو یہ شرف کہاں نصیب۔

(طہارت نسب رسول ص ٦)

حضور تُم سے اہلِ بیت کی محبّت مانگتے ہیں

ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی !

احبونی بحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی۔

اللہ کے لئے مجھ سے محبّت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(طہارت نسب رسول ص ٧)

Marfat.com

اہلِ بیت کا دامن چھوڑنا ہلاکت ہے

احمد نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

الا ان مثل اهل بيتى فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا و تخلف عنها هلك۔

میرے اہلِ بیت کی مثال تم میں کشتیٔ نُوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے علیحدہ رہا ہلاک ہو گیا۔

(الکلام المقبول فی طہارت نسب رسول ص ۷)

اہلِ بیت کی معیت قرآن

ترمذی نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

انى تارك فيكم مان اتمسكتم به لن تضلوا بعدى اهدهما اعظم من الاخر كتاب الله حبل مسلم ومن السماء والارض وعترتى اهل بيتى ولم يتفرقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفونى فيها۔

مَیں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ جب تک تم اُسے پکڑے رہو گے تو میرے بعد کبھی گُمراہ نہ ہو گے اِن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو اللہ کی دراز رسّی ہے۔ دوسرے میری اولاد گھر والے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آئیں گے لہٰذا دیکھوں کہ تم اِن دونوں میں سے میری کیسی نیابت کرتے ہو۔

غیر سیّد خواہ کتنا تقویٰ والا ہو

مسلم شریف نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت کی !

ان هذه الصدقات انها هى اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد

Marfat.com

یہ صدقے لوگوں کے مَیل ہیں یہ صدقے نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے لئے حلال ہیں نہ حضور کی اولاد کے لئے۔

(الکلام المقبول فی طہارتِ نسب رسول ص ۷)

یہ تمام برکتیں سیّد حضرات کو صرف اِس لئے حاصل ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل شریف سے ہیں۔ غیر سید خواہ کتنا ہی پرہیز گار رہو اُسے یہ خوبیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ معلوم ہوا کہ خاندانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اشرف ہے۔

(طہارت نسب رسول ص ۸)

حضور کا نَسب قیامت کے دن کام آئے گا

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے کنکروں، پتھروں، اور جانوروں کو عزت حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناقہ شریف تمام اُونٹوں سے افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر کے کنکر پتھر بادشاہوں کے تاجوں سے افضل کہ رب نے قرآن کریم میں اُن کی قسم فرمائی۔

لا اقسم بھذا البلد۔

تو جو حضرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لختِ جگر نورِ نظر ہوں وہ دوسرے قبیلوں سے ضرور افضل ہیں۔

(طہارت نسب رسول ص ۸)

نَسب رسول دُوسروں جیسا نہیں

تمام لوگ زکوٰۃ صدقات کھا سکتے ہیں مگر سید حضرات قیامت تک زکوٰۃ فطرہ نذر وغیرہ صدقاتِ واجبہ نہیں کھا سکتے کیونکہ یہ مال کا میل ہے۔ اگر یہ نسب شریف بھی اور نسبوں کی طرح ہوتا تو دوسروں کی طرح انہیں بھی زکوٰۃ کھانا جائز ہوتی۔ معلوم ہوا کہ یہ نسب شریف نہایت ہی پاک ستھرا ہے اور دیگر نسبوں سے اعلیٰ ہے۔

(الکلام المقبول فی طہارت نسب رسول ص ۹)

Marfat.com

آلِ رسول کے سوا دُرود میں اور کوئی قوم شامل نہیں

سادات کرام کو یہ شرف حاصل ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر بھی درود پڑھا جاتا ہے۔

اللھم صلِ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلِ محمد

کسی پٹھان، شیخ وغیرہ کسی قوم کو درود میں داخل نہ فرمایا کیا سوائے اس خاندان شریف کے یوں سمجھو کہ اس خاندان کی تعظیم نماز میں داخل ہے۔ معلوا ہوا کہ تمام خاندانوں سے افضل یہ خاندان ہے۔

حضرت طلحہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فصد کا خون بے ادبی کے خوف سے پی لیا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! کہ اب تمہارے پیٹ میں درد نہ ہوگا اور تمہیں اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون شریف پیٹ میں پہنچنے سے یہ اثر ہوا تو جن کا خمیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون شریف سے ہوا اُن کی عظمت کا کیا پوچھنا۔ (سبحان اللہ)

(طہارت نسب رسول ص ۱۰)

حضور کی اولاد سب سے افضل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں اُسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر چیز تمام پیغمبروں کی چیزوں سے اعلیٰ ہے دیکھو، حضور کی اُمت ساری اُمتوں سے افضل ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ۔ تم ساری اُمتوں سے افضل ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں تمام جہان کی بیویوں سے افضل، یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر تمام نبیوں کے شہروں سے افضل، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام تمام نبیوں کے صحابہ سے افضل۔ اسی قاعدے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد تمام پیغمبروں کی اولاد سے اعلیٰ و افضل ہونی چاہیے ورنہ کیا وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی نسبت اور تمام چیزوں کو اعلیٰ و افضل کر دے اور اولاد شریف میں کوئی عظمت پیدا نہ کرے۔

(طہارت نسب رسول ص ۱۰)

سیّد کون ہیں

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی وہ اولاد جو حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہے اُسے سیّد کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو دوسری بیویوں کے بطن سے ہے اُسے علوی کہتے ہیں۔ سیّد نہیں کہتے جیسے محمد ابن حنفیہ وغیرہم یہ تمام فضائل اُس اولاد شریف کے ہیں جو حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف میں یہ ہی حضرات داخل ہیں۔

(طہارت نسب رسول ۱۰)

اَولاد رسول کو سیّد کیوں کہا جاتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو سید دو وجہ سے کہتے ہیں۔ ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں شہزادوں حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ارشاد فرمایا۔

الحسن والحسین سیدا الشباب اهل الجنة

میرے حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں۔

یعنی جو جنتی جوانی میں فوت ہوئے ہوں اُن کے سردار ہیں نیز حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا !

ابنی هذا سید لعل الله یصلح به بین فتمیص من

المسلمین

میرا یہ فرزند سید یعنی سردار ہے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے۔ چونکہ شہزادہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّد فرمایا اِس لئے اُن کی اولاد کو بھی سید کہا گیا۔

دوسرے اِس لئے کہ سیّد کے معنی ہیں سردار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب

Marfat.com

شریف ہے سیّدالمرسلین،، یہ حضرات اُن کی اولاد میں ہیں تو رسولوں کے سردار کی اولاد بھی مسلمانوں کی سردار کہلاتی ہے۔

سبحان اللہ ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے سردار۔ حضرت علی شیر خدا ولیوں کے سردار حضرت فاطمۃ الزہرا مسلمان بیبیوں کی سردار، حضرات حسنین شہیدوں کے سردار۔ سرداری ان پر عاشق ہے۔

(طہارت نسب رسول ص ۱۹)

بناوٹی سیّد

جتنے سادات کرام کے فضائل بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں صحیح النسب خاندانی سید وہ ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے لے کر اُن تک اُن کی نسل میں غیر سیّد نہ آیا ہو۔ فی زمانہ نقلی سیّد بھی بن گئے ہیں کہ سیّد نہیں مگر سیّد کہلاتے ہیں۔ یہ سخت حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس غلام پر لعنت فرمائی جو اپنے غیر مولیٰ کی طرف نسبت کرے اور اُس شخص پر لعنت فرمائی جو اپنے غیر خاندان سے منسوب کرے جو سیّد نہ ہو اور وہ سیّد بنے وہ نبی کریم کی لعنت کا بھی مستحق ہے نیز در پردہ وہ اپنی ماں کو گالی دیتا ہے کہ اُس کا نکاح غیر سید سے ہُوا وہ سیّد کو اپنی ماں کا خاوند بناتا ہے۔

(طہارت نسب رسول ص ۲۱)

غیر سیّد کو سید کہلانا بہت بڑا جرم ہے

جب حضرت زید رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہنا حرام ہوا حالانکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ اور لے پالک بھی تھے تو جو کوئی اپنے کو سیّد کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کہے حالانکہ وہ سیّد نہ ہو تو وہ آیت کی رُو سے کتنا بڑا مجرم ہے۔

(طہارت نسب رسول ص ۲۲)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور علّامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ

میرے محسن و مُربّی حضرت علّامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی حبِ اہلِ بیت کا درس دیتے ہوئے گزری ہے اُنہوں نے اپنی تمام منظوم و منثور کتب میں شانِ اہلِ بیت بیان کرنے کا حق ادا کر دیا۔ آج کے عہد میں جس ہستی نے سب سے زیادہ شانِ اہلِ بیت بیان کرنے شرف حاصل کیا وہ آپ ہی ہیں۔

آپ لکھتے ہیں !

جن کی مدح و ستائش اور تعریف و توصیف قرآن بیان کرے۔ انسان اُن کی تعریف کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ گلستانِ رسالت کی بہاروں اور چمنستانِ نبوّت کے پھولوں کے حضور کون سے عقیدت کے پھول پیش کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

آفتابِ عالم کی دَرخشندہ کرنوں کے حضور ایک حقیر ذرّہ کیا نذر پیش کر سکتا ہے۔ میں تو اہلِ بیتِ رسول کے دروازے کا حقیر سگ ہوں۔ مالکوں کی توجہ مبذول کرانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہوں۔ شائد کبھی رحم کھا کر کرم کا ٹکڑا ڈال دیں اور میری نجات ہو جائے بس اِس کے سوا اور کیا ہے۔ اس چمنستانِ کرم کی پوری پوری تعریف تو خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔

اہلِ بیت سے محبّت کرو

خداوندِ قدوس نے قرآن پاک میں اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ارشاد فرمایا! محبوب اعلان فرمایا دیجئے کہ ہم نے تمہیں گمراہی اور ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ دکھایا ہے اور ہم تجھ سے اپنا حق تبلیغ یہ مانگتے ہیں کہ ہمارے اہل بیت اطہار سے محبت و مودت کرو۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

Marfat.com

قریبی کون ہیں ؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمین نے خداوند تعالیٰ کا یہ حکم سنا تو دربارِ مصطفےٰ میں عرض کیا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتِکَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مُوَدَّتُھُمْ

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم ہمیں فرمادیا جائے کہ آپ کے وہ کون قریبی ہیں جن کی محبت اور موذت ہم پر واجب کردی گئی ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

عَلِیٌ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَابْنَاھُمَا

یعنی علی، فاطمہ، حسن وحسین اوران کے بیٹے۔

(تفسیر ابن عربی ج ۲ ص ۲۱۲)

دُوسری روایت میں ہے۔ صحابہ نے عرض کیا !

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَابَتِکَ وَالَّذِیْنَ نَزَلَتْ فِیْھِمُ الْاٰیۃ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آپ کے کون قریبی ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

تو امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عَلِیٌ وَفَاطِمَۃَ وَابْنَاھُمَا۔ یعنی علی، فاطمہ اوران کے بیٹے۔

(تفسیر جلالین مصری ج ۲ ص ۳۲) (تفسیر مدارک ج ۷ ص ۳۹۰)

(تفسیر ابنِ جریر ج ۲۵ ص ۱۴) (تفسیر خازن، معالم ج ۴ ص ۱۲۲)

(تفسیر صاوی علی الجلالین ج ۱ ص ۱۴۲) (تفسیر حقانی ج ۳ ص ۱۱۸)

(صواعق محرقہ ص ۱۱۸) (زرقانی علی المواہب ج ۳ ص ۷)

اپنے اپنے فضائل

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت کریمہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمین کو بھی شامل ہے مگر

Marfat.com

یہ خیال درست نہیں۔

اہل بیت علیہم السلام کے خصائص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے نہ بھی ثابت کئے جائیں تو جب بھی صحابہ کی شان وفضیلت بہت بلند وبالا ہے۔ اِس آیت کریمہ میں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے حق تبلیغ مانگنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اور پھر صحابہ کے پوچھنے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پُوری پُوری وضاحت فرما دی ہے کہ تمہاری محبت ومودّت کے حقدار جناب علی کرم اللہ وجہ الکریم، جناب فاطمۃ الزہرا اور جناب حسنین کریمین سلام اللہ علیہم ہیں۔

کیا بات رضاؔ اِس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس کی حسین اور حسن پھول

(اعلیٰ حضرت بریلویؒ)

حضور صاحبِ اختیار ہیں

قرآن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا، اور آپ ہی نے اس کی تفسیر فرما دی پھر تاویلوں کی کیا ضرورت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ قرآن ہیں جس کیلئے جو چاہیں اعزاز مخصوص فرما دیں۔ آپ مالک ومختار ہیں، صاحبِ اختیار ہیں۔

آیتِ تطہیر بلاشبہ اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شان میں نازل ہوئی۔ مگر صاحبِ قرآن رسولِ ہاشمی کے لامحدود اختیارات کی وسعت تو دیکھئے۔ آپ کی حضرت علی وفاطمہ اور حسن وحسین سے والہانہ محبت وشفقت کا اندازہ تو کیجئے۔ آیت نازل ہوتی ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ﴿۳۳﴾

اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر آلودگی کو دور کر کے تمہیں خوب پاکیزہ کر دے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

Marfat.com

اَزواج واَولاد دونوں کے لئے

نزولِ آیت ہوا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی علی آجاؤ، بیٹی فاطمہ تم بھی آؤ اور حسن و حسین کو بھی ساتھ لیتی آؤ۔

فَدَعَا النَّبِی، عَلِیٍ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

چاروں نفوس قدسیہ حاضر ہو گئے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بٹھایا دوسری طرف جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بٹھایا۔ جناب حسن و حسین علیہما السلام کو گود میں لیا اور شانِ مزمل کی حامل کملی مقدس میں سب کو چھپا لیا اور ربِ عالم عزّوجل کی بارگاہ میں دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلَ الْبَیْتِیْ فَاذْھَبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَمُطَھَّرَھُمْ تَطْھِیْرًا

یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں تُو اِن سے ہر آلودگی کو دُور فرما کر خوب پاکیزہ فرمادے۔

آیتِ تطہیر حضرت اُم سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی تھی اور وہیں پر ہی یہ بزمِ نُور سجائی گئی تھی اُم المومنین اُم سلمہ نے یہ کیف پرور اور نُور ریز سماں دیکھا تو آگے بڑھ کر دربارِ رسالت میں عرض کیا،

اَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم مَیں بھی اِس بزمِ نور میں شامل ہوں ؟

تو امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تالیفِ قلبی فرماتے ہوئے فرمایا ! اُمِ سلمہ تم خیر پر ہو اور اپنے مقام پر ہو۔ قَالَ ! اَنْتَ عَلٰی مَکَانَکَ اَنْتَ عَلَی الْخَیْر

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۲۷) (المستدرک ج ۳ ص ۱۴۶)
(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۶۴) (اشعۃ للمعات ج ۴ ص ۶۸۱)
(اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۲۔ ج ۵ ص ۵۲) (نزہۃ المجالس ج ۵ ص ۲۲۲)
(تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۹۹) (تفسیر کبیر ج ۶ ص ۴۶۵)
(تفسیر خازن ج ۳ ص ۲۵۹) (تفسیر معالم ج ۳ ص ۵۹)
(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۸۳) (مدارج النبوت ج ۲ ص ۲۶۴)
(مظاہر حق ج ۴ ص ۱۴۵) (صواعق محرقہ ص ۴۳) (الاصابہ ج ۴ ص ۳۶۷)

Marfat.com

آیت مقدسہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب گھر والوں کے لئے عام حکم فرما دیا ہے اس لئے اس میں کسی کو بھی خارج نہیں کیا جا سکتا۔

دعا کے لئے امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صرف چار ہستیوں کو انتخاب فرمایا ہے اس تخصیص کو توڑا نہیں جا سکتا۔

جسے آپ نے نوازا

یوں تو آپ پوری کائنات کے لئے رحمت بن کے آئے ہیں۔ صحابہ کرام ہوں یا آپ کی ازواجِ مطہرات آپ کی نگاہِ رحمت وشفقت نے ہر ایک کو نوازا ہے۔ ہر ایک کی قلبی وتالیف فرمائی ہے۔ جو جو بھی آپ کے حلقۂ رحمت میں آ گیا، فضیاتوں کا پیکر بن گیا۔

ذرّہ تھا تو آفتاب بن کر چمکنے لگا۔
قطرہ تھا تو بحرِ بیکراں بن گیا۔
کانٹا تھا تو پھول بن گیا۔
پتھر تھا تو لعل والماس بن گیا۔
غلام تھا تو آقا بن گیا۔
مقتدی تھا تو امام بن گیا۔
شقی تھا تو سعید ہو گیا۔
فقیر تھا تو غنی ہو گیا۔
ناپاک تھا تو پاک ہو گیا۔
ابوبکر تھا تو صدیق ہو گیا۔
عمر تھا تو عمر فاروق ہو گیا۔
عثمان تھا تو ذُوالنورین ہو گیا۔
راہزن تھا تو رہنما ہو گیا۔
حبشی تھا تو قریشیوں کا سردار ہو گیا۔
اعرابی تھا تو صحابی ہو گیا۔

Marfat.com

رحمت سے دور تھا تو قریب ہو گیا۔
دشمن تھا تو حبیب ہو گیا۔

الغرض محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس جس پر بھی نگاہِ التفات ہوتی گئی اُسے مہرِ عالمتاب بناتی گئی جس کسی کے بھی فضائل پڑھو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام تر اعزازات اُسی کو تفویض کر دیئے گئے ہیں۔

مگر کملی میں آنے والے چاروں نفوسِ قدسیہ تمام کائناتِ عالم سے ایک خاص اور علیحدہ شان کے مالک ہیں۔ جس قسم کی محبّت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چاروں سے تھی اُس میں کوئی بھی ان کا شریک و سہیم نہیں۔

محبّت کا راز

کبھی آپ نے اِس بات پر بھی غور کیا ہے کہ قرآن نے اِن سے محبت کرنے کا حکم کیوں دیا ہے خدا نے کیوں حکم فرمایا ہے کہ قُلْ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ محبوب! اہلِ ایمان سے مطالبہ کیجئے کہ میری اہل بیت سے محبت کیجئے'' اِس میں راز یہ تھا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے والہانہ محبت تھی۔ سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے محبوب تھے۔ خداوند کریم عزّ وجل کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت تھی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی و فاطمہ اور حسین و حسن علیہم السلام سے محبت تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے محبوب تھے۔ یہ چاروں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب تھے۔ محبوب کی محبوب چیز سے دوہری محبت ہوتی ہے۔

حضور نے عرض کیا ! یا اللہ مَیں تیرا محبوب ہوں اور یہ میرے محبوب ہیں تُو بھی ان سے محبّت فرما۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ! محبوب مَیں تو ان سے محبت کرتا ہی رہوں گا۔ میری محبّت کا تقاضا یہ ہے کہ جن سے تُو محبت کرتا ہے میرے خاص بندے بھی اُن سے محبّت کریں اس لئے ! مَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کا اعلان فرما کر وضاحت کر دیجئے کہ آپ کے محبوب قریبی کون لوگ ہیں۔

Marfat.com

سرکار کے اعلانات

یہ کوئی مفروضہ یا اندھی عقیدت کا سیلاب نہیں بلکہ ایک نا قابلِ تردید حقیقت اور واضح ارشاداتِ رسول ہیں جن کی روشنی میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِن چاروں سے منفرد قسم کی محبّت تھی چند روایات ملاحظہ ہوں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَلِیٍّ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَالْفَاطِمَةَ فَقَالَ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ وَسَلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَکُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حُسین کی طرف دیکھ کر فرمایا ! ہماری اُس سے لڑائی ہے جو اِن سے لڑے گا اور اُس سے صُلح ہے جو اِن سے صُلح رکھے گا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۰۵)

سب سے زیادہ محبّت

آپ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ کو اہلِ بیت میں کس کے ساتھ زیادہ محبّت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حسن اور حسین سے۔

اِنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ سُئِلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ۔

(الاستعیاب ج ۱ ص ۳۸۰)

پھر فرمایا ! جو اِن سے محبّت رکھے گا ہم اُس سے محبّت رکھیں گے جو اِن سے بغض رکھے گا ہم اُس سے عداوت رکھیں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ

Marfat.com

اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یَعْنِیْ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا۔

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ مَنْ یَغْبِضُهُمَا اَغْضِبَنِیْ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۴۴)(ترمذی ج ۲ ص ۲۴۱)

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر)

یہ روایتیں چاروں نفوسِ قدسیہ اور حضرت حسن و حسین علیہم السلام کے لئے تھیں اب حضرت علی اور حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے روایات ملاحظہ فرمائیں۔

سیدہ فاطمہ اور حضرت علی سے محبّت

عَنْ عَبْدُ اللهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ اَحُبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ۔

حضرت رسولِ کریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم عورتوں میں سب سے زیادہ محبّت فاطمہ سے فرماتے تھے اور مردوں میں سے علی کے ساتھ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷)(المستدرک ج ۳ ص ۱۵۵)

(صواعق محرقہ ص ۱۱۹)(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۶۰)

سب سے زیادہ محبّت سیّدہ فاطمہ سے

اور جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُن کے بھتیجے ربیع بن عمیر نے پوچھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ فرماتے تھے ؟

قَالَتْ فَاطِمَةَ فرمایا ! فاطمہ سے۔

پوچھا مردوں سے ؟ فرمایا ! زَوْجِهَا۔ اُن کے شوہر سے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۲۷)

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ سب سے زیادہ محبت کس سے فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا !

فَاطِمَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ اَنْتَ اَعَزُّ لِیَّ مِنْهَا قَالَهٗ لِعَلِیٍّ۔

سب سے زیادہ محبت ہمیں فاطمہ سے ہے اور سب سے پیارے ہمیں علی ہیں۔

(جامع الصغیر ج ۲ ص ۷۴)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۲)

پھر ایک فیصلہ کن ارشاد ہوا !

اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ فَاطِمَةُ۔

ہمیں سب اہل بیت سے زیادہ محبت فاطمہ کے ساتھ ہے۔

سیدہ فاطمہ کے نام سے بھی محبّت

کسی شخص نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں ریشمی چادر پیش کی۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو عطا فرما دی۔ حضرت علی وہ چادر پہن کر دربارِ مصطفٰے میں آ گئے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو چادر پہنے ہوئے دیکھا تو رُخِ انور متغیر ہو گیا۔ علی مزاج شناسِ رسول تھے فوراً سمجھ گئے۔ عرض کیا حضور اِس کا کیا کروں۔

آپ نے فرمایا کہ ! اِس کے ٹکڑے کر کے فاطمہ نامی عورتوں میں تقسیم کر دو۔ اِسے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، بیٹی کے ساتھ محبت کی معراج کہا جا سکتا ہے۔ آپ کو اپنی بیٹی کی ذات سے ہی نہیں نام سے بھی محبت ہے۔ رسولِ کریم بتانا چاہتے تھے کہ میری بیٹی کی ہمناموں کو بھی انعام واکرام سے نوازا جائے۔

عن علی اکیدردومة اهدی الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم ثوباً حریرًا فاعطاه علیا ۔ فقال شققه خمراً بین الفواطم۔

(مسلم مترجم ج ۲ ص ۱۳۲۸) (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۳۸)

Marfat.com

سیّدہ سے والہانہ محبت کا انداز

اور بیٹی سے اپنے والہانہ ربط و تعلق کا اظہار آپ اس طرح بھی فرماتے ہیں کہ!
فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اُس نے ہمیں غضبناک کیا
جس نے انہیں ایذا دی اُس نے ہمیں ایذا دی۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ فَاطِمَۃُ بُضْعَۃٌ مِّنِّیْ مَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَہَا، یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاہَا ۔

(بخاری ج ۱ ص ۵۳۲) (مسلم ج ۲ ص ۲۹۸) (ترمذی ج ۱ ص ۲۱۷)

یہی نہیں بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ بھی فرماتے ہیں کہ فاطمہ کے غضبناک ہونے سے خدا غضبناک ہو جاتا ہے اور اس کے راضی ہونے سے خُدا بھی راضی ہو جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ بِغَضَبِ فَاطِمَۃَ وَیَرْضٰی بِرِضَاہَا ۔

(المستدرک ج ۲ ص ۱۵۶) (مدارج النبوت ج ۲ ص ۴۶۰) (صواعق محرقہ ص ۱۷۳)

جو سیدہ کو ایذا دیتا ہے

تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی بیٹی سے محبت ایسی محبّت ہے جس کی مثال دنیا میں موجود ہی نہیں۔ آپ فرماتے ہیں!

"وَھِیَ بُضْعَۃٌ مِّنِّیْ وَھِیَ قَلْبِیْ وَھِیَ رُوْحِی الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیَّ مَنْ اٰذَاھَا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَاٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ"

"فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ فاطمہ میرا دل ہے۔ فاطمہ میری روح ہے جو اس کو ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے اور جو مجھے ایذا دیتا ہے وہ خدا کو ایذا دیتا ہے۔"

(نور الابصار ص ۴۶)

Marfat.com

روحِ کائنات کی رُوح

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا اعزاز تو دیکھو۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود روحِ کائنات ہیں لیکن سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنی روح کہتے ہیں۔ روحِ کائنات کی روح کے مقام کو کون جان سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں! میری بیٹی کے غضبناک ہونے پر خدا غضبناک ہو جاتا ہے میری بیٹی کو ایذا دینا خدا کو ایذا دینا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ !

امام حسن علیہ السلام کو زہر دینے والے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ناراض ہوگی یا خوش؟ کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں اپنے جگر گوشوں کے ٹکڑے کرنے والوں پر آپ غضبناک ہوئی ہیں یا نہیں؟ اپنی بیٹی کے ہاتھوں میں زنجیریں دیکھ کر آپ کو ایذا ہوئی ہوگی یا نہیں؟ حُسین علیہ السلام کی لاش پر گھوڑے دوڑاتے دیکھ کر آپ کو تکلیف پہنچی یا نہیں ؟

اور اگر آپ کو واقعی اذیت ہوئی اور آپ کو تکلیف پہنچی ہے تو پھر نصِ حدیث کے مطابق فاطمہ کو ایذا دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا ہے، خدا کو اذیت دینا ہے اور قرآن میں آتا ہے جس نے خدا اور رسول کو اذیت دی اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔

جو اللہ کو ایذا دیتے ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو۔ اللہ کی لعنت ہے اُن پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۷)

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۶۱﴾

اور جو اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(سورۃ التوبہ آیت ۶۱)

Marfat.com

یزید کے ہمنواؤں کو کچھ تو شرم آنا چاہیے، کچھ تو حیا سے کام لینا چاہیے کہ جس معلون پر نصِ قرآن وحدیث سے لعنت کا جواز موجود ہے اُس کی صفائی پیش نہ کرتے پھریں۔ برسبیلِ تذکرہ ایک بات آ گئی ورنہ اس حصہ کو ہم نے بحث سے پاک رکھنا ہے۔

سیّدہ کے لئے حضور کی دُعا

جنابِ سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے محبتِ رسولِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اندازہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا ایک روز نماز پڑھ رہی تھیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، بیٹی قیام میں کھڑی تھی لیکن ضعف ونقاہت کی وجہ سے جسم اقدس لرز رہا تھا۔

بیٹی نے سلام پھیرا، باپ کو تعظیم دی، باپ نے بیٹی کی پیشانی انور کو بوسہ دیا اور ضعف و نقاہت کا سبب پوچھا۔ صابر کی بیٹی تھی، صابر کی بیوی تھی، صابروں کی ماں تھی اور خود بھی صابرہ تھی، باپ کے سوال سے پریشان ہوگئی۔ شکوہ تو کرنا ہی نہ تھا آنکھوں میں آنسو آ گئے، کائنات لرز کر رہ گئی۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تھا، جواب تو دینا ہی تھا، جھجکتے جھجکتے اور شرما شرما کر حقیقت بیان کر دی۔ ابا جان! تین روز سے بھوکی ہوں، علی جو کچھ لائے تھے ان کی روٹیاں پکا کر کچھ کھانا بچوں کو کھلایا اور باقی خیرات کر دیا۔ پیٹ پر پتھر باندھنے والے رسولِ معظم تڑپ کر رہ گئے۔ بیٹی کی نقاہت دیکھی نہ گئی۔ آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور پھر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا، یا اللہ! آج کے بعد میری بیٹی فاطمہ کو بھوک نہ ستائے۔

قال اللّٰھم مشبع الجاعۃ وقاضی الحاجۃ ورافع الوضعہ لا
تجع فاطمۃ بنت محمد ثم سالتھا بعد ذالك فقالت ما
جعت بعد ذالك۔

(دلائل النبوۃ ص ۳۹۷) (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۴۰)

خُدا کے برگزیدہ پیغمبر اور محبوب کی دُعا تھی کیسے مسترد ہوتی۔ اُس دن کے بعد بنتِ رسول کو کبھی بھوک نے بیقرار نہیں کیا۔

Marfat.com

یہودی عورتوں کی سازش

ایک روز امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں چند یہودی عورتیں حاضر ہو کر کہنے لگیں! ہمارے گھر میں شادی ہے اگر آپ کرم فرما کر اپنی بیٹی کو ہماری شادی میں بھیج دیں تو یہ ہم پر احسان ہوگا اور ہمیں فخر حاصل ہوگا کہ رسولِ خدا کی بیٹی ہمارے گھر میں تشریف لائی ہیں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر دور تک تھی، اُن کے دلوں کی بات بھی جان لی اور ان کا دل بھی نہ توڑا وعدہ فرمالیا۔

یہودی عورتوں کا خیال تھا کہ شادی کے دن ہم لباسِ فاخرہ میں ہوں گی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بیٹی کے لباس پر پیوند لگے ہوں گے اور ہم اُن کا تمسخر اُڑائیں گی کہ یہ مسلمانوں کے رسول کی بیٹی ہے۔

ادھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کو شادی میں شرکت کے لئے حکم دے دیا۔ بنتِ رسول سوچ میں پڑ گئی۔ اپنے لباس کو دیکھا تو آنسو آ گئے، روحِ کونین لرز کر رہ گئی، حوروں کی چیخیں نکل گئیں، غیرتِ خداوندی کو جوش آ گیا، جبریل کو حکم دے دیا جبریل جلدی کرو جنّت سے کپڑوں کا جوڑا لے کر میرے محبوب کی بیٹی کے حضور میں پیش کرو۔

جبریل نے جنّت کا جوڑا لیا اور چند لمحوں بعد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ جوڑا سیدہ کو دیتے ہوئے فرمایا۔ بیٹی! یہ جنت کا جوڑا جبریل لایا ہے اسے پہن کر تمہیں شادی میں شرکت کرنا ہے۔

سیّدہ سلام اللہ علیہا نے سجدۂ شکر ادا کیا سیّدہ سلام اللہ علیہا کو نیا جوڑا پہننے کا کوئی شوق نہیں تھا بس یہی غم تھا یہودنیں طعنہ دیں گی۔ ابا جان کی عزّت پر حرف آئے گا آپ نے وہ جوڑا پہنا اور شادی والے گھر میں تشریف لے گئیں وہاں یہودی عورتوں نے پوری تیاری کر رکھی تھی اور سب زرق برق لباسوں میں ملبوس تھیں۔

یہودی عورتیں فیل ہو گئیں

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شہزادی کو دیکھا تو ہکّا بکّا رہ گئیں۔ سارا پروگرام

Marfat.com

دھرے کا دھرارہ گیا سیّدہ کے لباس کا تمسخر کا اُڑاتیں خود تمسخر بن کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں، انہوں نے خواب میں بھی ایسا لباس نہیں دیکھا تھا، سیّدہ کے لباس کو بوسے دینے لگیں آپ کے ہاتھ چومنے لگیں۔

اب پہلا خیال ذہنوں سے نکل گیا تھا عورتوں کی نفسیات ہی ایسی ہے اپنے سے بہتر زیور اور لباس والیوں کو دیکھ لیں تو یا تو حسد سے جل جاتی ہیں اور یا کسر نفسی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہودی عورتیں کسر نفسی کا شکار ہو گئیں وہ کنیزوں کی طرح آپ کے آگے پیچھے پھرنے لگیں۔

آپ شہزادیوں کی طرح ایک جگہ بیٹھ گئیں، یہودنوں نے سوال کیا آپ نے یہ جوڑا کہاں سے لیا ؟

سیّدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا ! اپنے باپ سے۔

اُنہوں نے پوچھا ! آپ کے باپ کو کس نے دیا ؟

فرمایا ! جبریل نے۔

پوچھا ! جبریل کہاں سے لائے ؟

فرمایا ! جنّت سے۔

اُنہوں نے کہا ! ہم گواہی دیتی ہیں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور پھر اُن کے شوہر بھی مسلمان ہو گئے۔

مختصر عربی متن ملاحظہ ہو۔

فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِحُلَّةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا لَبَسَتْهَا وَاتزرتْ وَجَلَسَتْ بَيْنَهُنَّ رَفَعَتِ الْاَ نْوَارِ فَلَمَعَتِ الْاَ نْوَارَ فَقَالَتِ النِّسَآءُ مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا يَا فَاطِمَةُ ؟ فَقَالَتْ ! مِنْ اَبِيْ فَقُلْنَ مِنْ اَيْنَ لِاَ بِيْكِ ؟ قَالَتْ مِنْ جِبْرِيْلَ۔

قُلْنَ مِنْ اَيْنَ جِبْرِيْلُ ؟ قَالَتْ ! مِنَ الْجَنَّةِ۔

فَقُلْنَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهُ فَمَنْ اَسْلَمَ زَوْجَهَا اِسْتَمَرَتْ مَعَهٗ وَاِلاَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهٗ۔

(نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۶)

Marfat.com

بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ پر میں نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک پنجابی اشعار میں ہے اُس کا نام ''خاتونِ جنت'' ہے ایک اُردو نثر میں ہے اُس کا نام ''البتول'' ہے۔ یہ خاندانِ نبوت کا کرم ہے جو مجھ سے یہ خدمت لے رہے ہیں ورنہ !

''من آنم کہ من دانم''

یہ کتاب امام عالی مقام امام حُسین علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ اور واقعہ کربلا کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے سیّدۃ النساء العالمین کے تفصیلی حالات پڑھنے کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اس کتاب میں بھی آپ کا اور جنابِ حیدرِ کرار کا ضمناً ذکر ضروری تھا آپ شہزادۂ کونین کے والدین ہیں۔

ماں باپ کا رنگ اولاد سے ظاہر ہوتا ہے اس لئے مختصر طور پر یہ تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

سیّدۃ النساء العالمین

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! میری بیٹی دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہے دوسرے مقام پر فرمایا ! میری بیٹی جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

فاطمۃ سیّدۃ النساء العالمین

فاطمۃ سیّدۃ النساء اھل الجنۃ

(بخاری ج ۲ ص ۵۳۲) (ترمذی ج ۲ ص ۲۴۲) (المستدرک ج ۲ ص ۱۵۱)
(مشکوٰۃ مترجم ج ۳ ص ۲۸۰) (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۹۶) (مظاہر حق ج ۴ ص ۱۵۴)
(جامع صغیر ج ۱ ص ۷) (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۶۴) (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۹۲)
(الاستعیاب ج ۴ ص ۱۸۹۴) (صواعق محرقہ ص ۱۱۸) (مدارج النبوت ج ۲ ص ۴۶۰)

دونوں صورتوں میں ہی تمام عورتوں پر سیّدۃ النساء العالمین کی سرداری مسلّم ہے کوئی عورت خواہ وہ کتنے ہی بلند مرتبے پر فائز ہو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی کنیز ہے اور یہ شان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی بیٹی کے لئے مخصوص فرمائی ہے۔

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں نے گفتار و کردار میں

Marfat.com

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے زیادہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کسی کی مشابہت نہیں دیکھی۔ آپ صورۃً بھی حضور کی تصویر تھیں اور معناً بھی۔

باپ بیٹی کی محبت کے انداز

جب سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حجرۂ بتول میں تشریف لاتے تو سیّدہ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیکر بیٹھ جانے کا حکم فرماتے اور جب سیّدہ حجرۂ رسول میں حاضر ہوتیں تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُٹھ کر آپ کا استقبال کرتے، مرحبا فرماتے، پیشانی کو چومتے اور بیٹھ جانے کا ارشاد فرماتے۔

عن عائشة بنت طلحة ممن ام المومنين عائشه رضى الله تعالىٰ عنها قالت ما رأيت احد كان اشبه كلام و حديثا من فاطمة برسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم وكانت اذا دخلت عليه احب بها وقام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها فى مجلسه۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۵۶) (ترمذی مترجم ج ۲ ص ۷۲۰) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۸۳)

اللہ اکبر ! یہ ہے شانِ بتول جس پیغمبرِ اعظم کی تعظیم و تکریم کے لئے انبیاء کرام کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ نائبِ ربِّ اکبر سیّدہ فاطمہ کا اُٹھ کر استقبال کرتے ہیں۔

یہ محبّت و شفقت کی انتہا ہے۔ روایتوں میں آتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی بیٹی کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے اس سے جنّت کی خوشبو آتی ہے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۴۱) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۴۱)

بنتِ رسول سیّدہ زہرا بتول کے ساتھ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت تو وہ بحرِ بیکنار ہے جس کا کنارا تلاش ہی نہیں کیا جا سکتا اسی طرح سیّدہ پاک کے فضائل اور عظمتوں کا احاطہ و استعیاب ناممکن الامر ہے اور سیّدہ کے ساتھ ساتھ آپ کے بیٹوں اور شوہر کے ساتھ بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت عظیم ترین خصوصیتوں کی حامل ہے۔

Marfat.com

عیسائیوں سے مباہلہ

نجران کے چودہ عیسائی دربارِ رسالت میں مناظرہ کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ مدینۃ العلم سے گفتگو کی تو تمام علم بھول گئے لیکن ضد میں اَڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا محبوب! ان کے ساتھ مباہلہ کریں۔ مباہلہ میں دونوں فریق ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ جھوٹے کو فنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا!

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

محبوب! انہیں فرما دیجئے کہ ہم تم بُلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں۔ پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت کریں۔

(سورۃ آل عمران آیت ۶۱)

یہ اہلِ بیت ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خُدا کا فرمودہ اعلان فرما دیا۔ اور جنابِ علی، سیّدہ فاطمہ اور حسن و حُسین علیہم السلام کو ساتھ لے کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا الٰہی یہ میرے اہلبیت ہیں۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۴۱) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۴۱)

ہم اِس بحث میں نہیں اُلجھیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نِسَآءَ نَا میں ازواجِ مطہرات کو کیوں شامل نہیں فرمایا اور اَنْفُسَنَا میں دیگر صحابہ کبار کو کیوں نظر انداز کر دیا ہم اِس بحث میں بھی نہیں جائیں گے جو یزید نوازوں نے آج کل شروع کر رکھی ہے کہ مباہلہ تو ہوا نہیں تھا۔ عیسائیوں کے ساتھ اُن کی عورتیں اور بیٹے آئے ہی نہ تھے اِس لئے کہ ہمیں کتاب کے اِس حصّہ کو تمام تر مباحث سے بچانا ہے یزیدیوں کے لئے صرف ایک بات ہے کہ تم یہ سوال خدا پر کرو اور اچھی طرح پوچھو کہ یا اللہ! عیسائیوں کی عورتیں اور بچّے تو وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ پھر یہ کیسے کہہ دیا کہ محبوب! ان کو فرما دیجئے کہ اپنی عورتیں اور بچے لے کر آؤ۔

Marfat.com

ہر قسم کی بحث کو چھوڑتے ہوئے آپ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب علی و فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین علیہم السلام سے محبّت کا کمال دیکھیں کہ جب بھی فضیلت کا کوئی موقعہ آتا ہے تو آپ انہی کو یاد فرماتے ہیں۔

عَنْ سَعْدِ بِنْ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءُ کُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَۃَ وَّ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ اور جناب حسن و حسین کو بلا کر فرمایا۔ یا اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۸) (ترمذی ج ۲ ص ۲۳۶)

(صواعق محرقہ ص ۱۰۷) (ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۳۸)

(المستدرک ج ۲ ص ۵۹۴) (نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۶۷)

حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت شعبی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ !

اَنْفُسَنَا سے مُراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں

نِسَآءَنَا سے مُراد جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں اور

اَبْنَآءَنَا سے مُراد جناب حسن اور جناب حسین علیہما السلام ہیں۔

قَالَ جَابِرٌ اَنْفُسَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَلِیٌّ وَاَبْنَآءَنَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ نِسَآءَنَا فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ۔

(دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۲۹۸) (درِ منثور ج ۲ ص ۳۸) (معالم التنزیل و خازن ج ۱ ص ۱۶۳)

(ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۱) (کبیر الرازی ج ۲ ص ۴۹۹) (فتح الباری ج ۶ ص ۵۳)

(ابی سعود ج ۲ ص ۶۹۸) (عرائس البیان ج ۱۲ ص ۳۵۱) (مدارک ج ۱ ص ۱۶۱)

(اتقان ج ۲ ص ۲۰۰) (زاد المعاد ج ۱ ص ۴۹۱) (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۵)

Marfat.com

قافلۂ نُور کی آمد

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں یہ عرض کرنے کے بعد کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاروں نفوسِ قُدسیہ کو ساتھ لے کر اِس شان سے باہر تشریف لاتے ہیں کہ آگے آگے آپ ہیں امام عالی مقام امام حُسین کو گود میں اُٹھایا ہوا ہے۔

امام حسن علیہ السلام انگلی پکڑے نانا کے ساتھ جا رہے ہیں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا آپ کے پیچھے ہیں اور سب کے پیچھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آ رہے ہیں۔

کس شان کا یہ قافلۂ نور ہے اور کس قدر اہتمام ہے سیّدۃ النساء العالمین خاتونِ قیامت جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پردہ کا کہ آپ کے نقشِ قدم کو بھی پردہ دیا جا رہا ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا قدم رکھتی ہیں اور جناب فاطمہ کے نقشِ قدم پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قدم آتا ہے۔ نیچے ابّا جان کا نشانِ قدم ہے اوپر شوہر کے قدم کا نشان ہے اور اِس طرح سیّد العالمین کی صاحبزادی کا نشانِ قدم پوشیدہ ہو جاتا ہے جسے نہ زمین دیکھ سکے اور نہ آسمان دیکھ سکے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور جنابِ فاطمہ کو فرمایا جب مَیں دُعا مانگوں تو تم آمین کہنا۔ روایت کا عربی متن یہ ہے!

قَدِ احْتَضَنَ اَلْحَسَنُ وَ اَخَذَ بِیَدِ الْحُسَیْنَ وَ فَاطِمَۃُ تَمْشِیْ خَلْفِہٖ وَعَلِیًّا یَمْشِیْ خَلْفَھَا وَ یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُ فَآمِّنُوْا۔

جب اِس قافلۂ نُور کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو عیسائیوں کے سردار نے اُٹھ کر اپنے ساتھیوں کو کہا۔ اے گروہِ نصاریٰ مَیں جن صورتوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر یہ دُعا کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو وہ یقیناً اپنی جگہ چھوڑ دے گا۔ اگر اُنہوں نے بد دعا کر دی تو کوئی عیسائی قیامت تک باقی نہیں رہے گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

عیسائیوں کا مُباہلے سے فرار

قَالَ اَسْقُفُ یَا مَعْشَرَ النَّصَارٰی اِنِّیْ لَاَرٰی وُجُوْھًا لَوْ

Marfat.com

سَأَلُوا اللّٰهَ اَنْ يَزِيْلَ جَبَلاً مِنْ مَكَانِهٖ لَا زَالَهٗ فَلَا تَبْتَهِلُوْا فَتَهْلِكُوْا وَلَا يَبْقٰى عَلَى الْاَرْضِ نَصْرَانِيٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

عیسائی اپنے سردار اسقف کی بات سُن کر مباہلے سے رُک گئے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ الْعَذَابَ تَدَلّٰی اَهْلَ النَّجْرَانِ وَلَوْلَا عَنُّوْا لَمَسَخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِیْرَ وَلَاضْطَرَمَ عَلَیْهِمُ الْوَادِیْ نَارًا وَلَاسْتَا صَلَّى اللّٰهُ نَجْرَانِ وَ اَهْلَهٗ حَتّٰى الطَّیْرَ عَلَى الشَّجَرِ وَلَمَّا حَالَ الْحَوْلِ عَلٰى اَنْصَارٰى كُلُّهُمْ حَتّٰى هَلَكُوْا۔

(خازن ج ۱ ص ۱۶۳) (نورالابصار ۱۱۱)

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۲)

(معارج ج ۴ ص ۲۵۰) (نورالابصار ص ۱۱۱)

قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے۔ اگر ہم ان لوگوں پر لعنت کردیتے تو ان کی صورتیں مسخ ہوجاتیں اور یہ بندر اور خنزیر بن جاتے ان کا شہر نجران تباہ ہوجاتا اور وہاں کے شہری جل جاتے اور آگ کی ایسی بارش ہوتی کے درختوں پر پرندے بھی جل جاتے اور کلہم عیسائی ہلاک ہوجاتے۔

چاروں نفوسِ قُدسیہ کی شان

ہم تفصیل میں نہیں جائیں گے۔ محمد اور اہلِ بیتِ محمد کی بددُعا کی تاب کون لاسکتا ہے اِن سے بغض رکھنے والا تو فنا ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے محبّت اور دوستی رکھنے کا حکم اللہ ربُّ العزت نے کتابِ مقدّس کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اہلِ بیت خواہ وہ سُکنی ہو یا نسبی یا سلمان فارسی کی طرح شامل کسی کو شامل کرلیا گیا ہو سب اپنے اپنے مقام پر شان والے ہیں مگر جن کو ہر مقام علیحدہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں! وہ یہی چاروں نفوسِ قُدسیہ ہیں یعنی علی و فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام۔

Marfat.com

یہی اہلِ بیت ہیں

آیتِ مودّۃ اُتری تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کے جواب میں فرمایا کہ یہی وہ میری اہلِ بیت ہے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے مودّت کا حکم دیا ہے۔ آیتِ تطہیر نازل ہوئی تو آپ نے انہی چاروں کو کملی میں چھپا کر دُعا فرمائی!

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ۔ یااللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

آیتِ مباہلہ نازل ہوئی تو آپ نے پھر اِن چاروں کو ہی بُلایا اور مباہلے کے لئے تشریف لائے اور کہا

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ۔

یااللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر اِن چاروں کی ہر جگہ اور ہر مقام پر تخصیص فرماتے ہیں تو اِس میں حیرت کی بات نہیں ان سے آپ کی نسل قائم ہونا تھی ان کی نسل میں ہزاروں لاکھوں غوث، قطب، ابدال، اوتاد اور ولی پیدا ہونا تھے تھے اپنی نسل کی افزائش کون نہیں چاہتا۔

خیرِ کثیر عطا فرمایا

کفارِ مکہ کا سب سے بڑا طعنہ تھا محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو اَبتر ہیں کیونکہ ان کے اولادِ نرینہ نہیں ہے۔ یہ مقطوع النسل ہیں۔

غیرتِ خداوندی کو جوش آ گیا۔ فرمایا ! محبوب یہی لوگ منقطع النسل ہیں اور اَبتر ہیں ہم نے آپ کو خیرِ کثیر سے نواز رکھا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

(سورۃ الکوثر قرآن مجید)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کی نسل اُن کے بیٹوں سے شروع ہوئی اور میری نسل میری بیٹی سے شروع ہوگی۔

Marfat.com

لکل نبی ام عصبة ینتمون الا النبی فاطمة فانا
ولیھا وعصبتھما

(المستدرک ج ۳ ص ۱۶۴)

پھر فرمایا ! تمام نبیوں کا سلسلۂ نسل اُن کی اپنی پشت سے چلا لیکن میری اولاد کا ظہور علی کی پشت سے ہوگا۔

ان اللہ تعالیٰ جعل ذریة کل نبی فی صلبہٖ وجعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب۔

(جامع الصغیر ج ۱ ص ۴۹)

سلسلۂ نسب منقطع نہیں ہوگا

ایک جگہ فرمایا ! قیامت کے دن تمام دُنیا کا سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا لیکن میرا سلسلہ نسب وسبب منقطع نہیں ہوگا۔

ان الانساب تنقطع یوم القیامة یوم القیامة غیر نسبی وسببی وصھری۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۵۴) (جامع الصغیر ج ۲ ص ۴۷)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر اہلِ بیت کرام میں سے ان چاروں کی تخصیص فرماتے ہیں تو اس تخصیص کی وجہ بھی بہت بڑی ہے۔ نسلِ مصطفےٰ کا جاری ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ اُس نسلِ پاک کا جس نے تقدیرِ عالم کو بدلنا ہے۔ جو سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے وجہِ افتخار ہے اور جو کفّار ومشرکین کے طعنوں کا جواب ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اس نسلِ پاک کے متعلق حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی ناقہ مبارک قصویٰ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہیں !

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ تَرَکْتُمْ فِیْکُمْ اَنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ۔

اے لوگو! مَیں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں اگر تم انہیں پکڑے

Marfat.com

رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک تو اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت واہل بیت۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۴۲)(مسلم ج ۲ ص ۲۷۹)
(مظاہرِ حق ج ۴ ص ۱۵۲)(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۹۰)

اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرو

پھر فرمایا ! اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں اگر تم انہیں پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک تو اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترت واہل بیت۔ پھر فرمایا !

فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ اُذَكِّرُكُمْ فِيْ اَهْلَ الْبَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمْ فِيْ اَهْلَ الْبَيْتِيْ۔

پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اور مضبوطی سے تھام رکھو میں تمہیں اپنی اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں اپنی اہل بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۶۳۹)(جامع الصغیر ج ۱ ص ۱۶۴)(اسعاف الراغبین ص ۱۱۰)

اہلِ بیت اَمان ہیں

ایک اور مقام پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمت کو اہلِ بیت سے وابستگی رکھنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ النُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلَ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَ اَهْلَ الْبَيْتِيْ اَمَانٌ لِاُمَّتِيْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَاِذَا خَالِفَتْهَا قَبِيْلَةٌ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ اِبْلِيْسَ۔

بے شک ستارے اہل زمین کے لئے امان ہیں جو غرق ہونے سے بچاتے ہیں اور میری اہل بیت امان ہے میری امت کیلئے جو دور کرتی ہے اختلافوں کو پس جو قبیلہ ان سے مخالفت کرے گا وہ ہو جائے گا حزب شیطان۔

(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۲۶)

Marfat.com

میری وجہ سے محبت کرو

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے ساتھ اور اپنی اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کی وجوہات بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ایک اور مقام پر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

احبوا اللہ لما یغذو کم من نعمۃ ۔ واحبونی بحب اللہ واحبوا اھل البیتی یحبونی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے محبّت کرو کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے اور میرے ساتھ محبت کرو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اور میری اہل بیت سے محبت کرو میری وجہ سے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۴۳) (المستدرک ج ۳ ص ۱۵۸) (اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۳)

قال مودتنا اھل البیت فانہ من لقی اللہ عز و جل فھو ایودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا والذی نفسی بیدہٖ لا ینفع احدعم لہ الا بمعرفۃ حقنا۔

ہماری اہل بیت سے مؤدت و محبّت کرنے کا حکم اللہ عز وجل نے فرمایا ہے پس جو ہمارے اہل بیت سے مؤدت رکھے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے تمہارا کوئی عمل تمہیں نفع نہیں دے گا جب تک ہمارا حق نہیں پہچانو گے۔

(اسعاف الراغبین ص ۱۱۳) (جامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۱)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ہم اپنی اہل بیت کے متعلق تمہاری آزمائش کریں گے کہ تم ان کے

Marfat.com

ساتھ میرے بعد کیا سلوک کرتے ہو۔

انکم ستبتلون فی اھل البیتی من بعدی

(اسعاف الراغبین ص ۱۱۳)

اور یہ بھی فرمایا! کہ جو میرے اہل بیت کو ستائے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوگا۔

اَشتَدَّ غَضَبَ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ

(جامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۱)

محبِ اہل بیت کے لئے مغفرت

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص بھی میری اہل بیت کی محبت میں فوت ہوگا وہ یقیناً بخشا جائے گا اور وہ اس وقت تک فوت ہی نہیں ہوگا جب تک وہ توبہ نہ کر لے۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَام ! اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مَغْفُوْرًا

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ تَآئِباً ۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مُؤْمِنًا ۔

اور فرمایا کہ جو محبتِ اہلِ بیت میں فوت ہوا وہ مومن فوت ہوگا۔

(اسعاف الراغبین ج ۱ ص ۱۴۲) (نورالابصار ص ۱۱۲)

یہ تو تھیں اہل بیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کے لئے بارگاہ رسالت مآب سے بشارتیں اور خوشخبریاں اب ذرا دشمنان اہل بیت اطہار اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض وعناد رکھنے والوں کا جو حال ہوگا وہ بھی ملاحظہ کریں۔

رحمت سے مایوس شخص

امام الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنان اہل بیت کے لئے فرماتے ہیں کہ انہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

اوران کی آنکھوں کے درمیان تحریر کردیا جائے گا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کردیئے گئے۔اوروہ کافر ہوکر مریں گے انہیں جنت کی خوشبو سے محروم کردیا جائے گا۔

اَلَا وَمَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ۔

اَلَا وَمَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشُمَّ رَآئِحَةَ الْجَنَّةِ۔

(تفسیر ابن عربی جلد ۲ ص ۲۱۲)

معیارِ محبّت

ہم کسی کے دل میں نقب نہیں لگاتے فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے رکھو اور اپنے دلوں کو خود ٹٹولو اپنا محاسبہ خود کرو اپنی منزل کا تعین خود کرو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت ایک معیار ہے اور یہ معیار خود رسول صادق نے مقرر فرمایا ہے اپنے دلوں کی کیفیت اس معیار پر وزن کرو اہل بیت کی محبت میں مرنے کا مطلب ہے ان کی محبت میں فنا ہونا تمام اولیاء کرام محبت اہل بیت اطہار میں فنا ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے مزارات ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بن جاتے ہیں جنت کے قطعات بن جاتے ہیں اور وہاں پر ہر وقت خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا دوست بننا ہے تو اہل بیت مصطفےٰ کی محبت میں فنا ہو جاؤ۔

یہی وہ گھر ہے جہاں سے پروانہ نجات ملے گا یہی وہ لوگ ہیں جن کی محبت واجب قرار دی گئی ہے یہی وہ نفوس ہیں جن کی پاکیزگی اور طہارت پر قرآن نے مہر لگادی ہے یہی وہ نفوس ہیں جو سفینۂ نجات ہیں ان کا ساتھ چھوڑ دو گے تو غرق ہو جاؤ گے۔

اعمال بیکار ہوں گے

تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے میری اہل بیت سے محبت نہیں رکھو گے تو تمہارے اعمال بیکار ہو جائیں گے ہمارا حق نہیں پہچانو گے تو تمہاری عبادتیں ضائع ہو جائے گی۔

محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی کہلانا ہے تو اپنے پیغمبر کا حق پہچانو، ان کی اہل بیت کا احترام کرنا سیکھو، ان سے عقیدت ومحبت رکھو۔ اللہ تعالیٰ تم سے ان کی مودت طلب کرتا ہے عناد اور بغض نہیں مانگتا ان کی شان بیان کرنے سے پہلو تہی نہ کرو۔

(ماخوذ شہید ابن شہید جلد اول)

Marfat.com

ہیں کائنات حسن کے انوار پانچ تن
خالق کا بیمثال ہیں شہکار پانچ تن

اُن ہی کے دم سے رونقِ کونین ہے تمام
کونین کے ہیں مالک و مختار پانچ تن

ہیں مصطفیٰ و مرتضیٰ زہرا حسن حسین
ہر جلوہ گاہِ نور کا سِنگار پانچ تن

خود جھیلتے ہیں جاں پہ ہزاروں مصیبتیں
کرتے ہیں دُور خلق کے آزار پانچ تن

کانپے نصاریٰ چھوڑ کر بھاگے مباہلہ
دیکھے جو آتے سامنے سرکار پانچ تن

صآئم میں ایک کس طرح بخشا نہ جاؤں گا
ہوں گے جو میرے حشر میں غمخوار پانچ تن

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور تاجدارِ چُورہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا صدق اللہ العظیم۔

اہل بیت اطہار کا نسب مبارک کملی والے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متصل ہے۔

یہ وہ نسب ہے جو پاکیزگی کے اعتبار سے منفرد رہا ہے اور اہلبیت اطہار کو اللہ تعالیٰ نے پاک فرمایا ہے اور اس آیت میں موجود ہے جو آپ کی نظروں سے گزری ہے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں اپنے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت وخوش خبری دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے !

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

اور بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے

(پارہ ۳۰ سورۂ والضحیٰ آیت، ۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں

حضور سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی شخص بھی جہنم میں نہ جائے۔

(قرطبی، جلد اول، ص ۴۳۲)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میرے اہل بیت کو آگ میں داخل نہ فرمانا تو اللہ نے میری دعا قبول فرمالی۔

(المستدرک جلد سوم ص ۱۵۰)

Marfat.com

جہنّم سے آزاد

مولائے کائنات، ابوالسادات حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ آپ جانتی ہیں کہ آپ کا نام فاطمہ نام کیوں ہے؟

حضرت علی نے کہا۔ یارسول اللہ! فاطمہ نام کیوں رکھا گیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں اوران کی اولاد کو جہنم سے علیحدہ رکھے گا۔

(ذخائرالعقبیٰ: صفحہ ۲۶)

اَولادِ فاطمہ کی عظمت

ایک دوسری حدیث میں حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک میری بیٹی فاطمہ کواور۔۔ان کی اولاد کو۔۔اوران سے محبت کرنے والوں کودوزخ سے الگ کردیا ہے، اس لئے اس کا نام فاطمہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو جو عظمت عطا فرمائی ہے اور کسی شخص کی اولاد کو قطعیت کے ساتھ جہنم سے آزادی حاصل نہیں اور نہ کسی دُوسرے خاندان کا جہنّم سے آزاد ہونا نص حدیث سے ثابت ہے

اہلِ بیت کی شان

نسبِ رسول اتنا اعلیٰ وارفع ہے جس کا اندازہ لگانا ممکنات سے نہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسبِ اطہر ہر قسم کے رجس سے پاک ہے۔

عزیزانِ محترم ! ساری دُنیا کے مجازی باپوں کیلئے، ہر ایک کے والد کیلئے اور تمام مولویوں کے باپوں کیلئے من نطفۃ اثیم ہے، لیکن ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے من نطفۃ اثیم نہیں ہے،

(بلکہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

Marfat.com

میرا نور پاک پشتوں اور پاک رحموں سے ہوتا ہوا آیا۔

(معارج النبوت)

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ان اللہ تعالیٰ نقل روحہ من ساجد الیٰ الساجد

(تفسیر کبیر ج ۲۴ ص ۱۷۴)

اور یہی بیان الوفا باحوال المصطفیٰ میں ابن جوزی اور کتاب الشفاء میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے رقم کیا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ میرا نُور پاک پشتوں اور پاک رحموں سے ہوتا ہوا آیا، تو کسی صحابی نے یہ سوال نہیں کیا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟

کیا آپ کے پاس وحی آئی ہے؟

میرے مصطفی علیہ السلام کے علم کے منکرو!

میرے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ تھا کہ میں کب آدم کی پشت میں تھا۔

کب نُوح کی پشت میں تھا۔

کب شیث کی پشت میں تھا۔

کب موسیٰ کی پشت میں تھا۔

کب ابراہیم کی پشت میں تھا۔

کب اسمٰعیل کی پشت میں تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں آدم علیہ السلام سے لیکر اپنی والدہ ماجدہ تک پاک رحموں سے آیا پاک صلبوں سے آیا۔

نُور کی کہانی

اگر یہ کہانی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہی ہوتی آگے ختم ہو جاتی تو اور بات تھی، لیکن یہ کہانی آگے چلی۔

فرمایا میری بیٹی زہرا ہے اس کو کبھی وہ تکلیف لاحق نہیں ہو سکتی جو دنیا کی عورتوں کو لاحق

Marfat.com

ہوتی ہے۔اوراس کی وجہ یہ ہے کہ یہی وہ سلسلہ ہے

جونور کا سلسلہ ہے

وہی کہانی آگے چل رہی ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بھی نور ہیں

اور پھر حسن علیہ السلام پیدا ہوئے آپ بھی نور ہیں۔

اور پھر حسین علیہ السلام پیدا ہوئے آپ بھی نور ہیں۔

یہ نور کی کہانی ہے جو مجازا آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی (اور ابتداء اللہ اور اللہ کا رسول جانے،)

اور اولاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آج بھی موجود ہے۔

سرکار دو عالم اللہ کا نور ہیں اور اہل بیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے اور اعلیٰ حضرت کو بھی یہ کہنا پڑا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عیَنِ نُور تیرا سب گھرانا نور کا

آل پاک میں نُور نبی فروزاں ہے

حضراتِ گرامی !

یہ کہانی حسنین کریمین علیہما السلام پر ختم نہیں ہوئی بلکہ آج تک چل رہی ہے اور قیامت تک چلے گی اور قیامت کے بعد بھی جنت الفردوس میں اہل بیتِ اطہار نورانیت کے ساتھ اعلیٰ شان کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے۔

اسی لئے آج بھی اس نور کی تکریم تمام مومنین کرتے ہیں۔

آج بھی اہل بیت اطہار کو، سادات کرام کو جو مقام جو مرتبہ جو فضیلت جو درجہ مومنین امت مصطفیٰ دیتے ہیں اسی لئے کے ان میں کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور موجود ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

Marfat.com

سیّدہ کا مقام و مرتبہ

دنیا کی کوئی عورت سیّدہ طیبہ طاہرہ، عابدہ زاہدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا مقابلہ نہیں کرسکتی ان کے مقام و مرتبہ کو نہیں چھو سکتی اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کو سیّدۃ النساء العالمین فرمایا ہے۔

ترمذی شریف اور مستدرک حاکم میں بھی یہ حدیث شریف میں موجود ہے کہ:۔

فاطمۃ سیّدۃ النساء العالمین

جو گھرانہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے شروع ہوتا ہے اس گھرانے کی فضیلت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ کوئی بیٹا حسن علیہ السلام جیسا نہیں ہے

کوئی بیٹا حسین علیہ السلام جیسا نہیں ہے۔

یہ نُور کی کہانی ہے، یہ پاک رحموں سے آئی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت اہل بیت اطہار کی نورانیت بنتی رہی اور اسی وجہ سے حسنین کریمین علیہم السلام کو تمام جنتی نوجوانوں کا سردار بنایا۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسن والحسین سیّدا شباب اھل الھنۃ

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲، ص ۶۴۰)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت صرف میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ختم نہیں ہوئی بلکہ یہ نُورانیت بعد میں بھی اہل بیت اطہار کی نورانیت بنتی رہی اور اسی نورانیت کی وجہ سے حسنین کریمین علیہم السلام کو تمام جنتی نوجوانوں کا سردار بنایا۔

میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے امہات المومنین بیٹھی ہوئی تھیں۔

سرکار بیٹھے: تھوڑی دیر بعد خاتونِ جنّت سلام اللہ علیہا تشریف لائیں۔ میرے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی کیلئے کھڑے ہوگئے۔

یہ وہ گھر ہے جس کے باہر فرشتے کھڑے ہیں۔

Marfat.com

یہ وہ گھر ہے جس سے فرشتوں (تک) کا پردہ ہے۔
اس گھر کی شان کون جان سکتا ہے۔
ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاسمِ نعمت ہیں۔
ہر ہر کو شان حضور نے عطا فرمائی،

دَرجات حُضور نے عطا فرمائے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی درجہ ملا۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی درجہ ملا۔
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی درجہ ملا۔
حضرت علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھی درجہ ملا۔
یہ درجات اسلامی درجات ہیں۔ یہ دین کے درجات ہیں اَب شروع ہوگئی محبت کی کہانی ساری خدائی ایک پلڑے میں ہے اور میرے مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ایک پلڑے میں ہے شان میں کوئی شریک نہیں
اس محبت میں کوئی شریک نہیں ہوسکتا سیّدہ پاک کی شان ملاحظہ فرمائیں۔
امہات المومنین بیٹھیں تھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں خاتون جنت تشریف لائیں میرے آقا کھڑے ہوگئے سرکار نے بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا۔ بیٹی نے باپ کا ہاتھ چوما۔
حضرات گرامی !
بیٹی کا ہاتھ چُومنا میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت مبارکہ ہے لیکن سیدہ فاطمۃ الزہرا کو خصوصی اعزاز سرکار نے عطا فرمایا،
اور حسنین کریمین کو عظمت حضور نے ایسی عطا فرمائی جس شہزادگان کے لئے ہی مخصوص تھی اور اہل بیت اطہار کی عظمت آج بھی مسلم ہے۔
صحابہ کرام اپنی اولاد سے اتنا پیار نہیں کرتے تھے جتنا سرکار مدینہ کی اولاد پاک سے کرتے اور اس لئے کہ ان کی محبت کا حکم حضور علیہ السلام نے دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

Marfat.com

عنہ کا فرمان ذیشان ہے کہ مجھے اپنی اولاد سے زیادہ سرکار کی اولاد پیاری ہے۔

تمام مسلمانوں کو خلیفۂ اول یار غار ساکن مزار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تاجدار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسی پاکیزہ عقیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے سب سے بڑھ کر آل رسول سے مودۃ ومحبت رکھنی چاہیے۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور علّامہ عَبدُہٗ یمانی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی اولاد کو محبت اہل بیت سکھاؤ

اپنی اولاد کو جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت کی محبت سکھاؤ۔

انہیں یہ سکھاؤ کہ وہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسل اور خاندان ہیں وہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہیں اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والے ہیں۔

اہلِ بیت کی تعظیم حضور کی تعظیم ہے

☆ جس نے ان سے محبت کی بلاشبہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اور جس نے ان کی عزت کی۔ بے شک اس نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی۔

☆ اور جس نے ان کا احترام کیا۔ بے شک اس نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کی۔

☆ اور جس نے ان کے ساتھ تعلقات جوڑے فی الحقیقت اس نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اپنا رشتہ استوار کیا

اہل بیت کی محبّت حضُور کی محبّت ہے

☆ اور جس نے ان سے محبت کی بے شک اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت کی۔

☆ ان کو سکھایئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں ان کی یاد دلاتے ہوئے فرمایا !

Marfat.com

میں تمہیں اہل بیت کی حفاظت ان کی نگہداشت ان کے احترام واکرام اوران کی محبت و مودت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق سے تمہیں خبردار کرتا ہوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا !

اپنی اولاد کو بتایئے کے اہل بیت سے تعلق رکھنا اوران سے محبت کرنا لازم وفرض ہے

کتاب اللہ اور اہلِ بیت

☆ انہیں سکھایئے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے میں تم میں دو اعلیٰ ارفع اور عمدہ چیزیں چھوڑ چلا ہوں اللہ کی کتاب اور میرے گھر والے۔

اور ایک روایت میں ہے!

☆ اللہ کی کتاب اور میری عترت یہ دونوں گویا جڑواں ہیں اور یہ دونوں مواطن قیمۃ (عزت والے مقامات) میں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے

یہاں تک کے حوض پر میرے پاس پہنچ جائیں

تو تم غور وفکر کرو کے ان کے حق میں میرے نائب ہونے کی حیثیت سے میرے سچے جانشین ثابت ہوتے ہو یا برے۔

دو عظیم چیزیں

☆ اپنی اولاد کو سکھاؤ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم میں دو عظیم چیزیں (یعنی جن کے ساتھ تمسک کرنا اوران پر عمل کرنا بہت بڑا کام ہے) چھوڑ چلا ہوں ۔اللہ کی کتاب اور میرے گھر والے۔

اللہ نے پاک کر دیا

اپنی اولاد کو سکھاؤ کے اللہ تعالیٰ نے گھر والوں سے ناپاکی کو دور کر دیا اور انہیں خوب ستھرا کیا ہے۔

☆ انہیں سکھاؤ کے اہل بیت کی محبت لازم بھی ہے اور مطلوب بھی!

Marfat.com

☆ انہیں بتاؤ کے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اسلام کی بنیادوں میں سے ہے

اہل بیت پر ظُلم کرنا بہت بڑا گُناہ ہے

☆ انہیں سکھاؤ کے اہل بیت پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ اور ظلم عظیم ہے!

☆ انہیں سکھاؤ کے وہ محض اللہ تعالی کی رضا کی خاطر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں سے محبت کریں۔

اور اس کے بعد سب تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ثابت ہیں جو اپنی عطاؤں اور بخششوں کے ساتھ احسان کرنے والا ہے اعلیٰ وارفع حمد وثنا کا مستحق ہے۔

ہر امید اور ہر آس اس کی رحمت کے ساتھ وابستہ ہے اور درود وسلام اگلوں اور پچھلوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سے برگزیدہ تمام نبیوں کے امام اور تمام رسولوں میں آخری رسول پہ اور آپ کی اولاد اور آپ کے سارے صحابہ پر بیشک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے وہ کامل بندے ہیں

جن کا مقام ایسا مقام ہے جس کی کُنہ اور حقیقت کے بارے میں اِنسانی عقلیں اور ان کے افہام دنگ ہیں

اور جن کی عظمت کے بیان سے زبانیں اور قلمیں عاجز ہیں

اور دنیا کے کسی شخص کی شان وشوکت بھی جس کی گرد راہ تک نہیں پہنچ پائی اور ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔

مومن ہونے کی شرط

جیسا کے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اپنی جان اپنے والدین اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب تین چیزیں جس شخص میں پائی جائیں اس نے گویا ایمان کی مٹھاس چکھ لی۔

وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے ماسوا سے اسے بڑھ کر

Marfat.com

محبوب ہوں اور یہ کہ وہ ایک انسان سے محبت کرے تو صرف اللہ کیلئے اس سے محبت کرے اور کفر کی طرف لوٹنے کو ایسے ناپسند کرے جیسے اس کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے،

اپنے اعمال کی فکر کرو

جو شخص اپنی ذات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ نہیں دیکھتا اور وہ محبت اس کے دل کی گہرائیوں کو پر نہیں کر رہی تو اسے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہئے اور اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہئے تا کہ اسے یہ پتہ چل سکے کہ دل کا یہ انکار اور اس کی یہ ظلمت کہاں سے آگئی ہے۔

اس شخص کیلئے سلامتی کا کوئی مقام نہیں جو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرمٹ نہیں رہا اور درود وسلام ہو آپ کی ذات والا پر اور آپ کی پاکباز اور طاہر اولاد پر۔

چنانچہ درجہ ذیل حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی اپنی محبت کو اپنانے کا حکم دیا ہے فرمایا !

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ اس نے اپنی نعمتوں سے تمہاری پرورش فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے پیش نظر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت رکھو۔

علامہ عبدہ یمانی

قارئین علامہ عبدہ یمانی نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کے حضور عقیدت ومحبت کے جو نذرانے پیش کئے ہیں

اگر ہم پوری کتاب کے اقتباسات پیش کریں تو اس کے لئے بہت سے صفحات کی ضرورت ہوگی اس لئے ان کے مقدمۂ کتاب سے ہی اقتباسات پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے

علامہ عبدہ یمانی کے آخری قول سے چند گذارشات آپ کے ذہن نشین کروانا ضروری سمجھتا ہوں۔

آپ نے لکھا ہے:۔

جو شخص اپنی ذات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ نہیں دیکھتا اور وہ

Marfat.com

محبت اس کے دل کو پر نہیں کر رہی تو اسے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اور اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیے تا کہ اسے پتہ چل سکے کہ اس کا یہ انکار اور ظلمت کہاں سے آ گئی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی ایمان ہے اور آپ کی محبت کے بغیر دل ایسے ہے جیسے ویران مکان ہو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تقاضا یہی ہے آپ کے پیاروں سے پیار کیا جائے آپ کے محبوبوں کی محبت قلوب میں بسائی جائے۔ اگر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں سے محبت نہیں ہے تو پھر اپنے اعمال کی فکر کریں۔

کیونکہ ان پاکیزہ نفوس سے بغض اور ایمان ایک جگہ میں جمع نہیں ہو سکتے اگر بغض اہل بیت کا کانٹا دل میں ہے تو اسے نکال پھینکیں تا کہ محبت کا نور دل میں اتر سکے۔

دل کی ظلمت دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور آپ کی آل پاک کا ذکر کیا جائے

ذکر آلِ محمد کا کرتے رہو
دور عشق رسالت کا چلتا رہے
خارجیت پہ لعنت برستی رہے
خارجی کا جنازہ نکلتا رہے

(علامہ صائم چشتی)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور سائیں مشوری شریف رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ قادریہ کی عظیم درگاہ مشوری شریف سے عقیدہ کی پختگی کا درس ملتا ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسولِ مکرّم، نورِ مجسم، احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت آپ کی شان وعظمت، رفعت وبلندی، کمالات وخصائص کا سبق ملتا ہے اِس درس گاہ سے اہلِ بیت رسولِ مقبول علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشان اور سادات کرام کی تکرم وتعظیم کا سبق دیا جاتا ہے اِس کے ساتھ ساتھ پیارے مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ستاروں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبّت اور اُن کے احترام کا سبق دیا جاتا ہے اس درگاہِ عظیم سے اولیائے کاملین سے وابستگی کا حکم بھی دیا جاتا ہے اور سب مقتدر ہستیوں اور نفوسِ قدسیہ کے ساتھ والہانہ محبّت کرنے کا سبق بھی دیا جاتا ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نُور سے بالخصوص کامل مودّت کا اظہار آستانہ سائیں مشوری کے تمام وابستگان کا طریق ہے یہی وجہ ہے کہ درگاہ سائیں مشوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھنے والا ہر فرد محبتِ اہلِ بیت میں مستغرق نظر آتا ہے۔

صاحبزادہ سید محمد زَین العابدین راشدی قاسمِ ولایت میں حضرت سائیں مشوری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت واحترامِ سادات کے حوالہ سے رقمطراز ہیں !

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُمت مسلمہ کو آخری وصیت یوں فرمائی !

انی تارك فیکم الثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله واستمسکو ا به وحث علی کتاب الله ورغب فیه واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیته اذکرکم الله فی اهل بیتی (مسلم)

مَیں تم میں دو نفیس واعلیٰ چیزیں چھوڑتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب جس

Marfat.com

میں ہدایت اور نُور ہے لہٰذا اللہ کی کتاب کو لو اور اُسے مضبوط پکڑو، کتاب اللہ پر لوگوں کو خوب رغبت دی دوسرے میرے اہلِ بیت ہیں مَیں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں، اللہ سے ڈراتا ہوں۔

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاندان شریف اور آلِ اطہار کی عظمت قرآنِ کریم کی طرح ہے۔ جیسے ایمان کے لئے قرآن کا ماننا ضروری ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کا ماننا لازمی ہے دوسرے خاندانوں کو یہ شرف کہاں نصیب۔

حضرت قبلہ عالم اہلِ بیت کرام کا بہت زیادہ ادب ملحوظ رکھتے تھے آپ ان کے اعمال پر نہیں ان کی نسبت پر نظر رکھتے تھے۔ اہلِ بیت کے بچوں کے لئے بھی کھڑے ہو جاتے سراپا احترام بن جاتے، پاؤں کو چھوتے، ہاتھوں کو چومتے، ہاتھوں کو دُھلاتے، پھر خود ہی کھانا کھلاتے، نذرانہ عنایت فرماتے۔

مجھے تو اپنے ساتھ بٹھاتے تھے اگر چارپائی پر تشریف رکھتے ہوں تو مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیتے اور جاتے وقت کھڑے ہو جاتے اور مٹھائی عنایت فرماتے اور بے شمار دُعاؤں سے نوازتے تھے۔ سادات کی طرف کسی کو پیٹھ کرنے نہیں دیتے تھے۔

مسکین سادات کی ناز برداریاں برداشت کرتے ان کو منہ مانگی رقم عنایت فرماتے، پانی کا نلکہ لگوا کر دیتے، گھر بنوا کر دیتے۔ اگر کوئی غیر سید آ کر خود کو سید کہلوا کر کچھ مانگتا تو اس کا بھی احترام بجالاتے ان کو بھی نذرانہ عطا فرماتے۔

آپ فرماتے ! ہمیں تو اس عظیم ذات کو دیکھنا ہے جس کا یہ سہارا لے کر آیا ہے۔

نام شاہان جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ ''پنج تن'' رہ جائے گا

(قاسمِ ولایت صفحہ 113)

الحمدللہ ! اِس عظیم درگاہ کے ساتھ فقیر کی بھی وابستگی ہے اور موجودہ سجادہ نشین پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پروفیسر الحاج الحافظ سائیں محمد منظور مشوری المعرف مسکین سائیں مدظلہ العالی نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں مجھے اپنی خلافت و اجازت سے نواز رکھا ہے۔ بندہ حضرت مسکین سائیں کی دُعاؤں اور عطاؤں پر ہمیشہ فخر کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔

Marfat.com

عظمت اہل بیت اور
شیخ الاسلام محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری دورِ حاضر کے عظیم مفکر، معلم، مصلح اور نابغۂ عصر ہیں آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی حاصل فرمائی۔ اس طرح آپ علوم قدیمہ وجدیدہ کے جامع ٹھہرے علامہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اس لئے کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری عرصۂ خطابت کے شہسوار ہیں اور گفتگو کا ڈھنگ جانتے ہیں

آپ نے ان بے شمار علمی موضوعات پر خطابات ارشاد فرمائے ہیں جن پر ہمارے دیگر علماء کا ایک جملہ تک دستیاب نہیں آپ نے سائنس اور اسلام کے موضوع پر قابل قدر کام کیا ہے اسی لئے آپ کی کتب دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔

دیگر موضوعات کے علاوہ آپ نے اہل بیت رسول سے اپنی محبت ومودّت کا بھی اظہار فرمایا ہے اور گراں قدر علمی تصانیف سے اُردو دان طبقہ کو عشقِ رسول اور محبت اہل بیت کی لازوال دولت عطا فرمائی ہے۔

اب ہم آپ کی تصانیف سے محبتِ اہل بیت رسول کے گلہائے شگفتہ کو چن کر آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

علامہ طاہر القادری لکھتے ہیں:۔

اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اوڑھنا بچھونا بناتے ہیں۔

اگر ہم عشق رسول ﷺ کو اپنا تشخص گردانتے ہیں تو پھر حضور ﷺ جس سے محبت کرتے ہیں اُس سے محبت کریں۔ حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اے باری تعالیٰ!

Marfat.com

میں حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب سے بغض وعداوت کا تصور بھی ہمارے ذہن میں آنا نہیں چاہیے بلکہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس محبوب سے والہانہ محبت کا اظہار کر کے اپنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہری وابستگی کو مزید مستحکم بنانا چاہیے کہ:۔

قصر ایمان کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

قارئین! علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے قول کی روشنی میں واضح ہوا کہ محبوبان بارگاہ رسالت سے محبت انتہائی اہم بات ہے اور ان سے محبت گویا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی محبت ہے جن کو دعویٰ غلامی رسول ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اہل بیت سے والہانہ محبت کریں۔

علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے فرمایا ہے۔

محبت آل رسول قصر ایمان کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کا موثر ذریعہ ہے گویا کہ ایمان کی بنیاد کی مضبوطی کی علامت یہ ہے کہ بندے کے دل میں آل محبوب علیہ الصلوٰۃ وسلام سے والہانہ محبت وعقیدت ہو۔

آیتِ مباہلہ اور عظمتِ اہل بیت

ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے آیت مباہلہ کے حوالہ سے عظمت اہل بیت رسول بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

ولما نزلت هذه الاية ندع ابناء نا وابناء كم دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عليه و فاطمة وحسناً وحسينا فقال اللهم هٰؤلاء اهلى

(الصحیح المسلم ج ۲، ص ۲۷۸)

عن سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه قال : لما نزلت هذه الاية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَ أَبْنَاءَ كُمْ)

Marfat.com

دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : عليا و فاطمة و حسنا و حسينا فقال: اللهم هؤلاء اهلي.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

(مسلم، الصحیح، 1871:4، کتاب فضائل الصحابہ، رقم:2404)

(ترمذي، الجامع الصحیح، 225:5، کتاب تفسیر القرآن، رقم:2999)

(احمد بن حنبل، المسند، 185:1، رقم:1608)(حاکم، المستدرک، 163:3، رقم:4719)

(بیہقی، السنن الکبریٰ، 63:7، رقم:13170)(دورقي، مسند سعد، 51:1، رقم:19)

(محب طبري، ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربیٰ، 25:1)

جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا۔

ہم اپنے بیٹوں کو لاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو لاؤ۔

ہم اپنی ازواج کو لاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو لاؤ۔

بیٹوں کو لانے کا وقت آیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسن اور حسین (علیہم السلام) کو پیش کر دیا۔

اور اپنی جانوں کو لانے کی بات ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ حضرت علی (علیہ السلام) کو لے آئے یعنی حضرت علی (علیہ السلام) کو اپنی جان کے درجے پر رکھا آیت اور حدیث پر غور فرمائیں۔

آیت میں کہا جا رہا ہے۔

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

آجاؤ ہم مل کر اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو

Marfat.com

اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی ایک جگہ بلا لیتے ہیں۔

حدیث پاک کی شرح

حدیث پاک میں فرمایا جارہا ہے۔

دعا علیا فاطمہ وحسنا وحسینا

یعنی:۔ علیا (انفسنا)

فاطمہ (نساءنا)

حسنا وحسیناً (ابناءنا) ہوئے

عقیدہ اہل سنت ہے

یہ عقیدہ کسی شیعہ کا نہیں اہل سنت و جماعت کا ہے اور جو لوگ مغالطے میں مبتلا ہیں کہ اہل سُنّت حب علی یا حبّ اہل بیت سے عاری ہیں وہ دراصل خود فریبی میں مبتلا ہیں اہلسنت سواد اعظم بنتا ہی تب ہے کہ جب ان نفوس قدسیہ سے نسبت ان عقائد کا مرکز ومحور بن جاتے ہیں۔

سیّدنا علی ہوں یا سیّدہ کائنات اور حسنین کریمین یہ شجر نبوت کی شاخیں ہیں جن کے برگ وبار سے دراصل گلستان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایمان وعمل کی بہاریں جلوہ فگن ہیں ان سے صرف نظر کر کے یا ان سے بغض وحسد کی بیماری میں مبتلا کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی کہلانے کا حقدار نہیں کجا وہ ایمان اور تقویٰ کے دعوے کرتا پھرے

خلاصۂ کلام

علامہ ڈاکٹر طاہر القادری نے ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بغض اہل بیت ہے۔

جن کے دلوں میں آل رسول کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی۔

جن کے دلوں میں شجرِ نبوّت کے پھُول پتیوں اور ڈالیوں سے محبت نہیں ہے ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:

جو حب علی اور حب اہل بیت سے عاری ہیں وہ دراصل خود فریبی میں مبتلا ہیں۔

Marfat.com

حضور کی سیّدہ سے محبت

ڈاکٹر طاہر القادری سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حضور یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اور حضور سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین سے دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف حاضری حاصل کرتیں

تو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از رہ شفقت اور از رہ محبت اپنی لاڈلی بیٹی کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے،

مرحبا یا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کہہ کر ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسے چومتے اور پھر حضرت فاطمۃ الزہرا کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتے جب آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لاتے تو وہ احتراماً کھڑے ہو کر اپنے ابا جان کا استقبال کرتیں اور دست بوسی فرماتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی پر نثار ہو جاتے اور اپنے پاس بٹھا کر ان کی دل جوئی فرماتے۔

امام شوکانی روایت کرتے ہیں۔

عن عمر بن خطاب رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم الفاطمة فداك ابی وامی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں !

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(ذبح عظیم، ص ۸۰)

نکتہ

ساری دنیا جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتی ہے یا صحابہ کرام رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ،، یہ تھا صحابہ کا عمل سیّدنا عُمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنا ہے کہ وہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلاتے تو فرماتے :۔

فاطمہ! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ماں باپ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا پر قربان کر رہے ہیں۔

اس لئے کہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ ولایت مصطفیٰ کی امین ہیں۔

یہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

یہ قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

یہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خاندان رسول کی غلامی ہی غلاموں کا سب کچھ ہے جو سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے درکا دربان بن گیا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام بن گیا۔

اس لئے کہ :۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لخت جگر ہی نہیں ہیں

آپ حسنین کریمین کی امی جان بھی ہیں اس گود میں حضرت حسین علیہ السلام کی پرورش ہوئی ہے۔ جنت کے سرداروں کی تربیت ہوئی ہے اس لئے فاطمہ سے فرمایا کہ بیٹی میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

غُلامِ بے نوا کا سلام

خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نام نامی ہونٹوں پر آتا ہے تو پلکیں بہر احترام جھک جاتی ہیں،

فضا میں احترام کی چادر سی تن جاتی ہے،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی بیٹی سے میری عقیدت اور احترام کا عالم یہ ہے کہ میں خود کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کا منگتا سمجھتا ہوں اور اپنے لئے اسے بہت بڑا اعزاز تصوّر کرتا ہوں۔

Marfat.com

مدینہ منورہ کی حاضری کے دنوں میں میرا معمول یہ ہوتا ہے کہ جنّت البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی قبر انور پر حاضری دیتا ہوں سامنے گنبد خضریٰ اپنے جلوے بکھیر رہا ہوتا ہے بصد ادب عرض کرتا ہوں کہ اے حسنین کریمین کی امی جان!

اُے جنت کی خواتین کی سردار!

اُے سیّدہ کائنات! آپ کے در کا کُتّا آیا ہے اپنے ابا حضور سے ایک ٹکڑا لے کر دے دیجئے میرے کشکول آرزو میں خیرات ڈال دیجئے۔

اپنے ابا حضور سے سفارش فرما دیں کہ بابا! آپ کا ایک غلام بے نوا درِ اقدس پر حاضری کی اجازت چاہتا ہے بابا! اس چشم تر کے آبگینے قبول فرمائیں، اس کو اپنے دامن رحمت میں چھپا لیجئے۔

عمر بیت گئی بارگاہ سیّدہ کائنات میں التجاء کرتے ہوئے کہ کبھی تو وہ اپنے منگتے کو کرم کے ٹکڑوں سے نوازیں گے کبھی تو دامن طلب میں رحمت کے سکے گریں گے۔

پھر سوچتا ہوں کہ وہ کون سا لمحہ ہے جو ان کے کرم سے خالی ہے ان کے کرم کی چادر تو ازل سے برہنہ سروں کو کڑی دھوپ سے بچا رہی ہے، ہر ساعت کے ہونٹوں پر ان کی رحمت کا زمزم بہہ رہا ہے اور میں کہ تشنہ لب اسی چشمہ رحمت سے اپنی تشنگی کا مداوا کر رہا ہوں، یہ سب کچھ اسی خانوادۂ پاک ہی کی عطا ہی تو ہے۔

مولائے کائنات

علامہ طاہر القادری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اپنی محبت وعقیدت کا کچھ اس طرح اظہار کرتے ہیں۔

خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تحریک اسلامی کے عظیم قائد نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتہائی معتبر ساتھی، جاں نثار مصطفیٰ اور داماد رسول تھے۔

آپ کی فضیلت کے باب میں ان گنت احادیث منقول ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

حضرت علی کی صلب سے نبی کی ذُرّیت

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وان اللہ جعل ذریتی فی صلب علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب سے جاری فرمائی اور میری ذریت حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صلب سے چلے گی

(تاریخ بغداد، ج ۳ صفحہ نمبر ۳۱۷)

(ذبح عظیم صفحہ نمبر ۴۵)

حضرت علی نبی کے قائم مقام

عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ واالہ وسلم علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فی غزوہ تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی

حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں اپنا خلیفہ بنایا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنایا ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اس چیز پر راضی نہیں ہیں کہ آپ میرے لئے اس طرح بن جائیں جس

Marfat.com

طرح کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم مقام تھے مگر
یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

(صحیح مسلم ج ۴، ۱۸۷۰)
(ذبح عظیم صفحہ نمبر ۴۶)

منافق کی نشانی

حدیث میں آتا ہے:۔

عن زر قال قال علی والذی فلق الحبة و بر النسمة انه لعهد النبی صلی الله علیه وآله وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا

(صحیح مسلم جلد ۱، ص ۶۰)

حضرت علی شیر خدا نے فرمایا کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ علی! مجھے اس رب کی قسم ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا کہ سوائے مومن کے تجھ سے کوئی محبت نہیں کر سکتا اور سوائے منافق کے تجھ سے کوئی بغض نہیں رکھ سکتا۔

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔

کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول لا یحب علیا منافق ولا یبغضه مومن

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن علیؓ سے بغض نہیں رکھ سکتا

(جامع الترمذی جلد ۲، ۲۱۳) (ذبح عظیم صفحہ نمبر ۵۱)

Marfat.com

ہم نے ان فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھلا دیا ہے ہم نے خود کو شیعہ اور سنی کے خانوں میں تقسیم کر رکھا ہے، ہم اپنے آنگنوں میں نفرت کی دیواریں تعمیر کر رہے ہیں حالانکہ شیعہ سنی جنگ کا کوئی جواز ہی نہیں۔

علمی اختلافات کو علمی دائرے میں ہی رہنا چاہیئے انہیں نفرت کی بنیاد نہیں بننا چاہیے، مسجدیں اور امام بارگاہیں مقتلوں میں تبدیل ہو رہی ہیں مسلک کے نام پر قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔

بھائی بھائی کا خون بہا رہا ہے اب نفرت اور کدورت کی دیواروں کو گر جانا چاہیے ہر طرف اخوت اور محبت کے چراغ جلنے چاہئیں۔ حقیقت ایمان کو سمجھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی زبانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے بڑھ کر شہادت اور کیا ہوتی۔

چنانچہ حق و باطل کے درمیان یہی کیفیت صحابہ کرام کا معیار تھی۔

حضرت علی کی ولایت کو مانو

جو شخص ولایت علیؓ کا منکر ہے۔

وہ نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے۔

جو فیض علی کا منکر ہے۔

وہ فیض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی منکر ہے۔

جو نسبت علی کا منکر ہے۔

وہ نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے۔

جو قربت علیؓ کا باغی ہے۔

وہ قربت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی باغی ہے۔

جو حب علیؓ کا باغی ہے۔

وہ حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی باغی ہے اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغی ہے وہ خدا کا باغی ہے۔

Marfat.com

فرمایا رسول محتشم نے:۔

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوصی من آمن بی وصدقنی بولایۃ علی بن ابی طالب من تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ عز وجل ومن احبہ فقد احبنی

حضرت عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا جس نے میری نبوت کی تصدیق کی میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ علی کی ولایت کو مانے جس نے علی کی ولایت کو مانا اس نے میری ولایت کو مانا اور جس نے میری ولایت کو مانا اس نے اللہ عزوجل کی ولایت کو مانا۔

(ذبح عظیم صفحہ نمبر ۶۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت تک مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری نبوت کی تصدیق کی میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ علی کی ولایت کو مانے۔

ولایت علی وصیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی ولایت کو مانا اس نے میری ولایت کو مانا اور جس نے میری ولایت کو مانا اس نے اللہ کی ولایت کو مانا جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی، جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

(ذبح عظیم صفحہ نمبر ۶۳)

غوثیت سے قُطبیّت تک وسیلہ جلیلہ

فضائل علی کے بغیر نہ کوئی ابدال بن سکا اور نہ کوئی قطب ہو سکا ولایت علی کے بغیر نہ کسی کو غوثیت ملی اور نہ کسی کو ولایت، حضرت غوث اعظم جو غوث بنے وہ بھی ولایت علی کے صدقے بنے امامت، غوثیت، قطبیت، ابدالیت سب کچھ ولایت علی ہے اس لئے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے فرمایا !

عن ام سلمہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی

(مسند احمد بن حنبل ج ۶، ص ۳۲۳)

(ذبح عظیم ۶۸ ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

اس سے بڑھ کر دوئی کی نفی کیا ہوگی اور اب اس سے بڑھ کر اپنائیت کا اظہار کیا ہوگا کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کے جس نے علی کو گالی دی وہ علی کو نہیں مجھ کو دی۔

طبرانی اور بزار میں حضرت سلمان سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا!

محبك محبی و مبغضك مبغضنی

علی تجھ سے محبت کرنے والا میرا محب اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶، ص ۲۳۹)

(ذبح عظیم ص ۶۸، ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

حدیث پاک اپنی تشریح آپ ہے، اوپر اس حوالے سے سیدنا علیؓ کے جو فضائل ہم نے بیان کئے ہیں وہ محض استشہاد ہیں ورنہ حضرت علیؓ کو رب کائنات اور رسول کائنات نے جو فضیلتیں عطا کر رکھی ہیں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔

جنتی جوانوں کے سردار

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسن والحسین سید الشباب

Marfat.com

اهل الجنة

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اور حسین علیہم السلام جنتی جوانوں کے سردار ہیں

(مرج البحرین فی مناقب الحسنین ص ۴۱)

حسن اور حسین جنّت کے ناموں سے دو نام ہیں

عن المفضل قال: ان الله حجب اسم الحسن والحسين حتى بهما النبى صلى الله عليه وآله وسلم ابنيه الحسن والحسين

مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔،،

(مرج البحرین فی مناقب الحسنین، ص ۱۷)

عن عمران بن سليمان قال: الحسن والحسين اسمان من اسماء اهل الجنة لم يكونا فى الجاهلية

عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے دو ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دور جاہلیت میں کبھی پہلے نہیں رکھے گئے

(مرج البحرین فی مناقب الحسنین ص ۱۷)

حسنَین کریمین ہی میرے گُلشنِ دُنیا کے پھُول ہیں

عن ابن ابى نعم : سمعت عبدالله ابن عمر رضى الله عنهما وسأله عن المحرم ،قال شعبة : أحسبه بقتل الذباب فقال: اهل العراق يسألون عن الذباب وقد قتلو ابن ابنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال النبى صلى الله

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم ھما ریحانتای من الدنیا

ابن ابونعیم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے (حسین علیہ السلام) کو شہید کر دیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ دونوں (حسن و حسین علیہم السلام) ہی تو میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں

(ابونعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ج ۵ ص ۷۰)

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری مرج البحرین فی مناقب الحسنین ص ۲۸)

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے خطابات میں شان و عظمت اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر وضاحت سے بیان فرمائی ہے۔ جس کا احاطہ کرنے کے لئے ہزاروں صفحات درکار ہیں

ہماری کتاب کی ضخامت اس کی متحمل نہیں اگر عمر نے وفا کی تو انشاء اللہ العزیز علمائے اہلسنّت کی اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت و عقیدت کے گلدستے پیش کرتا رہوں گا۔

Marfat.com

عظمتِ اہل بیت اور
امیر اہلسنّت مولانا محمّد اِلیاس عطّار قادری مدظلہ العالی

موجودہ عہد میں امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلّہ العالی تبلیغ و اشاعتِ دین کے سلسلہ میں قابلِ قدر کام سرانجام دے رہے ہیں انہوں نے عوامِ اہلسنّت کی رہنمائی کے لئے سلیس اور قابلِ فہم کتب تحریر کی ہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ مدنی چینل کے توسط سے انہوں نے اپنا پیغامِ تبلیغ دُنیا بھر کے لوگوں تک پہنچایا ہے۔ آپ کے ایسے عاشق ہیں جو دیوانگی کی حد تک اللہ اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبّت کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔

امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی سے میری مُلاقات مکہ معظّمہ میں ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ محبتِ رسول میں سرشار نظر آرہے تھے میرے دل نے گواہی دی کہ یہ صوفی باصفا ظاہری اور باطنی طور پر بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔"

اُنہوں نے اپنی کتاب کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب میں اہلِ بیت رسول کے ساتھ اپنی محبّت کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کو اہلِ بیت کے ساتھ وابستگی کا درس دیا ہے۔

سیّد زادے کی توہین کُفر ہے

ساداتِ کرام کی تعظیم وتوقیر کے حوالہ سے اُنہوں نے لکھا ہے !

"سیّد کی بطور سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔ یہ بات انہوں نے مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹ سے اخذ کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ! میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمان فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ ص ۴۲۰ پر فرماتے ہیں ! ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام ہے بلکہ علماء کرام نے ارشاد فرمایا جو کسی مولوی کو مولویا، یا میر یعنی سیّد زادے کو میروا بروجہ تحقیر یعنی حقارت سے کہے کافر ہے۔"

امیر اہلسنّت سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ! بعض لوگ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ آج

Marfat.com

کل کے سیّد بس ایسے ہی یعنی بُرے ہوتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

یہ قول بہت ہی بُرا ہے اگر اِس جملے سے یہ مُراد ہے کہ اُن کو اہلِ بیت تسلیم کرنے کے باوجود بطورِ سیّد اُن کی توہین کر رہے ہیں کہ یہ کفر ہے

''سیّد'' کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''سید حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد کو کہتے ہیں''

سیّد کا ادب

مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی حکایت نقل فرماتے ہیں ! حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں ایک سیّد صاحب مل گئے اور کہنے لگے آپ کے بھی کیا ٹھاٹھ باٹھ ہیں اور ایک میں بھی ہوں کہ سیّد ہونے کے باوجود مجھے کوئی نہیں پوچھتا۔

آپ نے فرمایا ! میں نے آپ کے جدِ اعلیٰ مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّتوں کو اپنایا تو خوب عزّت پائی مگر آپ نے اپنے نانا جان کی سنتوں کو نہ اپنایا تو بے عملی کے سبب پیچھے رہ گئے سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ رات جب سوئے تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی، چہرۂ انور پر ناراضگی کے آثار تھے، کچھ اس طرح فرمایا ! تم نے میری آل کو بے عملی کا طعنہ کیوں دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بے قرار ہو کر بیدار ہو گئے، صبح معافی مانگنے کے لئے اُس سیّد صاحب کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ موصوف بھی انہیں کو ڈھونڈ رہے تھے، دونوں کی ملاقات ہوئی سیّدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا خواب سنایا۔ سیّد صاحب نے سُن کر کہا! مجھے بھی رات میرے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر کچھ اس طرح ارشاد فرمایا ! تمہارے اعمال اچھے ہوتے تو عبداللہ بن مبارک تمہاری کیوں بے اُدبی کرتے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بصد ندامت سیّد صاحب سے معافی مانگی اور سیّد صاحب نے بھی گناہوں سے توبہ کر کے نیکیاں کرنے کی اچھی اچھی نیتیں کیں۔

(ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء جزاول ص ۱۷۰)

Marfat.com

اہلِ بیت سے حُسنِ سلوک کا صِلہ

مولانا محمد الیاس قادری شانِ سادات کے حوالہ سے لکھتے ہیں ! میرے آقا اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۰۵ پر سادات کرام کے فضائل بیان کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں ! ابنِ عساکر امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں!

جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، میں روزِ قیامت اِس کا صِلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔

(الجامع الصغیر ص ۵۳۳)

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں !

جو شخص اولادِ عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گیا۔

(تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۱۰۲)

سیّد کی تعظیم کی وجہ

امیر اہلسنّت سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ! تعظیم کی اصل وجہ یہی ہے کہ سادات حضرات رسولِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر کا جزء (یعنی بدن منور کا ٹکڑا، حصّہ) ہیں۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ ص ۴۲۳ پر فرماتے ہیں ! سیّد کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، اُن اعمال کے سبب اُس سے تنفر نہ کیا جائے (یعنی نفرت نہ کی جائے) نفسِ اعمال سے تنفر (فقط اس کی برائیوں سے نفرت) ہو۔

Marfat.com

آپ مزید فرماتے ہیں ! سادات کرام کی اِنتہائے نسب حضورِ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہے، (یعنی ان کے جداعلیٰ تو مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں) اس فضلِ انتساب (یعنی اس شرفِ نسبت) کی تعظیم (عام سے مسلمان تو کیا) ہر متقی پر بھی فرض ہے (کیوں) کہ وہ اس (سید صاحب) کی تعظیم نہیں (بلکہ خود) حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم ہے۔

سادات پر ظُلم کرنا کیسا ؟

امیر اہلسنّت سوال کے جواب میں سیّدوں پر ظلم کرنا کیسا ہے؟ رقمطراز ہیں !

حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے چنانچہ سرورِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جس شخص نے میرے اہلِ بیت پر ظلم کیا اور مجھے میری عترت پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیت دی اُس پر جنّت حرام کردی گئی۔

(الشرف المؤبد لآلِ محمد ص ۲۵۹)

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور انور شافعِ محشر مدینے کے تاجور باذنِ رب اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داور عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا علی، حضرت سیدنا فاطمہ حضرت سیدنا حسن اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں فرمایا !

''جو ان سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا اور جو اِن سے صلح رکھے گا میں اُس سے صلح رکھوں گا۔''

(سُنن الترمذی ج ۵ ص ۴۶۵)

مولانا محمد الیاس عطار قادری حکایت نقل فرماتے ہیں ! سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں ! سیّد شریف نے حضرت خطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں بیان کیا کہ کاشف البحیرہ نے ایک سیّد صاحب کو مارا تو اسے اسی رات خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حال میں زیارت ہوئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُس سے اعراض فرمارہے (یعنی رُخِ انور پھیر رہے) ہیں۔ اُس نے عرض کی ! یارسول اللہ عزوجل وصلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرا کیا گناہ ہے ؟

فرمایا ! تُو مجھے مارتا ہے، حالانکہ میں قیامت کے دن تیرا شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) ہوں۔

اس نے عرض کی! یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔ ارشاد فرمایا ! کیا تُو نے میری اولاد کو نہیں مارا ؟

اُس نے عرض کی! ہاں۔

فرمایا ! تیری ضرب میری ہی کلائی پر لگی، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مبارک کلائی نکال کر دکھائی جس پر وَرم تھا جیسے شہد کی مکھی نے ڈنک مارا ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(الشرف المؤبد لآلِ محمد ص ۲۶۸)

سیّد طالب علم کو مارنا جائز نہیں

امیر اہلسنّت سوال: کیا سید طالب علم کو بھی اُستاد بھی مار نہیں سکتا ؟ کے جواب میں لکھتے ہیں! اُستاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے، میرے آقا اعلیٰ حضرت اِمام اہلسنّت مولینا شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں سُوال ہوا، سیّد کے لڑکے سے جب شاگرد ہو یا ملازم ہو دینی یا دُنیوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں ؟ الجواب: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں، نہ ایسی خدمت پر اُسے ملازم رکھنا جائز اور جس خدمت میں ذِلت نہیں اس پر ملازم رکھ سکتا ہے، بحالِ شاگرد بھی جہاں تک عُرف اور معروف ہو (خدمت لینا) شرعاً جائز ہے لے سکتا ہے اور اسے (یعنی سید کو) مارنے سے مطلق اِحتراز کرے (یعنی بالکل پرہیز کرے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہلِ بیت کا دُشمن جہنّمی ہے

امیر اہلسنّت سوال: جو بظاہر نیک نمازی ہوں مگر بلاوجہ سیّدوں سے چِڑتا ہو اُس کے لئے کیا حکم ہے ؟ کے جواب میں لکھتے ہیں!

ایسا شخص جہنّم کا حقدار ہے، چنانچہ ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ !

Marfat.com

اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیٹھ جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور پھر وہ اہلِ بیت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

(المستدرک للحاکم ج ۴ ص ۱۲۹۔۱۳۰)

اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والے کا انجام

امیر اہلسنّت روایت نقل کرتے ہیں ! چنانچہ اَمیر المومنین حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔ ہم سے بغض مت رکھنا کہ رسولِ پاک صاحبِ لَولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جو شخص ہم سے بُغض یا حسد کرے گا اُسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں سے دُور کیا جائے گا۔

(الشرف المؤبد لآلِ محمد ص ۲۵۹)

اہلِ بیت سے محبّت کرنے والا

امیر اہلسنت اپنی کتاب ''شیرِ خدا کی کرامات'' صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں !

سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک روز امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا !

جو مجھے دوست رکھتا ہے اور ساتھ ہی اِن کو اور اِن کے والدین کو بھی محبوب رکھتا ہے وہ بروزِ قیامت میرے ساتھ ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۶۸)

مصطفےٰ عزّت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! جسے اہلِ بیت کی مَحبت مل جائے اُسے دونوں جہاں کی عزّت مل جائے گی، آخرت میں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت میسر آئے گی

Marfat.com

اور اہلِ بیت کے صدقے اُس کی بخشش و مغفرت ہو جائے گی، ان شاء اللہ عزوجل

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

شرحِ کلامِ رضا : یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
آپ نے فرمایا ہے !

اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا۔
حسن و حُسین دونوں میرے پھول ہیں

(ترمذی حدیث ۳۷۹۵)

ان ہی دونوں پھولوں کا صدقہ احمد رضا کو بروزِ قیامت پھول کی طرح ہنستا بستا رکھنا۔

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور
مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو رحمۃ اللہ علیہ

قارئین ! اب ہم سندھ کی معروف روحانی شخصیت حضرت جناب مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو مدظلہ العالی کے عظمت اہلِ بیت میں فرمودات عالیہ پیش کررہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی تعریف مجھ جیسا کم علم اور کم فہم کیسے کرسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی تعریف وتوصیف خود خدا فرمارہا ہے۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلِ بیت اطہار کے فضائل آسمان کے تاروں اور زمین کے ذرّوں کی طرح بے شمار بے انتہاء ہیں۔

اور کیوں نہ ہو کہ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رومال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا دست مبارک پونچھ لیں تو وہ رومال آگ میں نہ جلے۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بول شریف (پیشاب) پی لیں تو ان کے پیٹ کا دائمی درد ختم ہوجائے اور پھر آئندہ کبھی پیٹ کا مرض نہ ہونے کی بشارت مل جائے۔

تو وہ نفوسِ قدسیہ جنہیں اہلِ بیت اطہار کے نام سے یاد کیا جائے جن کا خمیر خون سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملا ہو اور جن کے متعلق آپ نے فرمایا ہو کہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ان کے فضائل کا کوئی کیسے شمار کرسکتا ہے۔

میں نے ذخیرۂ حدیث کا مطالعہ کیا تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے شمار فرامینِ اقدس میں عظمت اہلِ بیت کے پہلو سامنے آتے چلے گئے انہیں فرامینِ اقدس میں سے فضائل اہلِ بیت میں کچھ احادیث کا انتخاب پیش خدمت ہے۔

Marfat.com

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے !

اسلام کی بنیاد میری محبّت اور میرے اہلِ بیت کی محبّت ہے۔

(مناقبِ اہلِ بیت ص ۹۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جس نے میرے اہلِ بیت کے کسی فرد کے ساتھ بُغض رکھا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۷۹۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

مومن اور متقی اہلِ بیت سے محبّت رکھتا ہے اور منافق اور شقی القلب اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے۔

(ذخائر العقبیٰ از محب طبری)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جس نے میرے اہلِ بیت کو بُرا بھلا کہا تو وہ اللہ تعالیٰ اور اسلام سے مرتد ہو گیا اور جس نے میری اولاد کو تکلیف دی اس پر اللہ کی لعنت ہو گی۔

(صواعق محرقہ ص ۷۹۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے وہ قرآن سے محبّت رکھتا ہے اور جو قرآن سے محبّت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبّت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبّت رکھتا ہے وہ میرے اصحاب اور قرابتداروں سے محبت رکھتا ہے۔

(صواعق محرقہ ص ۷۶۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسنین کریمین کے ہاتھ کو اپنے دستِ مبارکہ میں لے کر فرمایا ! جو مجھ سے میرے ان دونوں اور ان کے

Marfat.com

والدین سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا اور جنّت کے بھی اس درجہ میں رکھا جائے گا جہاں میں رہوں گا۔

(شفاء شریف ج ۲ ص ۵۹)

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

کہ میرے اہلِ بیت اُمّت کے لئے امان ہیں جب اہلِ بیت نہ رہیں گے تو اُمت پر وہ آئے گا جو ان سے وعدہ ہے۔

(صواعق محرقہ ص ۵۱۴)(الامن والعلیٰ ص ۲۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤں (۱) اُلفت و محبّت (۲) اہلِ بیت اطہار کی محبّت (۳) قرآن کریم کی قرات۔

(صواعق محرقہ ص ۵۷۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک میں اس کو اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اولاد اس کو اپنی جان سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اس کو اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو۔

(سوانح کربلا ص ۵۳)

ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں یہ روایت نقل فرمائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جو شخص اہلِ بیت سے بُغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔

(صواعق محرقہ ص ۷۹۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جو مجھ سے توسل کی تمنّا رکھتا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کو میری بارگاہ کرم میں روز قیامت حق شفاعت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ میرے اہلِ بیت کی نیاز

Marfat.com

مندی کرے اوران کو ہمیشہ خوش رکھے۔

(صواعق محرقہ ص ۵۸۸)

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

تم میں زیادہ بہتر وہ ہے جو میرے بعد اہلِ بیت کے لئے بہتر ثابت ہو۔

(صواعق محرقہ ص ۶۲۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جس نے میرے اہلِ بیت سے بغض رکھا خداوندِ قدوس اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جو شخص میری عترت یعنی اہلِ بیت اور انصار کے حقوق کو نہ پہچانے اوران کے حقوق ادا نہ کرے تو اس میں تین باتوں میں کوئی ایک بات ضرور ہوگی یا تو وہ منافق ہوگا یا زنا کی اولاد ہوگا پھر وہ حیض ونفاس جیسی ناپاکی کی حالت میں اس کی ماں کے پیٹ میں رہا ہوگا۔

(صواعق محرقہ ص ۵۸۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

جو لوگ حوض کوثر پر پہلے آئیں گے وہ میرے اہلِ بیت ہوں گے۔

(صواعق محرقہ ص ۶۲۲)

مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد مصطفےٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی محبّت فرض ہے اور اہلِ بیت کی محبّت ہی ذریعۂ نجات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک سے بغض جہنّم کی راہ ہے میں اہلِ اسلام کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت محبت سے محبّت کرو اور اپنے حلقہ میں اس پیغام کو عام کرو۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی سچی محبّت عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور وحید الزّمان غیر مقلّد

قارئین ! غیر مقلّدوں وہابیوں کے امام مولانا وحید الزّمان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُنہوں نے صحاح ستّہ کو اُردو زبان میں منتقل کیا اور یہ اُردو طبقہ پر احسانِ عظیم ہے اس کے علاوہ اُنہوں نے بخاری شریف کی شرح تیسیر الباری کے نام سے لکھی۔ علّامہ وحید الزّمان بہت سی تحقیقی کتب کے مصنّف و مولف ہیں مسلکی اِختلاف کے باوجود ہم ان کے کمالاتِ علمی کے قائل ہیں۔

علّامہ وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی کے نام سے کتاب لکھی ہے اِس کتاب میں غیر مقلّدین کی اِصلاح کی کوشش کی گئی ہے اور علّامہ وحید الزّمان نے انہیں عقیدہ میں سختی سے روکنے کی کوشش کی ہے۔

الحمدللہ ! اِس کتاب کا اُردو ترجمہ بھی میرے آقائے نعمت مُفسّرِ قُرآن محقّقِ دَوراں فنافی الرسول حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور یہ کتاب چشتی کتب خانہ فیصل آباد سے طبع ہو چکی ہے عربی متن بھی ساتھ موجود ہے جس سے ترجمہ کی وُقعت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

علّامہ وحید الزّمان اُن غیر مقلدین میں سے ہیں جنہوں نے تشدّد سے کام نہیں لیا وحید الزّمان لکھتے ہیں !

> اہلِ حدیث شیعانِ علی ہیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت سے دوستی اور محبّت رکھتے ہیں اور اِس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس وصیّت کو یاد رکھتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا !
>
> میرے اہلِ بیت کے حق میں خُدا کو یاد کرو اور میں تم میں دو بھاری چیزیں کتاب اللہ اور عترت و اہلِ بیت کو چھوڑ رہا ہوں۔

(ہدیۃ المہدی ص ۱۸۰)

قارئین ! غور فرمائیں، علّامہ وحید الزمان نے کتنا خُوبصورت عقیدہ بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم شیعانِ علی ہیں یعنی ہمارا اہلِ حدیث کا گروہ شیعانِ علی کا گروہ ہے ہم اہلِ بیت کے

Marfat.com

غلام ہیں۔

موجودہ دور کے اہلِ حدیث کے گروہ کو اپنے امام کی بات مانتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے گروہ میں شامل ہونا چاہیے کیونکہ یہی راہِ مستقیم اور اِسی سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوں گے۔

مسائلِ قیاسیہ اور اہلِ بیت

علامہ وحید الزّمان لکھتے ہیں !

اہلِ حدیث مسائلِ قیاسیہ میں اہلِ بیت کے قول کو دوسروں کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

علّامہ وحید الزمان کے قول کے مطابق اہلِ حدیث مسائلِ قیاسیہ واِجتہاد پر ہیں۔ اہلِ بیت علیہم السلام کے اقوال کو دیگر محدّثین کے اقوال پر ترجیح دیتے ہیں اور اہلِ بیت کی فقہ کے موضوع پر کُتب بھی لکھتے رہے ہیں لیکن فی زمانہ اہلِ حدیث حضرات اہلِ بیت کا نام سُننا تک گوارا نہیں کرتے۔ انہیں چاہیے کہ اپنے اکابر کی سچّی تحقیق سے اِستفادہ کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کی اصلاح کی کوشش کریں اور اہلِ بیت کی غلامی اختیار کریں کیونکہ یہی راہِ صواب ہے۔

اہلِ بیت کون ہیں ؟

علّامہ وحید الزمان لکھتے ہیں !

اہلِ بیت حضرت علی المرتضیٰ ، حضرت حسن اور حضرت حُسین ، حضرت فاطمۃ الزہرا علیہم السّلام اور قیامت تک ان کی اولاد ہے۔

بعض نے کہا ! حضرت عقیل وجعفر وعباس کی اولاد بھی اہلِ بیت ہے اور بعض نے کہا کہ ازواجِ مطہرات بھی اہلِ بیت ہیں۔"

(ہدیۃ المہدی ص ۱۸۰)

علّامہ وحید الزمان نے تینوں اقوال نقل فرمائے ہیں کہ اہلِ بیت کون کون ہیں لیکن اوّلیت حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین اور سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہم السلام کو دی ہے جس سے ظاہر ہوتا

Marfat.com

ہے کہ ان کے دل میں حُبِ آلِ رسول کا سمندر مَوجزن ہے باقی اقوال سے بھی ہم اختلاف نہیں کرتے لیکن جس کو جتنی قُربت حاصل ہے اس کا اتنا ہی مقام ارفع ہے۔

سیّدہ فاطِمۃ الزّہرا کی فضیلت

علامہ وحید الزمان ازواجِ مطہرات واولاد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں !

رَاجح قول یہ ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہیں اور مریم کے بعد جنّت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

پھر لکھتے ہیں !

دونوں جہان کی عورتوں میں سے کوئی بھی اِن کے برابر نہیں چنانچہ آپ سب سے افضل ہیں۔

علامہ وحید الزمان نے دونوں اقوال نقل کرتے ہوئے دُوسرا قول میں یہ بیان فرمایا ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ اس لئے کہ آپ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر ہیں۔

اَولادِ بتول سب سے افضل

علامہ وحید الزمان اہلِ حدیث لکھتے ہیں !

بعض نے لکھا ہے کہ باقی اولاد کی فضیلت باپوں کی فضیلت کے مطابق ہے تو بیشک سیّدہ فاطمۃ الزہرا کی اولاد حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اولادوں سے افضل ہیں۔

(ہدیۃ المہدی ص ۱۸۰)

وحید الزمان نے بہترین عقیدہ پیش کیا ہے انہوں نے واضح الفاظ میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پر فضیلت دی ہے اسی طرح آپ کی اَولادِ طاہرہ تمام اہلِ ایمان کی اَولاد سے افضل ہے تمام

Marfat.com

سادات کرام کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اس لئے سب سے افضل خاندان بھی سادات کا ہے۔

یزید پر لعنت

یزید پر لعنت کرنے کے حوالہ سے ہدیۃ المہدی میں وحید الزّمان کا قول ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کی یزید پر لعنت ہو ہمارے امام حسین ابن علی علیہما السلام اُس کے خلاف نکلے اور آپ اُس کی بیعت میں داخل نہ تھے بے شک ہم یزید پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اُس پر لعنت کی ہے اور ایسے ہی ہمارے ساتھیوں سے ابنِ جوزی نے سلف سے اس پر لعنت کا جواز پیش کیا ہے اور غزالی نے لعنت سے منع کیا ہے یہ اُس کی زبردستی ہے اور اُس نے اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد پر توجہ نہیں کی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور ان کے لئے المناک عذاب کا وعدہ ہے۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و اقرباء کو قتل کرنا اور آپ کی حُرمت کی توہین کرنا اور اہلِ مدینہ کو قتل کروانا آپ کو بہت بڑی ایذا دینا ہے۔

یزید کا اِن امور کا حکم دینا اور ان پر خوش ہونا تواتر سے ثابت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور روایت آئی ہے کہ یزید لعنۃ اللہ نے کہا ! لیت اشیاخی ببدرٍ شھدا ۔ یعنی کاش میرے بدر کے بزرگ موجود ہوتے حالانکہ یہ بنو خزرج نے مسلمان ہونے کی صورت میں کہا تھا۔

قد فقتلنا القوم من سادتھم وعدلہ لنا ببدر فاعتدل۔

بے شک ہم نے ان کے سرداروں کے گروہ کو قتل کیا اور ہم نے اس کے ساتھ بدر میں انصاف کیا تو یہ عدل ہے اگر یہ درست ہے تو یزید کا بدر میں قتل ہونے والے اپنے بڑوں کا حوالہ دینا ہی اس کے کُفر الحاد کے لئے کافی ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص ۱۷۶)

Marfat.com

آلِ رسول کی تعظیم کا حکم

مُفتی محمد شفیع دیوبندی کا عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم ومحبّت کا ساری کائنات سے زائد ہونا جزوایمان بلکہ مدارِ ایمان ہے اوراس کے لئے لازم ہے جس کو جس قدر نسبت قریبیہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم ومحبّت بھی اسی پیمانے سے واجب لازم ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان کی صلبی اولاد کو سب سے زیادہ نسبت قرب حاصل ہے اس لئے ان کی محبت بلاشبہ جزوایمان ہے۔

مگراس کے یہ معنی نہیں کہ ازواج مطہرات اوردوسرے صحابہ کرام جن کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نسبتیں قرابت کی حاصل ہیں ان کوفراموش کردیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ حُبِ اہلِ بیت وآل رسول کا مسئلہ اُمّت میں کبھی زیرِاختلاف نہیں رہا باجماع واتفاق ان کی محبت وعظمت لازم ہے۔

اختلافات وہاں پیدا ہوئے جہاں دوسروں کی عظمتوں پرحملہ کیا جاتا ہے ورنہ آلِ رسول ہونے کی حیثیت سے سادات کرام خواہ ان کا سلسلہ نسبت کتنا بعید ہوان کی محبت وعظمت اجروثواب ہے اور چونکہ بہت سے لوگ اس میں کوتاہی برتنے لگے اس لئے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے چند اشعار میں اس کی سخت مذمت فرمائی وہ اشعار یہ ہیں اور درحقیقت یہی جمہور اُمّت کا مسلک و مذہب ہے۔"

یا راکباً قِف بل محصب من منیٰ
واهتف بقاعد خیفها والناهض

سحرًا اذا فاد الحجیج الیٰ منیٰ
فیضاً کملتطم الفرات الفائض

Marfat.com

ان کان رفضاً حبّ آل محمد
فلیشهد الثقلان انی رافضی

ترجمہ !

یعنی اُے شہسوار منیٰ کی وادی مُحصب کے قریب رک جاؤ اور جب صبح کے وقت نماز میں حج کا سیلاب ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریا کی طرح منیٰ روانہ ہوتو اس علاقے کے ہر باشندے اور ہر راہرو سے پکار کر یہ کہہ دو کہ اگر صرف آلِ محمد کی محبت کا نام رفض ہے تو اس کائنات کے تمام جنّات و انسان گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

(معارف القرآن جلد ۷ ص ۶۹۱)

(سیرت رسول اکرم مولانا شفیع دیوبندی ص ۳۷۲)

Marfat.com

عظمتِ اہلِ بیت اور عبدالوّہاب نجدی

محمد بن عبدالوہاب نجدی جسے فرقۂ وہابیہ کا پیشوائے عظیم تسلیم کیا جاتا ہے اہلبیت اور اَربابِ فضل کے احترام کا مُعترف ہے وہ اُن کی تکریم اور دست بوسی کے جواز کا قائل ہے، درجِ ذیل سُطور اُس کے معتقدات پر دال ہیں، یہ سُطور جہاں اِس نازک موضوع پر محمد بن عبدالوہاب کے قولِ فیصل کی ترجمان ہیں وہاں اُس کے متبعین اور شیدائیوں کے لئے بھی ایک بہت بڑے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب کے احوال وآثار پر مبنی ایک کتاب اِس وقت ہمارے سامنے ہے جو احمد عبدالغفور عطّار کی تالیف ہے اور الشیخ محمد صادق خلیل نے اِسے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔

تالیف ہذا کا ایک عنوان اہلِ علم کے ہاتھ چُومنے، سبز لباس پہننے کے بارے میں ہے اِس عنوان کے تحت مؤلف نے لکھا ہے۔

بعض عُلماء نے اُن (محمد بن عبدالوہاب نجدی) کی توجّہ اس مسئلہ کی طرف بھی مبذول کرائی کہ اَحساء کا رئیس امتیازی حیثیت جتاتے ہوئے سبز رنگ کا لباس پہنتا ہے اور لوگ اُس کے ہاتھ کا بوسہ لیتے ہیں لیکن وہ لوگوں کو اِس سے منع نہیں کرتا۔ شیخ الاسلام نے اُنہیں سمجھایا کہ اہلِ فضل وشرف کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کے مسئلہ میں اگرچہ اختلاف ہے تام ثابت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور کہا کہ ہمیں اہلِ بیت کے متعلق یہی حکم دیا گیا ہے لہٰذا جس مسئلہ میں آپ کو واقفیت نہ ہو، اُس کا انکار کرنا دُرست نہیں اور اسی طرح اہلِ بیت کی امتیازی حیثیت کے نشان کے طور پر اُن کے لئے سبز لباس مخصوص گردانا قدیم روایت چلی آرہی ہے، اس لئے کہ قدیم زمانہ سے لوگوں کو معلوم ہے کہ اہلِ بیت کا یہ مخصوص لباس ہے اور یہ لباس دیکھ کر لوگ اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور اُن پر ظلم کرنے سے باز رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ بیت کے کچھ حُقوق متعیّن فرما دیئے ہیں لہٰذا کسی مسلمان کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اہلِ بیت کے حقوق کا خیال نہ رکھے۔

(شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب مترجمہ اُردو از شیخ محمد صادق خلیل ج ۳ ص ۱۴۹)

Marfat.com

اکابرینِ اُمّت

اور

تعظیم سادات

Marfat.com

حضرت ابوبکر بن عیاش کا فرمان

حضرت ابوبکر بن عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم تشریف لائیں تو حضرت علی کا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قُرب کے باعث میں پہلے کام اُن کا کروں گا۔

حضرت علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب کوئی سیّد آتا تو وہ اُس کے سامنے نہایت خشوع وخضوع ظاہر کرتے اور فرماتے یہ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہیں۔

اور تعظیم وتوقیر میں جزو کا وہی مقام ہے جو کل کے لیے ہے۔ اور جس طرح امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ میں جزو کا حُرمت میں مقام تھا وہی حکم اب بھی ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ حضرات سادات کرام اگرچہ نسب میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنا ہی دور ہوں اُن کا ہم پر حق ہے۔ کہ اپنی خواہشات پر اُن کی رضا کو مقدّم کریں اور اُن کی پوری تعظیم کریں۔ اور جب وہ زمین پر بیٹھے ہوئے ہوں تو چارپائی پر نہ بیٹھیں۔

اِبراہیم متبولی کی نظر میں سادات کا احترام

حضرت ابراہیم متبولی رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی سیّد آتا تو وہ اُس کے سامنے نہایت خشوع خضوع ظاہر کرتے۔

ہر مالدار انسان پر فرض ہے کہ جب سیّد پر قرضہ دیکھے تو اُس پر اپنا مال قربان کر دے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہے۔ اور جو شخص خُداوندِ قدوس پر ایمان لاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہے اس کے لیے یہ مناسب نہیں کہ حضرات سادات کرام کی تعظیم اور ان کے ساتھ احسان میں توقف کرے۔ حتّٰی کہ اس کی صحیح نسب پہچانے بلکہ سیّد کا اپنے کو سیّد کہنا ہی اسے کافی ہے۔

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں مومن کو یہی مناسب ہے کہ سادات کی صحتِ نسب معلوم کئے بغیر ان کی تعظیم وتوقیر کرے۔

Marfat.com

تعظیمِ سادات کا دُوسرا رُخ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو شخص سیّد ہونے کا جُھوٹا دعویٰ کرے اُس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اور اسے لمبا زمانہ قید میں محبوس رکھا جائے گا حتیٰ کہ اس کی توبہ مشہور ہو جائے۔

کیونکہ اس طرح سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی تعظیم ہو گی جس کی نسب مطعون ہو گی کیونکہ تعظیم کرنے والا اسے حقیقتاً سیّد گمان کرے گا۔ بعض علماء نے کہا جب سیّد حرام فعل کا مرتکب ہو تو اس کی تعظیم نہیں کرنی چاہیے جس میں کوئی گناہ نہیں اگرچہ وہ زنا کرے غیر فطرتی فعل کرے۔ شراب پیئے جادو کرے۔ سُود کھائے چوری کرے جھوٹ بولے یتیموں کا مال کھائے پاک دامن عورتوں پر بہتان تراشی کرے۔ بلا وجہ مومن مرد و زن کو تکلیف دے خصوصاً جب کہ اس سے یہ اُمور حاکمِ شرع کے پاس ثابت نہ ہوا اور وہ صرف بعض حاسد لوگوں نے مشہور کیے ہوں جیسا کہ آج کل لوگ کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بہت قلیل ہیں جن سے کوئی شَے ثابت ہو جو حد کا مُوجب بنتی ہو کیونکہ ان سے بعض گناہ گھروں میں ہونے کے باعث لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں جب کہ گھر مقفل ہو۔

مُفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تعظیم سادات کے حوالہ سے یہ فتویٰ ارشاد فرماتے ہیں !

اسی طرح سادات کرام کو معمولی نوکر رکھنا (اُن سے ذلّت کے کام لینا، اُن کو بُرے الفاظ سے پکارنا بھی سخت جرم ہے، اُن کی عزّت کی جگہ دو اُن میں علم کی تبلیغ کرو اُن کے گھر سے تمہیں کلمہ ملا اِیمان ملا، قرآن ملا، رحمان ملا، پھر تم پر بھی ضروری ہے کہ اُن کو اپنا پڑھا ہوا علم دو اور اپنا پیسہ خرچ کر کے اُن میں علم و ہُنر کی اشاعت کرو۔ اِس آیت کو غور سے پڑھو۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

فرما دو کہ اے محبوب میں تم سے اِس تبلیغ پر اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبّت۔

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

ایک معنیٰ یہ بھی اِس آیت کے ہیں کہ میرے قرابت داروں سے محبّت کرو۔

(شانِ حبیب الرحمٰن من آیات القرآن صفحہ ۱۶۵)

Marfat.com

مالدار مُسلمان سیّد کا قرض ادا کرے

یقول من اذی شریفاً فقد اذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

علماء کہتے ہیں ! جس نے سید کو تکلیف دی اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تکلیف دیٔ اور یہ تاکید کے ساتھ کہتے تھے کہ مال دار مسلمان پر لازم ہے کہ اگر کسی سیّد پر قرض ہو تو اپنے مال سے اس کے قرض کی ادائیگی کرے کیونکہ یہ سیّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسمِ پاک کا جزء اور حصّہ ہے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہے اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ سادات کی تعظیم میں توقف (تاخیر) کرے اور اُن کے نسب میں کلام کرے بلکہ یہ ہی کافی ہے کہ اگر کسی نے اپنے آپ کو سیّد ہونا ظاہر کیا اور کہا کہ میں سید ہوں تو اُس کی تعظیم و عزت کرے۔

(نورالابصار ص ۲۰۳ بحوالہ امام باقر ص ۸۸)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے بہت بڑے ولی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پانی بھرا کرتے تھے۔

(حرمت اولاد رسول صفحہ ۱۲۰)

حضرت جُنَید بغدادی اور عظمتِ سادات کرام

جنید نامی خلیفۂ بغداد کا دردری پہلوان مملکت کی ناک کا بال تھا۔ وقت کے بڑے بڑے سُورما اُس کی طاقت اور فن کا لوہا مانتے تھے۔

قدّ و قامت کے اعتبار سے بھی وہ دیکھنے والوں کے لیے ایک تماشہ تھا۔ شخصیّت کے رعب و دبدبے کا یہ حال تھا کہ بڑے سے بڑا پہلوان بھی نظر ملانے کی تاب نہیں رکھتا تھا۔ ساری مملکت میں جنید کا کوئی حریف نہیں رہ گیا تھا اور اب جنید کا مصرف صرف یہ تھا کہ وہ خلیفۂ بغداد کی شاہانہ سطوت و عظمت کا ایک واضح نشان تھا۔ دربارِ شاہی میں اُس کے لیے ایک اِعزاز کی مخصُوص جگہ تھی۔ جہاں وہ بن سنور کر کلغی لگائے خلیفہ کی دائیں جانب بیٹھا کرتا تھا۔

Marfat.com

دربار لگا ہوا تھا۔

اراکینِ سلطنت اپنی اپنی کُرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ جنید بھی اپنے مخصوص لباس میں زینتِ دربار تھے۔ کہ ایک چوبدار نے آکر اطلاع دی کہ باہر دروازے پر ایک لاغر اور نیم جان شخص کھڑا ہے۔

صُورت شکل سے اور لباس کے پھٹے پن سے ایک فقیر معلوم ہوتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے قدم ڈگمگاتے ہیں۔ لیکن خلیفۂ مُعظّم اُس کی آواز اور پیشانی سے فاتحانہ کردار کی شان ٹپکتی ہے۔

آج صُبح سے وہ برابر اصرار کر رہا ہے کہ میرا چیلنج جنید تک پہنچا دو میں اُس سے کُشتی لڑنا چاہتا ہوں۔ قلعے کے مُحافظوں نے ہر چند اُسے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات مت کرو۔ کہ جس شخص کے پھُونک مارنے سے تُم ہوا میں اُڑ سکتے ہو اُس سے کُشتی لڑنے کا خواب بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے؟

خلیفۂ مُعظّم! مگر اُس کا اصرار ہے کہ اُس کا پیغام دربارِ شاہی تک پہنچا دیا جائے۔

چوبدار کی زبانی یہ عجیب و غریب خبر سُن کر اہلِ دربار کو اُس آنے والے سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ خلیفہ نے حکم دیا! اُسے حاضر کیا جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ اُس شخص کو دربار میں لے آیا۔ اُس شخص کے قدم ڈگمگا رہے تھے اور چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی اور وہ شخص بڑی مُشکل سے دربار میں آکر کھڑا ہُوا۔

وزیر نے دریافت کیا! تُم کیا چاہتے ہو؟

جنید سے کُشتی لڑنا چاہتا ہوں۔ اجنبی نے جواب دیا۔

وزیر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جُنید کا نام سُن کر بڑے بڑے زور آوروں کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔ اور ساری ریاست میں اب کوئی بھی اُس کے جوڑ کا نہیں رہ گیا۔

لہٰذا ایسی بات مَت کرو جو تُمہارا دماغی خلل معلوم ہو۔ کیونکہ یہ بات تُمہارے لیے باعثِ ہلاکت بھی ہو سکتی ہے۔

اُس نے با رُعب انداز میں وزیر سے مُخاطب ہو کر کہا! جنید کی یہ شُہرت ہی مُجھے یہاں تک کھینچ لائی ہے۔ اور میں اِس بات کی تردید کرنا چاہتا ہوں کہ اب ساری ریاست میں جنید کا کوئی

Marfat.com

مدِّ مقابل نہیں رہ گیا۔

قدّ و قامت کا شکوہ اور بازوؤں کا کس بل ہی فتح و شکست کا معیار نہیں ہوتا۔ بلکہ فن کی ذہانت کا بھی ایک اپنا مقام ہوتا ہے۔ آپ اطمینان رکھیئے، میرا ذہنی توازن بالکل دُرست ہے اور مجھے نفع و نقصان سب معلوم ہے۔ اور میری گذارش ہے کہ مجھے ہاں یا ناں میں جواب دیا جائے۔

اُس شخص کی جرأتِ گفتار پر سارا دربار حیران رہ گیا۔ آپس میں سرگوشیاں ہونے لگیں۔ اور اُس شخص کے انداز گفتگو نے سب کو متاثر کیا۔

باقی تو باقی خود جنید بھی اُس شخص کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے کہ بصد کوشش اُس میں فن اور مہارت کا دور دور تک نشان نہ تھا مگر وہ بات کس انداز میں کر رہا ہے۔

خلیفۃ المسلمین کے حکم پر وزیر نے اہلِ دربار کی رائے معلوم کی۔ اور فیصلہ کے طور پر اُس شخص کا چیلنج قبول کر لیا گیا۔ اور اُس دستاویز پر خلیفۂ معظّم نے بھی اپنی مُہر ثبت کر دی۔ اور پھر مقرّرہ تاریخ کا اعلان ہو گیا۔ محکمۂ نشر و اشاعت کو حکم ہوا کہ ساری مملکت میں اعلان کر دیا جائے۔

وہ اجنبی خلیفہ کی خدمت میں یہ عرض کر کے کہ میں وقتِ مقررہ پر حاضر ہو جاؤں گا۔ اجازت لیکر رُخصت ہو گیا۔

بات یہ تھی کہ اُس وقت جنید کا کوئی بھی مدِّ مقابل نہ تھا اور یہ خیال لوگوں کے دلوں میں اِس طرح گھر کر چکا تھا کہیں جس نے بھی یہ اعلان سُنا وہ دم بخود رہ گیا۔

ساری مملکت میں اس دنگل کا تہلکہ مچ گیا ہر کسی کا موضوع یہی ایک بات ہو کر رہ گئی۔

کوئی کہتا وہ آئے گا۔ کوئی کہتا وہ نہیں آئے گا۔ کوئی کہتا وہ سب کو بے وقوف بنا گیا۔ اُس نے جنید سے مقابلہ کر کے ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔

بہر حال ہَوا کُچھ ایسی چلی کہ جتنے منہ اُتنی باتیں۔ برس ہا برس کے بعد جنید کے کسی مقابل سے لوگوں کے کان آشنا ہُوئے تھے۔ مملکت کی فضا میں ایک ہنگامہ سا برپا تھا۔

یہ پہلا مقابلہ تھا کہ جس کی وجہ سے جنید بھی کھوئے کھوئے رہنے لگے۔ بڑی تیزی کے ساتھ اندر سے کوئی چیز انہیں بدلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، وقت گزرتا گیا۔ اب وہ شام آ گئی تھی جس کی صبح تاریخ کا ایک اہم فیصلہ ہونے والا تھا۔

آفتاب ڈُوبتے ڈُوبتے ہزاروں لوگوں کا ہجوم بغداد میں ہر طرف منڈلا رہا تھا۔

Marfat.com

جنید کے لیے آج کی رات بہت پُراسرار ہو گئی تھی۔ ساری رات بے چینی میں کروٹ بدلتے ہوئے گزری۔

اپنے زمانے کا مانا ہوا سورما آج نامعلوم طور پر دل کے ہاتھوں ڈُوبتا چلا جا رہا تھا۔

جس نے بڑے بڑے زور آوروں کا غرور پلک جھپکتے خاک میں ملا دیا تھا۔ آج ایک نحیف و نزار انسان کے مقابلے میں وہ ہزار اندیشوں کا شکار ہو گیا تھا۔

دربارِ شاہی کے ناموس کے علاوہ اپنی عالمگیر شُہرت کا سوال بار بار سامنے آ رہا تھا۔

اُس اجنبی شخص کے متعلّق رہ رہ کر یہ خلش پیدا ہو رہی تھی۔ کہ اُس کے فاتحانہ تیور کے پیچھے کوئی نہ کوئی طاقت ضرور ہے۔ دل کے یقین کے آگے جسم کی ناتوانی کوئی چیز نہیں ہے۔ معنوی کمالات اور نادیدہ قوتوں کا کوئی مخفی جوہر ضرور اُس کی پُشت پناہی میں ہے۔ ورنہ کسی تہی دست اور بے مایہ انسان میں یہ جرأت کردار کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔

بہر حال رات گُزر گئی اور بغداد کی پہاڑیوں پر سحر کا اُجالا پھیل گیا۔ صُبح ہوتے ہی شہر کے سب سے وسیع میدان میں نمایاں جگہ پر قبضہ کرنے کے لیے تماشائیوں کا ہجوم آہستہ آہستہ جمع ہونے لگا۔ بغداد کا سب سے وسیع میدان لاکھوں تماشائیوں سے کھچا کھچ بھر گیا تھا۔

اکھاڑے کے حاشیے پر چاروں طرف نہایت قرینے سے کُرسیاں بچھا دی گئیں تھیں یہ شاہی خاندان اور درباری معزّزین کی نشست گاہیں تھیں۔

تمام آنے والے اپنی اپنی نشستوں پر آ کر بیٹھ چکے تھے۔

خلیفۂ بغداد کی زرنگار کُرسی ابھی تک خالی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد نقیبوں کی آواز گونجنے لگی۔ شاہانہ تُزک و احتشام کے ساتھ بادشاہ کی سواری آ رہی تھی۔

جب خلیفۂ معظم اپنی کُرسی پر تشریف فرما ہو گئے تو اب اُس اجنبی شخص کا اِنتظار تھا کہ جس نے چیلنج دے کر سارے علاقے میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ حضرت جنید کے طرفدار فاتحانہ خوشی کے جذبے میں مجمع کو یقین دلا رہے تھے کہ اُس کا انتظار بے سُود ہے اب وہ نہیں آئے گا۔ جنید سے نبرد آزما ہونا آسان نہیں ہے۔ جنید کے تصوّر ہی سے بڑے بڑوں کا زہرہ آب ہو جاتا ہے۔

ایک معمولی آدمی کی کیا بساط ہے کہ مقابلہ کے لیے سامنے آ سکے۔ بلاشُبہ وہ پُوری مملکت کو فریب میں مُبتلا کر گیا ہے۔

Marfat.com

اُسے آنا ہوتا تو بہت پہلے اِس میدان میں آجاتا۔ اُس کی بات ابھی ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ درباری حلقوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا۔ میں اعتراف کرتا ہُوں کہ حکومت نہایت سادہ لوحی کے ساتھ ایک گہری سازش کا شکار ہوگئی ہے۔ یہ اقدام دانشمندی کے قطعی خلاف ہوا کہ محض ایک گُمنام شخص کی بات پر مُختلف مُلکوں کے ہزاروں کی بھیڑ جمع کر دی گئی۔ اس میدان میں اُن لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی کہ جو غائبانہ طور پر اُس اجنبی شخص کے حامی تھے۔

نامعلوم طور پر اُن کے دلوں میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن موجودہ صُورتِ حال سے اُن کے چہروں پر افسردگی کا نشان واضح ہونے لگا۔ نا اُمیدی کے عالم میں بڑی ہمّت کر کے اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے صفائی پیش کرتے ہوئے کہا ! ابھی وقتِ مقررہ میں کچھ وقفہ باقی رہ گیا ہے اس لیے اجنبی شخص کے بارے میں کوئی آخری فیصلہ کرنا قبل از وقت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی معقول عذر کی وجہ سے تاخیر ہوگئی ہو۔ وقت گُزر جانے کے بعد اگر وہ نہیں آیا تو یقیناً اُسے قابلِ مُذمّت گردانا جائے گا۔

منٹ منٹ پر حضرت جُنید کے حامیوں کا جوشِ مسّرت بڑھتا جا رہا تھا اور وہ طرح طرح کی آوازیں کس کر مجمع کے ذہن سے اُس اجنبی شخص کا اثر زائل کر رہے تھے۔ لیکن خود حضرت جنید پر ایک سکتے کی کیفیّت طاری تھی اُن کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں کھو گئے ہیں۔ لاشعوری طور پر وہ کسی حیرت انگیز واقعہ کا انتظار کر رہے تھے۔

مجمع کا اضطراب اب بے قابو ہونے لگا تھا۔ حضرت جُنید کے حامیوں کی طرف سے بار بار یہ آواز اُٹھ رہی تھی کہ مسندِ خلافت سے کوئی فیصلہ کُن اعلان کر کے مجمع کو مُنتشر کر دیا جائے۔

وقتِ مقررہ میں ابھی چند ہی لمحے باقی رہ گئے تھے کہ وزیرِ مملکت اعلان کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ ابھی اُن کے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا تھا کہ مجمع کے کنارے کی طرف سے آواز آئی کہ ذرا ٹھہریئے۔ وہ گرد اُڑ رہی ہے ہوسکتا ہے کہ یہ وہی شخص ہو ؟

اِس آواز پر سارا مجمع گردِ راہ کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ ہی فاصلے پر فضاؤں میں اُڑتا ہوا غبار لاکھوں لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن گیا تھا۔ چند ہی لمحوں کے بعد گرد صاف ہوئی تو دیکھا کہ ایک نحیف و لاغر انسان پسینے سے شرابور ہانپتے ہانپتے چلا آرہا تھا۔ مجمع کے آثار و قرائن سے لوگوں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جس کا اِنتظار ہو رہا تھا۔ یہ معلوم ہوتے ہی ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی

Marfat.com

سارا مجمع اُس اجنبی شخص کو دیکھنے کے لیے ٹُوٹ پڑا۔ بڑی مُشکلوں سے ہجوم پر قابو حاصل کر کے اُسے میدان تک پہنچایا گیا۔ ظاہری شکل وصُورت دیکھ کر لوگوں کو سخت حیرت تھی کہ ضُعف و ناتوانی سے جس کے قدم سیدھے نہیں پڑتے وہ جنید جیسے کوہ پیکر سے کیا مقابلہ کر سکتا ہے ؟

حضرت جنید کے ہمنوا پُورے طور پر مطمئن تھے کہ ابھی چند منٹ میں معلوم ہو جائے گا کہ اپنے وقت کی ایک عظیم شخصیّت کے ساتھ گستاخانہ جسارت کی سزا کتنی عبرت ناک ہوتی ہے۔

دنگل کا وقت ہو چکا تھا۔ حضرت جنید اعلان ہوتے ہی اکھاڑے میں اُتر گئے۔ وہ اجنبی شخص بھی کمر کس کر ایک کنارے کھڑا ہو گیا۔ لاکھوں تماشائیوں کے لیے یہ بڑا ہی حیرت انگیز منظر تھا۔ حضرت جنید کے سامنے وہ اجنبی شخص گردِ راہ معلوم ہو رہا تھا۔ پھٹی آنکھوں سے سارا مجمع دونوں کی نقل وحرکت دیکھ رہا تھا۔ حضرت جنید نے خم ٹھونک کر زور آزمائی کے لیے پنجہ بڑھایا۔ اُس اجنبی شخص نے دبی زبان سے کہا ! کان قریب لائیے مجھے آپ سے کُچھ کہنا ہے۔ نہ جانے اُس آواز میں کیا سَحر تھا کہ سُنتے ہی حضرت جنید پر ایک سکتہ طاری ہو گیا۔ اچانک پھیلے ہوئے ہاتھ سمٹ گئے۔ کان قریب کرتے ہوئے کہا فرمائیے !

اجنبی کی آواز گلوگیر ہو گئی بڑی مُشکل سے اتنی بات منہ سے نکل سکی۔ جنید میں کوئی پہلوان نہیں ہوں۔ زمانے کا ستایا ہوا ایک آلِ رسول (سیّد زادہ) ہوں۔ سیّدہ فاطمہ کا ایک چھوٹا سے کنبہ جنگل میں پڑا کئی ہفتوں سے نیم جان ہے۔ اور سیّدانیوں کے جسموں پر کپڑے بھی سلامت نہیں ہیں کہ وہ گھنی جھاڑیوں سے باہر نکل سکیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھوک کی شدّت سے بے حال ہو گئے ہیں۔

ہر روز صبح کو یہ کہہ کر شہر آتا ہوں کہ شام تک کوئی انتظام کر کے واپس لوٹوں گا لیکن خاندانی غیرت کسی کے آگے منہ نہیں کھولنے دیتی۔ گرتے پڑتے آج بڑی مُشکل سے یہاں تک پہنچا ہوں۔ فاتحِ خیبر کا خون ہاشمی رگوں میں سُوکھتا جا رہا ہے۔ چلنے کی سکت باقی نہیں ہے۔

شرم سے بھیک مانگنے کیلئے ہاتھ نہیں اُٹھتے۔ میں نے تمہیں صرف اس اُمید پر چیلنج دیا تھا کہ آلِ رسول کی جو عقیدت تُمہارے دل میں ہے آج اُس کی آبرو رکھ لو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کل میدانِ قیامت میں نانا جان سے کہہ کر تُمہارے سر پر فتح کی دستار بندھواؤں گا۔ فاطمی چمن کی مُرجھائی ہوئی کلیوں کی اُداسی اب دیکھی نہیں جاتی۔

Marfat.com

جنید ! عالم گیر شُہرت واعزاز کی صرف ایک قربانی سُوکھے چہروں کی شادابی کیلئے کافی ہے یقین رکھو ! آلِ رسول کے خانہ بدوش قافلہ کی حُرمت وآسُودگی کے لیے تُمہاری عزّت و ناموس کا ایثار کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ ہمارے خاندان کی یہ ریت تُمہیں معلوم ہے کہ کسی کے احسان کا بدلہ ہم زیادہ دیر قرض نہیں رکھتے۔

اجنبی شخص کے یہ چند جُملے حضرت جنید کے جگر میں نشتر کی طرح پیوست ہو گئے۔ پلکیں آنسوؤں کے طوفان سے بوجھل ہو گئیں۔ عشق وایمان کا ساگر موجوں کے طلاطم سے زیروزبر ہونے لگا۔ آج کونین کا سرمدی اعزاز سر چڑھ کر جنید کو آواز دے رہ تھا۔

عالم گیر شُہرت وناموس کی پامالی کے لیے دل کی پیش کش میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں ہُوئی۔

بڑی مُشکل سے حضرت جنید نے جذبات کی طُغیانی پر قابو حاصل کرتے ہوئے کہا! کشورِ عقیدت کے تاجدار۔ میری عزّت وناموس کا اِس سے بہتر مصرف کیا ہوسکتا ہے کہ اِسے تُمہارے قدموں کی اُڑتی ہوئی خاک پر نثار کردوں۔ چمنستانِ قدس کی پژمردہ کلیوں کی شادابی کے لیے اگر میرے خون کا آخری قطرہ بھی آپ کے کام آسکے تو وہ بھی آپ کے قدموں پر نثار کردوں۔

خُوشا نصیب کہ کل میدانِ محشر میں سرکار اپنے نواسوں کے زرخرید غلاموں کی قطار میں کھڑے ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت جنید خم ٹھونک کر للکارتے ہوئے آگے بڑھے اور اجنبی شخص سے پنجہ ملا کر گُتھ گئے۔

سچ مچ کُشتی لڑنے کے انداز میں تھوڑی دیر پینترا بدلتے رہے۔ سارا مجمع سانس روکے نتیجہ کے انتظار میں خاموش دیکھتا رہا۔ چند ہی لمحوں کے بعد حضرت جنید نے بجلی کی تیزی سے ایک داؤ چلایا۔

آنکھیں کھلیں تو جنید کے حامیوں نے نعرے بلند کیے۔ لیکن دُوسرے ہی لمحے میں حضرت جنید چاروں شانے چت تھے۔ اور سینے پر سیّدہ کا ایک نحیف وناتواں شہزادہ فتح کا پرچم لہرا رہا تھا۔

حضرت جنید کی فتح کا نقشہ دیکھنے والی آنکھیں اِس حیرت انگیز نظارے کی تاب نہ لاسکیں۔ ایک لمحے کے لیے سارے مجمع پر سکتہ کی سی کیفیّت طاری ہو گئی۔ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

Marfat.com

حیرت کا طلسم ٹوٹتے ہی مجمع نے نحیف و ناتواں سیّد کو گود میں اُٹھالیا۔ میدان کا فاتح اب سروں سے گزر رہا تھا۔ ہر طرف سے انعام و اکرام کی بارش ہو رہی تھی۔ تحسین و آفرین کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ شام تک فتح کا جلوس سارے شہر میں گشت کرتا رہا۔ رات ہونے سے پہلے پہلے ایک گمنام سیّد خلعت و انعامات کا بیش بہا خزانہ لے کر جنگل میں اپنی پناہ گاہ کی طرف لوٹ چکا تھا۔

حضرت جنید اکھاڑے میں اسی شان لیٹے ہوئے تھے۔ اب مملکت میں کسی کو کوئی ہمدردی اُن کی ذات میں نہیں رہ گئی تھی۔ ہر شخص اُنہیں پائے حقارت سے ٹھکراتا اور ملامت کرتا ہوا گزر رہا تھا۔ عمر بھر کی عزّت لمحوں میں خاک میں مِل چکی تھی۔ لیکن آپ تھے کہ ان زہر میں بجھے ہوئے طعنوں اور توہین آمیز کلمات سے مسرور اور شاد کام ہو رہے تھے۔ ہجوم ختم ہونے کے بعد خود ہی اُٹھے اور شاہراہ عام سے گزرتے ہوئے اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے۔

آج کی شکست کا سرور اُن کی روح پر خُمار کی طرح چھا گیا تھا۔ رات کی زُلفِ سیاہ کمر کے نیچے ڈھل چکی تھی۔ بغداد کا سارا شہر تاروں کی ٹھنڈی چھاؤں میں محوِ خواب تھا۔ کہیں کہیں سے مشعل بردار پاسبانوں کی آوازیں کانوں میں گونج رہی تھیں۔ ادھر جب عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت جنید لیٹے تو بار بار کان میں یہ الفاظ گونج رہے تھے۔ وعدہ کرتا ہوں کہ کل میدانِ قیامت میں نانا جان سے کہہ کر تمہارے سر پر فتح کی دستار بندھواؤں گا۔ کیا سچ مچ ایسا ہو سکتا ہے ؟

کیا میری قسمت کا ستارہ یک بیک اتنی بلندی پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ سرکارِ دو عالم کے نُورانی ہاتھوں کی برکتیں میری پیشانی کو چھو لیں۔ اپنی طرف دیکھتا ہوں تو کسی طرح اپنے آپ کو اس اعزاز کے قابل نہیں پاتا۔ لیکن لاڈلوں کی بات بھی کوئی چیز ہے ؟

اگر میدانِ محشر میں شہزادے مچل گئے تو رحمتِ تمام کیونکر گوارا کر سکیں گے کہ اُن کے دل کے آبگینے پر کوئی آنچ آجائے۔ سارے زمانے میں آلِ رسول کی زبان کا بھرم مشہور ہے۔ گردن کٹ سکتی ہے دی ہوئی زبان نہیں کٹ سکتی۔ آخر کربلا کے میدان کی سُرخی زبان ہی کے بھرم سے تو آج تک قائم ہے۔ نبی زادوں کا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا۔ قیامت کے دن وہ ضرور وہ میری بات اپنے نانا جان تک پہنچائیں گے۔

اے کاش ! آج ہی قیامت آجاتی۔ آج ہی میدانِ حشر کا وہ پرور نظارہ آنکھوں کے

Marfat.com

سامنے ہوتا۔آہ ! اب جب تک زندہ رہوں گا قیامت کا انتظار رہے گا۔ایک ایک دن گننا پڑے گا۔حساب وکتاب کی گرفت میں آنے والی ایک طویل مدت کیسے کٹے گی ؟

یہ سوچتے سوچتے حضرت جنید کی پُرنم آنکھوں پر نیند کا ایک ہلکا سا جھونکا آیا اور وہ ایک اور ہی دنیا میں پہنچ گئے۔ پہاڑوں، صحراؤں، اور آبادیوں کے سارے حجابات نظر کے سامنے سے اُٹھ چکے تھے۔اب بغداد سے گنبدِ خضریٰ صاف دکھائی دے رہا تھا۔مدینہ طیبہ کا بہار پرور منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔تھوڑی دیر کے بعد سُنہری جالیوں سے ایک کرن پھوٹی اور مدینے کا آسمان روشنی سے معمور ہو گیا۔

پھر ایسا معلوم ہوا کہ نور کا ایک سفید بادل مدینے کے اُفق سے بغداد کی طرف بڑھتا آرہا ہے۔جہاں جہاں سے وہ گزرا نُور برستا گیا۔فضا نکھرتی گئی۔اندھیرا چھٹتا گیا۔قریب آتے آتے اب رحمت وتجلّی کا وہ روشن قافلہ بغداد کے آسمان پر جگمگا رہا تھا۔چند ہی لمحوں کے بعد وہ نیچے اُترنا شروع ہوا۔ایوانوں کے کنگرے جُھک گئے۔پہاڑوں کی چوٹیاں سرنگوں ہو گئیں۔درختوں کی شاخیں سجدے میں گر پڑیں۔

بغداد کی زمین جھومنے لگی۔

بہاروں نے پھول برسائے۔

صبا نے خُوشبو اُڑائی۔

سحر نے اُجالا کیا۔

رحمتوں نے فرش بچھائے اور درخشاں کرنوں سے حضرت جنید کے صحن کا چپّہ چپّہ معمور ہو گیا۔

طلعتِ جمال سے آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔دل کیف وسرور میں ڈوب گیا۔در و دیوار اور شجر و حجر کو زبان مل گئی اور الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیکَ یارسُول اللہ کے نغموں سے فضا گونج اُٹھی۔عالمِ بے خودی میں حضرت جنید سُلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں سے لپٹ گئے۔سرکار نے رحمتوں کے ہجوم میں مُسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا ! جنید اُٹھو قیامت سے پہلے اپنے نصیبے کی سرفرازیوں کا نظارہ کرلو۔

نبی زادوں کے ناموس کے لیے شکست کی ذلتوں کا انعام قیامت تک قرض نہیں رکھا

Marfat.com

جائے گا۔ سر اُٹھاؤ ! تُمہارے لیے فتح و کرامت کی دستار لے آیا ہوں۔ آج سے تُمہیں عرفان و تقرّب کی سب سے اونچی بساط پر فائز کیا گیا ہے۔ اُٹھو تجلّیات کی بارش میں اپنی ننگی پیٹھ کا غبار اور چہرے کے گرد کے نشان دھوڈالو۔ اب تُمہارے رُخِ تاباں میں اس زمین کے ہی نہیں عالم قدس کے رہنے والے بھی اپنا منہ دیکھا کریں گے۔ بارگاہِ یزدانی سے گروہِ اولیاء کی سروری کا اعزاز تمہیں مُبارک ہو۔ ان کلمات سے سرفراز فرمانے کے بعد سرکار مُصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جنید کو اپنے سینے لگالیا۔

اِس عالمِ کیف بار میں اپنے شہزادوں کے جاں نثار پروانے کو کیا کُچھ عطا فرمایا اس کی تفصیل نہیں معلوم ہوسکی۔ جاننے والے بس اتنا ہی جان سکے۔ کہ صُبح کو جب حضرت جنید کی آنکھ کھُلی تو پیشانی کی موجوں میں نور کی کرن لہرا رہی تھی۔ آنکھوں سے عشق و مستی کے پیمانے چھلک رہے تھے۔ دل کی انجمن تجلّیات کا گہوارہ بن چکی تھی۔ لبوں کی جنبش پر کارکنان قضاء وقدر کے پہرے بٹھادیئے گئے تھے۔ اور غیَب و شہود کی ساری کائنات شفاف آئینے کی طرح نظر کی گرفت میں آگئی تھی۔ نفس نفس میں عشق و یقین کی دہکتی ہوئی چنگاری پھُوٹ رہی تھی۔ نظر نظر میں تسخیر کا سحرِ حلال انگڑائی لے رہا تھا۔ کل کی شام جو پائے حقارت سے ٹھُکرا دیا گیا تھا۔ آج صبح کو اُس کی راہ میں پلکیں بچھائی جارہی تھیں۔

کل جو شکست کی ذلتوں سے بوجھل ہوکر اکیلا ہی اپنے گھر تک آیا تھا آج اُسی کے جلو میں کونین کی اُمیدوں کے کارواں چل رہے تھے۔ ایک ہی رات میں سارا عالم زیروزبر ہوگیا۔ خواب کی بات بادِ صبا نے گھر گھر تک پہنچادی تھی۔ طلوعِ سحر سے پہلے ہی جنید کے دروازے پر درویشوں کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی۔ جونہی آپ باہر تشریف لائے خراجِ عقیدت کے لیے ہزاروں گردنیں جھُک گئیں۔ حتیٰ کہ خلیفۂ بغداد نے اپنے سر کا تاج اُتار کر آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔ یہ تھی حضرت جنید کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آلِ پاک سے محبّت اور پھر یہ تھا وہ انعام جو حضور کی طرف سے آپ کی آل کے لیے اپنی عزّت کو قربان کرنے والے کو مِلا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی اولاد سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(زلف وزنجیر)

Marfat.com

سیّد زادی کی خدمت کا صلہ

شیخ الاکبر سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مسامرات الاخیار" میں عبداللہ بن مبارک سے متصل سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ متقدّمین میں سے حج کا شوق رکھنے والے ایک شخص کا بیان ہے بغداد شریف میں حج کے لئے جانے والے ایک قافلہ کی آمد کا پتا چلا تو میں نے اس کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا اور پانچ سو دینار لے کر سامان حج خریدنے کے لئے بازار گیا میں بازار میں گھوم رہا تھا کہ وہاں پر ایک خاتون نے مجھے کہا کہ میں سیّد زادی ہوں۔ میری بچیوں کی ردائیں نہیں ہیں اور ہم نے چار روز سے کچھ نہیں کھایا۔

اس بی بی کی بات نے مجھے بے حد متاثر کیا چنانچہ میں نے پانچ سو دینار ان کی جھولی میں ڈال دیئے اور عرض کی آپ جا کر اپنی ضروریات پوری فرمالیں اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے واپس لوٹ آیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے حج پر جانے کا شوق میرے دل سے محو کر دیا اور قافلہ چلا گیا۔

جب یہ لوگ حج کر کے واپس آئے تو میں نے سوچا احباب سے ملاقات کر کے انہیں سلام کہوں چنانچہ میں ان لوگوں کے پاس گیا اور جس دوست کو ملتا وہ مجھے حج کی مبارک باد دیتے ہوئے کہتا اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کا حج قبول فرمائے۔

میں اس امر پر تعجب کرتا ہوا رات کو سو گیا تو خواب میں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں کہ۔

لوگوں نے تجھے حج کی مبارک باد پیش کی ہے اس پر تعجّب نہ کر تو نے جب ضرورت مند (یعنی سیّد زادی) کی ضرورت کو پورا کیا اور ضعیف کو غنی کر دیا تو ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں درخواست پیش کی جس کی بناء پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیری صورت پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا جو ہر سال تیری طرف سے حج کرے گا اب تو چاہے حج کر یا نہ کر۔

(الشرف المؤبد لآل محمد صفحہ ۲۶۰)

میمون بن مہران سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک شخص تھا جس کی کنیّت ابو جعفر تھی یہ شخص اچھے برتاؤ والا تھا جب بھی کوئی علوی اُس کے پاس آتا اور کچھ طلب کرتا تو وہ انکار نہ کرتا۔ اگر اس

Marfat.com

کے پاس مال کی قیمت ہوتی تو لے لیتا اور اگر نہ ہوتی تو غلام سے کہتا اس کی قیمت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کھاتے میں لکھ دے۔

ایک عرصہ تک وہ اسی طرح زندہ رہا پھر فقیر ہو گیا اور خانہ نشین ہو گیا۔ اپنا کھاتہ دیکھا کرتا اگر ان میں سے کوئی شخص زندہ ہوتا تو اس کے پاس وصولی کے لئے آدمی بھیج دیتا اور اگر مر گیا تو اس کا نام کاٹ دیتا۔ ایک دن وہ اپنے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا، کھاتہ دیکھ رہا تھا کہ ایک آدمی گزرا تو وہ مذاق اڑاتے ہوئے بولا ! تیرے بڑے قرض دار نے تیرے ساتھ کیا کیا ؟ مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے وہ شخص بڑا غمگین ہوا اور گھر میں چلا گیا۔ رات ہوئی تو نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ حسنین آپ کے سامنے چل پھر رہے ہیں تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا، تمہارے والد نے کیا کیا؟ تو ان کے پیچھے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضور ! میں حاضر ہوں۔

آپ نے فرمایا ! تم اس شخص کو اس کا حق کیوں نہیں دیتے ہو ؟ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ! یہ اس کا حق ہے میں لے آیا ہوں۔

فرمایا تو اسے دے دو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے اون کی ایک تھیلی دی اور فرمایا ! یہ تیرا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! لے لے اور ان کی اولاد میں سے جو بھی تیرے پاس آئے اور جو کچھ مانگے منع نہ کرنا، جا آج کے بعد تجھے فقر نہیں لگے گا۔

میں بیدار ہوا، تھیلی میرے ہاتھوں میں تھی، میں نے اپنی بیوی کو پکارا اری میں سو رہا ہوں؟ وہ کہنے لگی ! جاگ رہے ہو۔ بیوی نے چراغ جلایا، میں نے تھیلی اُسے دے دی تو اس میں ہزار دینار تھے۔ وہ بولی اے شخص ! خدا سے ڈر کہیں ایسا تو نہیں کہ فقر و فاقہ نے تجھے دھوکا دہی پر مجبور کر دیا اور کسی تاجر کو دھوکہ دے کر لے آیا ہو۔ میں نے کہا ! واللہ نہیں، مگر قصّہ یہ ہے، وہ بولی اگر سچا ہے تو دیکھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حساب میں کتنا ہے۔ اُس نے کھاتا منگایا تو پورے اتنے ہی تھے نہ کم نہ زیادہ۔

(شاہد المقبول صفحہ ۲۵۴)

سیدی محمد فارسی کا بیان ہے کہ میں مدینہ منوّرہ کے سادات بنی حسین سے بُغض رکھتا تھا کیونکہ اُن میں سے بعض کو بظاہر سُنّت کے خلاف دیکھتا تھا، چنانچہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے خواب میں میرا نام لیکر فرمایا اے فلاں ! تُو میری اولاد سے بُغض رکھتا ہے؟

مَیں نے کہا ! حاشاء للہ یارسول اللہ میں ان سے تو بغض نہیں رکھتا اُن کے اعمال کو ناپسند کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! ایک فقہی مسئلہ ہے بتاؤ کیا نافرمانی کرنے والا بیٹا نسب میں شامل نہیں ؟

میں نے کہا ! کیوں نہیں یارسول اللہ !

آپ نے فرمایا ! یہ نافرمان بیٹا ہے۔

بعدازاں ان سادات کرام میں سے مجھے جو شخص بھی ملتا میں اُس کا بے حد احترام واکرام کرتا،

(الشّرف المؤبد لآلِ محمد ص ۲۶۸)

عبداللہ بیابانی اور تعظیمِ سادات

حضرت علّامہ شیخ عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے عظیم بزرگ تھے، آپ نہایت متقی، پرہیزگار اور خُدا رسیدہ تھے۔

آپ اپنے لئے ہمیشہ غائب کا صیغہ استعمال کرتے یعنی آپ نے اپنی مکمل نفی فرما رکھی تھی،

آپ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر رہتے تھے آپ کی محبتِ سادات ملاحظہ فرمائیں۔

آپ کے دورِ حیات میں بادشاہِ وقت نے کچھ سادات کرام کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تھا، جب شیخ عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ کے اِس ظُلم کی خبر ہوئی تو آپ بنفسِ نفیس بادشاہِ وقت کے دربار میں گئے۔ آپ نے بادشاہ سے کہا ! یہ لوگ خاندانِ رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چشم و چراغ ہیں۔

یہ نُور دیدۂ زَہرا بتول ہیں۔

یہ مولا علی کی نشانیاں ہیں،

یہ حسنین کریمین کا خُون ہیں،

Marfat.com

اِنہیں چھوڑ دو، اِنہیں رہا کردو۔

بادشاہِ وقت نے آپ کی بات ماننے سے انکار کردیا تو آپ نے برسرِ دربار کہا ! اے شاہ وقت جس علاقے میں تیری حکومت ہے۔ جہاں جہاں تیری بادشاہی ہے، جہاں جہاں تک تیرا اختیار ہے۔

اے بادشاہ ! وہاں رہنا حرام ہے کیونکہ تو گستاخِ سادات ہے۔ تُو سادات کرام کی بے اَدبی کرنے والا ہے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے ہجرت فرما گئے۔

(اخبارالاخیار ص ۴۴۹)

قارئین محترم ! یہ ہے جذبۂ عشقِ اہلِ بیتِ رسول کہ وقت کا غوث اور وقت کا قُطب اور صاحب مقام بزرگ اہلِ بیت کی غلامی کا قلادہ گلے میں ڈال کر بادشاہِ وقت کے دربار میں خود چلا جاتا ہے اور حقِ غلامی ادا کرتے ہوئے سادات کرام کی رہائی کی کوشش کرتا ہے اور پھر اُس بادشاہ کے مُلک کو خیر باد کہہ دیتا ہے کہ جہاں سادات کی تکریم نہیں ہوتی۔

آلِ احمد سے محبّت اولیاء کرتے رہے
یُوں غلامی کا ہمیشہ حق ادا کرتے رہے
رحمتیں ہی رحمتیں مقصودؔ اُن پر ہوگئیں
جو رسولِ پاک سے سچی وفا کرتے رہے

(محمد مقصود مدنی)

اعلیٰ حضرت اور تعظیم سادات

اعلیٰ حضرت الشّاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر ایک وقیع کتاب حیاتِ اعلیٰ حضرت کے نام سے انڈیا میں طبع ہوگئی ہے۔

جس کے مصنف ملک العلماء حضرت علّامہ مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور اس کی ترتیب جدید حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی صاحب نے فرمائی ہے۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت میں اِمامِ اہلسنّت کی زندگی کے جن روشن پہلوؤں کو اَبواب کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے، ان میں ایک باب تعظیم و کرامِ سادات کے حوالہ سے مرتب کیا گیا ہے اِن

Marfat.com

موجودہ حالات میں ایسی تحقیق کی اَشد ضرورت تھی جو الحمدللہ پوری ہوگئی۔

آج ہمیں امام اہلسنّت کے خوبصورت عقیدہ کی صحیح تصویر مل گئی اب ہم اسی کتاب سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلِ بیت رسول سے محبت ومودّت کے واقعات پیش کررہے ہیں۔

آج کے دور میں اہلسنّت کا ایک حلقہ خارجیت کے جراثیم کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے بالخصوص مدارس سے وابستہ لوگ خشکی کا شکار ہیں اور وہ اہلِ بیت رسول کی عظمت وشان بیان کرنے سے کتراتے ہیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں خشکی اور خارجیت پھیلانے کے ذمّہ دار بن رہے ہیں۔ اندریں حالات اِمام اہلسنّت الشاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا دعویٰ کرنے والے خشکی زدہ لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ پیش خدمت ہے۔

علمائے کرام نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ جس چیز کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت ہو اس کی تعظیم وتوقیر کرنا ہی ایمان ہے۔ بالخصوص سادات کرام جزءِ رسول ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مستحق توقیر وتعظیم ہیں اِس پر پورا عمل کرنا ہی ایمان کی تکمیل کا باعث ہوسکتا ہے۔

علمائے اہلسنّت کا طریقہ رہا ہے کہ وہ کسی سیّد زادے کو اس کی ذاتی حقیقت سے نہیں دیکھتے۔

سیّد زادے کی علمی قابلیت کو نہیں دیکھتے بلکہ نسبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہیں۔

سیّد زادے کے مال ودولت کو نہیں دیکھتے بلکہ نسبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہیں۔

سیّد زادے کی غُربت وافلاس کو معیار نہیں بناتے بلکہ نسبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پُوری زندگی سادات کرام کی تعظیم وتکریم فرمائی اِس لئے آج ان کا نام عشاقانِ سرفہرست ہے۔

سیّد زادے کے ہاتھ چُوم لئے

سیّد ایوب علی قادری رضوی کا بیان ہے کہ فقیر اور برادرم سیّد قناعت علی کے بیعت ہونے

Marfat.com

پر بموقع عید الفطر بعد نماز دست بوسی کے لئے عوام نے ہجوم کیا جس وقت قناعت علی دست بوسی کرنے لگے حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ چُوم لئے۔

برادرم قناعت علی بڑے پریشان ہوئے ، سیّد قناعت علی شاہ صاحب نے مقربانِ خاص سے تذکرہ کیا تو معلوم ہوا ! اعلیٰ حضرت کا یہ معمول ہے کہ بموقع عیدَین دَورانِ مصافحہ سب سے پہلے سیدزادہ سے مصافحہ کرتے اور اس کی دست بوسی فرماتے ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۲۴)

سادات کے لئے دُگنا

سید ایوب علی قادری رضوی فرماتے ہیں !

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مجلس میلاد مبارک میں سادات کرام کو یہ نسبت اور لوگوں کے دُگنا حصہ بروقت شرینی ملا کرتا تھا اور اسی کا اتباع اہلِ خاندان بھی کرتے ہیں۔

قارئین ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جذبۂ عشقِ رسول اور مودّتِ آلِ رسول ملاحظہ فرمائیں کہ بڑے بڑے علماء اور بڑے بڑے نوابوں اور نامور شخصیات کے ہوتے ہوئے بھی سادات کرام کو دُگنا حصہ پیش کرتے۔

کیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر چلائے جانے والے بڑے بڑے مدارس میں یہ اہتمام ہے۔

کیا محافلِ میلاد میں شیرینی کی تقسیم میں یہ اِمتیاز رکھا جاتا ہے اگر جواب نہیں ہے تو غور فرمائیں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک طریق پر چلتے ہوئے تعظیم سادات کا سبق خود یاد رکھیں اور اپنے حلقۂ اثر میں دوسروں کی بھی تربیت کریں۔

ایک سیّد زادے کا واقعہ

انہیں کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ہاں مجلسِ میلاد مبارک میں سادات کرام کو بہ نسبت اور لوگوں کے دُگنا حصہ بروقت تقسیم شیرینی ملا کرتا تھا اور اِسی کا اِتبّاع اہلِ خاندان بھی کرتے ہیں۔

ایک سال بموقع بارہویں شریف ماہِ ربیع الاوّل ہجوم میں سید محمود خاص صاحب علیہ الرحمۃ

Marfat.com

کوخلاف معمول اکہرا حصہ ملا یعنی وہ طشتریاں شرینی کی بلا قصد پہنچ گئیں موصوف خاموشی کے ساتھ حصہ لے کر سیدھے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ! یہاں سے آج مجھے عام حصّہ ملا۔ فرمایا ! سید صاحب تشریف رکھیے اور تقسیم کرنے والے کی طلبی ہوئی اور سخت اظہارِ ناراضی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ابھی ایک سینی (خوان) میں جس قدر آسکیں بھر کر لاؤ۔

چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی سیّد صاحب نے عرض بھی کیا کہ حضور میرا یہ مقصد نہ تھا۔ ہاں قلب کو ضرور تکلیف ہوئی جسے برداشت نہ کر سکا۔ فرمایا سیّد صاحب ! یہ شیرینی تو آپ کو قبول کرنا ہوگی ورنہ مجھے سخت تکلیف رہے گی اور قاسمِ شیرینی (تقسیم کرنے والے) سے کہا کہ ایک آدمی کو سیّد صاحب کے ساتھ کر دو جو خوان کو مکان پر پہنچا آئے انہوں نے فوراً تعمیل کی۔

سیّد زادے کو نام لے کر پکارنا

انہیں کا بیان ہے کہ بعد نماز جمعہ حضور پھاٹک میں تشریف فرما ہیں اور حاضرین کا مجمع ہے کہ شیخ امام علی صاحب قادری رضوی مالک ہوٹل آئس کریم بمبئی کے برادر خُورد مولوی نُور محمد صاحب کی آواز جو بسلسلہ تعلیم مقیم آستانہ تھے باہر سے قناعت علی قناعت علی پکارنے کی گوش گزار ہوئی انہیں فوراً طلب فرمایا اور پوچھا ! سیّد صاحب کو اس طرح پکارتے ہو ؟

کبھی آپ نے مجھے بھی نام لیتے ہوئے سنا ؟ مولوی نُور محمد صاحب نے ندامت سے نظر نیچی کر لی فرمایا ! تشریف لے جایئے اور آئندہ سے اس کا لحاظ رکھیے۔

ایک دِلسوز واقعہ

اسی تذکرہ میں فرمایا کہ شریف مکّہ کے زمانہ میں حاجیوں سے ٹیکس بڑی سختی سے وصول کیا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کے کارکن مستورات کی جامہ تلاشی کرتے تھے۔ ایک عالم صاحب مع مستورات وہاں پہنچتے ہیں ان کی مستورات کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا گیا۔ عالم صاحب کو یہ بات بہت شاق گزری اور انہوں نے رات بھر شریف صاحب کو بُرا بھلا کہا اور بد دُعائیں دیں۔ صبح ہوتے ہی آنکھ لگ گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ فرماتے ہیں ! مولوی صاحب کیا میری اولاد ہی آپ کے بد دُعا کرنے کو رہ گئی تھی؟ پھر فرمایا !

Marfat.com

سید کو اگر قاضی حد لگائے تو یہ نہ خیال کرے کہ میں سزا دے رہا ہوں بلکہ تصوّر کرے کہ شاہزادے کے پیروں میں کیچڑ بھر گئی ہے اسے دھو رہا ہوں۔

مکتوب مولانا سیّد شاہ عبدالمنّان مُنعمی

مولانا مولوی سید شاہ ابوسلمان محمد عبدالمنان صاحب قادری چشتی فردوسی ابوالعلائی منعمی مفتی وصدر مدرس عربیہ محمدیہ عظیم آباد سے میں نے درخواست کی کہ آپ کو بھی اگر کوئی واقعہ اعلیٰ حضرت کے متعلق معلوم ہوا تو تحریر کر کے مجھے عنایت کریں۔ اگرچہ میں نے اَخبار ہمدرد دہلی و دبدبہ سکندری رامپور میں اس کے متعلق اعلان بھی کر دیا ہے لیکن خاص حضرات کو خصوصیت کے ساتھ بذریعہ خط یا مُلاقات ہو جانے پر زبانی بھی فرمائش کر دیتا ہوں۔

چنانچہ مولانا موصوف نے یہ خط مجھے تحریر فرمایا جو بہت جامع ہے لیکن واقعہ کے اعتبار سے تعظیمِ سادات سے اس کا تعلق ہے اس لئے اس جگہ درج کرنا انسب معلوم ہوتا ہے۔

طالب علم سیّد زادے سے حُسنِ سلوک

مجی محترمی.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اخبار ہمدرد میں یہ دیکھ کر بڑی مسرّت ہوئی کہ جناب نے ایک بڑی خدمت اور اہم کام جو مسلمانانِ عالم کے لئے مُفید اور کار آمد ہوگا، اپنے سر لیا یعنی اعلیٰ حضرت حامیٔ سُنّت ماحیٔ بدعت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا قاری حافظ شاہ احمد رضا خاں صاحب کے سوانح حیات جمع کر کے منظر عام پر لائے اسی حوالہ سے میں اپنا حوالہ پیش کر رہا ہوں۔

سیّد شاہ ابوسلمان محمد عبدالمنان قادری چشتی فردوسی لکھتے ہیں ! میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو جائے اور مسائل حاضرہ بھی سمجھ لوں۔ آپ کی زیارت نے بتمام وکمال فقیر پر یہ ثابت کر دیا کہ جو کچھ بھی آپ کی تعریف ہوتی ہے وہ کم ہے۔

حضرت سیّد عبدالمنان شاہ صاحب فرماتے ہیں ! کہ اعلیٰ حضرت کو یہ معلوم ہوا کہ یہ فقیر سادات سے ہے تو آپ نے بڑی عزت بخشی اور خصوصی اِکرام کیا، آپ نے میرے جملہ شکوک کو

Marfat.com

چند منٹوں میں اِس طرح رفع فرما دیا گویا کہ شکوک کبھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔

آپ کے اَخلاق کا یہ عالم تھا کہ دِنوں میں مجُھے آپ کے اخلاقِ کریمانہ نے روکے رکھا پھر جب میں نے رخصت ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے اتنی رقم جو میرے آنے جانے پر خرچ ہوئی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ مرحمت فرما دی۔ میں نے بہت انکار کیا کہ حضرت یہ سب کچھ رہنے دیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ! کہ یہ تو آپ کے گھر کی عنایت کردہ ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۲۳۰)

سیّد زَادے کی تالیف قلبی

مولانا ظفر الدین بہاری قادری رضوی لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدہ کی مغربی سمت جس میں کُتب خانہ نیا تعمیر ہو رہا تھا۔ عورتیں اعلیٰ حضرت کے آبائی مکان میں جس میں مولانا حسن رضا خان صاحب برادر اوسط اعلیٰ حضرت مع متعلقین تشریف رکھتے تھے قیام فرما تھیں اور اعلیٰ حضرت کا مکان مردانہ رہا۔ مزدوروں کا اجتماع رہتا اسی طرح کئی مہینے تک وہ مکان مردانہ رہا یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والے مرد حضرات اسی مکان میں آتے جاتے۔ جس کسی نے بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ملنا ہوتا وہ بے کھٹکے آپ کے پاس پہنچ جاتا۔

جب وہ کتب خانہ مکمل ہو گیا مستورات حسبِ دستور سابق اُس مکان میں چلیں آئیں، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک سیّد زادے جو کچھ روز پہلے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے تشریف لائے تھے پھر اعلیٰ حضرت سے ملنے کے لئے آئے اور اس مکان میں جسے مردانہ پایا تھا اس خیال سے بے تکلّف اندر چلے آئے۔

جب نصف آنگن میں پہنچے تو مستورات کی نظر آپ پر پڑی جو زنانہ مکان میں خانہ داری کے کاموں میں مشغول تھیں۔

خواتین نے جب سیّد زادے کو دیکھا تو گھبرا کر اِدھر اُدھر پردہ میں ہو گئیں۔ خواتین کے اس طرح اِدھر اُدھر ہونے اور پردہ تلاش کرنے سے سید زادے کو احساس ہوا کہ مکان زنانہ ہو گیا ہے۔ آپ پریشان ہو گئے اور ندامت کے مارے سر جھکا کر وہاں سے واپس ہونے لگے ایک طرف سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فوراً تشریف لے آئے۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان سیّد زادے کو نہایت احترام سے روک لیا اور اپنے گھر کے اندر اسی جگہ لے جا کر بٹھا دیا جہاں آپ اکثر تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے تھے۔

آپ نے سیّد زادے کو بٹھا کر بہت دیر تک ان سے باتیں کیں تا کہ ان کی پریشانی اور ندامت دور ہو جائے۔

پہلے تو سید زادے خفّت کے مارے خاموش رہے، پھر معذرت کی اور اپنی لاعلمی کا اظہار کیا کہ مجھے خبر نہ تھی کہ یہ مکان زنانہ ہو چکا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ! کہ حضرت! یہ سب تو آپ کی باندیاں ہیں، آپ آقا زادے ہیں مَعذرت کی کیا حاجت ہے۔ میں خود سمجھتا ہوں حضرت اطمینان سے تشریف رکھیں۔ غرض بہت دیر تک سیّد صاحب کو وہیں بٹھا کر ان سے بات چیت کی پان منگوایا ان کو کھلایا جب دیکھا کہ سیّد صاحب کے چہرہ پر آثار ندامت کے نہیں ہیں اور سیّد صاحب نے اجازت چاہی تو اُٹھ کر ساتھ ساتھ چلتے ہوئے الوداع کرنے کے لئے باہر تک تشریف لائے۔

سیّد صاحب نے اس واقعہ کو خود مجھ سے بیان فرمایا اور مذاق سے کہا کہ ہم نے تو سمجھا تھا کہ آج خوب پٹے مگر ہمارے پٹھّان نے وہ عزّت و قدر کی کہ دل خوش ہو گیا واقعی حُبِ رسول ہو تو ایسی ہو۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۲۳۳)

سیّد زادے کی خدمت

ایک سیّد زادے بہت غریب مفلوک الحال تھے ان کی گذر بسر بڑی تنگی اور عُسرت میں ہوتی تھی اس لئے سوال کیا کرتے تھے۔ سیّد زادے کا سوال بھی بڑا عجیب ہوتا تھا۔

سوال کی شان بھی عجیب تھی جہاں پہنچتے یہی فرماتے ! دلواؤ سید کو دلواؤ سید کو۔

ایک دن اتفاق سے گھر کے مرکزی دروازہ پر کوئی بھی نہ تھا سیّد زادے تشریف لائے اور سیدھے زنانہ دروازہ پر صدا لگائی ! دلواؤ سید کو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کی آواز سنتے ہی ان کے سامنے لا کر حاضر کر دیا اور ان کے رُوبرو لئے ہوئے کھڑے رہے۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُس دن ذاتی اخراجات علمی یعنی کتاب کاغذ وغیرہ کے لئے دوسو روپے آئے تھے جس میں نوٹ بھی تھے اٹھنی بھی چونی پیسے بھی تھے کہ جس چیز کی ضرورت ہو شاہ صاحب لے لیں۔ اعلیٰ حضرت نے بکس کے اس حصہ کو جس میں یہ سب روپے تھے۔

جناب سیّد صاحب دیر تک ان سب کو دیکھتے رہے اس کے بعد ایک چوّنی لے لی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضور ! یہ سب حاضر ہیں۔

سید صاحب نے فرمایا ! مجھے اتنا ہی کافی ہے۔

الغرض ! جناب سید صاحب ایک چونّی لے کر سیڑھی پر سے اُتر آئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ ساتھ تشریف لائے پھاٹک پر ان کو رُخصت کر کے فرمایا ! دیکھو سیّد صاحب کو آئندہ آواز دینے، صدا لگانے کی ضرورت نہ پڑے جس وقت سیّد صاحب پر نظر پڑے فوراً نذرانہ حاضر کے کے سیّد صاحب کو رُخصت کر دیا کرو۔

سُبحان اللہ وبحمدہٖ ! تعظیمِ سادات ہو تو ایسی ہو۔

کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
جو نذر لئے راہ گدا دیکھ رہا ہو

سیّد زادے کی تکریم

مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب فریدی صدر مدرس شمس العلوم بدایوں نے حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب سجادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ شریف کی روایت سے تحریر فرمایا کہ جب میں بریلی آتا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود کھانا لاتے اور ہاتھ دُھلاتے، حسبِ دستور ہاتھ دھلاتے وقت فرمایا۔ حضرت شاہزادہ صاحب یہ انگوٹھی اور چھلے مجھے دے دیجئے۔ میں نے فوراً اُتار کر دیئے اور وہاں سے بمبئی سے واپس مارہرہ آیا تو میری بیٹی فاطمہ نے کہا کہ ابّا بریلی کے مولانا صاحب کے یہاں سے پارسل آیا تھا جس میں چھلے اور انگوٹھی تھے یہ دونوں طلائی تھے۔ اور والہ نامہ میں تحریر تھا ! شہزادی صاحبہ یہ دونوں طلائی اشیاء آپ کی ہیں یہ تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا سادات اور پیرزادوں کا احترام۔

Marfat.com

سیّد زادے کی خواہش کی تکمیل

جناب سیّد ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ موسمِ بارش میں سب کے وقت جناب سیّد محمد جان صاحب قادری برکاتی نوری علیہ الرحمۃ ساکن محلہ گڑھی حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں !

حضور ! جو میں مانگوں عطا فرما دیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا سیّد صاحب ! اگر میرے اِمکان میں ہوا تو ضرور حاضر کروں گا۔

سید صاحب نے عرض کیا کہ حضور کے امکان میں ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ! مجھے کوئی عذر نہیں ہے اور پُوچھا کیا درکار ہے ؟

سید صاحب نے عرض کیا صرف ۲۲ گز کپڑا کفن کے لئے چاہتا ہوں چنانچہ صبح بازار کھلتے ہی ۲۲ گز نین کلاتھ منگوا کر سید صاحب کے لئے نذر کر دیا۔

سیّد زادوں کے قُلوب کی تشفّی

جناب سید ایوب علی صاحب ہی کا بیان ہے کہ ایک روز بعد مغرب میں اور برادرم قناعت علی سخت پریشان تھے اور دونوں کے دِلوں میں یہ خیال تھا کہ کاش ! اس وقت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ رضوی منزل کے سامنے مِل جاتے تو ہمارے زخمی دلوں پر مرہم لگ جاتا یہ خیال آیا ہی تھا کہ ان آنکھوں نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضوی منزل کے سامنے سے اسٹیشن پیادہ تشریف لے جا رہے ہیں۔

برادرم قناعت علی عالم اَز خُود رفتگی میں بے تابانہ حضور کی طرف دوڑے مگر چند قدم چلے تھے کہ پیر ڈگمگائے اور چت لبِ سڑک گر کر مدہوش سے ہو گئے میں نے بُعجلت بیٹھک بند کی اور قناعت علی کو ساتھ لئے ہوئے آگے بڑھ کر حضور کی دست بوسی کی اور خاموشی کے ساتھ پیچھے پیچھے ہو لئے دل میں سوچتے جاتے تھے کہ حضور اس نقاہت اور کمزوری کی حالت میں اتنی دُور پیادہ بغیر سواری کے کیسے آ گئے۔

اور یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ حضور کے خادم خاص حاجی کفایت اللہ صاحب جو سایہ کی

Marfat.com

طرح ساتھ ساتھ رہتے تھے ہمراہ نہیں ہیں صرف مولانا امجد علی صاحب مدظلّہ العالی ساتھ ہیں، ہم نے دیکھا کہ وہ لالٹین ہاتھ میں لئے ہوئے آگے آگے تھے اس وقت ہم لوگ کچھ ایسے مبہوت ہو رہے تھے کہ کلام کرنا تو درکنار اتنی جرأت نہ ہوسکی کہ مولانا کے ہاتھ سے لالٹین اپنے ہاتھ میں لے لیتے غرض یوں ہی خاموشی کے ساتھ چوپلہ تک پہنچا گئے دیکھا کہ وہ گاڑی جو ریاست رام پُور کو اس وقت چھوٹتی تھی جارہی تھی ادھر سواریاں بھی یکہ تانگہ وغیرہ میں برابر شہر کی طرف آرہی تھیں۔

اس وقت مولانا اَمجد علی صاحب سجادہ نشین مارہرہ تشریف نہیں لائے گاڑی تو رام پور والی چھوٹ گئی جو سواریاں آنے والی تھیں وہ بھی شہر کی طرف آچکیں اگر تشریف لاتے تو اب تک مُلاقات ہوجاتی غرض وہاں سے واپس ہوئے اور محلہ قرولان میں آکر اس راستہ سے جو سنگھوں کی گھیر والی مسجد کے سامنے بہاری پور کی بزریہ میں پہنچا ہے اُسی راستہ سے مکان میں تشریف لائے اس وقت مولانا امجد علی صاحب سے پتہ چلا کہ حضرت مَہدی میاں صاحب نے حضور کو اطلاع دی تھی۔ کہ میں مارہرہ شریف سے آرہا ہوں اور رام پور جارہا ہوں کسی کو اسٹیشن بریلی جنکشن بھیج دیا جائے۔

چنانچہ حضور نے شہزادگان میں سے کسی سے فرمادیا تھا کہ اسٹیشن چلے جانا، انہیں خیال نہ رہا یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے اور ویسے ہی پھاٹک میں آکر دریافت فرمایا کہ کوئی اسٹیشن گیا۔

معلوم ہوا کہ نہیں اس لئے خود تنہا اندھیرے میں پاپیادہ حضور چل دیئے۔ میں یہ کیفیّت دیکھ کر پھاٹک سے لالٹین لے کر دوڑا اور کچھ دور جا کر حضور کے ساتھ ساتھ ہولیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے اپنا قصہ مولانا سے عرض کیا اور اپنا خیال ظاہر کیا کہ حضور چونکہ اپنے آپ کو چھپائے رکھتے ہیں لہٰذا بظاہر حضرت میاں مہدی صاحب کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

مگر بباطن ہم لیواؤں کے قلوب کو اپنے دیدار سے تسلّی و تشفی کرنا تھی اس لئے آپ کی بھی زبان بند رکھی جاتی ہے کہ آپ بہاری پور کی بزریہ میں یہ نہیں کہتے کہ رضوی منزل کی طرف سے مسافت زائد ہوگئی۔

Marfat.com

اِمامِ اہلسنّت کا وَالہانہ عِشق

قارئینِ محترم !

یہ واقعہ دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیّت، مجدّدِ دین وملّت، امامِ اہلِ سُنّت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی آلِ رسول سے محبت وموڈّت کا ایسا واقعہ ہے جو آج بھی عاشقانِ اہلِ بیتِ رسول کے لیے محبت وموڈّت کا ایک انمول خزانہ ہے۔

اس واقعہ کو علّامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت رقّت آمیز انداز میں تحریر کیا ہے جو ہدیۂ قارئین ہے۔

پرانے شہر بریلی کے ایک محلہ میں آج صبح سے ہی ہر طرف چہل پہل تھی۔ دلوں کی سرزمین پر عشقِ رسالت کا کیف وسرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔

بام ودر کی آرائش، گلی کُوچوں کا نکھار، رہگذاروں کی صفائی اور دُور دُور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔ بالآخر چلتے چلتے ایک راہ گیر نے دریافت کیا! آج یہاں کیا ہونے والا ہے ؟

کسی نے جواب دیا ! دُنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیّت ، دین کے مجدّد، اہلِ سُنّت کے امام، عشقِ رسالت کے گنجِ گرانمایہ، اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی یہاں تشریف لانے والے ہیں۔

اُنہیں کے خیر مقدّم میں یہ سارا اہتمام ہو رہا ہے۔

پھر اُس نے فوراً ہی دوسرا سوال کیا !وہ کہاں سے تشریف لائیں گے ؟

کسی نے گزرتے ہوئے جلدی سے جواب دیا ! اسی شہر کے محلہ سوداگران سے۔ جواب سُن کر وہ حیرت سے منہ تکتا رہ گیا۔ اور دیر تک کھڑا سوچتا رہا کہ آنے والا اِسی شہر سے آرہا ہے۔ اور آنا چاہے تو ہر صبح اور شام آسکتا ہے۔ مسافت بھی کچھ اتنی طویل نہیں ہے۔ کہ وہاں سے آنے والے کو کوئی خاص اہمیّت دی جائے۔ اور ایک نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر اس کے خیر مقدّم کا شاندار اہتمام کیا جائے۔ آخر لوگوں کے سامنے اپنے دل کی اِس خلش کا اظہار کئے بغیر اس سے نہ رہا گیا۔

ایک بُوڑھے آدمی نے ناصحانہ انداز میں اُسے جواب دیا ! بھائی پہلے تو یہ سمجھ لو کہ وہ آنے

Marfat.com

والا کس حیثیت کا ہے۔ کس شان کی اس کی ہستی ہے۔ اعزاز و اکرام کی بنیاد مسافت کے قُرب و بُعد پر نہیں ہے۔ شخصیّت کی جلالت شان اور فضل و کمال کی برتری پر ہے۔ آنے والے مہمان کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے دولت کدے سے نکل کر یا تو فرائض و بندگی کے لیے خُدا خانے میں جاتا ہے یا پھر جذبۂ عشق کی تپش بڑھ جاتی ہے تو دربارِ حبیب کا سفر کرتا ہے۔

اِس کے علاوہ اُس کی شام و سحر اور شب و روز کا ایک ایک لمحہ دینی مُہمّات میں اس درجہ مصروف ہے کہ نگاہ اُٹھا کر دیکھنے کی بھی اُسے مُہلت نہیں مِلتی۔

اس کے حریمِ دل پر ہر وقت عشقِ بے نیاز کا پہرا کھڑا رہتا ہے۔ ہزار اندازِ دلرُبائی پر آج تک خیالِ غیر کو باریابی کی اجازت نہیں مل سکی۔ اس کی نوکِ قلم کا ایک ایک قطرہ فکر و اعتقاد کی جنّتوں میں کوثر و تسنیم کی طرح بہہ رہا ہے۔ اس کے خونِ جگر کی سُرخی سے ویرانوں میں دین کے گُلشن لہلہا اُٹھے ہیں۔ اُس کے عرفان و آگاہی کی داستان چمن چمن میں پہنچ گئی ہے اور لوحِ قرطاس سے گُزر کر اب اُس کے علم و دانش کا چراغ کشورِ دل کے شبستانوں میں جل رہا ہے۔

عشق و ایمان کی روح اس کے وجود کی رگ رگ میں اس طرح رچ بس گئی ہے کہ اپنے محبوب کی شوکتِ جہاں کے لیے وہ ہر وقت بے چین رہتا ہے۔ اس کے جگر کی آگ کبھی نہیں بجھتی۔

اُس کے دل کا دھواں کبھی نہیں بند ہوتا اور نقش و نگارِ جاناں کے لئے اس کے قلمدان کی روشنائی کبھی نہیں سوکھتی۔ پلکوں کا قطرہ ڈھلنے نہیں پاتا کہ اس کی جگہ آنسوؤں کا نیا طوفان اُمڈھنے لگتا ہے۔

وہ اپنے محبوب کے وفاداروں پر اس درجہ مہربان ہے کہ قدموں کے نیچے دل بچھا کر بھی وہ اہتمامِ شوق کی تشنگی محسوس کرتا ہے۔ اور جہاں اہلِ ایمان کے لیے وہ لالہ کے جگر کی ٹھنڈک ہے وہیں اہلِ کُفر کی بغاوت کے حق میں وہ غیظ و جلال کا ایک دھکتا ہوا انگارہ ہے۔ اپنے محبوب کے گستاخوں پر جب وہ قلم کی تلوار اُٹھاتا ہے تو اُنگلیوں کی ایک جُنبش پر تڑپتی ہوئی لاشوں کا انبار لگ جاتا ہے۔

باطل کے جگر میں اُس کے نشتر کا ڈالا ہوا شگاف زندگی کی آخری ہچکیوں تک مندمل نہیں ہوتا۔

اور یہ بھی سُن لو کہ اپنے خون کے پیاسوں کو بھی وہ معاف کر سکتا ہے لیکن محبوب کی حرمت

Marfat.com

سے کھیلنے والوں کے لیے اس کے ہاں صلح و درگزر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

دوستی کا پیمان تو بڑی چیز ہے۔ وہ تو ان دشنام طرازوں سے ہنس کر بات کرنا بھی ناموسِ عشق کی توہین سمجھتا ہے۔ بارگاہِ رب العزت اور شانِ رسالت میں اُس کا ذوقِ احترام و ادب اس درجہ لطیف ہے کہ متکلّم کے قصد و نظر سے قطع نظر وہ الفاظ کی نوک پلک پر بھی شرعی تعزیرات کا پہرہ بٹھاتا ہے۔

ہوائے نفس کی دبیز گرد کے نیچے چھپ جانے والی شاہراہِ حق کو اتنی خوش اسلوبی کے ساتھ اس نے واضح کر دیا ہے کہ اب اہلِ عرفان کی دنیا بیک زبان اُسے مجدّد کہتی ہے۔ فرشِ زمین پر رحمت و فیضان کے چشموں کی طرف بڑھنے والوں کے لیے اَب درمیان میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے۔ طلسم و فریب کی وہ ساری فصیلیں ٹوٹ کر گر گئیں ہیں جو شیاطین کی سربراہی میں جادۂ عشق کے مسافروں کو واپس لوٹانے کے لیے کھڑی کی گئیں تھیں۔

اُس کے فکر و نظر کی اثابت، علم و فن کا تجرد، فضل و کمال کی اِنفرادیت، شریعت و تقویٰ کا التزام، تجدید و شرف کی برتری تجرید وارشاد کا منصبِ امامت اور دین و سُنّت کے فروغ کے لیے اُس کے دل کا عشق و اخلاص سارے عرب و عجم نے تسلیم کر لیا ہے۔

وہ اپنے زمانے کا بہت بڑا سُخنور بھی ہے۔ لیکن آج تک کبھی اُس کی زبان اہلِ دنیا کی منقبت سے آلودہ نہیں ہوئی۔ وہ بھری کائنات میں صرف اپنے محبوبِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی سے شاد کام رہتا ہے۔ وہ اپنے کریم آقا کی گدائی پر دونوں جہان کا اعزاز نثار کر چکا ہے۔ دُنیا کے اربابِ ریاست صرف اس آرزو میں بارہا اُس کی چوکھٹ تک آئے کہ اپنے حضور میں صرف باریاب ہونے کی اجازت دے دے۔ لیکن زمانہ شاہد ہے کہ ہر بار انہیں شکستہ خاطر ہو کر واپس لوٹنا پڑا۔

بوڑھے آدمی نے جذباتی انداز میں اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا !

اب تُم ہی بتاؤ ! کہ اپنے وقت کی اتنی عظیم و برتر شخصیت جس کی دینی اور علمی شوکت کا پرچم عرب و عجم میں لہرا رہا ہے۔ اور جسے عشقِ مُصطفیٰ کی وارفتگی نے دونوں جہان سے چھین لیا ہے۔ آج اگر وہ یہاں قدم رنجہ فرمانے کے لیے مائلِ کرم ہیں تو کیا یہ ہماری قسمتوں کی معراج نہیں ہے۔

Marfat.com

پھر اگر ہم اُس کے خیر مقدم کے لیے اپنے دلوں کا فرش بچھا رہے ہیں تو اپنے جذبۂ شوق کے اظہار کے لیے اِس سے زیادہ خوشگوار جنون انگیز موسم اور کیا ہو سکتا ہے؟

بوڑھے آدمی کی طویل گفتگو ختم ہو جانے کے بعد اُس اجنبی راہگیر کے چہرے کا اُتار چڑھاؤ حیرت و مسرّت کے گہرے تاثرات کی نشاندہی کر رہا تھا۔ امامِ اہلِ سُنّت کی سواری کے لیے پالکی دروازے پر لگا دی گئی تھی۔ سینکڑوں مُشتاقانِ دید اِنتظار میں کھڑے تھے۔

وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیبِ تن فرمائے۔ عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ چہرۂ انور سے فضل و تقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی۔

شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا۔ طلعت و جمال کی دلکشی سے مجمع پر ایک رِقّت انگیز بے خودی کا عالم طاری تھا۔ گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک شمعِ فروزاں مُسکرا رہی تھی۔ اور عندلیبانِ شوق کی انجمن میں ایک گُل رعنا کھلا ہوا تھا۔

بڑی مشکل سے سواری تک پہنچنے کا موقع ملا۔ پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد کہاروں نے پالکی اُٹھائی۔ آگے پیچھے، دائیں بائیں، نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی۔ پالکی لے کر تھوڑی ہی دُور چلے تھے کہ امامِ اہلسنّت نے آواز دی پالکی روک لو۔ حکم کے مطابق پالکی رکھ دی گئی۔ ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رُک گیا۔ اِضطراب کی حالت میں آپ باہر تشریف لائے اور کہاروں کو اپنے قریب بُلایا اور بھرّائی ہوئی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی آلِ رسول تو نہیں ہے ؟

اپنے جدِّ اعلیٰ کا واسطہ سچ بتایئے۔ کیونکہ میرے ایمان کا ذوقِ لطیف تنِ جاناں کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔ اس سوال پر اچانک اُن میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ پیشانی پر غیرت اور پشیمانی کی لکیریں اُبھر آئیں۔ بے نوائی اور آشفتہ حالی اور گردشِ ایّام کے ہاتھوں ایک پامال زندگی کے آثار اُس کے انگ انگ سے آشکار تھے۔

کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا ! مزدور سے کام لیا جاتا ہے۔ اُس کی ذات پات کا نہیں پُوچھا جاتا۔ آہ ! آپ نے میرے جدِّ اعلیٰ کا واسطہ دیکر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا ہے۔

تو سمجھ لیجیے کہ میں اُسی چمن کا ایک مُرجھایا ہوا پھول ہوں جس کی خُوشبو سے آپ کی مشامِ جاں مُعطر ہے۔ رگوں کا خون نہیں بدل سکتا اس لیے آلِ رسول ہونے سے انکار نہیں ہے۔ لیکن اپنی

Marfat.com

خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں۔ کوئی ہُنر نہیں جانتا کہ اُسے اپنا ذریعۂ معاش بناؤں۔ پالکی اُٹھانے والوں سے رابطہ کر لیا ہے۔ ہر روز سویرے اُن کے جُھنڈ میں آ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ اور اپنے حصّہ کی مزدوری لیکر اپنے بال بچّوں میں لَوٹ جاتا ہوں۔

ابھی اُس کی بات تمام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا حیرت انگیز یہ واقع دیکھا۔ کہ عالمِ اسلام کے ایک مُقتدر امام کی دستار اُس کے قدموں پر رکھّی ہوئی تھی اور وہ برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھُوٹ پھُوٹ کر التجاء کر رہا تھا کہ معزز شہزادے ! میری گستاخی معاف کر دو۔

لاعلمی میں یہ خطا سرزد ہو گئی ہے۔ ہائے غضب ہو گیا۔ جن کے کفشِ پا کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے اُن کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔ قیامت کے دن اگر سرکار نے پُوچھ لیا ! کہ احمد رضا ! کیا میرے فرزندوں کا دوشِ نازنین اس لیے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اُٹھائے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔

اُس وقت بھرے میدانِ حشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی بڑی رسوائی ہو گی۔

آہ ! اس خوفناک تصوّر سے کلیجا شقّ ہوا جا رہا ہے۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشقِ دلگیر رُوٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے بالکل اسی انداز میں وقت کا ایک عظیم المرتبت امام اُس کی منّت وسماجت کرتا رہا۔ اور لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کی ناز برداریوں کا یہ رقّت آمیز تماشہ دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ کئی بار زبان سے معاف کر دینے کا اقرار کرا لینے کے بعد امام اہلِ سُنّت نے پھر اپنی ایک آخری التجاء شوق پیش کی۔

چونکہ راہِ عشق میں خُونِ جگر سے زیادہ وجاہتِ ناموس کی قربانی عزیز ہے اس لیے لاشعوری کی اس تقصیر کا کُفارا جب ہی ادا ہو گا۔ کہ اب آپ پالکی میں بیٹھیں اور میں اس پالکی کو اپنے کاندھے پر اُٹھاؤں گا۔

اس التجاء پر جذبات کے طلاطم سے لوگوں کے دل ہل گئے۔ وفورِ اثر سے فضا میں چیخیں بُلند ہو گئیں۔ ہزار انکار کے باوجود آخر سیّد زادے کو عشقِ جنوں خیز کی ضد پُوری کرنا پڑی۔

آہ ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دلگداز تھا جب اہلِ سُنّت کا جلیل القدر امام کہاروں کی

Marfat.com

قطار سے لگ کر اپنے علم و فضل، جُبّہ و دستار اور اپنی عالم گیر شُہرت کا سارا اعزاز خُوشنودیِ حبیب کے لیے ایک گُمنام مزدور کے قدموں پر نثار کر رہا تھا۔

شوکتِ عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر پتّھروں کے دل پگھل گئے کہ۔ کدورتوں کا غُبار چھٹ گیا۔ غفلتوں کی آنکھ کھل گئی اور دُشمنوں کو بھی ماننا پڑا کہ آلِ رسول کے ساتھ جس کے دل کی عقیدت و اخلاص کا یہ عالم ہے رسُول کے ساتھ اُس کی وارفتگی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

مجُوسی کی نجات

شیخ عدوی اپنی کتاب مشارق انوار میں علامہ ابن جوزی کی کتاب ملتقط سے نقل کرتے ہیں کہ بلخ میں ایک علوی بزرگ نے قیام فرمایا پھر وہاں پر اُن کا وصال ہو گیا تو اُن کی اہلیہ دُشمنوں کی شماتت کے خوف سے بیٹیوں کو لیکر سمرقند تشریف لے گئیں آپ شدید سردی میں سمرقند پہنچیں اور صاحبزادیوں کو مسجد میں بٹھا کر کھانے کی تلاش میں باہر آ گئیں۔

آپ بیان فرماتی ہیں ! مَیں نے دیکھا کہ ایک بُوڑھے کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا ! یہ کون ہے ؟ لوگوں نے کہا ! یہ شہر کا شیخ ہے۔

مَیں نے آگے بڑھ کر اپنا حال بتایا تو اُس نے کہا ! اپنے علویہ ہونے پر دلیل پیش کر۔ میں یہ سُن کر واپس آ گئی تو راستے میں ایک اور بوڑھے کو دیکھا جو اُونچی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اُس کے پاس جمع تھے۔ میں نے پوچھا ! یہ کون ہے ؟ لوگوں نے بتایا شہر کا ضامن ہے اور مجوسی ہے

میں نے کہا ! شاید یہاں کام بن جائے، چنانچہ میں نے آگے بڑھ کر شہر کے شیخ کے سلوک کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ میری بیٹیاں مسجد میں بیٹھی ہوئی ہیں اور کھانے کے لئے کچھ نہیں،،

اُس مجوسی نے اُسی وقت نوکر کو بُلا کر کہا ! میری بیوی کو پیغام پہنچا دے کہ لباس تبدیل کر کے تیار ہو جائے، بعد ازاں وہ مکان کے اندر گیا اور اپنے بیوی کو کہا ! کنیزوں کو ساتھ لے کر اِس علویہ خاتون کے ساتھ مسجد میں جاو اور اِن کی بیٹیوں کو گھر لے آؤ۔ وہ میرے ساتھ آئی اور ہم سب کو لے کر اپنے گھر آ گئی، اِن لوگوں نے ہمیں علیحدہ کمرہ دیا، غسل کا انتظام کروایا اور پہننے کے لئے نفیس لباس مہیا کئے اور انواع و اقسام کے کھانے کھلائے۔

Marfat.com

اُسی رات آدھی رات کے وقت شیخ بلدیہ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس کے اُوپر پرچم لہرا رہا ہے وہ آپ کی طرف بڑھا تو آپ نے اُس کی طرف سے رُخِ انور پھیر لیا، اُس نے کہا یارسول اللہ ! آپ مُجھ سے رُخ پھیر رہے ہیں حالانکہ میں مُسلمان ہوں ؟

آپ نے فرمایا ! اپنے مسلمان ہونے پر دلیل پیش کر۔

شیخ بلدیہ یہ سُن کر حیران رہ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! کیا تجھے یاد نہیں، تو نے ایک علویہ سے کیا کہا تھا؟ یہ اُس شخص کا محل ہے جس کے گھر میں اُس علویہ کا قیام ہے۔

شیخ بلدیہ بیدار ہو کر رونے لگا اور غلاموں کو اُس علویہ خاتون کی تلاش کے لئے شہر میں دوڑایا اور خود بھی اُن کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ خاتون ضامنِ بلد مجوسی کے گھر میں تشریف فرما ہیں تو اُس نے مجوسی سے جا کر کہا، علویہ کہاں ہیں ؟ اُس نے کہا ! میرے گھر میں ہیں،

شیخ بلد نے کہا ! میں اُنہیں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں،

مجوسی نے کہا ! یہ نہیں ہوسکتا۔

شیخ نے کہا ! تم ایک ہزار دینار مُجھ سے لے لو اور علویہ کو میرے ہاں بھیج دو۔

مجوسی نے کہا ! یہ کبھی نہیں ہوسکتا، خدا کی قسم ! اگر تم مجھے ایک لاکھ دینار بھی پیش کرو گے تو میں قبول نہیں کروں گا۔ شیخ بلد کا اصرار بڑھ گیا تو مجوسی نے کہا ! جو خواب تُو نے دیکھا ہے وہ خواب میں نے بھی دیکھا ہے اور تُو نے جنّت میں میرے لئے جو محل دیکھا ہے وہ قرار واقعی حقیقت ہے، تُو اپنے اسلام پر نازاں ہے حالانکہ خدا کی قسم ! علویہ خاتون کے ہمارے ہاں تشریف لاتے ہی ہم سب لوگ مسلمان ہو گئے اور ہم پر اُن کی برکتوں کا نزول شروع ہو گیا۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اُنہوں نے مجھے فرمایا ! یہ محل تیرے لئے اور تیرے اہلِ خانہ کے لئے ہے اور یہ اُس احسان کا بدلہ ہے جو تُو نے علویہ کے ساتھ کیا تم لوگ اہلِ جنّت ہو۔

(الشرف المؤبد لآل محمد ترجمہ علامہ صائم چشتی ص ۲۶۴)

کتاب الجواہر میں حضرت اعمش کی یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ میں نے ابو جعفر منصور کو یہ کہتے سنا کہ میں نے شام میں ایک شخص کو دیکھا اس کے سر ہاتھوں اور پیروں پر نشانات تھے۔

Marfat.com

میں نے کہا یہ کیا؟

اُس نے کہا ! میں اپنی قوم کا امام تھا جب بھی نماز پڑھتا تو حضرت علی پر ہر دن ہزار بار لعنت بھیجتا۔ میں نے جمعہ کے دن نماز پڑھی تو چار ہزار بار لعنت بھیجی اور ساتھ ہی ان کی اولاد پر بھی۔ پھر مسجد سے نکلا اپنے گھر میں ایک دیوار کے سہارے بیٹھ گیا تو نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ میں جنّت میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہیں اور حسنین بھی۔ حضرت حسین کے ہاتھ میں ایک صراحی ہے اور حضرت حسن کے دستِ مبارکہ میں ایک جام ہے جب وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب گئے تو اُنہوں نے پی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوّجہ ہوئے اور فرمایا اے بیٹے ! یہ جو دیوار پر ہے اسے بھی پلاؤ۔ حضرت حسین نے منہ پھیر لیا اور عرض کیا ناناجان ! اِسے کیسے پلاؤں یہ تو ہر روز ہمیں ہزار بار لعنت کرتا ہے اور آج چار ہزار بار لعنت بھیجی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا تجھے کیا ہو گیا خدا تجھ پر لعنت کرے کہ میرے گوشت پوست کو گالیاں دیتا ہے۔ تجھ پر خدا کی لعنت۔ پھر میرے منہ پر تھوک دیا۔ میں بیدار ہوا تو لعابِ رسول کی جگہ پر نشانات تھے اس طرح میں لوگوں کے لئے ایک نشانی بن گیا ہوں۔

(شاہد المقبول صفحہ ۲۴۹)

سبط بن الجوزی واقدی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن الرماح سے راوی ہیں کہتے ہیں کہ کوفہ میں ایک اندھا بوڑھا تھا جو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا تھا۔ ہم نے اُس سے بصارت زائل ہونے کے بارے میں پوچھا، وہ کہنے لگا میں بھی یزیدیوں کے ساتھ تھا۔ ہم دس آدمی تھے البتہ میں نے نہ تلوار چلائی نہ نیزہ نہ تیر مگر جب حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور ان کا سر مبارک لے جایا گیا تو اپنے گھر لوٹا، میں بالکل تندرست تھا اور میری دونوں آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں جیسے دو ستارے ہوں۔ اس رات سویا تو خواب میں کوئی آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، میں نے کہا ! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا واسطہ ؟ اس نے میرا ہاتھ پکڑا جھٹکا اور میری گردن پکڑ کر ایک ایسے مقام کی طرف لے گیا جہاں بہت سے آدمی بیٹھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ آپ عمامہ باندھے اور اپنے دونوں بازو کھولے ہوئے تھے، دستِ مبارک میں تلوار تھی اور سامنے نطع (چمڑا) بچھا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں میرے دسوں ساتھی ذبح کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کو سلام کیا تو فرمایا ! خدا تجھ پر سلامتی نہ بھیجے اور نہ تجھے زندہ رکھے اے عدو اللہ ! اے ملعون تو نے مجھ سے بھی شرم نہ کی، میری حُرمت ریزی کرتا ہے اور میرے حق کی کچھ بھی رعایت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ! میں نے تو جنگ نہیں کی، فرمایا ! ہاں مگر تُو نے دُشمنانِ خدا کی جماعت میں اضافہ تو کر دیا سامنے ایک طشت تھا اس میں خونِ حُسین تھا۔ فرمایا ! بیٹھ جا تو میں دوزانو بیٹھ گیا تو آپ نے ایک گرم سلائی لی اور میری آنکھوں میں پھیر دی، صبح اُٹھا تو ایسا تھا جیسا کہ تم اب دیکھتے ہو۔

(شاہد المقبول صفحہ ۲۵۰)

عیسائی راہب مُسلمان ہو گیا

ایک پڑاؤ پر ایک عیسائی راہب نے پوچھا کہ یہ کس کا سر ہے۔ یزیدیوں نے جواب دیا نواسہ رسول حُسین کا۔ راہب نے کہا تم بہت برے لوگ ہو۔ کیا تم اس سر کو مجھے ایک رات کے لئے دے سکتے ہو میں اس کے عوض میں تمہیں دس ہزار اشرفیاں دینے کو تیار ہوں۔ لالچی تو تھے ہی لالچ دیا گیا، ٹکڑا پھینکا گیا تو دنیا کے کتوں نے فوراً قبول کر لیا اور سرِ اقدس راہب کے حوالے کر دیا۔ راہب نے سرِ انور لیکر پاک صاف رومالوں میں لپیٹا۔ عنبر بار زلفوں کو خوشبوؤں میں بسایا اور گود میں لیکر ساری رات روتا رہا صبح ہوئی تو دل کی دنیا تبدیل ہو چکی تھی۔

محبت اہل بیت اپنا رنگ دکھا رہی تھا۔ جناب زین العابدین علیہ السلام کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا اور یزیدیوں کو دس ہزار اشرفیاں گن کر دیں باقی مال گرجا ہی میں رہنے دیا اور گرجا کو چھوڑ کر تمام عمر خدمت اہل بیت میں گزاری۔

دوسرے پڑاؤ پر یزیدی ان اشرفیوں کو تقسیم کرنے لگے تو وہ مٹی کی ٹھیکریاں بن چکی تھیں اور ہر ٹھیکری کے ایک سمت میں لکھا تھا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ

اور ہرگز اللہ کو ظالموں کے کاموں سے غافل نہ سمجھنا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

جنہوں نے ظلم کیا ہے اب وہ جانے جانتے ہیں کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں

Marfat.com

یہودی نے جان دے دی

قافلہ جب نجران پہنچا تو ایک یہودی یحییٰ نامی ملا۔اس نے سر حُسین نیزے پر دیکھا تو پوچھا یہ کس کا سر ہے ؟

یزیدیوں نے کہا حُسین ابن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا سر ہے۔

اُس نے پوچھا کہاں سے لائے ہو ؟ اُنہوں نے کہا کہ کربلا میں سے۔اِس کے خاندان کو قتل کر کے اب اس سر کو یزید کے دربار میں پیش کریں گے۔یحییٰ نے سنا تو مشتعل ہو گیا۔اس نے کہا تمہیں اس فخر سے واقعہ بیان کرتے ہوئے شرم آنا چاہیے۔

تم اِنتہائی بے غیرت ہو۔اسلام لا کر بھی تم نے آلِ رسول کو شہید کر دیا تمہارا حشر انتہائی خوفناک ہو گا یزیدی بھڑک گئے ایک نے تلوار نکال لی کہ اُسے قتل کر دے پھر اُس نے بھی تلوار نکال لی سگِ یزید قتل ہو گیا پھر سب نے حملہ کر دیا۔یحییٰ نے چار اور قتل کر دیئے اور پھر خُود بھی قتل ہو گیا۔

خدا جانے فتوے کی رو سے اُسے مسلمان سمجھا جائے گا کہ نہیں البتہ روایتوں میں آتا ہے کہ اُس شہر کے دروازہ باب الحران پر اُس کا مزار مرجع خاص و عام ہے اور وہاں پر لوگوں کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔اور مزار بھی یحییٰ شہید کے نام سے مشہور ہے۔

(شہید ابن شہید صفحہ ۳۸۶۔۳۸۷)

ربیع بن سلیمان نے کہا کہ میں بیت اللہ کے حج کے لئے نکلا میرے ساتھ کچھ بستی والے بھی تھے اور میرا حقیقی بھائی بھی تھا ہم لوگ کوفہ میں داخل ہوئے تا کہ ضروریات خریدیں۔ میں وہاں بازاروں میں گھومنے لگا میرا گزر ایک ویرانے سے ہوا جس میں ایک خچر مرا پڑا تھا اُس کے پاس ایک عورت پھٹے پرانے کپڑے پہنے بیٹھی تھی وہ چھُری لئے اس کا گوشت کاٹ کاٹ کر ایک کنڈی میں رکھ رہی تھی۔میں یہ دیکھ کر ڈر گیا، میں نے دل میں کہا ! یہ مردار ہے یہاں خاموشی بہتر نہیں ہے، ہو سکتا ہے یہ عورت کسی باورچی کی بیوی ہو لہٰذا اُس کے پیچھے پیچھے گیا۔اسے اس بات کا پتہ نہ تھا وہ ایک بڑی حویلی کے بلند دروازے پر پہنچی، دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر والوں نے کہا ! کون ؟ وہ بولی کھولو میں ہوں، بدحال اولاد کی طرف سے پریشان حال، دروازہ کھلا تو چار حسین لڑکیاں نکلیں جیسے چودھویں کا چاند، پھٹے پرانے کپڑے پہنے جن کے چہروں سے فقر و فاقہ ٹپک رہا

Marfat.com

تھا۔ بُوڑھی داخل ہوئی ٹوکری اُن کے سامنے رکھ دی۔ میں نے دروازے کے سُوراخوں سے جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں ایک ویران غیر آباد گھر ہے بُوڑھی سر اُٹھائے روتے ہوئے بولی میرے بچّو آؤ، آگ جلاؤ، گوشت کاٹو اور اللہ کا شکر کرو۔ اللہ مخلوق کا مالک ہے جو چاہے کرے وہ مُقلّب القلوب والابصار ہے،

لڑکیاں گوشت کے اردگرد جمع ہوگئیں اور اُسے بُھوننے لگیں میں نے یہ دیکھا تو مجھے بڑا ملال ہوا میں نے کہا اَے خُدا کی بندی خدا کے لئے یہ مُردہ نہ کھا۔ وہ بولی تو کون ہے ؟ میں نے کہا ! ایک غریب الدیار شخص ہوں۔ وہ بولی ! اَے غریب الدّیار ہمارے ساتھ کیا کرے گا ؟ ہم تو قسمت کے مارے ہیں تین سال گزر گئے کہ ہمارا کوئی یار و مددگار نہیں ہے تو ہمارے دروازے پر کس لئے آیا ہے اور کیوں ہمارے بارے میں دریافت کرتا ہے ؟

میں نے کہا اَے خدا کی بندی ! میں نہیں سمجھتا کہ سوائے محبوس کے کسی کے لئے مردار حلال ہو۔

وہ بولی اے شخص ! ہم تو اشراف یعنی سادات ہیں، اہلِ بیت سے ہیں۔ اِن لڑکیوں کا باپ شریف تھا اُس نے سوائے شریف کے کسی اور سے ان کی شادی نہ کرنی چاہی، وہ مر گیا وہ کچھ مال و جائیداد چھوڑ گیا تھا۔ وہ ہم سب کھا چکے اور کچھ بھی نہ رہا چار دن سے ہمیں کھانے کو نہیں مِلا۔ ہم جانتے ہیں کہ مردار حرام ہے مگر ضرورت اور اولاد کی بھوک نے اسے جائز کر دیا ہے۔

ربیع کہتا ہے ! مَیں ان کی اس بدحالی پر رو پڑا اور اپنے بھائی کے پاس روتا پیٹتا گیا اور کہنے لگا ! بھائی میرا ارادہ حج کے بارے میں بدل چکا ہے۔

وہ کہنے لگا ! ایسا نہ کرو، حاجی لُوٹتا ہے تو بے گناہ ہو کر لَوٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تُجھے تیرا سارا خرچ دے دے گا۔

میں نے کہا ! بس اب اور کچھ نہ کہنا۔ پھر میں نے اس سے اپنے کپڑے، احرام، نفقہ اور جو کچھ میرا سامان اس کے پاس تھا لے لیا، میرے پاس چھ سو درہم تھے، سو درہم کا میں نے آٹا خریدا سو کے کپڑے اور ان کی جملہ ضُروریات اور باقی درہم آٹے کے اندر رکھ دیئے۔ یہ سب کچھ لے کر میں بوڑھی کے گھر کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے آواز دی تو وہ نکلی، میں نے سب کچھ اُسے دے دیا۔ اُس نے خدا کا شکر ادا کیا بولی اے ابن سلیمان ! جا اللہ تیرے اگلے پچھلے سارے گُناہ معاف کر

Marfat.com

دے عُمرے اور حج کا ثواب عطا کرے، اپنی جنّت میں جگہ دے اور تُجھے خَلف الِصدق عطا فرمائے۔

ربیع کہتا ہے ! مجھے بڑی لڑکی کی دُعا یاد ہے وہ کہہ رہی تھی اللہ تیرے اجر کو دوگنا کردے اور تیرے گناہ بخش دے۔ دوسری بولی ! اللہ تجھے جتنا تو نے ہمیں دیا ہے اس سے بہت زیادہ دے، تیسری بولی ! اللہ تجھے ہمارے نانا کے ساتھ اُٹھائے اور چھوٹی نے کہا ! اے اللہ جس نے ہمارے ساتھ احسان کیا اسے جلدی سے خلف الصدق عطا فرما اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔

ربیع کہتا ہے ! حجاج چلے گئے اور میں کُوفہ میں رہ گیا حتیٰ کہ حجاج واپس آ گئے، میں نے دل میں کہا ! بخدا میں ان کے استقبال کے لئے جاؤں گا شاید کوئی دُعا قبول ہوگئی ہو، میں نکلا جب سوار آتے دیکھے تو میرے آنسو نکل پڑے کہ میں نہ جا سکا۔ میں نے اُن سے کہا ! اللہ تمہاری کوشش کو قبول کرے اور تمہارے اخراجات کا بدل دے۔ ایک شخص بولا یہ کیسی دُعا ہے،

میں نے کہا ! یہ دُعا اس شخص کی ہے جو دروازے میں داخل نہ ہو سکا اور احباب کے ساتھ وقوف نہ کر سکا۔ وہ بولا ! ارے سُبحان اللہ یہ کیسی باتیں کرتے ہو ؟

کیا تم ہمارے ساتھ عرفات میں نہ تھے ؟ کیا تُم نے ہمارے ساتھ جمرات کی رمی نہیں کی ؟ کیا ہم سب طواف میں ساتھ نہ تھے ؟

میں نے اپنے دل میں کہا ! یہ تو لُطفِ الٰہی ہے پھر میرے بستی والے آئے تو میں نے کہا! تمہاری کوشش بار آور ہو تُمہارے گناہ بخش دیئے جائیں اور تمہارا حج قبول ہو تو ان میں سے ایک بولا کیا تم عرفات میں ہمارے ساتھ نہ تھے، کیا تم نے ہمارے ساتھ رمی جمرات نہیں کی ؟

میں نے کہا ! بخدا مجھے تیری بات پر تعجّب ہے، وہ بولا بھائی ! تم کس لئے بن رہے ہو ؟ یہ میرا بھائی اور رفیق اس بات کی گواہی دے گا، اس سے دریافت کر لو تو وہ فوراً بولا برادر ! تم کیوں حج سے انکار کر رہے ہو ؟ کیا تم مکّہ و مدینہ میں ہمارے ساتھ نہ تھے ؟

ہمارے ساتھ زیارت نبی کے لئے گئے تھے پھر جب ہم بابِ جبریل سے نکلے اور لوگوں کا اژدھام ہو گیا تو تم نے مجھے ایک سُرخ تھیلی دی تھی جس کی مہر پر لکھا تھا جو ہم سے معاملہ کرتا ہے نفع پاتا ہے۔ دیکھو وہ یہ ہے اسے لے لو۔ پھر اس نے تھیلی مجھے دے دی۔ بخدا میں نے اس

Marfat.com

تھیلی کو آج سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا میں اپنی جائے قیام کی طرف لوٹ آیا، عشاء کی نماز اور درود پڑھ کر سو گیا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے سلام کیا، قدم بوسی کی آپ نے سلام کا جواب دیا اور مُسکراتے ہوئے فرمایا اَے ربیع ! ہم تیرے لئے کتنے گواہ لائیں تو مانتا ہی نہیں، سُن جب تُو نے اس عورت پر ہدیہ کیا تھا جو میرے اہلِ بیت سے ہے۔ اپنے زادِ سفر کو انہیں دے دیا اور حج سے رہ گیا تو میں نے اللہ سے دُعا کی کہ تُجھے تیرے خرچ کرنے کا اچھّا بدلہ دے تو اللہ نے ایک فرشتہ تیری صُورت کا پیدا کر دیا جو ہر سال تیری طرف سے حج کرے گا قیامت تک اور بدلہ میں اسی دنیا میں چھ سو دینار بجائے چھ سو درہم کے دیئے لہٰذا خوش ہو جاؤ اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ۔ جس نے ہم سے معاملہ کیا نفع پایا پھر میں بیدار ہوا اور کیسہ کھولا تو اس میں چھ سو دینار پائے۔

(شاہد المقبول صفحہ ۲۵۵)

سیّد زادی کی محافظت

مروج الذّہب میں مسعودی نے اسحاق بن ابراہیم بن مصعب سے روایت کی ہے وہ بغداد کی پولیس میں تھا کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ فرماتے ہیں! قاتل کو چھوڑ دے۔ وہ خوف زدہ ہو کر اُٹھا اور اپنے آدمیوں سے پُوچھنے لگا ! وہ بولے ایک شخص ہے جو قتل کے جرم میں گرفتار ہے لہٰذا اس نے اسے بُلا لیا اور کہا سچ سچ کہنا۔ وہ بولا ! ہمارا ایک گروہ ہے جو رات کو محرمات کا اِرتکاب کرتا ہے کل رات ایک بوڑھی آئی وہ اکثر ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور عورتیں لایا کرتی تھی، وہ آئی اس کے ساتھ ایک بڑی حسین و جمیل لڑکی تھی جب وہ گھر میں داخل ہوئی اور ہمیں دیکھا تو چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی، میں اُسے کوٹھڑی میں لے گیا۔ ہوش آیا تو میں نے حال پُوچھا ! وہ بولی اَے جوانو ! اللہ اللہ، میرے بارے میں خُدا سے ڈرو، اس بوڑھی نے مجھے دھوکا دیا ہے کہتی تھی ! ایک ولی اللہ ایسے ہیں کہ ان جیسا کوئی بھی نہیں ہے، مُجھے اس نے مُلاقات کا شائق کر دیا تو میں اس پر بھروسہ کر کے نکل کھڑی ہوئی کہ مُلاقات کروں وہ یہاں لے آئی۔

میں شریفہ ہوں، میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور والدہ ماجدہ سیدہ

Marfat.com

فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں ان کا میرے بارے میں پاس لحاظ کرو۔

چُنانچہ میں اپنے دوستوں کے پاس گیا اور بتایا اور کہا اس سے تعرض نہ کرو مگر وہ تو اور زیادہ بھڑک گئے کہنے لگے ! جب تو مزے اُڑا چکا تو ہمیں محروم کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا میں اس سے مدافعت کرنے لگا اور بولا خدا کی قسم ! تم میں سے کوئی بھی اس تک نہ پہنچ سکے گا جب تک کہ میرے دم میں دم ہے۔ معاملہ بڑھ گیا حتیٰ کہ میں زخمی ہو گیا ان میں سے جو سب سے حریص تھا بڑھا تو میں نے اسے قتل کر دیا پھر اُسے باقی لوگوں کے چنگل سے بھی چھُڑا دیا۔ وہ بولی ! اللہ تیرا پردہ رکھے جیسے تُو نے میرا پردہ رکھا ہے اور جیسے تو میرے لئے ہو گیا وہ بھی تیرے لئے ہو جائے۔

پڑوسیوں نے چیخ و پکار سُنی تو جمع ہو کر اندر آ گئے چھرا میرے ہاتھ میں تھا اور ساتھی مقتول پڑا تھا وہ پولیس والے کے پاس لے آئے۔

اسحاق نے کہا ! میں نے تجھے اللہ، رسول اور اس عورت کی حفاظت کی وجہ سے رہائی دی، اس شخص نے توبہ کر لی اور توبہ پر قائم رہا۔"

(شاہد المقبول صفحہ ۲۷۵)

سیّد زادے سے اِعراض پر حضُور کی ناراضگی

علی بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ میں سادات کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے ایک سیّد زادے کو دیکھا کہ وہ کیچڑ میں لت پت بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ میں نے دل میں ارادہ کیا کہ آئندہ نہ تو میں اس کو مقرر کردہ وظیفہ دوں گا اور نہ ہی روزینہ دوں گا۔ جب وہ میرے پاس آیا اور وظیفے کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا کہ فلاں دن میں نے آپ کو بے ہوش پڑا ہوا دیکھا تھا اور اس لئے میں نے تمہارا وظیفہ بند کر دیا ہے۔ وہ سیّد زادہ واپس چلا گیا۔"

علی بن عیسیٰ کہتا ہے کہ رات کو جب میں سویا تو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس لوگ جمع تھے۔ میں بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ! آپ مجھ سے اِعراض فرما رہے ہیں جبکہ میں آپ پر کثرت سے درود و سلام پڑھتا ہوں اور آپ کی اولاد کی ضرورت کو بھی پورا کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !کل تو نے میرے ایک فرزند کو اپنے دروازے

Marfat.com

سے کیوں خالی واپس کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اس کو بُرے کاموں میں مشغول دیکھا تھا اس لئے میں نے وظیفہ بند کر دیا تھا تا کہ میں اس کے گناہ میں معاون نہ بنوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! کہ میری وجہ سے اس کا پردہ بھی رکھنا چاہیے تھا کیونکہ وہ میری اَولاد ہے۔

میں نے عرض کی ! حضور مجھے یہ بات بسَر وچشم قبول ہے جب صبح بیدار ہوا تو اُس سیّد کی تلاش میں ایک آدمی بھیجا۔ جب وہ سیّد آیا تو میں نے اس کی خدمت میں دس ہزار درہم نذر کئے اور ادب واحترام کے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت پڑے تو مجھے بتا دیا کریں۔ اس نے کہا یہ تو بتایئے کہ کل تو آپ نے مجھے واپس بھیج دیا تھا آج اتنی زیادہ عزت کیوں ؟

میں نے کہا ! مجھے آپ کے متعلق آپ کے نانا جان حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں بتایا اور خواب بھی بیان کیا۔ اُس نے سُنا تو رونے لگا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی گناہ نہیں کروں گا تا کہ میری وجہ سے آپ کو مدافعت نہ اُٹھانی پڑے۔

(حرمتِ اولادِ رسول صفحہ ۱۳۶)

شیخ اِبراہیم رامپوری اور تعظیمِ سادات

شیخ ابراہیم رامپوری خلیفہ حضرت شیخ سعید چشتی صابری، جن دنوں سید پور کرنال میں مقیم تھے چارپائی پر نہ سوتے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ بعض سادات اِس مقام کے ایسے ہیں کہ ان کو چارپائیاں میسّر نہیں تو وہ زمین پر سوتے ہیں اِس لئے میں کس طرح چارپائی پر قدم رکھوں۔ یہ نہایت ترکِ اَدب ہے۔

آپ ہمیشہ سید پور میں باغ میں مشغول رہتے جب باغ میں پھل لگتے تو اطفال سادات پتھر مارتے اور ثمر جھاڑتے۔ اگر آپ کے جسم پر کوئی پتھر لگ جاتا تو سعادت سمجھتے، آخر جب بہت تنگ ہوئے تو بچوں سے تو نہ کہا کہ نہ کھاؤ مگر درختوں سے فرمایا کہ مجھے ادبِ سادات ہے میں ان کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تم پھل نہ لایا کرو، اس روز سے پھول تو آتے ہیں مگر پھل نہیں لگتے۔

(تذکرہ اولیائے پاک وہند صفحہ ۲۵۱)

Marfat.com

سیّد زادہ اور عالمِ دین

قُطب الواصلین، امام المتاخرین حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ الشرف المؤبد میں لکھتے ہیں ! مجھ سے ایک اجل بزرگ نے بیان کیا کہ عراق کا ایک امیر سادات کی بے حد تعظیم و تکریم کیا کرتا تھا، اُس کی مجلس میں اگر کوئی سیّد زادے ہوتے تو اُنہیں صدر میں بٹھاتا خواہ اُس کی مجلس میں اُس وقت کوئی کتنا ہی بڑا مالدار اور صاحب عزّت دُنیادار موجود ہوتا۔

ایک مرتبہ اُس کے ہاں ایک سیّد تشریف لائے اور امیر کی خوشی کے لئے سب سے اُونچی جگہ پر بیٹھ گئے اور اُن کا حق بھی یہی تھا اُس مجلس میں ایک بلند مرتبہ عالم بھی موجود تھا اُسے اُن کا اُونچی جگہ پر بیٹھنا سخت ناگوار گذرا اور کوئی غلط بات بھی کہدی۔ جس کا امیر نے فوری طور پر کوئی نوٹس نہ لیا اور دوسری بات شروع کردی جب عالم کے ذہن سے یہ قصّہ نکل گیا تو امیر نے پوچھا، کیا آپ کا کوئی بیٹا علم حاصل کررہا ہے ؟

عالم نے کہا ! متن یعنی قُرآن حفظ کررہا ہے۔ سبق پڑھتا ہے، میں نے اُسے یہ اور وہ پڑھایا ہے صبح کو فُلاں درس لیتا ہے یعنی تمام حال وضاحت سے بیان کیا۔

امیر نے کہا ! تم نے اُس کے لئے نَسب و شرف کا ایسا بندوبست کیوں نہ کیا جس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد بن جاتا۔ عالم چونکہ پہلی بات بھُول چکا تھا کہنے لگا یہ شرف مرتبہ تعلیم و تربیت سے حاصل نہیں ہوسکتا یہ تو عنایتِ الٰہی ہے اِس میں کسب کو دخل نہیں۔

امیر نے چیخ کر کہا اَے خبیث ! جب تجھے یہ بات معلوم ہے تو پھر سیّد کے بلند جگہ پر بیٹھنے پر اظہارِ بیزاری کیوں کیا، واللہ ! اب کبھی میری مجلس میں نہ آنا اور پھر حکم دیا کہ اسے مجلس سے نکال دیا جائے تو اُس کو نکال دیا۔

(الشرف المؤبد ترجمہ علامہ صائم چشتی ص ۲۶۹)

اِمام عبدالوہاب شُعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے سید شریف نے زاویہ خطاب میں بتایا کہ کاشف بحیرہ نے ایک سید زادے کو مارا پیٹا تو رات اس نے خواب میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس کی طرف سے رُخِ انور پھیر لیا ہے۔

کاشف بحیرہ نے عرض کی یارسول اللہ ! میری خطا کیا ہے ؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا ! تُو مجھے پیٹتا ہے حالانکہ میں قیامت کے دن تیری شفاعت کرنے والا ہوں۔

کاشف نے کہا ! یارسول اللہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! تُو نے میرے بیٹے کو نہیں مارا۔

کاشف کے اقرار پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! تیری ہر ضَرب میرے ہاتھ پر پڑی۔ آپ نے اپنا ہاتھ دکھایا تو سوزش کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت نصیب فرمائے۔

(الشرف المؤبد صفحہ ۲۶۶)

حُضور کی خُوشی

حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ شفقت فرما رہے ہیں اور بشارت دے رہے ہیں جب صبح ہوئی تو سلیمان نے حضرت حسن سے تعبیر پوچھی انہوں نے فرمایا شاید تُو نے اہلِ بیت کے ساتھ کوئی سلوک کیا ہے، اس نے کہا ہاں۔ مَیں نے حُسین بن علی کا سرِ مبارک یزید کے خزانے میں پایا تھا تو اس پر پانچ کپڑے لپیٹ دیئے تھے اور اپنے دوستوں کے ساتھ ان کی نماز پڑھی تھی اور دفن کر دیا تھا تو حضرت حَسن نے فرمایا اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُوش ہوئے سلیمان نے حکم دیا کہ حضرت حسن کو بہت سا انعام دیا جائے۔

(شاہد المقبول بفضلِ اولادِ رسول صفحہ ۲۵۲)

سائیں توکّل شاہ اُنبالوی اور تعظیمِ سادات

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں ہے !

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر میں سے ایک اَمر یہ بھی ہے کہ آپ کے اہلبیت کا احترام کیا جائے۔ حضرت خواجہ توکّل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ اِس پر پورے عامل تھے۔

Marfat.com

اگر کوئی شخص آپ کے پاؤں دبانے لگتا تو پُوچھ لیتے تھے کہ سیّد تو نہیں۔ اگر سید ہونے کا شُبہ بھی ہوجاتا تو پاؤں ہٹا لیتے اور فرماتے کہ سید سے پاؤں دبوانا گستاخی ہے۔

صاحب تذکرہ توکّلیہ لکھتے ہیں کہ آپ کے مدرسہ میں ایک طالب علم پڑھتا تھا جو اپنے تئیں سیّد بتاتا تھا اُس کو روٹی مدرسہ سے ملتی تھی۔ ایک دن اُسے جو کھانا ملا تو وہ کسی ناجائز جگہ لے گیا۔ جناب حکیم سمیع الدین صاحب دہلوی اور ایک مولوی صاحب نے حضرت صاحب سے شکایت کی اور استدعا کی کہ اُس کو مدرسہ سے نکال دینا چاہیے۔ فرمایا ! تم لوگ مولوی ہو۔ تم جانو مگر ہم تو سیّد کے نکالنے کی بابت کبھی بھی لب کُشائی نہ کریں گے۔ اگر اُس کو نکالو تو اُس کا وظیفہ بند نہ کرنا اور طعام مقررہ جاری رکھنا۔

جناب مولوی سیّد ظہور الدین صاحب کا بیان ہے کہ حضرت توکّل شاہ صاحب سادات کرام اور علماء کرام کی بہت عزت فرماتے تھے۔ سیّد میر محمد یوسف صاحب چھاؤنی والے آپ کے خاص مریدوں میں تھے مگر آپ سیّد ہونے کی وجہ سے اُن کی بہت عزّت کرتے تھے اُن کی طرف پشت نہ کرتے تھے۔ ایک روز آپ کا سانس دوہرا ہوگیا۔ رات کے دس بجے تھے تکلیف زیادہ تھی میں اتفاقاً حاضر خدمت ہوا اور پاؤں مبارک کی طرف بیٹھ گیا۔ فوراً مجھے سر کی جانب کھینچ لیا اور فرمانے لگے ! سید ہو صوفی مولوی ہو۔ میرا خیال تھا کہ اس وقت مولوی ہو تو بہتر ہے تُو آ ہی گیا۔ تھوڑے عرصہ میں حضُور کو اس تکلیف آسائش مل گئی،

جناب حافظ سیّد سرفراز علی شاہ صاحب سکندر پوری جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں اپنے خط میں جو کمالاتِ توکّلی کے اخیر میں درج ہے تحریر فرماتے ہیں کہ میں جب مرید ہوا تو وہ زمانہ میرے شروع شباب کا تھا اور علمِ ظاہری کی تازگی سے کچھ عجیب عالم تھا حضرت مرشدی و مولائی نوّر اللہ مرقدہٗ نے فرمایا کہ اول سبق طریقت میں کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا ! حکم مُرشد کا بجالانا۔

پس ارشاد فرمایا ! کہ تم چونکہ آلِ رسول ہو اِس سے مجھے تمہاری ظاہری سرداری ماننی چاہیے اور تم میرا باطنی خیال دل میں رکھو۔ اور خوب یاد رکھو کہ کبھی کوئی خدمت مثل نعلین برداری یا اور کوئی چیز ضرورتاً اُٹھانے کا خیال نہ کرنا۔ میں تم سے کبھی کسی خدمت کو نہ کہوں گا اور اگر تم بعض وقت اس خیال سے کہ کوئی آدمی نہیں ہے کوئی چیز اُٹھا دو گے تو میں ناخوش ہوں گا اور تم الاَمر فوق الاَدب

Marfat.com

کے عامل نہ ہوگے اور نیز ہمیشہ آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر کہیں جاتے تو مجھے آگے کر لیتے۔ سواری میں بیٹھتے تو میری پشت نہ کرتے اور یہاں تک کہ بعض وقت تشنگی میں پانی طلب فرماتے۔ تو پانی لانے والے کو اشارہ کرتے جب پہلے میں پی لیتا تو آپ نوش فرماتے حالانکہ میں اُس زمانہ میں حُقہ پیتا تھا جس کی مذمت آپ مجھ سے وقتاً فوقتاً فرمایا کرتے تھے جب میں زیارت کو وطن سے آتا تو کھڑے ہو کر معانقہ فرماتے۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ 386۔387)

شیخ عبدالرزّاق اور تعظیمِ سادات

ایک مرتبہ ایک سید زادے کو ایک رئیس نے قید کر لیا آپ نے سید کو بندی خانہ دیکھے بغیر کسی شناسائی کے اس کی ضمانت کر لی اور بعد میں اس سیّد سے کہا تم اس شہر سے کہیں دُور چلے جاؤ۔ میں تمہارے بدلے میں جیل میں بند رہوں گا۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں بے حد مصائب کا پامردی سے مقابلہ کیا اور اپنی حیثیت و شخصیت کو مطلق ظاہر نہ کیا۔

(اخبارالاخیار صفحہ ۳۲۱)

خواجہ شمس الدّین سیالوی اور تعظیمِ سادات

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ سیّد کی تعظیم دوسروں پر واجب ہے عرض کیا حضور! اگر سیدزادہ خلافِ شرع کرتا ہو تو اُس کے بارے میں کیا ارشاد ہے ؟

فرمایا ! اس صورت میں بعض علماء کے نزدیک تعظیم جائز نہیں، لیکن فقیر کے خیال میں سادات کی تعظیم محض رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کی وجہ سے کرنی چاہیے نہ کہ ان کے علم اور تقویٰ کی وجہ سے۔

شیخ شہاب الدّین سُہروردی اور عظمتِ سادات

اسی طرح سفینۃ الاخبار کے مؤلف خدا بخش زنجانی لکھتے ہیں ! کہ ایک دن ایک علوی نشے میں دھت شیخ شہاب الدین سہروردی کی مجلس میں آنکلا۔ شیخ نے اُٹھ کر اُسے لیا۔ حلقہ

Marfat.com

نشینوں نے کہا ! حضور یہ علوی تو فاسق ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدّین سہروردی نے فرمایا ! خدا نے اسے شرف و بزرگی عطا کی ہے۔ جیسے قُرآن کے تمام حروف افضل ہیں اگرچہ اس میں قہر و غضب کی آیات اور ابو جہل، فرعون اور نمرود کے نام بھی آئے ہیں اور ابلیس کا ذکر بھی آیا ہے لیکن چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔ اِس لئے افضل ہیں۔ یہی معاملہ سادات کا بھی ہے، خواہ ان میں برائیاں ہی برائیاں ہوں چونکہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہیں۔ اس لئے کسی کو ان پر فضیلت نہیں۔

اِس اُمّت کے لئے سادات کی تعظیم کے دو سبب ہیں۔

ایک تو یہ کہ وہ جزوِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور علم و تقویٰ کو رسالت پر فوقیت نہیں۔

دُوسرے یہ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیز اور پروردہ ہیں۔ اگر ان میں سراسر فسق و فجور ہو، پھر بھی اعمال سے قطع نظر، اتبّاعِ رسول کی رو سے سادات کا احترام ضروری ہے۔

اِسی موقع پر بندہ نے عرض کیا کہ یہ حدیث !

کرموا و قروا اولادی الصالحون لله والطالحون

میری اولاد کی تعظیم و تکریم کرو خواہ وہ صالح ہوں یا غیر صالح

موضوع ہے یا صحیح ہے ؟

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ ان دنوں جب میں تحصیلِ علم کی خاطر موضع مکھڈ میں قیام پذیر تھے۔ بندہ نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سیّد وہ ہے جو خُوبصورت ہو کیا یہ قول سچ ہے ؟

ارشاد ہوا کہ جب سیّد جلال الدین بخاری مناسکِ حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف پہنچے تو روضۂ اطہر کے مجاوروں نے ان کی قوم دریافت کی۔ انہوں نے کہا ! میں سیّد ہوں۔ مجاوروں نے کہا سیادت کی علامت مثلاً خوبصورتی وغیرہ تو آپ میں نظر نہیں آتی۔ طویل سفر طے کرنے کی وجہ سے آپ کا رنگ سیاہی مائل ہو گیا تھا۔ مجاوروں نے کہا ! آپ صاف صاف کہہ دیں کہ میں غیر سیّد ہوں، سیّد موصوف نے کہا ! ایسا میں ہرگز نہیں کہوں گا کیونکہ اِس طرح میں ملعونوں کے زمرے میں شامل ہو جاؤں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے !

Marfat.com

لعنة اللہ علی الداخلین والخارجین

اپنی قوم ونسَب کو چھوڑ کر دوسری قوم اور نسب اختیار کرنے والوں پر

خُدا کی لعنت

مجاوروں نے کہا ! اگر آپ کا دعویٰ برحق ہے تو روضۂ اقدس کے سامنے آپ ندا کریں۔ اگر روضہ مبارک سے جواب آیا تو ہم آپ کا دعویٰ تسلیم کرلیں گے۔

سیّد موصوف متوجہ الی اللہ ہوئے اور روضۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر انہوں نے انتہائی نیازمندی سے کہا ! اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلَیْكَ یَارَسُول اللہ

روضہ شریف سے لبیك یا ابنی کی صدا آئی اس پرسرور، موجِ نُور، جان پرور اور سامعہ نواز آواز کو سُنتے ہی اکثر مجاوروں نے آپ سے بیعت کرلی۔

سید صاحب کچھ عرصہ کے بعد مدینہ شریف سے رخصت ہوئے۔ پھر مدّت دراز کے بعد آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو روضۂ اطہر کے مجاوروں نے پھر اصرار کیا کہ حسبِ سابق آپ روضہ مبارک کے سامنے آواز دیں تاکہ ہم لبیک کی ندا سُنیں۔ سیّد صاحب نے فرمایا ! اب تو گُناہوں کی وجہ سے میرا نامہِ اعمال سیاہ ہوچُکا ہے ممکن ہے میرا ہدیہ نیاز قبول بھی ہو یا نہ ہو لیکن جب مجاوروں کا اَصرار حد سے بڑھا تو سیّد صاحب نے آواز دی اور اسی طرح لبیک کی آواز روضۂ مبارک سے برآمد ہوئی۔ مجاور بے حد محظوظ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اِس سے پہلے ہم نے اِس قسم کی نفیس ولطیف اور دِلنشیں آواز کبھی نہیں سُنی تھی لیکن الحمدللہ آپ کے وسیلے سے ہم اس سے گوش آشنا ہوئے۔

اسی موقع پر خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ ایک دن خواجہ تونسوی کے خلیفے سید حُسین شاہ کابلی نے مجھے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میں تونسہ شریف جارہا تھا، موضع اُچھ بلوٹ میں مجھے رات آگئی۔ سیّد چراغ علی شاہ سجادہ نشین اور وہاں کے دوسرے سیّد میرے پاس آئے اور انہوں نے میری قوم دریافت کی۔

میں نے کہا ! سیّد ہوں۔ انہوں نے کہا ! سیّد نہ کہہ۔ کیونکہ افغان قوم سے ہوتے ہوئے سیّد کا دعویٰ کرنے سے تُو گناہگار ہوجائے گا۔ میں نے کہا ! اگر اپنے آپ کو سیّد کہنا گناہ ہے تو تُم سات پشتوں سے گناہگار ہو، کیونکہ تم سب اپنے آپ کو سیّد کہتے چلے آئے ہو۔ جب میں نے

Marfat.com

دیکھا کہ وہ باتوں سے باز نہیں آتے تو میں نے اپنے آپ کو اِس تنور میں جھونک دیا جوان کے مکان کے سامنے آگ سے دہک رہا تھا اور کہا کہ جو شخص سیادت کا دعویٰ کرتا ہے میرے پاس آئے۔ اس سے تمام سیّد حیران اور شرمندہ ہو کر رہ گئے اور انہوں نے اپنی سخت کلامی کی معافی مانگی۔

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ میں نے سیّد موصوف سے کہا کہ اس طرح کرامتوں کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کرانا صُوفیوں کے مسلک میں جائز نہیں۔ سیّد حسین شاہ نے کہا میں اتنا بے علم تو نہیں لیکن اپنی گلو خلاصی کے لئے میں نے خود ان کو ملزم ٹھہرایا۔

سیّد زادے قُرآن کے پارے

بعد ازاں خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ اگر ایک سیّد عبادت و ریاضت پر مداومت کرے تو وہ دوسروں سے زیادہ ترقّی کر جاتا ہے چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری دُنیا میں مشہور و معروف ہیں اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی جو مشائخِ کبار اور اولیائے عظام میں سے ہیں اور باوجود یکہ وہ خواجہ اجمیری کے پیر ہیں لیکن انہیں خواجہ اجمیری والی شُہرت نہیں ملی اسی طرح حضرت محبوبِ سُبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام خاص و عام جانتے ہیں لیکن شیخ ابوسعید جوان کے پیر ہیں، اس طرح مشہور نہیں ہیں۔

بعد ازاں آپ نے خواجہ تونسوی کے خواب کا ذکر کیا۔ ایک رات خواجہ تونسوی نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر، پاؤں تلے، اور دائیں بائیں قرآن مجید بکھرا پڑا ہے۔ ایک عالم سے آپ نے اس کی تعبیر دریافت کی۔ اس نے کہا ! مبارک ہو، اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ خواہ کسی حالت میں بھی ہوں آپ کا عمل قرآن شریف کے مطابق ہوگا۔

اس اثناء میں کہ بندہ خواجہ شمس العارفین کی پشت مبارک کو دبا رہا تھا، سیّد اللہ بخش سر مبارک کی مالش کر رہا تھا۔ سید رسول شاہ جہلمی سر کی طرف اور ایک اور سیّد آپ کی پائنتی کی طرف بیٹھا تھا۔ چند اور سیّد خواجہ شمس العارفین کے اردگرد بیٹھے تھے۔ آپ نے ہم درویشوں کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ الحمدللہ خواجہ تونسوی نے اپنے اردگرد قرآن شریف کو پراگندہ دیکھا اور ہمیں ہر طرف سید ہی سید نظر آتے ہیں اور دونوں کی شرافت و بزرگی میں کلام نہیں۔

(مرات العاشقین صفحہ 41.37)

Marfat.com

سَادات کو عُلماء پر برتری

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ! ایک بار خواجہ صدر جہاں اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی میں سیّد اور عالم کی برتری میں بحث چھڑ گئی قاضی صاحب نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ علم کو سیّد پر فوقیت ہے چنانچہ بعد میں انہوں نے ایک رسالہ لکھا جس میں انہوں نے اپنے نقطہ نظر کی مزید وضاحت کر دی۔ خواجہ صاحب کو ان کی یہ بات ناگوار گزری اور وہ ان سے ناراض ہو گئے۔

اِس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ایک رات قاضی صاحب نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ وہ ان سے ناراض ہیں اور خواجہ صاحب کی ناراضگی دور کرنے کا فرما رہے ہیں۔

جب آنکھ کھلی تو بھاگے ہوئے خواجہ صاحب کے پاس پہنچے اور اپنے کئے پر ندامت کا اظہار کیا اور ان سے معافی مانگی اور جو رسالہ لکھا تھا اس کو بھی دریا برد کر دیا بلکہ اس کے بعد انہوں نے مناقب سادات کے نام سے ایک رسالہ لکھا انہوں نے اس میں اہلِ بیت کی مدح سرائی کی اور ثابت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاندان کے لوگوں کو عُلماء پر فوقیت حاصل ہے اور ان کی عزت وتوقیر کرنا لازمی ہے۔

(تذکرہ مشائخ شیراز ہند صفحہ ۲۶۱ بحوالہ مرغوب السالکین)

فَرزندِ رسول ہُوں

مہرِ مُنیر میں ہے کہ ! ایک سال باوا صاحب فضل دین کلیامی پاکپتن کے عرس کے موقع پر دیوان صاحب کے حسب فرمائش تحفہ لے کر جا رہے تھے اس اثناء میں ایک سیّد زادے مصر ہوئے کہ یہ تُحفہ مجھے دے دیں۔ انہوں نے عُذر کیا کہ دیوان صاحب نے یہ چیز منگوائی ہے اور وہ حضرت گنج شکر کی اولاد ہیں انہیں ناراض نہیں کر سکتا۔

سیّد زادے نے کہا ! وہ اگر گنج شکر کی اولاد ہیں تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل ہوں، یہ سُن کر باوا صاحب تڑپ اُٹھے اور وہ تحفہ سیّد صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پاکپتن پہنچنے پر دیوان صاحب باوا فضل دین سے سخت ناراض ہوئے۔ رات خواب میں بابا فرید الدین گنج شکر

Marfat.com

نے دیوان صاحب کو حکم فرمایا کہ باوا فضل دین سے اُٹھ کر معافی مانگو انہوں نے جو کیا ٹھیک کیا ہے۔

(مہر منیر صفحہ ۴۰۲)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ! فرزندانِ رسول کو قابلِ احترام جاننا واجب ہے۔

(فوائد الفواد ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء)

مُحدّثِ اعظم پاکستان اور تعظیمِ سادات

سید مرغوب محسن گیلانی فرماتے ہیں ! شیخ الحدیث مولانا سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ سادات کرام کا بہت احترام کرتے تھے میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ جب آپ نے کوئی خصوصی دُعا مانگنا ہوتی تو اعلان کر کے مسجد میں موجود تمام سادات کرام کو اگلی صف میں بُلوا کر بٹھاتے اور پھر ان کو خدا کے حضور وسیلہ بنا کر دُعا مانگا کرتے۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث جب سے لائل پور (فیصل آباد) تشریف لائے۔ میں نے ان کے وصال تک تقریباً ہر جمعہ ان کی امامت میں ادا کیا۔

(مرغوب السالکین صفحہ ۴۷)

مُفتی محمد امین مدظلہٗ العالی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم پاکستان نماز پڑھ کر مسجد سے نکلنے لگے تو مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب جو کہ اُس وقت طالب علم تھے نے اپنے ہاتھوں سے آپ کا جُوتا سیدھا کر دیا یہ دیکھ کر عاشقِ سرورِ کائنات، سالارِ قافلۂ محبّت، واقفِ اَسرارِ اُلفت پیکرِ فہم وفراست مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیقرار ہو گئے بریلی کا منظر دوبارہ نظر آ گیا اہلِ محبّت دیکھ رہے تھے کہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے بار بار کہہ رہے تھے شاہ صاحب آپ نے یہ کیا کر دیا شاہ صاحب خدارا مجھے معاف فرما دیں مجھے معاف فرما دیں شاہ صاحب کہتے حضور ہم آپ کے خادم ہیں آپ ہمارے اُستاد محترم ہیں میں نے اگر یہ عمل کیا ہے تو کیا ہوا۔

اِدھر سیّد العلماء والفُقہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کے سامنے عجز و انکسار کرتے ہوئے بار بار یہی کہہ رہے تھے شاہ صاحب مجھے معاف فرما دیں خدا کے لئے مجھے

Marfat.com

معاف فرمادیں۔سید عنایت اللہ شاہ صاحب نے حضرت محدث اعظم پاکستان کا یہ اصرار دیکھا تو بالآخر انہیں کہنا پڑا کہ میں نے معاف کر دیا۔

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ معافی کے بعد پُرسکون ہوئے اور پھر فرمایا اگر قیامت کے دن مجھ سے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھ لیا کہ سردار احمد میری آل پاک سے جُوتے سیدھے کراتے رہے تو میرے پاس اس کا کیا جواب ہوگا اللہ کا شکر ہے کہ شاہ صاحب نے مجھے صاف فرمادیا ہے۔

آلِ رسول سے اِستعانت

مولانا عبدالرشید نُوری مالِک نُوری بک ڈپو فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شدید خُشک سالی تھی لوگ بے چین تھے بارش نہیں ہورہی تھی جُمعۃ المبارک کا دن تھا لوگ جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرنے کے لئے سنی رضوی جامع مسجد میں حاضر تھے حضور محدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بارش کے لئے دُعا کرنے کے لئے عرض کیا گیا حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا کہ جتنے سادات کرام ہیں وہ اگلی صف میں تشریف لے آئیں آپ کے اعلان کے بعد مجمع میں سے حاضر سادات کرام اگلی صف میں جمع ہو گئے تو حضُور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے تمام سادات کرام کو دائرہ کی صُورت میں جمع کرلیا اور خود درمیان میں کھڑے ہو کر تمام سیّد زادوں کے دامن ہاتھوں میں لے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا الٰہی تیرے نبیٔ مکرم کی آل پاک وسیلہ سے تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں دُعا ابھی جاری تھی کہ اطراف سے بادل گھر آئے اور بارش ہونے لگی حتیٰ کہ لوگ بھیگتے ہُوئے گھروں کو واپس ہوئے۔

قارئین محترم ! آلِ رسول کا یہ احترام و رآلِ رسول کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ثابت کرتا ہے کہ مُحدّثِ اعظم پاکستان کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر قُرب حاصل تھا۔

ایک اُستاد کی سرزنش

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جامعہ رضویہ میں پڑھنے والے

Marfat.com

ایک سیدزادے کو کسی اُستاد نے سزا کے طور پر مارا پیٹا جس کی حضرت محدث اعظم پاکستان کو خبر ہوگئی آپ اُس اُستاد سے بہت نالاں ہوئے بلکہ آپ نے اس سے قطع کلامی فرمادی۔

وہ اُستاد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مُحدّثِ اعظم پاکستان نے اپنا چہرہ دُوسری طرف پھیر لیا جب اُس اُستاد نے بار بار عرض کیا کہ حضور کیا بات ہے؟

تو آپ نے فرمایا! مولانا آپ نے ایک سیّد زادے کو مار پیٹ کی ہے کل قیامت کو سردار احمد حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا کہ اس کے مدرسہ میں سادات کو پیٹا جاتا رہا ہے یہ سن کر اُس اُستاد نے توبہ کی اور آئندہ سادات کرام کی تکریم کا وعدہ کیا تو آپ نے معاف فرمایا۔

سادات کے ذمہ کوئی کام نہیں

قارئین محترم! آپ نے یہ محاورہ تو بارہا سن رکھا ہے کہ بااَدب بانصیب بے ادب بے نصیب۔ حضرت محدث اعظم پاکستان ایک ایسی باادب ہستی ہیں کہ جن کی حیاتِ طیبہ کو پڑھ کر آج کے علماء کو بھی سادات کا ادب سیکھنا چاہیئے، آج سیّد زادوں کی توہین و تنقیص کی جاتی ہے بلکہ اُنہیں سخت سنانے میں کوئی باک نہیں سمجھا جاتا۔

حضرت محدّث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر کسی سیّد زادے طالب علم کو یہ نہیں فرمایا کہ مجُھے بازار سے فلاں چیز لادو یا فلاں چیز مجھے پکڑادو۔

آپ کی موجودگی میں جب کسی جلسہ یا عرس مبارک یا مدرسہ کے انتظامات کی ڈیوٹیاں لگائی جاتیں تو آپ سیّد زادوں کے ذمہ کوئی ڈیوٹی نہ لگاتے بلکہ آپ یہ فرماتے کہ سادات کرام کی ڈیوٹی یہی ہے کہ وہ لنگر کھائیں ان کے ذمہ کوئی کام نہیں لگایا جاسکتا۔

امامِ اہلِ سنت کے ہاں بھی گھر کے کام کاج کے لئے ایک بچّے نے نوکری کرلی جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ بچہ سیّد زادہ ہے تو آپ نے گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ سیّد زادے سے کوئی کام نہ لیا جائے اور حسبِ دستور وظیفہ دیتے رہے سُبحان اللہ آپ کا درس یہ تھا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

Marfat.com

سیدزادے کی سختی برداشت کرلی

قبلہ مفتی محمد امین مدظلہ العالی بیان کرتے ہیں کہ !

ایک دفعہ مولانا سید زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (والد گرامی علامہ سید ہدایت رسول شاہ مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ) اور مولانا صاحبزادہ محمد فضل رسول حیدر رضوی (خلف اکبر قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ) کے مابین کسی بات پر رنجش پیدا ہوگئی تو مولانا سید زاہد علی شاہ ناراض ہوکر کراچی چلے گئے۔

اور وہاں سے قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرم گرم باتوں پر مشتمل خط لکھا آپ نے یہ خط جامعہ کے مدرسین کو پڑھایا اور پھر مولانا معین الدین سے فرمایا کہ آپ شاہ صاحب کو لکھیں کہ مجھے خدارا معاف کردیں اور بستر اٹھا کر واپس آجائیں چنانچہ خط ملتے ہی شاہ صاحب موصوف واپس آگئے آپ نے کسی سے ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا۔

(نائب اعلیٰ حضرت)

خواجہ غُلام فرید اور تعظیم سادات

ایک دفعہ کسی صاحب نے ایک بہترین و اعلیٰ گھڑی لندن سے لاکر بطور نذرانہ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کی۔

اس گھڑی پر بہت سے آلہ جات لگے ہوئے تھے۔ بارش معلوم کرنے کا آلہ، آندھی کا آلہ سمت معلوم کرنے کا آلہ، مختلف ممالک کے اوقات سمجھنے کا، زلزلہ کی خبر دینے کا آلہ اُس وقت اس گھڑی کی قیمت پچیس تیس ہزار روپیہ تھی۔

ایک سیّد صاحب نے کہا ! یہ گھڑی آپ مجھے دے دیں انہوں نے فوراً ہی پیش کردی۔ جب سیّد صاحب گھڑی لے کر تشریف لے گئے تو کسی نے عرض کیا غریب نواز ! یہ بہت بڑا خزانہ تھا بلکہ نہ صرف خزانہ بلکہ بے شمار منافع وفوائد کا ذریعہ تھا۔ لندن سے منگوائی ہوئی دوبارہ اس طرح

Marfat.com

نایاب چیز ہاتھ نہیں لگتی ۔ آپ نے اسے سو روپیہ یا ہزار روپیہ پیش کر دینا تھا ، یہ گھڑی نہ دیتے ۔ نامعلوم سیّد بھی ہے یا نہیں؟ خواجہ غُلام فرید نے فرمایا ! میں نے تو سیّد کے نام کا نذرانہ دیا ہے، سیّد کی ذات کو نذر پیش کرنے کی مجھے طاقت کہاں ہے۔

(انوارِ قمریہ صفحہ 290)

صُوفی برکت علی لدھیانوی اور تعظیم سادات

سید مرغوب محسن گیلانی لکھتے ہیں ! میں حضرت قبلہ صوفی برکت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے دَارالاحسان حاضری دیتا رہا، حضرت قبلہ صوفی صاحب نہایت شفقت فرماتے تھے اور جب بھی میں قدم بوسی کے لئے جُھکتا تو آپ فرماتے نہ شاہ جی آپ سیّد ہیں ۔ (کئی دفعہ عالم اِستغراق میں ہوتے تو میں نے ان کے پاؤں کو چُھوا ہے) اور پھر رُخصت کے وقت ننگے پاؤں سڑک پر سواری تک چھوڑنے کے لئے آتے میں عرض کرتا کہ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں اور مُجھے شرمسار کرتے ہیں آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک میں روانہ نہ ہو جاتا۔"

(مرغوب السالکین صفحہ ۸۱)

خواجہ قمر الدّین سیالوی اور تعظیم سادات

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں گزرا اور عشقِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو درجہ کمال پر تھا۔ صحابہ کرام کی عظمت کا اقرار اور اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی بے حد ادب واحترام فرماتے تھے اگر کسی وقت کوئی سیّد صاحب سامنے آجاتے تو احتراماً کھڑے ہو جاتے۔

سادات کا دُگنا حصّہ

سیّد حافظ فدا حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں میں نے دارالعلوم سیال شریف میں حفظ کیا جب بھی خواجہ پیر سیال کے سامنے جاتا تو آپ فوراً کھڑے ہو جاتے اور اَدب سے مُجھے اپنے پاس بٹھاتے اور مجھے انعام واکرام سے نوازتے جب طالب علموں کو آپ عنایات فرماتے تو جو طالب علم

Marfat.com

سید ہوتے ان کو دُگنا حصہ عطا فرماتے۔

تکریمِ سادات کا عظیم نمونہ

مولانا سید شفقت حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آستانہ عالیہ سیال شریف حاضر ہوا تو حضور پیر سیال سفر سے واپس تشریف لائے میں نے چھوٹا سا بیگ پکڑ کر بنگلہ شریف میں رکھ دیا تو کمرہ میں جا کر حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ شاہ صاحب! مجھے معاف کر دیں۔ جب میں نے معاف کر دیا تو آپ پُرسکون بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ شاہ صاحب! خاندان رسول کا احترام ہم پر واجب ہے اور ہم اس لئے ادب و احترام کرتے ہیں تا کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں۔

احترامِ سادات

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسول کی وجہ سے سادات کرام کا بہت پاس اور ادب فرماتے تھے کسی سید زادے کو نیچے نہ بیٹھنے دیتے بلکہ چار پائی اور کرسی پر بٹھاتے اور جب حاضرین مجلس میں ہر ایک کا تعارف نہ ہوتا۔ خود چار پائی پر آرام فرما ہوتے تو فرماتے خدا کے لئے اگر کوئی سید ہو تو نیچے نہ بیٹھنا اور مجھے اس بے ادبی کی وجہ سے کفر میں مبتلا نہ کرنا۔

دار العلوم ضیاء شمس الاسلام میں ایک سید زادے مدرس مقرر ہو گئے جن کی طبیعت میں درشتی تھی اور بچوں پر سختی کرتے تھے جب ناظم اعلیٰ کے پاس شکایت پہنچتی تو وہ انہیں فارغ کرنے پر تیار ہو جاتے۔ شاہ صاحب کو خود بھی ایسا خطرہ محسوس ہوتا تو دوڑتے دوڑتے حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور عرض کرتے مجھے مدرسہ سے نکالا جا رہا ہے اور میری سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ آپ فرماتے شاہ جی! مطمئن رہیں اگر آپ کو دار العلوم سے نکالا گیا تو میں بھی یہاں سے نکل جاؤں گا اور بفضلہٖ تعالیٰ سالہا سال سے وہ اب تک باقاعدہ مدرس چلے آ رہے ہیں۔

سادات کا ادب

ادب و احترام کی دُنیا میں حضور شیخ الاسلام کا مقام منفرد تھا اگر کوئی سید آپ کی مجلس میں

Marfat.com

آجاتا تو آپ فوراً احتراماً کھڑے ہوجاتے اور آنے والے کو خاص جگہ پر بٹھاتے اور کوئی عالم دین آجاتا تو آپ کرسی پر بیٹھنے کا حکم فرماتے اور علمی گفتگو فرماتے یہاں تک کہ مجلس ختم ہوجاتی علمی بحث جاری رہتی۔

شہر سرگودھا کے ایک شاہ صاحب بڑے خطیب تھے۔ عقیدہ اہلسنّت سے اُن کا اختلاف تھا۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ حضور شیخ الاسلام بڑے باحوصلہ، صاحب اخلاق اور سادات کے بڑے باادَب تھے۔ وہ کہتے ہیں میرا بچپن تھا حضور شیخ الاسلام سے کبھی کبھار کسی بات پر گفتگو ہوتی تو میری نادانی پر حضور شیخ الاسلام فرماتے شاہ جی! میرے سامنے ایسی بات نہ کیا کریں میں سادات کا ادب کرتا ہوں۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں ! کہ مجھے اپنی بیوقوفی احساس ہوجاتا اور میں اس پر نادم ہوتا۔ میں پیر سیال لج پال کا ادب کرتا ہوں وہ واقعی بڑے بزرگ، بااخلاق، باادب ولی کامل تھے۔

(تذکرہ پیر سیال صفحہ 67)

علّامہ صائم چشتی اور تعظیم سادات

میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا درسِ حیات ادب واحترام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احترامِ خاندان رسالت مآب تھا۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

آپ فرمایا کرتے تھے !

ادب نال آ نبی دی شان دساں ، پاپا واعظا شور کی پُچھّنا ایں
جاپے بدلاں دی سڑک تے چنّ ٹُردا، میرے سوہنے دی ٹور کی پُچھّنا ایں
رَب نبی دا نبی اے یار رب دا ، رشتہ دوہاں داہور کی پُچھّنا ایں
جس دی اُنگلی نے توڑ یا چنّ صائم
اوہدے پنجے دا زور کی پچھنا ایں

آپ نے ہمیشہ ادب کا درس دیا۔
آپ اکثر یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

بے ادباں مقصود ناں حاصل
ناں درگا ہے ڈھوئی

مثل مشہور ہے بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب بعض گروہ جو مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں لیکن بے ادبی کی وجہ سے جادۂ حق سے دُور ہو گئے، کوئی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بے ادب ہو گیا۔ کوئی گروہ سیّدِ عالم کے خانوادے کا بے ادب ہو گیا۔ کوئی گروہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کا بے ادب ہو گیا۔ کوئی گروہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غُلاموں یعنی اولیائے کرام کا بے ادب ہو گیا۔ کوئی مُحدّثین کا بے ادب ہو گیا۔ کوئی آئمہِ دین کا بے ادب ہو گیا قسمت کے مارے ہوئے یہ گُروہ راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اہلِ حق کا گروہ صُوفیائے کرام کا گروہ ہے۔

میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اِسی گروہ کی نمائندہ شخصیت ہیں آپ نے سب کو ادب کی طرف بُلایا آپ نے اپنی کُتب کے ذریعہ تمام پاکیزہ ہستیوں کا ادب کرنے کا پیغام دیا۔ آپ نے اپنے شعروں کے ذریعہ ادب کا پیغام دیا آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں کی تعظیم کا درس دیا اور دَر والوں کی کی بھی تعظیم کا درس دیا۔ آپ نے ہمیشہ اَفراط و تفریط سے پاک عقیدہ کی تبلیغ فرمائی۔ آپ نے وہی پیغام دیا جو قُرآن پاک اور حدیث نبوی کی منشا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب ہستیوں کی بے ادبی سے یقیناً ایمان ضائع ہو جاتا ہے اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ تمام اہلِ اسلام اہلِ ادب بھی بن جائیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کی ادنیٰ سے اَدنیٰ گستاخی بھی انسان کو جہنم تک لے جائے گی بلکہ فُقہا نے تو یہ لکھا ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی کُفر ہے۔"

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُمّت کو آلِ پاک کے بارے میں خود ڈرایا ہے اور فرمایا ہے کہ میں دیکھوں گا کہ تم میرے بعد میرے اہلِ بیت سے کیا سلوک کرتے ہو، محبین کے لئے انعامات کا وعدہ ہے اور جو بغض رکھتے ہیں اُن کے لئے وعید ہے۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مجھ پر یہ سب سے عظیم احسان ہے کہ آپ نے مجھے خانوادۂ رسول کی عظمت و توقیر سے آشنا فرما دیا بلکہ مجھے یہ کہنے میں ہرگز باق نہیں کہ آپ نے اپنے حلقہ میں بیٹھنے والے ہر شخص کو تعظیمِ اہلِ بیت اور توقیرِ سادات پر کاربند فرما دیا۔ آپ کے پاس

Marfat.com

بیٹھنے والا ہر شخص آلِ رسول کی غُلامی کا قلادہ اپنی گردن میں ڈالنے کو فخر محسوس کرتا ہے، حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر ہر لمحہ ناموسِ اہلِ بیت کی حفاظت میں گزرا آپ نے خاندانِ رسول کی عظمت کے تحفظ کے لئے عظیم قلمی جہاد فرمایا ہے۔

میرے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ تعظیمِ سادات کا درس دیتے رہے اُنہوں نے کئی بار اس بات کا اظہار فرمایا کہ اُن پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بے پایاں عنایات آپ کی آلِ پاک کی خدمت کا صِلہ ہیں، آپ کی محفل میں بیٹھنے والا ہر شخص اس بات سے آگاہ ہے، سیّد زادوں کی جو تکریم و تعظیم میرے آقائے نعمت فرماتے رہے وہ اس دور میں کسی اور کے حصہ میں کم کم ہی آئی ہوگی۔

آل رسول کا کوئی فرد آپ کے پاس تشریف لاتا تو آپ والہانہ طور پر کھڑے ہو کر اس کا اِستقبال فرماتے اور سیّد زادے کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر اپنی مسند پر بٹھا دیتے۔

آل رسول میں سے خواہ کوئی چھوٹا سا بچہ بھی آپ کے پاس آتا آپ اس کے بھی ہاتھ چُومتے آپ کا فرمان تھا کہ یہ شہزادے بڑی عظمت والے اور بڑی شان والے ہیں ان کی تعظیم وتکریم سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔

اگر کوئی سیّد زادہ کسی ضرورت سے آپ کے پاس آتا تو آپ جس طرح بھی ہوتا اُس کی ضرورت پُوری کرتے اگر کسی سیّد زادے کی طرف سے کوئی زیادتی ہو جاتی تو اُسے برداشت فرماتے، آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی سیّد زادہ کی طرف سے کوئی ظلم ہو جائے کوئی زیادتی ہو جائے تو اُسے تقدیرِ الٰہی سمجھنا چاہیے۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی محافل میں سیّد زادوں کو اوّلیت دیتے اور اپنی محفل کو سادات کی صدارت میں شروع فرماتے آپ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں کوئی نہ کوئی سیّد زادہ موجود نہ ہو، تکریم و تعظیم کا حق ادا کرتے ہوئے سیّد زادوں کو خصوصی طور پر نوازتے، آپ نے ہمیشہ ہمیں سادات کرام کی تعظیم کا حکم دیا آپ نے اپنی کُتب کے ذریعہ اپنے اشعار کے ذریعہ اور اپنے عمل کے ذریعہ اس بات کا اعلان فرما دیا کہ اگر نجات چاہتے ہو، اگر فلاح چاہتے ہو، اگر رحمتیں چاہتے ہو، اگر بخششیں چاہتے ہو تو آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے گھر والوں سے محبّت کرو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادوں کی تکریم کرو آپ فرمایا کرتے تھے !

Marfat.com

اِس گھر دے گائے گیت تے ایمان مینوں لبھیا

سیّدزادوں کی محبت کا ایک لاجواب واقعہ

قارئین کرام! یہ واقعہ ہم صاحبزادہ پیر سید محمد یونس شاہ کاظمی مدظلہ العالی کی کتاب علامہ صائم زندہ سے نقل کررہے ہیں اس کے راوی بھی پیر سیّد محمد یونس شاہ کاظمی مدظلہ العالی آپ فرماتے ہیں,

میں نے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو بڑے قریب سے دیکھا ہے ان کے دل ودماغ میں ہروقت خوفِ خدا حب رسول اور مَوَدّتِ اَولادرسول کا عقیدہ اتنا راسخ پختہ تھا کہ جس کی آج کے دور میں نظیر نہیں ملتی۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ میرے غریب خانہ غوثیہ کالونی سید پور روڈ راولپنڈی تشریف لائے تو میرے بیٹے (مفتی) سید محمد طیب شاہ کاظمی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ سے علاّمہ مرحوم کی کسی مسئلہ میں گفتگو ہوئی میرے بیٹے میں خُون بھی میرا تھا اور ہائی کورٹ کا وکیل بھی تھا اُس نے علاّمہ مرحوم کو تحکمانہ انداز میں دلائل دیئے میں نے اپنے بیٹے کی گفتگو کو اِنتہائی ناگوار محسوس کیا اور میزبانی کے آداب کے خلاف بھی، علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ تو وکیل صاحب کی گفتگو کے بعد خاموش ہوگئے لیکن مجُھے بڑا قلق اور پریشانی ہوئی میں نے بیٹے کو اشارہ کر کے دُوسرے کمرے میں بُلا کر خُوب ڈانٹ ڈپٹ کی۔ میری آواز کو علاّمہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سن لیا۔

جب میں کمرے میں آیا۔ تو مجھے فرمانے لگے کہ قبلہ کاظمی صاحب آپ کو مُبارک ہو آپ کا بیٹا بڑا نامور اور چوٹی کا وکیل ہوگا۔ آپ کا نام روشن کرے گا۔ اس وقت علاّمہ صاحب خاصے پریشان تھے میں نے یہی سمجھا کہ انہوں نے میرے بیٹے کی گُفتگو کو محسوس کیا ہے لیکن میں خاموش رہا اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا لیکن حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کا اِضطراب اور بے چینی کم نہ ہوئی بدستور ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔ دسترخوان بِچھ گیا کھانا لگ گیا، علاّمہ مرحوم نے بادلِ نخواستہ شکستہ خاطر مجُھے دِل سے کھانا تناول فرمایا میں نے بسیار کوشش کی کہ علاّمہ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ ہٹاؤں لیکن علاّمہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص خاموشی اور سوچ میں تھے۔ میں نے بیٹے

Marfat.com

کی طرف سے علامہ صاحب سے معذرت کی تو اس وقت علامہ صاحب نے کہا حضرت قبلہ کاظمی صاحب میں نے آپ کی ڈانٹ ڈپٹ سن لی مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے اور میں بہت پریشان ہوں اور ڈر رہا ہوں کہ جب کل خدا اور رسول کی بارگاہ میں حاضری ہوگی۔ مجھے سوال کیا گیا اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھ لیا۔ صائم چشتی یہ تو بتاؤ کہ میرے ایک شہزادے کے ہاں تو نے کھانا تو کھایا اور دوسرے کو سرزنش کرائی اس وقت میرے پاس کیا جواب ہوگا؟ خدارا میرے حال پر رحم کریں۔ اور میرے لئے دُعا کریں اور اپنے بیٹے سے شفقت کریں تاکہ وہ شہزادہ میرے بارے میں دل میں ملال نہ رکھے اس کے ملال سے میری عاقبت خراب ہو جائے گی میں اس خوف سے پریشان ہوں کہ کل قیامت کو میرے پاس جواب نہیں ہوگا۔ تو اُس وقت میں کیا کروں گا اور میرا کون پرسانِ حال ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی رنجیدہ خاطری برداشت کرنا میرے لئے ممکن نہیں میں سیّد زادوں کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔

(میرے محسن علّامہ صائم چشتی)

(علامہ صائم زندہ ہے از صاحبزادہ محمد یونس شاہ کاظمی)

حضرت محمد شریف خلیق اور ادبِ سادات

جناب محمد شریف خلیق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سید زادوں کا بے حد احترام فرماتے خواہ وہ مرید ہی کیوں نہ ہوں، محفل کے آغاز میں یہ اعلان فرماتے کہ اگر کوئی سیّد زادہ یا حافظ قرآن اس محفل میں موجود ہے تو وہ اسٹیج پر ہمارے ساتھ بیٹھے نیچے ہرگز نہ بیٹھے، ایک سیّد زادے مرید کو فرمانے لگے کہ یہ آپ کا احترام نہیں بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے آپ سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے۔

(انوارِ خلیق ص ۱۴۳)

شاہ عبدالقادر دہلوی اور تعظیمِ سادات

مولانا عبدالقیوم صاحب نے فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی صاحب کا معمول تھا کہ

Marfat.com

کسی کو تعظیم نہ دیتے تھے مگر سیّد کو تعظیم دیتے تھے خواہ سُنّی ہو یا شیعہ۔

ایک رئیس شیعہ کے ہاں شاہ عبدالقادر صاحب کی اِس عادت کا تذکرہ ہوا جن لوگوں نے ذکر کیا وہ سُنّی تھے اِس پر رئیس بولا کہ میں شاہ صاحب کی خدمت میں چلتا ہوں اگر اُنہوں نے میری تعظیم کی تو میں سُنّی ہو جاؤں گا اور اِس سے میرے سیّد ہونے کی تصدیق ہو جائے گی یہ کہہ کر شاہ صاحب کی خدمت میں روانہ ہو گیا اور جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے وہ بھی ساتھ ہو لئے۔ اُس رئیس نے سب سے کہلایا کہ سب لوگ میرے ساتھ چلیں کوئی مجھ سے آگے نہ جائے جب وہ شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچا تو حسبِ عادت شاہ صاحب نے اُس کی تعظیم دی۔ اُس نے کہا حضرت آپ نے میری تعظیم کیوں دی آپ نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے۔

اس پر اس رئیس نے کہا ! کہ آپ شیعوں کو بھی تعظیم دیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اگر سیّد شیعہ بھی ہو تو اس کی تعظیم دیتا ہوں۔

اس نے کہا ! اس کی کیا وجہ ہے ؟

آپ نے فرمایا ! اگر قُرآن شریف کاتب کی غلطی سے غلط لکھا جائے تو اُس کو قُرآن ہی کہیں گے گو یہ کہیں گے کہ فلاں جگہ سے غلط لکھا ہے۔

اس پر وہ رئیس سُنی ہو گیا اور جتنے اس کے ساتھ شیعہ تھے وہ بھی سُنی ہو گئے جب یہ خبر شیعوں کو ہوئی تو اور بھی چند شیعہ سُنی ہو گئے۔ اس رئیس نے بڑی دُھوم دھام سے مٹھائی بانٹی۔

(حکایات اولیاء علمائے دیوبند صفحہ ۶۳ بحوالہ مرغوب السالکین صفحہ ۵۴)

تیمور کو محبت اہلِ بیت کا صلہ

الجواہر میں نقل کیا گیا ہے کہ زبیر بن عبدالرحمٰن بغدادی نے بعض امرائے تیمور لنگ سے روایت کی ہے کہ جب تیمور لنگ مرض الموت میں مبتلا ہوا تو ایک رات بے حد پریشان ہوا اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور رنگ متغیّر ہو گیا پھر افاقہ پا گیا تو لوگوں نے اس بارے میں اس سے ذکر کیا وہ کہنے لگا، عذاب والے فرشتے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کہا ! یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ یہ میری ذرّیت سے محبّت رکھتا تھا اور ان کے ساتھ احسان کرتا تھا۔

(شاہد المقبول صفحہ ۲۵۳)

Marfat.com

بادشاہ نصر اور تعظیم سادات

نصر بن احمد خراسان کا بادشاہ تھا اس نے ایک شخص کو بلخ کا گورنر بنا کر بھیجا اپنا حاجب بھی اس کے ساتھ بھیج دیا اس حاجب کا نام طغیاج تھا ایک دن دوپہر کے وقت نصر بن احمد سو رہا تھا۔ طغیاج دروازے کے سامنے بیٹھا تھا۔ ایک سیدزادی آئی، فریاد کی کہنے لگی !

میں بلخ سے آئی ہوں، وہاں کے گورنر کی شکایت کرنا چاہتی ہوں۔

حاجب کو کہا آپ سُلطان کو آگاہ کریں۔

حاجب کہنے لگا ! ابھی شکایت سُننے کا وقت نہیں ہوا۔ سُلطان سوئے ہوئے ہیں۔ پھر حاجب نے سوچا ایک سیّد زادی نے شکایت کرنی ہے، یہ آلِ رسول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد ہے اس کو یہاں کیوں کھڑا کروں۔ چنانچہ اندر گیا دیکھا کہ بادشاہ واقعی سو رہا ہے۔ ایک شمشیر برہنہ سامنے پڑی ہے۔ ایک دم رُکا پھر واپس آ گیا، آ کر سوچنے لگا ایک سیّد زادی کے لئے اتنی دیر اچھی نہیں۔

پھر گیا مگر بادشاہ کو سویا ہوا پایا اسی طرح یہ حاجب دو تین بار اندر باہر آتا جاتا رہا۔ بادشاہ کو معلوم تھا کہ حاجب پریشان ہے، یہ کتنی بار اندر باہر آتا جاتا رہا اسے خطرہ پیدا ہوا کہ آج حاجب کوئی وار کرنا چاہتا ہے۔ وہ ڈر گیا، اُٹھا اور تلوار اُٹھا کر گرج کر بولا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا معاملہ ہے حاجب نے اپنی پریشانی کی وجہ بیان کی اور سیدزادی کی فریاد پیش کی۔

بادشاہ نے کہا ! عورت کو پیش کرو۔

عورت اندر آئی اس نے گورنر کی شکایت کی۔

بادشاہ نے سیّد زادی کو دس ہزار درہم نذرانہ دیا۔ ایک مرصّع بہ زین گھوڑا پیش کیا۔ اور ایک رقعہ گورنر بلخ کے نام دیا اور اس کے کام کرنے کا حکم نامہ لکھ دیا۔

عورت واپس چلی گئی۔ بادشاہ نصر نے اسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

آپ نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ تیری عزّت افزائی کرے جس طرح تُو نے میری عزّت افزائی کی ہے بادشاہ اُٹھا۔ حاجب کو بُلا کر رات کا خواب بیان کیا اور حکم دیا کہ شہر کے مشائخ، صوفیا

Marfat.com

اور علماء کو بُلایا جائے۔ یہ واقعہ ان سب کے سامنے بیان کیا اور تمام ممالک مقبوضہ میں اعلان کر دیا کہ میرے تمام عامل سیدزادوں کا احترام کریں اور اہلِ بیت سے حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔

(شرف النبی صفحہ ۴۵۳۔۴۵۴)

فرض ہے آلِ مُحمّد کی محبّت فرض ہے
ہم پہ یہ مقصود پیارے مصطفٰے کا قرض ہے

Marfat.com

خارجیوں کی خرافات کا جواب

Marfat.com

قارئین!

خوارج کا فِتنہ صدیوں سے اہلِ بیت رسول کی توہین و تنقیص کرتا چلا آیا ہے اور یہ ذُریتِ ابلیس ہمیشہ سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے گھر والوں کی دُشمنی پر کمر بستہ رہی ہے پاکستان میں اِس فتنہ کا بانی ''محمود عباسی'' ہے جسے میرے آقائے نعمت حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ''نامحمود عباسی'' کہتے اور لکھتے رہے ہیں۔

نامحمود عباسی کی خرافات وہفوات کا جواب میرے آقائے نعمت حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحقیقی کتب مُشکل کشا، ایمانِ ابی طالب، شہید ابن شہید اور البتول میں دے رکھا ہے اور نامحمود عباسی کی تحقیق پلید کی دھجیاں اُڑا کر رکھ دی ہیں۔

الحمد للہ! اپنے اُستاذی المکرم کی جُوتیوں میں بیٹھ بیٹھ کر مجھے بھی اہلِ بیت رسول علیہم السلام سے محبّت وعقیدت کی لازوال دولت عطا ہوئی آپ کی گفتگو کا مرکزی نکتہ توصیفِ آلِ رسول ہوا کرتا۔ آپ کی کُتب کے مطالعہ سے خوارج کی اہلِ بیت رسول میں کی گئی گستاخیوں اور بے باکیوں سے آگاہی ہوتی رہی۔

گُذشتہ دِنوں تبلیغی دَورے کے دوران مجھے میرے ایک عقیدت مند نے دو کتابیں دیں جو اُسے کسی دوست نے گفٹ کی تھیں، میرے ملنے والے نے یہ کتابیں دیتے ہوئے مجھے کہا کہ مدنی صاحب! یہ کتابیں جتنی خُوبصورت نظر آرہی ہیں ان کے اندر اتنی ہی غلاظت بھری ہوئی ہے۔

میں نے پوچھا! وہ کیسے؟

اُس نے جواب دیا! مَیں نے ان کے خُوبصورت ٹائٹل اور خوبصورت نام دیکھ کر اور چاررنگہ پرنٹنگ دیکھ کر ان کتابوں کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کتابیں سیّدِ عالم، روحِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک کے خلاف لکھی گئی ہیں بظاہر ان ناموں میں کوئی ایسی بات نہیں۔

ایک کتاب کا نام ''اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد''

دوسری کتاب کا نام ''حیات اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ'' ہے۔

Marfat.com

اُس نے مجھ سے کہا ! آپ کا تعلّق اور نسبت حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے میں چاہتا ہوں کہ اِن کتابوں کا مکمّل جواب آپ دیں اور خارجیوں کا آپریشن کر کے اُس مشن کو جاری رکھیں جو حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو دے گئے ہیں ۔ مَیں نے وہ کتابیں اپنے عزیز سے لیں اور دورانِ سفر ہی ان کا مطالعہ کر لیا۔

قارئین محترم!

کتابیں پڑھ کر میری جو حالت ہوئی وہ نا قابلِ بیان ہے ۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خانوادۂ نُور کی شان میں کی گئی گُستاخیوں کو پڑھ کر میرا خُون کھولنے لگا مجھے شدّت سے اپنے اُستاذی المکرم حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آئی جن کا قلم خارجیوں کی تحقیق کا سر قلم کرنے کے لئے ہمہ وقت رواں دواں رہتا تھا۔

یہ دونوں کتابیں پڑھ کر مَیں نے اُن کا جواب لکھنے کا مصمّم اِرادہ کر لیا۔ مجھے اپنی کم علمی اور کم مائیگی کا بھی احساس تھا لیکن اپنے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کا جذبہ میرے ساتھ تھا۔ مَیں نے ٹھان لی کہ میں اپنے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے رُوحانی استعانت حاصل کر کے اِن کتابوں کا جواب ضرور لکھوں گا اور ساتھ ہی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی شان میں لکھی گئی کُتب سے تحقیقی مواد یکجا کروں گا تا کہ اہلِ اسلام کو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی عظمت وطہارت سے آگاہی ہوتی رہے۔

Marfat.com

عُزَیر احمد صدّیقی خارجی لعنتی کی کتاب

''اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد''

کا تحقیقی جواب

خارجی بدبخت عُزَیر احمد صدیقی لعنتی کی کتاب ''اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد'' کی خرافات اوران کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

پانچ ذواتِ مقدّسہ کیوں اہم ہیں ؟

عزیر احمد صدیقی کذاب اپنی کتاب اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد کے صفحہ ۱۰ پر لکھتا ہے !

> ''شیعہ اپنی مشاہیر پرست ذہنیت کی وجہ سے ان ناموں کے آگے پیچھے اپنی پسند کے اَلقاب وخطابات لگا دیتے تھے اور سُنی صرف نام لکھتے تھے سُنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف نبی لکھ دیتے تھے ممکن ہے یہ صحیح ہو کیونکہ ضُرورت سے زیادہ خطابات اور اَلقاب لگانا غُلامانہ اور مشرکانہ ذہنیت کی علامت ہے آزاد قومیں انسان کو انسان ہی رکھتی ہیں خُدا نہیں بناتیں اور غلام قومیں جانوروں کو بھی خُدا بنا لیتی ہیں جیسے ہندو گائے، بندر، سانپ اور شیر کو اپنا خُدا سمجھتے ہیں۔
>
> اللہ کا شکر ہے آزادی کے بعد ہمارے مسلمان بھائی سوچنے اور

Marfat.com

سمجھنے لگے ہیں پوچھتے ہیں اہلبیتِ رسول میں صرف پانچ ذَواتِ مقدّسہ
کیوں اہم ہوگئیں۔"

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد صفحہ ۱۰،۱۱)

قارئین محترم!

خارجی کذاب عزیر صدیقی لکھتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ القاب لگانا مشرکانہ ذہنیت کی علامت ہے۔

گویا کہ وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، فخرِ آدم و بنی آدم، سید کل، مولائے کل، ہادیٔ سبل، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم مبارک سے پہلے آپ کے اَلقاب لکھنا مُشرکانہ ذہنیت کی علامت ہے۔

وہ ملعون یہ بتانا چاہتا ہے کہ شیرِ خُدا، مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے نام سے پہلے القابات لکھنا اور آپ کا نام لینے سے پہلے اَلقابات کہنا مُشرکانہ ذہنیت کی علامت ہے۔

وہ ملعون یہ بتانا چاہتا ہے کہ سیّدہ، طیبہ، راضیہ، مرضیہ، عالمہ، فاضِلہ، زَاکِیہ، اَذکیہ خاتونِ قیامت، سیّدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے اسمِ مبارک سے پہلے آپ کے القابات لکھنا مشرکانہ ذہنیت کی علامت ہے۔

خارجی کذّاب کی توحید پرستی دیکھئے کہ وہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسوں کی عظمت وشان میں لکھے جانے والے القابات کو مُشرکانہ ذہنیت کی علامت قرار دے رہا ہے۔

عزیر کذّاب لکھتا ہے !

> اللہ کا شکر ہے آزادی کے بعد ہمارے مسلمان بھائی سوچنے اور
> سمجھنے لگے ہیں پوچھتے ہیں اہلبیتِ رسول میں صرف پانچ ذَواتِ مقدّسہ
> کیوں اہم ہوگئیں ؟

اِس بات کا جواب یہ ہے کہ پاکستان میں خارجی فتنے کا بانی محمود عباسی جو عزیر صدیقی خارجی کا اُستاد ہے۔ اُس نے اپنی قبر کو آگ سے بھرنے کے لئے ایسی خرافات کا آغاز کیا۔

اب عُزیر صدیقی جیسے ننگے خارجی شانِ اہلِ بیت میں گُستاخانہ کتابیں لکھ کر خرافات لوگوں تک منتقل کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں لیکن یاد رہے کہ اہلِ بیت رسول سے محبّت

Marfat.com

کرنے والے خارجیوں کی خرافات کے دامِ فریب میں نہیں آئیں گے ہر دَور میں عشاق خارجیوں کی خرافات کا جواب دیتے رہیں گے۔

تم کہتے ہو"آزادی کے بعد مُسلمان پوچھتے ہیں کہ صرف پانچ ذواتِ مقدّسہ کیوں اہم ہو گئیں؟

یہ ذواتِ مقدّسہ اَزل سے ہی اہم ہیں اور اہم رہیں گی ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود عظمت وشان عطا کر رکھی ہے۔

آیتِ تطہیر اور پنجتن پاک

قارئین ! عزیز احمد صدیقی کذاب نے اپنی کتاب اہلِ بیت رسول و تحقیق آل محمد کے کے پہلے باب کا عنوان "اہلبیت یا پنجتن" رکھا ہے اور اس میں یہ زہریلا عقیدہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ پنجتن پاک کی ذواتِ مقدّسہ ہی کیوں اہم ہو گئیں ؟

عزیز احمد صدیقی کذاب کو اصل تکلیف یہ ہے کہ آیتِ تطہیر کے نزول پر چادر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمۃ الزہرا اور حسنین علیہم السلام کو ہی کیوں لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی باقی اولاد اور بیویوں کو چادر میں کیوں نہیں لیا۔

قارئین !

اہلِ سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آیتِ تطہیر میں ساری اَزواج النبی واَولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شامل ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام کو ہی چادر میں لیا اور آیتِ تطہیر تلاوت فرمائی۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اَحادیث ملاحظہ فرمائیں!

حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ اس وقت سیاہ بالوں کی ایک منقش (دھاری دار) چادر اوڑھے ہوئے تھے، پھر آپ بیٹھ گئے۔

Marfat.com

فاتت فاطمة فادخلها فيه ثم جآء علی فادخله فيه،
ثم جاء الحسن فادخله ثم جاء الحسين فادخله۔

حضرت فاطمہ حاضرِ خدمت ہوئیں تو آپ نے اُنہیں چادر مبارک میں داخل فرمالیا۔ پھر علی آئے اُن کو بھی چادر کے نیچے جگہ عطا فرمائی۔ پھر حسن آئے تو اُنہیں بھی اسی چادر میں داخل فرمالیا پھر حضرت حسین آئے تو انہیں بھی چادر میں داخل کرلیا۔ اور پھر یہ آیت !

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا تلاوت فرمائی۔

(تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ مطبوعہ مصر)

دُوسری روایت

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ یہ آیتِ مُبارکہ میرے گھر میں نازل ہوئی جب کہ میں دروازے کے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کیا !

یارسول اللہ ! الست من اھل البیت ؟
یارسول اللہ ! کیا میں اہلِ بیت میں سے نہیں ہوں ؟
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

انك الیٰ خیر اَنت من ازواج النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
یقیناً آپ بھلائی پر اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اَزواج میں سے ہیں۔

آپ فرماتی ہیں کہ گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ علی، فاطمہ اور حسن و حسین موجود تھے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سب کے اُوپر چادر ڈال دی اور فرمایا !

Marfat.com

اللھم ھٰوءلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔

اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں تو ان سے رجس کو دُور فرما اور انہیں خُوب پاک فرما۔

(تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ مطبوعہ مصر)

(تفسیر دُرِ منثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ مطبوعہ بیروت لبنان)

تیسری روایت

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال ! لما نزلت ھذہ الآیۃ (فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناء کم) دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا وفاطمۃ و حسنا و حسینا فقال اللھم ھٰولاء اھلی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ "آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بُلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ" نازل ہوئی تو حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بُلایا اور پھر فرمایا ! یا اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۸) (ترمذی ج ۲ ص ۲۳۶)

(صواعق محرقہ ص ۱۰۷) (ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۳۸)

(المستدرک ج ۲ ص ۵۹۴) (نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۶۷)

پنجتن پاک کا تصوّر اسلامی نہیں ہے

لعنتی عزیر احمد صدیقی کذاب لکھتا ہے !

"قُرآن حکیم بتاتا ہے کہ نوح کی قوم بھی اپنے پانچ بزرگوں کو پوجتی

Marfat.com

تھی۔ جب اُن کو توحید کی دعوت دی گئی تو وہ خفا ہو گئے اور آپ میں کہنے لگے۔

اپنے بزرگوں (دیوتاؤں) کو نہ چھوڑنا۔ ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر (ہمارے پنجتن ہیں) ان کو پوجنا ترک نہ کرنا۔

پنجتن پاک کا تصوّر اسلامی ہے یا نہیں یہ بتلانے کی ضرورت نہیں، ہندوستان میں اسلام سے پہلے رام چندر جی اور ان کے ''اہل بیت'' سیتا، لچھن، لو اور کشن پنجتن کہلاتے تھے۔ چنانچہ اکثر ہندو خاندان جو مسلمان ہوئے اسی پنجتن کی کشش سے ہوئے۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد)

مُشرکین اور پنجتن

قارئین محترم !

غور فرمائیں، عزیز احمد صدیقی، نا محمود عباسی کی معنوی اُولاد نے کیسی خباثت کا ثبوت ہے اور کتنی دریدہ دہنی سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کو مشرکین کے دیوی، دیوتاؤں کے ساتھ ملایا ہے۔

خار جی کا ہندوؤں کے دیوتاؤں سے پنجتن پاک کو نسبت دینے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ہندو رام چندر کو مانتے تھے مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا شروع کر دیا۔

ہندوؤں کے پنجتن

ذُرّیتِ ابلیس عزیر صدیقی خار جی لکھتا ہے !

ہندوستان میں اِسلام سے پہلے رام چندر جی اور اُن کے اہلِ بیت سیتا، لچھمن، لو اور کش پنجتن کہلاتے تھے۔ چنانچہ اکثر ہندو خاندان جو مسلمان ہوئے اسی پنجتن کی کشش سے ہوئے۔

عُزیر احمد صدیقی یہ بتانا چاہتا کہ مسلمانوں نے پنجتن پاک کا تصوّر ہندوؤں سے لیا ہے وہ پنجتن کو مانتے تھے اور اُنہوں نے دین بھی اسی حوالے سے قبول کیا ہے۔

Marfat.com

اُس کا عقیدہ ہے کہ پنجتن پاک کو ماننا دراصل ہندوؤں کے عقیدے کی تقلید ہے اور یہ غیر اسلامی تصوّر ہے جسے مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے اس بد بخت اور خبیث شخص کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں جو وہ اس عقیدہ کو ہندوؤں کا عقیدہ کہہ رہا ہے۔

قارئین !

اِسی بد بخت کا ایک اور جہنمی ساتھی اپنی کتاب ''غنچۂ توحید'' میں لکھتا ہے کہ !

پنجتن پاک تو ہندوؤں کے بنائے ہوئے ہیں۔

اس نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کو ہندوؤں کے ناموں کے ساتھ تشبیہہ دی ہے جسے بیان کرنے کی میرے قلم میں طاقت نہیں۔

خارجیوں کا یہ طائفہ انگریزوں اور ہندوؤں کا تنخواہ دار ہے اس لئے اسلام اور اسلام کی عظیم شخصیات کے بارے میں غلیظ باتیں کرنے سے کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔

خارجیوں کی مکروہ تحریر کے حوالے دیتے ہوئے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ خارجی عزیر صدیقی ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں کے ساتھ تشبیہہ دینے کے بعد آگے بڑھتا ہے۔

اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کو حضرت نُوح علیہ السلام کے زمانہ کے مشرکین کے بنائے ہوئے دیوی دیوتاؤں کے ساتھ تشبیہہ دیتا ہے۔

عزیر احمد صدیقی کذاب لکھتا ہے !

آلِ رسول اور آلِ محمد کے معاملہ میں مسلمانوں کے سب فرقے کبھی متفق اور متحد نہیں ہو سکے آج بھی لوگ جانتے ہیں کہ اصلی اہلِ بیت رسول کون ہیں اور جعلی آلِ محمد کون بنے بیٹھے ہیں ؟

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ ۱۳)

عزیر کذاب کا موقف یہ ہے کہ آلِ رسول اور آلِ محمد کے معاملہ میں مُسلمان مُتفّق نہیں۔ حالانکہ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اہلِ سنّت و جماعت کا عقیدہ بالکل واضح ہے۔

ہم اَزواج و اولادِ رسول کو اہلِ بیت مانتے ہیں اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں آپ کی صاحبزادی والاشان طیبہ، طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اَولاد طاہرہ کو ہی آلِ محمد مانتے ہیں۔

Marfat.com

اِمام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریبی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ !

یہ چیز تواتر سے منقول ہے کہ علی، فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کا حضور سے تعلق سب تعلقات سے بڑھ کر ہے اور اس میں شک شُبہ کی گنجائش نہیں۔

فوجب ان یکونو ھم الآل۔

پس ثابت ہوا کہ آلِ محمد سے مراد یہی ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۶)

قبل از اسلام پنجتن

عزیر احمد صدیقی کذاب لکھتا ہے !

جولوگ قبل از اسلام پانچ دیوی دیوتاؤں کو پُوجتے تھے انہیں صرف پانچ اسلامی نام درکار تھے انہیں پنجتن پاک فراہم کر دیئے گئے۔

قارئین!

یہ کتنی بے حیائی اور ظُلم ہے کہ جن نفوسِ قُدسیہ کی عظمت وطہارت اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیان کی۔ جن کی عظمت وطہارت کی گواہی قُرآن پاک کی آیاتِ مُبارکہ سے ظاہر ہے ان کے بارے میں یہ گمان کیا جائے کہ یہ تو قبل از اسلام کے دیوی دیوتاؤں کی جگہ اسلام میں داخل کئے گئے ہیں۔

صحابہ کا عقیدہ

اسنادِ صحیحہ سے روایات میں ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ ہے کہ جن قریبیوں کی مودّۃ اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے وہ حضرت علی وفاطمہ حسنین کریمین علیہم السلام ہیں۔

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیت ! قُلْ لَّآ

Marfat.com

اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ قالوا یارسول اللہ! من قرابتك هولاء الذین وجبت علینا مودتهم۔

قال! علی و فاطمة وولدهما۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (اے اللہ کے رسول آپ فرمادیں میں تم سے حق تبلیغ کا کچھ اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو) تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ! آپ کے وہ کون سے قریبی ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے ؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! علی فاطمہ حسنین علیہم السلام۔

(احیاء المیت از امام سیوطی صفحہ ۲۱)

ایمان داخل نہ ہوگا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

واللہ کسی مسلمان کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا حتیٰ کہ اللہ کے لئے تم سے محبّت کرے اور میرے اقرباء سے محبّت کرے۔

ایمان کامل نہ ہوگا

حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

کسی شخص کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ میری محبّت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبّت کرے۔

(شاہد المقبول صفحہ ۷۷)

قارئین !

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمارکھا ہے کہ ایمان اور اسلام کے لئے ضروری شرط اہلِ بیت کی محبّت ہے۔

Marfat.com

عزیر احمد صدیقی کذاب کے دل میں ایمان کیسے داخل ہوسکتا ہے اُسے ایمان کی دولت کیسے مل سکتی ہے اسے اسلام کی سلامتی کیسے حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ اُس کا دل حبِ رسول سے خالی ہے اس کے دل میں بُغض آلِ رسول ہے۔

آلِ رسولؐ سے محبّت ہی پَروانۂ نجات ہَے

قارئین !

آج غیر ملکی امداد پر پلنے والے خارجیوں کو آلِ محمد اور اہلِ بیت کی (DEFINATION) معلوم نہیں ہے خود کو محقق سمجھنے والے تحقیق کے رموز تک نہیں جانتے۔ جہاں بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے گھر والوں کا ذکر آئے گا جہاں بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت کی طہارت و پاکیزگی کی بات ہوگی انہیں تکلیف ضرور ہوگی۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چلنے والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ظلمت کے پیچھے چلنے والے نُور کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کا یہ حال کرے گا کہ وہ یہودی ہوگا۔

(احیاء المیت صفحہ ۵۱)

وہ یہودی ہو کر مرے گا

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبداللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نسمعتہ وھو یقول ایھا الناس من ابغضنا اھل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ۔

طبرانی نے اَوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں خطبہ اِرشاد فرمایا پس مَیں نے سُنا کہ آپ فرما رہے تھے اے لوگو! جو ہم اہلِ بیت سے بغض رکھے گا اس کا حشر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اِس حال میں کرے گا کہ

Marfat.com

وہ یہودی ہوگا۔ (یعنی یہود ہو کر مرے گا)

یہ حدیث جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کا ایک ایک لفظ اہلِ بیتِ رسول علیہم السلام کی شان وعظمت پر دلالت کرتا ہے اور اس روایت میں ایک خاص قسم کا دبدبہ بھی ہے اور تنبیہ بھی اور ساتھ ہی ان لوگوں کے ہولناک انجام کی خبر بھی ہے جو اہلِ بیت سے بغض رکھتے ہیں۔

حدیث پاک کی ابتداء خطبنا کے الفاظ سے ہو رہی ہے یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمایا کہ حضور نے فرمایا بلکہ فرمایا ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تائیدی حکم پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔

اِس کے بعد اَیُّھا النَّاس کے الفاظ بھی قابلِ غور ہیں مخاطب صرف ایمان والے نہیں بلکہ پورے بنی نوع انسان کو جھنجھوڑ کر یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ بُغضِ اہلِ بیت کا انجام کتنا عبرت ناک ہے۔

اب وہ عبرت ناک وعید ملاحظہ فرمائیں جو اہلِ بیت سے بغض رکھنے والوں کو سنائی گئی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو اس حال میں اُٹھائے گا کہ وہ یہودی ہوں گے اور ابنِ حجر کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اگرچہ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند بھی ہو (تب بھی گروہِ یہود کے ساتھ اُٹھے گا) الفاظ بتا رہے ہیں کہ اگرچہ بظاہر اس کی موت اسلام پر ہوگی لیکن وہ قیامت کے دن یہودیوں میں شمار ہوگا نہ ایمان سلامت رہا نہ اعمال قبول ہوئے۔

عزیر احمد صدیقی کذاب لکھتا ہے !

> اسی طرح مسلمانوں میں فرقے پیدا ہوتے چلے گئے آج سب اماموں، پیروں، بزرگوں اور ذواتِ مقدّسہ کو شمار کیجئے تو مسلمانوں کے پاس عہد جاہلیت کے (۳۶۰) تین سو ساٹھ بتوں کی بجائے ان سے کہیں زیادہ تعداد میں خدا بنا رکھے ہیں۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد)

خارجی عزیر احمد صدیقی کذاب کا غلیظ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کے فرقے کفار ومشرکین کی طرح اپنے اپنے بزرگوں کو پُوجتے ہیں۔

Marfat.com

اس کا عقیدہ ہے کہ آئمہ کرام کا ماننے والا مُشرک ہے کیونکہ اس کے خیال میں اماموں کو ماننا عہدِ جاہلیت کے بُتوں اور دیوتاؤں کے ماننے والے کی طرح ہے۔

جس طرح مُشرکوں نے خُدا بنا رکھے تھے مُسلمانوں نے اِماموں کو خُدا بنا رکھا ہے (معاذ اللہ)

جس طرح مُشرکوں نے اِلٰہ بنا رکھے تھے مُسلمانوں نے پیروں اور بزرگوں کو اِلٰہ بنا رکھا ہے۔ (معاذ اللہ)

جس طرح مُشرک تین سو ساٹھ بتوں کی پُوجا کرتے تھے اسی طرح مُسلمان خواجگان کی پوجا کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

کس قدر ظالمانہ عقیدہ ہے۔ کس قدر ظلم کی بات ہے کہ ایسا لٹریچر پاکستان میں چھپتا بھی ہے اور مُفت تقسیم بھی ہوتا ہے۔

اھلِ اسلام کو دعوتِ انصاف

ہم اہلِ اسلام کو دعوتِ انصاف دیتے ہوئے گزارش کرتے ہیں کہ خُدارا ! اِن خارجیوں سے پُوچھیں کہ تُم اسلام کا لیبل کیوں لگاتے ہو؟

جب تم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو نہیں مانتے تو دعویٰء مسلمانی کیوں کرتے ہو ؟

جب تمہیں ناموسِ رسالت کا پاس نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا دعویٰ کیوں کرتے ہو ؟

جب تمہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے بُغض ہے تو اہلِ بیت اور آلِ محمد کے معنی کیوں تلاش کرتے ہو ؟

جب گھر والے سے نہیں بنتی تو دَر والوں کی بات کیوں کرتے ہو ؟

قارئین ! اب ہم اِس بدبخت کی ایک اور عبارت آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جس سے بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ یہ منحوس سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک بھی مسجد میں لکھنا گوارا نہیں کرتا۔

Marfat.com

عزیر احمد صدیقی کذاب لکھتا ہے !
مسجدوں میں جایئے تو طغرے ملیں گے۔

یا اللّٰہ

یا محمد

یا علی

یا فاطمہ

یا حسن

یا حسین

آپ سمجھیں گے کہ یہاں ایک کی جگہ چھ ذواتِ مقدّسہ کی پرستش ہوتی ہے مگر نہیں وہاں عبادت صرف اللہ کی ہوتی ہے یہ نام تو صرف خُدائی اہلِ بیت کے جو برکت کے لئے سجائے گئے ہیں جیسے گرجوں میں بی بی مریم حضرت عیسیٰ اوران کے ابّا میاں کے مجسمے سجائے جاتے ہیں۔"

قارئین محترم !

عزیر صدیقی کذاب کو اَسمائے مقدّسہ سے اِس قدر بُغض ہے کہ وہ ان کو کسی بھی جگہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے مساجد میں ان پاکیزہ نفوس کے اسماء لکھنا اہلِ اسلام کی قدیم روایت ہے۔

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ انہی ناموں کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سوال کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ کون سے کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے جن کی طفیل ان کی توبہ قبول ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

سال بحق محمد و علی و فاطمۃ والحسن والحسین۔

(اتحاف السائل صفحہ ۵۵)

Marfat.com

قارئین ! ابلیس کو ازل سے ان ذواتِ مقدّسہ سے دُشمنی رہی ہے اس لئے اس کی ذُرّیت بھی اسی دُشمنی کو جاری رکھے ہوئے ہے ادھر مسجود ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کا عقیدہ دیکھئے کہ وہ اِن نفوسِ قدسیہ کے اَسماء کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب فرماتے ہیں۔

حضرت آدم کی دُعا

مُلا حسین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

آپ کی دُعا یہ تھی کہ آپ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شفیع بنا کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی اے میرے پروردگار ! بحقِّ محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری توبہ کو شرفِ قبولیت عطا کر۔

حق سبحانہ وتعالیٰ نے پوچھا ! تُو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کس طرح پہچانتا ہے ؟

عرض کی ! میں نے عرش کے پائے پر اُن کا نام نامی تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ مخلوق میں بزرگ ترین ہستی ہیں اِن کا وسیلہ تیری بارگاہ میں پیش کروں تو جس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت اُن کی توبہ کو قبول فرمالیا۔

(روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۴۳)

قارئین !

حضرت آدم علیہ السلام نے انہی ناموں کا وسیلہ اِس لئے دیا کہ انہوں نے یہ اسماء عرش کے پائے پر لکھے ہوئے دیکھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اسماء اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھے ہوئے ہیں اگر آج ہم اللہ کے گھر میں یہ مبارک اسماء لکھتے ہیں تو اس میں شرک کہاں سے آگیا۔

پنجتن پاک کے نام بابِ جنت پر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ !

معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر سونے سے لکھا ہوا دیکھا۔

لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ، الحسن والحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ امۃ اللہ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں علی اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں حسن اور حسین اللہ تعالیٰ کے مخلص ترین دوست ہیں اور فاطمہ اللہ تعالیٰ کی خاص بندی ہیں۔

(اتحاف السائل امام نووی بحوالہ آل رسول صفحہ ۵۵)

قارئین !

پنجتن پاک کو جو فضیلت اور جو رُتبہ عطا ہوا ہے وہ کسی اور کے حصّہ میں نہیں آیا لیکن ذرّیت ابلیس ان کی عظمت وشان کا انکار کرتی ہی رہی ہے۔ ملعون عزیر صدیقی نے مساجد میں پنجتن پاک کے پاکیزہ اسماء کو شرک سے تعبیر کیا ہے بلکہ وہ اپنے جھوٹے دعوے کی بوگس دلیل دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ !

یہ نام تو صرف خدائی اہلِ بیت کے ہیں جو برکت کے لئے سجائے گئے ہیں۔

عزیر کذاب مزید لکھتا ہے !

جیسے گرجوں میں بی بی مریم حضرت عیسیٰ اور ان کے ابّا میاں کے مجسمے سجائے جاتے ہیں۔

قارئین !

یہ ملعون یہ بتانا چاہتا ہے کہ جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کے مجسمے بنا کر پُوجتے ہیں اہلِ اسلام بھی ویسے ہی پنجتن پاک کے ناموں کی پوجا کرتے ہیں۔ ہر ذی شعور مسلمان جانتا ہے کہ پرستش صِرف خُدائے واحد کی ہوسکتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی کو معبود ماننا شرک عظیم ہے جس کی معافی ہرگز نہ ہوگی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا ذکر کرنا ان سے محبت کرنا ان کی تعظیم کرنا قرآن و سنّت سے ثابت ہے اور اگر کوئی شخص سرکار کے اہلِ بیت کے اَسماء مسجد کی زینت بناتا ہے تو یہ ہرگز

Marfat.com

ہرگز شرک نہیں ہوسکتا۔

قارئین! کذّاب عزیر صدیقی کا عقیدہ اِس قدر واہیات ہے کہ اس کو بیان کرنے سے بھی دل کو تکلیف ہوتی ہے۔

ملعون لکھتا ہے!

گمراہی سے بچنے کے لئے قرآن حکیم میں واضح کر دیا تھا۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم (سورۃ الاحزاب آیت ۴۰) یعنی محمد کو اَولاد نرینہ اس لئے نہیں دی گئی کہ تم اِن کی نسل کو پُوجنا نہ شروع کر دو تو ہمارے مجوسی بزرگوں نے وہ نسل اُن کی ایک بیٹی فاطمہ سے جاری کر دی۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد صفحہ ۱۴)

کذّاب عزیر صدیقی نے آیت کریمہ کے حوالہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو نسل چلی ہی نہیں اِس لئے اہلِ بیت رسول اور آلِ محمد کا فلسفہ مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے۔

قارئین!

یہ وہی عقیدہ ہے جو کفّار و مشرکین کا تھا۔ مشرکین کہتے تھے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو نسل ہی نہیں چلی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو کفار و مشرکین کا یہ کہنا نہایت ناگوار گزرا اور اس نے قرآن پاک میں سورۂ کوثر نازل فرما دی اور اس سورۂ مبارکہ میں واضح فرما دیا کہ اے محبوب! ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔

مُفسّرین کرام نے اِس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خیرِ کثیر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک ہے۔

اہلِ بیت کون کون ہیں؟

وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں!

واهل البيت على والحسن والحسين وفاطمة واولاد واولادهم الى يوم القيامة۔

Marfat.com

اہلِ بیت علی، حسن، حسین، فاطمہ اور اولادِ فاطمہ اور قیامت تک ان
کی اولاد کی اولاد ہے۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۰۰)

حضرت امام محُی الدّین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ! آپ کے
قریبی کون لوگ ہیں جن کی مودّت ہم پر واجب ہے ؟
حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ! علی،
فاطمہ اور حسن و حسین اور ان دونوں کی اولاد۔

(تفسیر ابن عربی جلد ۲ صفحہ ۴۳۳)

قارئین !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ اقدس کی روشنی میں واضح ہوا کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مراد حضرت علی اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد اور آپ کے بیٹوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کی اولاد ہے۔

رہا خارجیوں کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی شہزادہ زندہ نہ رہا اِس لئے آپ کی نسل باقی نہ رہی۔ یہ بات قُرآن و حدیث کی نصوص کے خلاف ہے۔

قارئین!

یہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ کی نسل آپ کی صاحبزادی سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے چلی اور یہ آپ کی دیگر اُن خصوصیات کی طرح ہے جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

لکل بنی ام عصبة ینتمون الیهم الا ابنی فاطمة
فانا ولیها و عصبتها۔

ماں کے تمام بیٹوں کا ایک عصبہ ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب

Marfat.com

ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے کیونکہ میں ہی اُن کا ولی
ہوں میں ہی ان کا عصبہ ہوں۔

(مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۶۴)

قارئین ! غور فرمائیں خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرما رکھا ہے کہ میں حضرت فاطمۃ الزہرا کے دونوں بیٹوں کا ولی اور عَصبہ ہُوں تو پھر خارجیوں کا یہ واویلہ کیسا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد کو اولاد رسول کیوں کہتے ہو۔ ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیں جس میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِسی حوالہ سے ارشاد فرمایا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

ہر بچہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اس کا عصبہ اس کے
باپ دادا ہوتے ہیں۔

ما خلا ولد فاطمۃ فانی ابوھم و عصبتھم۔
سوائے فاطمہ کے صاحبزادوں کے پس بے شک میں ہی ان کا باپ
ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں۔

(ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۲۱)

قارئین محترم !

ہم نے اِس کتاب میں مُفسّرین ومحدثین کے اقوال سے بالوضاحت یہ بات بیان کی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ساری اولاد ہی عترتِ رسول ہے جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والے ہیں وہی اس بات کا انکار کرتے ہیں۔

آلِ محمد باقی رکھنے کا خیال

قارئین ! خارجی عزیر صدیقی کذاب لکھتا ہے !

آلِ مُحمد ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مولا

Marfat.com

سیدنا زید بن حارثہ کو اپنا متبنیٰ منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا مگر سورۃ احزاب میں حکم ہوا۔ مُنہ بولے بیٹوں کو ان کے باپ دادا کے نام سے پکارو تو ان سے بھی نسل جاری رکھنے کا خیال چھوڑ دیا۔ اب جو ہم آلِ محمد اور آلِ رسول کے چرچے سُنتے ہیں یہ اسلام پر یہودی نوازش ہے کہ صرف ایک بیٹی سیدہ فاطمہ کی ہاشمی اولاد آلِ محمد ہے اور سیّدہ زَینب ورُقیہ کی اَولاد جو دَر حقیقت سادات بنواُمیّہ تھے آلِ مُحمّد نہ بن سکے۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ ۱۵)

قارئین! ملعون عزیر صدیقی یہ بات ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی نسل جاری رکھنے کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنا لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب میں آپ کے بارے میں یہ حکم نازل کر دیا کہ !

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ۔ (سورۃ احزاب آیت ۴۰)

کذاب عزیر صدیقی نے اِس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے یعنی محمد کو اولاد نرینہ اس لئے نہیں دی گئی کہ تم ان کی نسل کو پوجنا نہ شروع کر دو۔

اہلِ اسلام غور فرمائیں کہ یہود و ہنود کے پیسے پر پلنے والے یہ گماشتے کس کس اَنداز سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کی توہین کر رہے ہیں۔ اب ہم اُوپر بیان کی گئی اُس کی واہیات تحریر کا جواب بیان کرتے ہیں۔

اُس نے لکھا ہے اب جو ہم آلِ محمد اور آلِ رسول کے چرچے سنتے ہیں یہ اسلام پر یہودی نوازش ہے کہ صرف ایک بیٹی سیدہ فاطمہ کی ہاشمی اولاد آلِ محمد ہے۔

عزیر صدیقی کو دشمنی اَولادِ فاطمہ سے ہے اس لئے وہ ہر طرح آپ کی اولاد کی تحقیر کر رہا ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دیگر صاحبزادیوں کی اولاد پاک سے بھی اسے کچھ محبّت اور نسبت نہیں اپنی مطلب برآری کے لئے اُن کو سیدہ خاتونِ جنت کی اُولاد کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی اَولاد پاک کے حوالہ سے مورّخین نے لکھا ہے !

Marfat.com

حضرت زَینب کی اُولاد

علی سبط رسول کو ان کے والد جناب ابوالعاص نے رضاعت کے لئے ایک قبیلہ میں چھوڑ رکھا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایام رضاعت کے بعد مدینہ منورہ منگوالیا اور ان کی پرورش اپنی تربیت میں فرمائی۔

فتح مکہ کے روز یہی حضرت علی سبط رسول اپنے نانا جان کے ناقہ پر آپ کے ردیف تھے اور قریب بلوغت دنیا سے رحلت فرما گئے۔

(آلِ رسول صفحہ ۳۰۳)

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی دوسری اولاد حضرت امامہ بنت زینب ہیں جو عرصہ تک حیات رہیں اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی وصیت کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ سے نکاح فرمایا۔

(آلِ رسول صفحہ ۳۰۴)

سیّدہ رُقیہ کی اولاد

سیّدہ رُقیہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اطہر سے ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا عبداللہ سبط رسول اپنی والدہ کے بعد صرف دو سال تک زندہ رہے۔

(خاندانِ مصطفےٰ صفحہ ۵۵۹) (اُسد الغابہ، طبقات ابن سعد)

سیّدۃ اُمِّ کلثوم کی اَولاد

تمام مؤرخین اور محققین اِس بات پر مُتفّق ہیں کہ حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔

طبقات ابن سعد میں ہے ! سیدہ اُم کلثوم کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ آلِ رسول میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

(خاندانِ مصطفےٰ صفحہ ۵۶۳)

Marfat.com

قارئین ! ہم نے مورخین اور محققین کی کتب سے حوالہ جات پیش کر دیئے ہیں تا کہ ہر پڑھنے والا خارجیوں کی اس سازش سے آگاہ ہو سکے جو وہ انتہائی بد دیانتی، بے حیائی اور بے غیرتی سے کر رہے ہیں اور جو لوگوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ حضور کی باقی اولاد کے فضائل اور حالات بیان نہ کرنا کسی بغض کا نتیجہ ہیں۔

نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں تھا کہ شیطان کی ذرّیت میں سے ایسے ظالم لوگ بھی پیدا ہوں گے جو آپ کے اہلِ بیت کو تسلیم ہی نہیں کریں گے اس لئے آپ نے بار بار اپنی عترت و اہلِ بیت کے بارے میں خبردار فرمایا۔ ہم نے اپنی اس کتاب میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح احکامات نقل کر دیئے ہیں جن سے اہلِ اسلام اپنے عقیدے کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور خوارج کے الزامات کا جواب بھی دے سکتے ہیں۔

عُزَیر احمد صدّیقی کی بد دیانتی

عزیر احمد صدیقی کذاب کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے دُشمنی ہے اس لئے وہ بنو ہاشم کے کسی فرد کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے حوالہ سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے حوالہ سے کریڈٹ دینے کے لئے تیار نہیں۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمِ مُحترم حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا اور ہر مشکل سے مشکل وقت میں اپنے نبی کی اعانت نہ چھوڑی آپ سرکار کو ہر جگہ ساتھ ساتھ رکھتے اپنے ساتھ کھلاتے اپنے ساتھ سُلاتے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے یہ واقعات سیرت کی ساری مُستند کتب میں موجود ہیں لیکن عُزیر احمد صدیقی کذّاب چُونکہ مولا علی علیہ السّلام کا سخت دُشمن ہے اور آپ کے افرادِ خانہ سے انتہائی کینہ رکھنے والا ہے۔ اِس لئے اُس نے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت و کفالت کا ہی انکار کر دیا ہے۔

وہ لکھتا ہے۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تقریباً بیس سال تک اُنہی تایا زبیر کے گھر میں عبّاس و حمزہ اور زبیر کے بچوں کے ساتھ پرورش پائی

Marfat.com

رسول کی پرورش کے بارے میں تاریخ میں موجود ہے، زبیر نے نبی کی کفالت کی جب تک زندہ رہے۔

(وقائع زندگانی اُم ہانی، نامحمود عباسی)

مگر مجوسی مورخین نے اسے چھپا دیا ہے اور روایات بنائی ہیں کہ جناب ابوطالب نے اپنی ''چھاتی'' سے دودھ پلایا اور اپنے ساتھ سُلایا اور جب بڑے ہوئے تو ان سے بکریاں چروائیں۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 18)

قارئین محترم !

خاندانِ نبوّت سے دُشمنی رکھنے میں نامحمود عبّاسی کا نام سرفہرست ہے اور عزیر احمد صدیقی کذاب اسی کا نطفۂ ناتحقیق ہے۔ اس لئے اس نے اپنے ناجائز والد کا ہی حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت میں پرورش ہی نہیں پائی۔

کذّاب صدیقی لکھتا ہے کہ مجُوسی موّرخین نے حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی کفالت کو چھپا دیا ہے اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرورش کنندہ قرار دینے والے مجوسی ہیں۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 20)

قارئین ! غور فرمائیں اِس لعنتی نے تمام مُفسّرین، محدثین، آئمہ دین اور سیرت نگاروں کو بیک قلم مجوسی قرار دے دیا ہے۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان ماننا تو درکنار اِس لعنتی نے تو تمام اہلِ اسلام کو مجوسی قرار دے دیا ہے جو حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کی کفالت کے قائل ہیں۔

عزیر لعنتی لکھتا ہے !

مجوسی مورخین نے روایات بنائی ہیں کہ چچا ابو طالب نے اپنی چھاتی سے دُودھ پلایا۔

Marfat.com

قارئین !

غور فرمائیں، لعنتی کا انداز دیکھیں کہہ رہا ہے کہ مجوسی مورخین نے یہ لکھا ہے کہ چچا ابو طالب نے اپنی چھاتی سے دودھ پلایا۔

اصل میں اِس خبیث کے باطن میں چھپا ہوا شیطان حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام کے والد گرامی حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کروا رہا ہے۔

لعنتی نے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کیسی اخلاق سے گری ہوئی بات لکھی ہے کہ وہ ''اپنی چھاتی سے حضور کو دودھ پلاتے رہے۔''

اِس جملے میں خباثت ہی خباثت نظر آ رہی ہے۔ ذلالت ہی ذلالت نظر آ رہی ہے۔ ایسی تحریریں کوئی عیسائی، یہودی مورخ لکھتا تو اہلِ اسلام اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے، لیکن کیا کریں یہ تو نام نہاد مسلمانوں نے خُود لکھی ہیں، یہ تو بنو اُمیّہ کی معنوی اَولاد نے لکھی ہیں۔

یہ تو خارجیوں نے لکھی ہیں اِن کے نام تو مسلمانوں جیسے ہیں۔ اِسی لئے تو بھولے بھالے لوگ اِن کے جال میں پھنس رہے ہیں اور مُفت مِلنے والی کتابوں سے اپنے ایمان کو ضائع کر رہے ہیں۔

ہم علماء اہلسنّت سے اپیل کرتے ہیں کہ ہوش کریں اور یہود و ہنود کے ان گماشتوں کے ظالمانہ عقیدہ سے لوگوں کو ہوشیار کریں۔

میرے اُستاذی المکرّم حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی اِس محاذ پر جنگ لڑی ہے، انشاء اللہ میں بھی حتیّ المقدور ساری زندگی اِسی حوالہ سے دُشمنانِ آلِ رسول سے لڑتا رہوں گا۔

قارئین محترم !

تفسیر و حدیث کی تمام کُتب میں یہ بات موجود ہے کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کفالت کی اور ساری زندگی آپ کی خدمت کرتے رہے، اِس حوالہ سے ہم اپنی کتاب ''عظمتِ ابو طالب'' لکھیں گے اور بتائیں گے کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کو کن کن مقتدر علماء و محدثین نے بیان کیا ہے۔

حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان اور آپ کی پُوری سیرت کے حوالہ سے

Marfat.com

میرے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیقی کتاب ''ایمان ابوطالب''، لکھی ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے اور اِس کتاب میں خارجیوں کے تمام اعتراضات کا جواب دے دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آپ ہی کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے مَیں بھی حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمِ محترم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

عزیر کذاب نے اپنی کتاب کے مختلف ابواب مرتّب کئے ہیں جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اہلِ بیت کون کون ہیں اور جن کو آج اُمّت محمدیہ اہلِ بیت اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سمجھ رہی ہے وہ اہلِ بیت نہیں ہیں۔

اہلِ بَیت علی

اِس عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ !

حضرت علی کی تین درجن اولادیں تھیں جن میں سے فلسفۂ اہلِ بیت سے صرف تین اَفراد مقدّس شمار ہوئے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن وحضرت امام حُسین (علیہم السلام) پھر حضرت حُسین کی کنیز شہر بانو کی نسل سے نو (9) اِمام پیدا ہوئے یہ ایرانی بادشاہ یزدگر کے اسباط تھے جو شاہی اہلِ بیت قرار پائے بلکہ خود حُسین بھی اسی رشتہ سے شاہ و بادشاہ بن گئے۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 16)

قارئین !

عُزیر احمد صدیقی کذّاب نے کس توہین آمیز انداز سے اہلِ بیت کا ذکر کیا ہے پہلے تو وہ لکھتا ہے کہ حضرت علی کی ساری اولاد میں سے صرف تین افراد مقدس شمار ہوئے، اِس لعنتی کو یہ خبر نہیں کہ یہ ہستیاں مقدّس تھیں، مقدّس ہیں اور مقدّس رہیں گی۔

یہ ہستیاں پاک تھیں، پاک ہیں اور پاک رہیں گی۔

یہ ہستیاں چُنی ہوئیں تھیں، چُنی ہوئیں ہیں اور چُنی ہوئی رہیں گی۔

اِن سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد کا سلسلہ چلنا تھا اِس لئے ان کی عظمت یہ ہے۔ انہیں نفوس سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سلسلہ نسب باقی رہنا تھا اِس لئے یہ

Marfat.com

مقدس ہیں لیکن جس کے سینے میں بُغض کا جہنّم دہک رہا ہو اُسے کیسے سمجھ آسکتی ہے۔

جو مومن ہے نبی کی آل سے وہ پیار کرتا ہے
منافق دُشمنی کا اپنے دل میں خار رکھتا ہے

عزیر صدیقی کذاب لکھتا ہے !

عَبدالمُطلب بڑھاپے کی وجہ سے اپنے سب سے زیادہ مالدار بیٹے زبیر کے ساتھ رہتے تھے عبدالمطلب نے زبیر کو سربراہ خاندان بنا رکھا تھا اور قبیلہ بنو ہاشم کا سردار مقرر کر دیا تھا رسول اللہ نے تقریباً بیس سال تک انہی تایا کے گھر میں عباس وحمزہ اور زبیر کے بچوں کے ساتھ دوستی پائی مگر مجوسی مورخین نے اسے چھپا دیا۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 17)

قارئین !

ملعون یہ بتانا چاہتا ہے کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کا شرف حاصل نہ تھا کیونکہ اِس طرح ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے گھر والوں کو قُربانیاں اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے لئے اُٹھائی گئی مشکلات کو ماننا پڑتا ہے اِس لئے سِرے سے یہ انکار ہی کر دو کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ہاں رہے ہی نہیں اور آپ کے بچپن کے اہلِ بیت حضرت زبیر تھے۔

بات وہی ہے بُغضِ علی علیہ السلام ہی بنیاد اِسی وجہ سے آپ کے والدِ گرامی حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کا یکسر انکار کیا گیا ہے۔

جوانی کے اہلِ بیت

عُزیر کذاب لکھتا ہے !

جب آپ 24.23 سال کے ہو گئے تو آپ کو گھر بسانے کی فکر ہوئی سوچا معذور چچا حضرت ابو طالب کی بیٹی سے شادی کر لیں تو ان کا بار بھی کچھ ہلکا ہو مگر ابو طالب کے دل میں یتیم بھتیجے کا کوئی احترام نہ تھا، اُنہوں نے کہا !

Marfat.com

تمہارے پاس رہنے کو گھر نہیں ہے اور اپنی بیٹی فاختہ (اُم ہانی) کا نکاح ہبیرہ مخذومی سے کر دیا۔

(اہلِ بیت رسو اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 20)

قارئین !

مَلعُون نے یہاں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت اُم ہانی کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے برعکس کہیں اور کر دیا اور اپنی بیٹی کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف اِس لئے نہ کیا کہ سرکار کے پاس رہنے کو مکان نہ تھا۔ حالانکہ حقیقت میں نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کی صاحبزادی سے نکاح کی آرزو فرمائی۔

اصل میں معلون عزیر صدیقی، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے پہلو تلاش کرتا ہے اور کسی نہ کسی حوالہ سے اپنا زہر اُگلتا رہتا ہے۔

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کا انکار کر کے کذاب عزیر یہ بتانا چاہتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچپن اور جوانی میں حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اہلِ خانہ کی کوئی خدمات نہیں اور جو روایات بھی اِس حوالہ سے کتب احادیث و سیرت میں موجود ہیں وہ مجُوسیوں کی بیان کردہ ہیں۔ اِس لعنتی کو یہ نہیں معلوم کہ اِس حوالہ سے بیان ہونے والی اکثر روایات جیّد صحابہ کرام سے مروی ہیں۔

حضور کی حضرت خَدیجہ سے شادی

کذاب عزُیر صدیقی عباسی مروانی یزیدی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ سیّدہ خدیجہ کی شادی حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ نے کروائی۔ گویا کہ وہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِس حوالہ میں شمولیت کا ہی منکر ہے۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں لکھتا ہے !

سیدہ خدیجہ کی عُمر کے بارے میں مجوسی مورخین نے جھوٹ لکھا ہے کہ وہ چالیس سال کی تھیں پر مسلمانوں نے کبھی نہ سوچا کہ چالیس سالہ خاتون

Marfat.com

کے بعد مسلسل پندرہ سال تک آٹھ بچّے کیسے ہوسکتے ہیں، روافض اس پر اصرار اِس لئے کرتے ہیں کہ وہ صرف فاطمہ کو اہلِ بیت بتائیں باقی کو نظر انداز کردیں۔

اسی طرح حضرت خدیجہ کی دولت کا چرچا کیا گیا کہ بہت مالدار ہیں ان کے پاس قارون کا خزانہ تھا یا سُپر مارکیٹ کی مالکہ تھیں۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 21)

قارئین !

کذّاب عزیر صدیقی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سارے گھر والوں سے بُغض رکھتا ہے اِس لئے وہ اُن پر طعن کرنا فرض اوّلین سمجھتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیت ہیں۔

اُمّ المومنین، محبوبۂ محبوبِ خُدا والدۂ سیدۃ النساء حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے اِس کا اندازِ سُخن کس قدر کریہہ ہے۔ کس قدر بازاری تکلّم ہے۔ مسلّمہ حقیقت ہے بازاری عورت کے پیٹ سے جنم لینے والے کی گفتگو بھی بازاری ہی ہوسکتی ہے۔

عزیر صدیقی کذاب اگر سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ کو مردِ مومنوں کی ماں سمجھتا تو یہ انداز اختیار نہ کرتا۔

کذاب عزیر صدیقی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عُمر مبارک اور آپ کی اولاد کے بارے میں اِس قدر گھٹیا انداز سے بیان کرتا ہے کہ دل کانپ اُٹھتا ہے۔ یہ ملعُون حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دولت مندی کو تسلیم کرنے کے لئے تیّار نہیں۔ آپ کی دولت مندی والی روایات کو بھی مجوسیوں کی گھڑی ہوئی روایات کہتا ہے۔

لعنت اللہ علیکم دُشمنانِ اہلِ بیت

آلِ مُحمّد یا پنجتن کا چوکھٹا

عزیر احمد صدیقی ''آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے !

حضور کی متاہل زندگی کے پہلے پندرہ سال کامیاب ازدواجی زندگی

Marfat.com

کا مکمل نمونہ تھے آپ کی آٹھ اولادیں ہوئیں لڑکے مشیّت الٰہی سے زندہ نہ رہے البتہ لڑکیوں نے اپنے والد کی کامران زندگی کا مشاہدہ کیا، روافض ان تینوں لڑکیوں کے نام چھپاتے ہیں کیونکہ یہ تینوں بنو اُمیّہ میں بیاہی گئی تھیں اُنہیں پنجتن کے چوکھٹے میں فٹ کیا جاتا تو یہ آٹھ گوشی یعنی ہشت تن جو اُن کو پسند نہیں۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 23)

قارئین !

عزیر کذاب کی تحریر غور سے پڑھیں آپ کو اس کے ایک ایک لفظ سے بُغض وعناد کی بُو محسوس ہوگی۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکر جس انداز میں کر رہا ہے اس سے اس کا خبث باطن ظاہر ہو رہا ہے۔ فی الحقیقت یہ ملعون، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک کا ذکر تک ہی نہ کرتا ذکر صرف اِس مقصد کے لئے کر رہا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کو بنو اُمیّہ کے رشتوں کے حوالے سے پیش کر کے یزید پلید سے اپنے تعلّق کا اظہار کر سکے۔

کذّاب عزیر نے پنجتن پاک کی توہین کا کوئی موقع نہیں چھوڑا جب بھی اسے موقع ملتا ہے وہ اپنی اندرونی غلاظت کو تحریر میں لے آتا ہے۔ اسے پنجتن پاک کی ذواتِ مقدسہ سے اِس قدر بیر ہے کہ وہ اسے پنجتنی چوکھٹہ کہنے سے بھی نہیں شرماتا۔

لعنت اللہ علیکم دُشمنانِ اہلِ بیت

عزیر احمد صدیقی کذاب منزلِ مراد عنوان کے تحت لکھتا ہے !

کہ ۱۶ ذیقعد ۱۰ ہجری کو ایک لاکھ ستاروں کے جُھرمٹ میں عرب کا چاند عازمِ مکّہ ہوا خود مناسکِ حج ادا کئے اور اُمّت کو سکھائے پھر عرفات کے میدان میں سب کو جمع کیا اور خطاب فرمایا، اہلِ مکہ بھی موجود تھے اس خطبہ میں۔

آپ نے فرمایا !

سنو ! میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم اس پر

Marfat.com

رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔

(حضور نے) صرف ایک چیز چھوڑی جسے روافض نے دو بنا لیا قُرآن اور اہلِ بیت، سُنیوں نے اسے قُرآن وسُنّت بنالیا، یہ شرارت ہے۔

(اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ 56)

قارئین ! عزیر احمد صدیقی کی ساری کتاب ہی جھوٹ کا پلندہ ہے اِس کا باپ نامحمود عباسی بھی قُرآن وحدیث کی مخالفت کرتا رہا ہے اور شانِ اہلِ بیت میں آنے والی احادیث و روایات کو ماننے سے انکار کرتا رہا ہے۔ چونکہ یہ بھی اسی کا نُطفۂ ناتحقیق ہے اسی لئے یہ بھی ہر اُس عظمت وشان کا انکار کر رہا ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے سرکارِ کے اہلِ بیت علیہم السلام کو حاصل ہے۔

خُطبہ حجّۃ الوداع احادیث اور تاریخ اسلام کی ہر مستند کتاب میں موجود ہے لیکن بد بخت عزیر کذّاب اِس کا بھی انکار کر رہا ہے اور قُرآن وعترت کے الفاظ کو روافض اور مجوسیوں کی کاروائی قرار دیتا ہے۔

صحاح ستّہ کی کتاب ترمذی شریف میں روایت ہے !

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

انی تارك فیکم مان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی۔

مَیں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔

ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ تعالیٰ کی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسّی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی پس

Marfat.com

دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

(جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 219)

دوسری حدیث

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

احبو اللہ لما یغذو کم من نعمہ واحبونی بحب اللہ واحبوا اھل بیتی بحبی۔

اللہ تعالیٰ سے محبّت کرو وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور مُجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبّت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میرے سبب سے محبت کرو۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 219)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصوا پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا !

یا ایھا الناس انی ترکت فیکم من ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی۔

اے لوگو ! میں نے تُمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ عزیز) اور میرے گھر والے ''عترت واہلِ بیت''

(جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 219)

قارئین محترم ! معلون عزیر صدیقی نے اپنی کتاب اہلِ بیت رسول اور تحقیق آلِ محمد میں اور بھی بہت سی گستاخیاں کی ہیں جن کا جواب ہم انشاء اللہ العزیز اپنی دیگر کُتب میں دیں گے۔

اب ہم اسی معلون کی دوسری کتاب ''حیات ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ'' میں کی گئی گُستاخیوں کا جواب دے رہے ہیں۔

Marfat.com

''حیاتِ اُمّ المومنین'' میں کی گئی گستاخیاں

حضرت علی جسمانی طور پر کمزور تھے

قارئین ! ملعون عزیر صدیقی اپنی کتاب حیات اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ میں لکھتا ہے !

رسول اللہ کا کاروبار تجارت ان کے متبنیٰ زید بن حارثہ اور مولا ابو رافع سنبھالے ہوئے تھے۔ وہ سعادت مند بیٹوں کی طرح جو کما کر لاتے گھر میں دے دیتے البتہ علی المرتضیٰ اپنی جسمانی کمزوری کی وجہ سے کسب معاش سے عاری تھے۔

(حیات اُم المومنین صفحہ 17)

قارئین ! ملعون عزیر احمد صدیقی خارجی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کا کھلا دُشمن ہے اِس نے یہ کتاب محبوبۂ محبوبِ خُدا اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نہیں لکھی اِس کا مقصد مُولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ شیر خُدا علیہ السلام کی تنقیص وتوہین ہے۔ ہم نے اس خبیث کی عبارت آپ حضرات کی خدمت میں پیش کی ہے ملعون نے حضرت علی المرتضیٰ کو معذور قرار دیا ہے اس طرح وہ اپنے ان آباؤ اجداد کا بدلہ لینے کی کوشش کر رہا ہے جن کو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا واصل جہنّم کرتے رہے۔

وہ علی المرتضیٰ علیہ السلام جن کی قوت جن کی طاقت جن کی ہیبت سے آج بھی کفار کانپ رہے ہیں ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ معذور تھے سب سے بڑی جہالت ہے حضرت علی کو تو

Marfat.com

قوتِ پروردگار کہا جاتا ہے۔

حکیم الامّت حضرت ڈاکٹر علّامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی المرتضیٰ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں !

مُرتضیٰ مُشکل کُشا شیرِ خُدا

وہ علی جن کے متعلّق علّامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

مسلمِ اوّل شہِ مرداں علی

وہ علی جو قوتِ پروردگار ہے !

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قُوتِ پروردگار

لافتیٰ اِلا علی لاَ سیف اِلّا ذوالفقار

ریاض النضرہ میں علامہ مُحبّ طبری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! علی لوائے حمد کس طرح اٹھا سکیں گے حالانکہ انہیں مختلف خصائل عطا فرمائے گئے ہیں۔

صبرو ا کصبری وحسینا کحسن یُوسف وقوۃ کقوۃ

جبریل

کہ میرے صبر جیسا صبر، حُسن یوسف جیسا حُسن اور جبریل کی قوت جیسی قوت

(الریاض النضرہ جلد 2 صفحہ 171)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طاقت ضرب المثل ہے آپ کو معذور کہنے والا یقیناً عقلی طور پر معذور ہے۔

قلابازیاں

ملعون عزیر احمد صدیقی لکھتا ہے !

"دریں اثناء آپ کی شریک حیات سیّدہ خدیجہ اور چچا ابو طالب بھی رُخصت ہوئے جس سے زندگی میں پہلی بار گھریلو فکروں سے دوچار ہونا پڑا۔"

(حیات اُم المومنین صفحہ 19)

Marfat.com

قارئین !

منحوس عزیر احمد صدیقی خارجی نے اپنی کتاب (اہلِ بیت رسول اور تحقیق آل محمد) میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت سے کوئی تعلق نہیں تھا اور آپ کے بچپن کا زمانہ اور جوانی کا زمانہ آپ کے تایا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کے گھر میں گذرا۔

مثل مشہور ہے جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور خارجیوں کے پاس تو عقل اور شعور بالکل نہیں ہوسکتا کیونکہ !

خُدا جب دین لیتا ہے
تو عقلیں چھین لیتا ہے

قارئین ! غور فرمائیں خارجی اپنی ہی دوسری کتاب میں حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبّت وشفقت کا مُنکر ہے وہ اپنی اس کتاب میں لکھ رہا ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چچا ابوطالب بھی رُخصت ہوئے جس سے زندگی میں پہلی بار گھریلو فکروں سے دوچار ہونا پڑا یعنی خارجی نے قلابازی کھائی اور حقیقت اس کے قلم سے خود ہی آشکار ہوگئی خارجی کو ماننا پڑا کہ حضرت ابوطالب کے ہوتے ہوئے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی غم اور فکر نہ تھا۔

فلسفہ آلِ محمد

ملعون عُزیر احمد صدیقی قلابازی پہ قلابازی کھاتا ہے مخبوط الحواس شخص جن مورخین کو دلیل بناتا ہے جن سے روایات لیتا ہے خود ہی ان کو بھی شیعہ قرار دے دیتا ہے ایک ہی صفحہ پر اس کی قلابازیاں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ ابنِ اسحاق کی روایت کی تلخیص ہے جو ابنِ ہشام نے نقل کی ہے اور سیدہ صدیقہ اِس کی راوی ہیں۔

قارئین ! ابنِ ہشام سے روایات نقل کرنے کے بعد اس کا ابنِ ہشام پر ہی تبصرہ ملاحظہ فرمائیں !

Marfat.com

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہشام جو یہودی نسل کا شیعہ تھا اور علی المرتضیٰ کی فضیلت بڑھانے کے لئے کام کرر ہا تھا۔ ایک روایت بلا حوالے کے ٹانکتا ہے۔

(حیات اُم المومنین صفحہ 22)

ابنِ ہشام اور ابنِ اسحاق ہی وہ دو مورخ ہیں جن کی لکھی ہوئی تحریریں اسلام کی اوّلین تاریخ قرار پاتی ہیں ان کے بعد آنے والے سبھی محدثین اور مورخین نے ان سے استفادہ کیا ہے لیکن ملعون عزیر احمد صدیقی نے اپنی ہٹ دھرمی اور بے غیرتی کی وجہ سے ہشام کو یہودی نسل کا شیعہ قرار دیا ہے جو کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بڑھانے کے لئے کام کرتا رہا۔

قارئین ! جب کوئی شخص قلم کی طہارت نیلام کردے، جب کوئی شخص غیرتِ ایمانی کا سودا کرلے، جب کوئی شخص دین کی مقتدر شخصیات کے بارے میں غلیظ نظریات پر عمل پیرا ہو جائے اس سے کیا اُمید کی جاسکتی ہے۔ خارجیوں کی بدبختی اور بدقسمتی یہی ہے کہ اُنہوں نے اسلام کی عظیم شخصیات کو اپنی ظالمانہ تحریروں میں غلیظ طریقے سے ڈسکس کیا ہے۔

عزیر صدیقی خارجی نے ہشام کو یہودی نسل کا شیعہ قرار دینے کے بعد جو روایت اسی حوالہ سے نقل کی ہے اس میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کا شبِ ہجرت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بستر پر سونے کا بیان ہے۔

قارئین ! خارجی کو اصل تکلیف یہ ہے کہ اگر حضرت علی المرتضیٰ کو شبِ ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت میں جان قُربان ہونا مان لیا جائے تو یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بہت بڑی فضیلت قرار پاتی ہے اِس لئے واقعہ کا انکار ہی کردو۔

حضرت علی کی ہجرت

ملعون عزیر صدیقی لکھتا ہے ! علی جب ان احکام کی تکمیل سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی رات کو چلتے دن میں چُھپ جاتے نہ جانے ان کو کیا خوف لاحق تھا جب مدینہ پہنچے تو پیروں میں زخم پڑ چکے تھے، رسول اللہ نے سُنا تو خود دیکھنے آئے اور گلے سے لگا لیا پھر اپنے ہاتھوں پر تھوک رکھ کر ان کے قدموں پر مَل دیا اس کے بعد علی کو پیروں کی

Marfat.com

شکایت نہ ہوئی۔

(رسول اللہ نے علی کے قدم چھوئے جس کا مطلب ہے کہ نبوت اِمامت کے قدم چھوتی ہے)

قارئین ! مندرجہ بالا روایت میں شیرِ خُدا علیہ السلام کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کو اس انداز سے پیش کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مرضی کے خلاف ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے حالانکہ تاریخ وسیر کی معتبر کتب میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود مکّہ معظّمہ میں لوگوں کی امانتوں کی واپسی تک رُکنے کا حکم فرمایا تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اہلِ مکہ نے رکھوائی ہوئی تھیں۔ بہرحال حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بحکمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے جسے کوئی بھی مؤرخ جھٹلا نہیں سکتا۔

قارئین ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ خارجی ملعون کی تحقیق محض حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تحقیر وتوہین کرنا ہے اِس لئے وہ واقعات کو اِس انداز سے پیش کرتا ہے جس میں یہ ثابت کر سکے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو کوئی شرف وفضیلت حاصل نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ہجرت کی مَن گھڑت روایت پیش کرنے کے بعد ملعون عزیر صدیقی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بزدلی اور خوفزدگی کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے !

علی جب فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی

رات کو چلتے اور دن میں چھپ جاتے نجانے ان کو کیا خوف لاحق تھا۔

قارئین ! منحوس عزیر صدیقی اپنے سفلی جذبات کی تسکین کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو نہایت ڈرپوک شو کر رہا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام میں آپ سے بہادر، آپ سے زیادہ نڈر، آپ سے زیادہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا کوئی بھی نہ تھا۔

خارجی عزیر صدیقی بنو اُمیہ کے ان مشرکین کے غم میں گھلا جا رہا ہے جنہیں مولائے کائنات اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنی ذوالفقار حیدر سے جہنّم رسید کر دیا تھا۔ خارجی کو اپنے ان بڑوں کی یاد ستاتی رہتی ہے جو جہنّم میں اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

عزیر صدیقی خارجی کے بنو امیہ والے مشرکین آئیڈیل ہیں اس لئے ان کو قتل کیا جانا اس

Marfat.com

کے نزدیک سب سے بڑا جُرم ہے اور یہ جرم حضرت علی علیہ السلام کی تلوار کرتی رہی وہ حضرت علی علیہ السلام کی بہادری کی روایات کس طرح گوارہ کرسکتا ہے۔

قارئین! اب ہم عزیر صدیقی خارجی کی کتاب ''حیات اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ'' میں مخدومۂ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت علی علیہ السلام کے نکاح کے حوالہ سے کی گئی گستاخیوں کا جواب دیں گے۔

عنوان نکاح فاطمہ

پھر آپ یعنی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے دیکھا کہ سیدہ فاطمہ کی عُمر بیس پچیس سال کی ہو چکی ہے اور علی مرتضیٰ کنوارے بیٹھے ہیں شریعت کی رو سے چچا سے نکاح ہوسکتا ہے۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے۔ رسول اللہ اس مشورے پر حیران رہ گئے آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ علی مرتضیٰ ایسی ذمہ داری کے متحمل ہوسکتے ہیں ورنہ آپ اپنی بیٹی کو اتنا کیوں بٹھا رکھتے کہ دشمن انگشت نمائی کرتے ان کو اُم ابیہا کا نام دیتے (اپنے باپ کی ماں)۔

(حیات اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ صفحہ 44)

قارئین ! نکاحِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حوالہ سے کی گئی گستاخانہ گفتگو آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اس میں ملعون خارجی عزیر صدیقی نے انتہائی احمقانہ انداز میں تاریخ کو بالکل مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

نمبر 1۔ معلون خارجی نے لکھا ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا کے حضرت علی علیہ السلام سے نکاح کا مشورہ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا۔

خارجی عزیر صدیقی نے مشاورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کھاتہ میں اپنی طرف سے ڈالی ہے۔ تاریخی طور پر درست تحقیق یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے لئے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا رشتہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب فرمائیں۔

Marfat.com

مشاورت کی روایت

صَوائق المحرقہ میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق کے پیغام کو رد فرما دیا تو ان دونوں حضرات نے حضرت علی کو اس معاملے میں ترغیب دی اور فرمایا اے علی ! آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل اور خواص میں سے ہیں آپ جا کر حضرت فاطمہ کے لئے پیغام دیجئے۔

(الصواعق المحرقہ از امام ابنِ حجر مکی)

قارئین غور فرمائیں ! خارجی ملعون عزیر صدیقی نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا کے نکاح کی مشاورت حضرت عائشہ نے کی لیکن معتبر محدثین لکھتے ہیں کہ مشاورت شیخین نے دی۔

ملعون خارجی نے اپنے سفلی جذبات کی تسکین کے لئے ایک اور بات کی کہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا خیال کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ آیا صرف اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو یہ بات سوجھی کہ حضرت علی بھی کنوارے بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا رشتہ نہیں ہو رہا ادھر حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بھی بیٹھی بیٹھی عُمر رسیدہ ہو رہی ہیں کیوں نہ رشتہ کر کے سرخروئی حاصل کی جائے۔

حضرت فاطمہ کی عمر مبارک

ملعون خارجی عزیر صدیقی لکھتا ہے !

آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ علی مرتضیٰ ایسی ذمہ داری کے متحمل ہو سکتے ہیں ورنہ آپ اپنی بیٹی کو اتنا کیوں بٹھا رکھتے کہ دشمن انگشت نمائی کرتے ان کو ام ابیھا کا نام دیتے یعنی اپنے باپ کی اماں۔

خارجی ملعون نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک کے حوالہ سے نہایت غلیظ انداز سے گفتگو کی ہے اس بات کا جواب دینے سے پہلے ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حوالہ سے کی گئی گستاخی کا جواب دیتے ہیں۔ خارجی نے لکھا ہے کہ حضرت علی کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح

Marfat.com

کا سرکار نے کبھی سوچا بھی نہ تھا اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ جانتے تھے کہ حضرت علی اس ذمہ داری کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

اسی بات کے ضمن میں خارجی نے آگے چل کر لکھا ہے !

اُم المومنین نے کہا کہ فاطمہ کے لئے ان سے بہتر شوہر تلاش کرنا لاحاصل ہے رہا کمانے کا معاملہ تو آپ کی فلاحی ریاست میں جب کوئی بھوکا ننگا نہ رہے گا ان کو بھی وظیفہ ملے گا۔

(حیات اُم المومنین عائشہ صدیقہ صفحہ 44)

قارئین ! خارجی ملعون بتانا یہ چاہتا ہے کہ حضرت علی کنگال اور مفلس شخص تھے اسی لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس بات کا دھیان نہ آیا کہ اپنی بیٹی کی شادی ان کے ساتھ کر دیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا بھائی بنا رکھا تھا اسی لئے وہ آپ کے ساتھ آپ کے ہی گھر میں رہائش پذیر تھے اور چونکہ آپ ہمہ وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں رہتے اور تبلیغ اسلام کے لئے جہاں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجتے چلے جاتے۔ غزوات و سرایا میں شرکت کرتے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں سے جنگ کرتے اور تجارت کرتے، الگ سے کام کرنے اور جائیداد بنانے کا خیال اس لئے نہ تھا کہ آپ فقر کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے اس لئے نہ تو انہیں مال و دولت کی طلب تھی نہ زر و جواہر کی۔ دوسری طرف خارجی ملعون کے پسندیدہ لوگ تھے وہ لوگ کون تھے ؟

قارئین ! وہ لوگ سردارانِ بنو امیہ تھے جو اسلام کا نام مٹا دینا چاہتے تھے۔ وہ سردار جو کفر کی طرف سے لڑتے رہے، اِدھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھے جو ان لوگوں سے اسلام کی طرف سے لڑتے رہے۔ یہی لڑائی خارجی ابھی تک جاری رکھے ہوئے ہیں اور اسلام کی برگزیدہ شخصیات بالخصوص اہلِ بیت رسول کے بارے غلیظ تحریروں کی صورت میں ان کے جذبات سامنے آتے رہتے ہیں۔

قارئین ! اب ہم اپنے اس مضمون کی طرف آتے ہیں جو عنوان ہم نے بیان کیا ہے وہ یہ کہ حضرت علی علیہ السلام کا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے نکاح مبارک کس عمر میں ہوا۔

مورخین و محققین اِس بات پر متفق ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک

Marfat.com

بوقت نکاح پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس وقت آپ کی عمر مبارک سولہ سال تھی۔

میرے آقائے نعمت کشتہ ءعشقِ اہلِ بیت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حوالہ سے تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے !

معتبر اور مستند قول یہی ہے کہ شادی کے وقت جناب سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک پندرہ سال کچھ مہینے تھی۔

(انوارِ محمدیہ صفحہ 146)(صواعق محرقہ صفحہ 173)

(البتول صفحہ 110)(شرفِ سادات و دیگر کتب)

قارئین ! معتبر روایات میں حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک ساڑھے پندرہ سال ہی ہے لیکن ملعون خارجی آپ کی عمر مبارک پچیس سال لکھتا ہے اصل میں وہ بتانا یہ چاہتا ہے کہ یہ نکاح طوعاً و کرہاً ہوا کیونکہ نہ حضرت علی کے لئے کوئی رشتہ تھا اور نہ یہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے کوئی اُمید وار تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اپنے لئے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا رشتہ طلب کیا لیکن حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرما دیا کہ مجھے فاطمہ کے نکاح کے لئے حکمِ الٰہی کا انتظار ہے۔

قارئین ! دوسری روایت میں ہے !

ایک روز جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے نخلستانوں میں اونٹ چرا رہے تھے کہ جناب ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے پاس تشریف لائے اور جناب علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یا علی ! آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بنتِ رسول کے رشتہ کی استدعا کیوں نہیں کرتے جبکہ کئی لوگ سوال کر چکے ہیں۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے سُنا تو اشکبار ہو کر فرمایا کہ اِس عظیم سعادت کے حاصل کرنے کی آرزو تو ہے مگر حیاء مانع ہے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر والوں نے بھی مشورہ دیا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے رشتہ کا سوال کریں۔

(طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 40)

Marfat.com

قارئین !

خارجی کا یہ کہنا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے عمر کی اس اسٹیج پر پہنچ چکی تھیں کہ اپنے اور بیگانے انگشت نمائی کرنے لگے تھے نہایت غلط اور ظالمانہ تحقیق ہے بلکہ اس کو تحقیق کہنا بھی تحقیق کی تحقیر ہے۔ ہم نے مستند کتب سے آپ کی عمر مبارک کے حوالہ جات پیش کر دیئے ہیں تا کہ سادہ لوح مسلمان خارجیوں کے دامِ فریب میں نہ آسکیں۔

آپ کی عمر مبارک کے حوالہ سے ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نکاح کا پیغام دیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فاطمہ ابھی خوردسال یعنی چھوٹی عمر کی ہیں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیئے گئے اس جواب سے یہ حقیقت اور بھی کھل کر سامنے آگئی کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک اتنی چھوٹی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ ابھی خوردسال ہیں لیکن خارجی بدقسمت سرکار کی صاحبزادی والاشان کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہوئے انہیں اتنی عُمر رسیدہ کہہ رہا ہے کہ لوگ کہتے تھے اُم ابیھا ہیں۔

خارجی ملعون اپنی ظالمانہ روش کے مطابق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عُمر مبارک کے بارے میں شوک وشُبہات پیدا کر کے بحث کے نئے دروازے کھولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ ہم اس کی خرافات کے جوابات شانِ اہلِ بیت میں لکھی گئی دوسری کتاب میں دیں گے۔

ملعون عزیر صدیقی خارجی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا سخت دُشمن ہے۔ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے خلاف اور آپ کی خلافت کے خلاف کھڑا کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتا ہے !

اُم المومنین نے واقعی اُمت کی ماں ہونے کا حق ادا کر دیا اور اسلام کو مجوسیوں کے شر سے بچا لیا تھا، آپ کا اقدام صحیح تھا یعنی جب علی مرتضیٰ نے اپنے ایرانی حامیوں کی مدد سے عثمان غنی کے بڑھاپے اور شرافت سے فائدہ اٹھا کر خلافت پر قبضہ کر لیا۔

ام المومنین نے اس غداری اور سازش سے پردہ اُٹھا دیا۔ یہ سب

Marfat.com

حقائق اللہ تعالیٰ نے دُشمنوں اور دوستوں کے ذریعے تاریخوں میں محفوظ کردیئے۔

(حیات اُم المومنین ص 26)

قارئین !

منحوس عزیر صدیقی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی علیہ السلام کی مخالف قرار دے رہا ہے حالانکہ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جو عارضی غلط فہمی پیدا ہوئی تھی وہ بھی دُور ہو گئی تھی۔

ملعون عزیر صدیقی نے جنگ جمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا کہ انہوں نے اس جنگ کے لئے نکل کر اسلام کو مجوسیوں کے شر سے بچا لیا حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس جنگ کے حوالہ سے ساری عُمر پریشان اور پشیمان رہیں۔

ہم عزیر صدیقی خارجی اور اس کے ہم نواؤں سے پوچھتے ہیں تم کہتے ہو کہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا اسد اللہ الغالب علیہ السلام نے مجوسیوں اور ایرانی حامیوں کی مدد سے تخت خلافت پر قبضہ کر لیا تھا۔

ہم کہتے ہیں !

ملعون ! کیا تمہیں خبر نہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کی خلافت پر تمام مسلمان متفق تھے سوائے حضرت طلحہ و حضرت زبیر کے تمام اہلِ مکہ اور مدینہ نے حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی اور آپ اصحاب ثلاثہ کی طرح متفقہ طور پر تخت خلافت پر تشریف فرما ہوئے سب صحابہ کرام آپ کی خلافت پر متفق تھے۔

ملعون ! تم کہتے ہو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے غداری اور سازش سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے خلافت چھین لی تھی اور مجوسیوں کے ذریعے خود خلیفہ بن گئے تھے۔ دراصل تم نامحمود عباسی اور اس کے آباؤ اجداد کے نمک خوار ہو، اِس لئے حقیقت کو قبول کرنا اور حق بیانی کرنا تمہارے لئے ممکن ہی نہیں۔

Marfat.com

حقائق

اب ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بیان جو امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے پیش کر رہے ہیں تا کہ خارجی کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیں۔

ابنِ عساکر نے ابو خلدہ حنفی سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو یہ فرماتے خود سُنا کہ بنو اُمیہ کا یہ خیال ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو قتل کرایا۔ مَیں اللہ کی الوہیت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے نہ قتل کیا ہے اور نہ قتل کی سازش میں تعاون کیا بلکہ مَیں نے تو لوگوں کو قتل سے ہر طرح باز رکھنے کی کوشش کی لیکن لوگوں نے میرا کہا نہ مانا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۹)

قارئین !

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو غدار کہنے والے یقیناً جہنمی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سازشی کہنے والے یقیناً جہنمی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو معذور کہنے والے یقیناً جہنمی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اختیاری فقر کا مذاق اُڑانے والے یقیناً جہنمی ہیں۔

یہ فرمانِ رسول ہے

یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا فرمان ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! حضرت علی قسیم جنت و دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت میں اور اپنے دُشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔

(الامن والعلیٰ ص ۵۹، از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

شہادت علی اور خارجی کی گستاخی

ملعون خارجی عزیر صدیقی لکھتا ہے ! علی مرتضیٰ نے ایرانی

Marfat.com

مجوسیوں کی مدد سے حکومت حاصل کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا۔ خود ان کے ہی ایک پرستار کے ہاتھوں انہیں ختم کر دیا پھر حکومت کبھی ان کی نسل میں نہ آسکی یہ ام المومنین کی بددعا تھی۔

(حیات ام المومنین ص 63)

ملعون عزیر صدیقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت حقہ کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ وہ مدینہ طیبہ کے ان تمام صحابہ کرام کو اور پھر ساری اُمّت کے اجماع کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کو سازش اور غداری قرار دیتا ہے۔

ملعون عزیر صدیقی، معاذ اللہ ! تمام صحابہ کو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بیعت پر متفق ہو گئے تھے مجوسی قرار دیتا ہے لعنت ہو ایسے عقیدے پر اور لعنت ہو عزیر صدیقی اور اس کے اعوان و انصار پر اور لعنت ہو ایسا لٹریچر چھاپ کر تقسیم کرنے والوں پر۔

ملعون نے کہا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو اُم المومنین بددُعائیں دیتی رہیں اور یہ آپ کی بددعا کا نتیجہ ہے کہ خلافت آپ کی نسل میں نہ آسکی۔ حقیقت اس کے برعکس ہے حضرت علی علیہ السلام کی شہادت مقدسہ کے بعد آپ کے لختِ جگر، جنتی نوجوانوں کے سردار، امام المسلمین، امیر المومنین حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور آپ کی خلافت کو خلافتِ راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ مانا جاتا ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد چھ ماہ تک خلافت کے منصب پر فائز رہے اس کے بعد آپ نے خلافت خود چھوڑ دی تھی کیونکہ تیس سالہ خلافتِ راشدہ کے بعد محض بادشاہت تھی اور امام حسن علیہ السلام کے پاس تو امام الاولیاء منبع ولایت حضرت علی علیہ السلام کی خلافت موجود تھی اور یہ خلافت تا قیام قیامت جاری رہے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر یہ الزام لگانے والے کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کے لئے بددعا کرتی رہیں بالکل خلاف حقیقت اور من گھڑت ہے۔

اب ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت کے حوالہ سے بات کریں گے۔

ملعون عزیر صدیقی نے ابن ملجم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا پرستار قرار دیا ہے۔ یہ بدترین جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت نص سے ثابت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی

Marfat.com

شہادت کے حوالہ سے تحقیق پیش خدمت ہے۔

حضور نے شہادت کی خبر دی

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت کی خبر دی ہے ایک روز مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ !

اشقی الناس رجلان، دو شخص سخت بدبخت ہیں احیمر (قدار) جس نے حضرت صالح علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناقہ کے پیر کاٹے تھے اور ایک شخص وہ جو تم کو قتل کرے گا اور تمہاری داڑھی خون سے رنگی جائے گی۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۳)

ایک مرتبہ فرمایا ! علی تم جانتے ہو کہ دو بدبختوں میں سے پہلا بدبخت کون ہے ؟
عرض کی یارسول اللہ ! وہ شخص جس نے ناقہ صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیر کاٹے تھے
فرمایا ! تم نے سچ کہا ہے۔
پھر فرمایا ! کہ دوسرے بدبخت کو بھی جانتے ہو ؟
عرض کی ! اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔
فرمایا ! دوسرا بدبخت وہ ہے جو تم کو قتل کرے گا۔

(الریاض النضرہ ج ۲ ص ۳۳۱) (صواعق محرقہ ص ۱۲۲)

مولائے کائنات علیہ السلام کو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خبر صادق پر پورا پورا اعتماد تھا اور آپ یقینی طور پر جانتے تھے کہ میں شہید ہو کر دُنیا سے رخصت ہوں گا۔ چنانچہ آپ نے کئی دفعہ اپنی شہادت کی خبر سنائی ابوالاسود ولی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیمار پڑ گئے میں عیادت کے لئے حاضر ہوا۔
عرض کیا امیر المومنین ! ہم لوگوں کو آپ کی بیماری کا خطرہ ہے۔
فرمایا ! بخدا مجھے اس بیماری سے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ مَیں نے شاہ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے سُنا ہے کہ تجھے اس جگہ تلوار ماری جائے گی۔ اپنے سر کی طرف

Marfat.com

اشارہ کیا وہاں خون بہے گا جس سے داڑھی رنگدار ہو جائے گی۔

(نورالابصار ص ۱۱۹)

شہادت

آپ کے دُشمنوں خارجیوں نے مکہ معظّمہ میں بیٹھ کر سازش کی تین آدمیوں نے ذمہ اُٹھایا کہ پوری تاریخ اسلام بدل دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے بدل دی۔

عمرو بن تمیمی نے کہا کہ میں حاکم مصر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کردوں گا۔ برک بن عبداللہ میں معاویہ بن ابی سفیان کو قتل کردوں گا، عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے کہا کہ میں امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کروں گا۔

ان ہولناک مہموں کے لئے ۱۷ رمضان المبارک کی تاریخ مقرر کی گئی پہلے دو شخص اپنی مہم میں ناکام رہے لیکن عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی ملعون کامیاب ہو گیا۔

(صواعق محرقہ ص ۱۳۱)

قارئین ! ملعون عزیر صدیقی اُسی خارجی کا بھائی بند ہے اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جان پر حملہ کیا ہے یہ ملعون حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی روح پر حملے کر رہا ہے۔ ملعون کے آباؤ اجداد نے بھی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کو نہیں مانا یہ بھی عظمتِ اہل بیت کا منکر ہے۔

اِس کے آباؤ اجداد اور اس کا اُستاد نا محمود عباسی اور اِس کے چیلے مولوی سلیمان اور ابو یزید محمد دین بٹ، خارجی مولوی ظہور احمد اورنگ آبادی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانوادۂ نُور کے خلاف بدترین کتابیں تحریر کر کے جہنم کا ایندھن بن چکے یہ بھی اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکا ہے اور یقیناً ہمیشہ ہمیشہ اس میں جلتا رہے گا۔

خارجیوں کے بارے میں فرمانِ رسول

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خارجیوں کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اب ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان پیش کر رہے ہیں۔

Marfat.com

جناب زید بن وہب سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں بھی اس لشکر میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ تھا جو خارجیوں سے جہاد کے لئے نکلا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

سیخرج قوم من اُمتی یقرء ون القرآن لیس قراء تکم الی قراء تھم بشیء. ولا صلوٰتکم الیٰ صلوٰتھم بشیء، ولا صیامکم الی صیامھم بشیء،

یقرء ون القرآن یحسبون انه لھم وھو علیھم لا یجاوز تراقیھم، یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیة

عنقریب میری اُمّت سے ایک گروہ پیدا ہوگا کہ تمہاری قرأت ان کی قراءت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ ہوگی ، اور تمہاری نمازیں اُن کی نمازوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ ہوں گی اور تمہارے روزے اُن کے روزوں کے مقابلہ میں ہیچ ہوں گے۔ وہ قرآن اس خیال سے پڑھیں گے کہ یہ ان کے لئے ثواب ہے حالانکہ وہ ان پر وبال ہے، وہ اُن کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا۔ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں گھس کر نکل جاتا ہے۔

ان تمام علامتوں کے بعد اُن کی ایک اور علامت بیان فرمائی۔

وایة ذالك ان فیھم رجلاله عضد، ولیس له ذراع، علیٰ راس عضدہ مثل حلمة تدی المراة علیه شعرات بیض،

اور اس کی یہ نشانی ہے کہ ان میں ایک شخص ہے جس کا بازو ہے اور ہاتھ نہیں ہے اور اس کے بازو کے سرے پر عورت کے پستان جیسا نشان ہوگا اور اس پر سفید بال ہیں۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا !

جب تم اہلِ شام کی طرف جاؤ گے اور ان کو چھوڑ دو گے تو وہ تمہارے بال بچوں اور اموال پر چڑھ دوڑیں گے اور تم کو غارت کریں گے۔ خدا کی قسم! میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ قوم وہی ہے کہ اُنہوں نے ناحق خون بہایا اور لوگوں کے جانوروں کو لُوٹا۔

فسیر علی اسم اللہ ، پس اللہ کا نام لیکر نکل پڑو۔

جناب سلمہ کہتے ہیں کہ جناب زید بن وہب نے ہمیں ایک جگہ پر اُتارا یہاں تک کہ ہم نے ایک پُل عبور کیا۔ اس وقت خارجیوں کا امیر لشکر عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔

اُس نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تیر پھینک دو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو۔ جنابِ علی نے اپنے لشکر کو نیزے تاننے کا حکم دیا اور جب حملہ ہوا تو خارجیوں کو لشکر علی نے برچھیوں پر رکھ لیا۔ پھر کیا تھا ؟ کُشتوں کے پشتے لگ گئے۔

مولا علی نے حکم فرمایا !ان کی لاشوں میں ناقص ہاتھ والا تلاش کرو۔ باوجود تلاش بسیار کے وہ نہ ملا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خود اُٹھے اور کچھ لاشوں پر آئے جو ایک دوسر پر پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کھینچ کر الگ الگ کرو تو اس لاش کو سب لاشوں کے نیچے پایا۔

فکبر علیؑ ثم قال صدق اللہ وبلغ رسول

مولا علی علیہ السلام نے تکبیر بلند فرمائی اور پھر فرمایا ! اللہ نے سچّ فرمایا، اور اُس کے رسول نے سچ پہنچایا۔

حضرت عبیداللہ سلمانی رضی اللہ عنہ نے اُسی مقام پر آپ کی جناب میں کھڑے ہو کر عرض کیا !

یا امیر المومنین ! واللہ الذی لا الٰہ الا ھو لسمعت
ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اے امیر المومنین ! قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنی۔

اور یہ تین مرتبہ کہا ! مندرجہ بالا حدیثِ مقدسہ سے خوارج کے عقائد کے ساتھ ساتھ ان

Marfat.com

کے ظالمانہ کردار کا بھی پتہ چلتا ہے اور یہ بھی کہ بظاہر وہ بہت پرہیز گار اور تقویٰ شعار نظر آتے ہیں لیکن اندر سے نہایت خونخوار ہیں آج کے دور کے خارجی بھی آج سے چودہ سو سال پہلے کے خارجیوں کی پوری طرح عکاسی کرتے ہیں۔

(آل رسول ص ۶۶۹)

مَیں اِس بحث کو اپنے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اِن اشعار پر ختم کرتا ہوں اور یہی پیغام دیتا ہوں۔

ذکر آلِ محمد کا کرتے رہو ، دَور عشقِ رسالت کا چلتا رہے
خارجیّت پہ لعنت برستی رہے ، خارجی کا جنازہ نکلتا رہے

بُغض جس کو محمد کی عِترت سے ہے ، وہ منافق ہے مردود و شیطان ہے
جس کو جلنا جہنّم کی ہے آگ میں ، تو یہاں بھی وہاں بھی وہ جلتا رہے

لاکھ طُوفاں اُٹھے کربلائیں بنیں ، پھر بھی آلِ محمد ہمیشہ رہی
اَے خدا میرے آقا کا پیارا چمن ، حشر تک پھولتا اور پھلتا رہے

باپ ہو گا تُمہارا مبارک تُمہیں ، ہم تو کافر سے بدتر ہیں کہتے اُسے
اُس کو کیسے مُسلمان ہم مان لیں ، جو محمد کے غنچے مسلتا رہے

آلِ اطہار سُلطانِ ابرار کی ، پاک تھی پاک ہے پاک ہی پاک ہے
خارجی کی ہیں قسمت میں ناکامیاں ، جو نکلتا رہے وہ اُگلتا رہے

خارجیوں پہ لعنت کرو اور پھر ، اِن کو اِن کے ہی حالات پر چھوڑ دو
اِن سے کیسے محبت کی خوشبو ملے ، بغضِ حق جن کے سینوں میں پلتا رہے

جو بھی ہے دشمنِ عترتِ مصطفیٰ ، جس کے دل میں ہے بغضِ رسولِ خدا
خارجی ہے رہے گا وہ بس خارجی ، لاکھ چہرے کے لیبل بدلتا رہے

ہے یہ صائم وظیفہ مِرا آج بھی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی
زور سے اب لگے نعرۂ حیدری ، بدعقیدوں کا سینہ دہلتا رہے

Marfat.com

حصّہ نظم

Marfat.com

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیّد و سرور محمد نُورِ جاں کی بات ہے
مُصطفیٰ کے نوری نوری آستاں کی بات ہے

سارے پُھولوں میں ہے رنگِ مُصطفائی کی جھلک
سارے تاروں میں ہے پیارے کملی والے کی چمک
آفتاب و ماہ میں ہے ان کی ہی نُوری دمک
نُورِ اوّل کی یہ پہلی داستاں کی بات ہے
مُصطفیٰ کے نُوری نُوری آستاں کی بات ہے

جس نے لینا ہے کرم اللہ کا طَیبہ چلو
میرے آقا رکھتے ہیں سب کا بھرم طَیبہ چلو
ختم ہو جائیں گے سب دَرد و الَم طَیبہ چلو
یہ خُدائے پاک کے اعلیٰ نشاں کی بات ہے
مُصطفیٰ کے نُوری نُوری آستاں کی بات ہے

Marfat.com

اس درِ اقدس سے ہم نے خُلد کی پائی گلی
رَوضۂ اقدس پہ دیکھے سَر جُھکائے سب ولی
اِس درِ اقدس کا دیتے فیض ہیں مَولا علی
لحمکَ لحمِی کے یہ رازِ نہاں کی بات ہے
مُصطفیٰ کے نُوری نُوری آستاں کی بات ہے

! اصل میں ہے مصطفیٰ کا در میرے مولا کا در
اور کملی والے کا ہے آستاں زہرا کا گھر
یہ حسین و حسَن کا گھر ان کے ہے نانا کا گھر
اہلِ بَیتِ مُصطفیٰ کے گُلستاں کی بات ہے
مُصطفیٰ کے نُوری نُوری آستاں کی بات ہے

مُجھ کو آقا کے دَرِ اقدس سے ہے سب کُچھ مِلا
ہے عِبادت کے لئے مُجھ کو مِلا میرا خُدا
اور محبّت کے لئے مُجھ کو ملے ہیں مُرتضیٰ
تُجھ کو واعظ کیا خبر کہ یہ کہاں کی بات ہے
مُصطفیٰ کے نُوری نُوری آستاں کی بات ہے

Marfat.com

ہجرِ طیبہ میں ہمیشہ میرا دل روتا رہا
آنسوؤں سے اپنے دل کو میں سدا دھوتا رہا
صائمِ چشتی کا مجھ پر یوں کرم ہوتا رہا
نعت میں مقصود شاہِ دوجہاں کی بات ہے
مصطفیٰ کے نوری نوری آستاں کی بات ہے

Marfat.com

شان والے اہلِ بیت

عظمت و رفعت کے ہیں نُوری حَوالے اہلِ بیت
ساری اُمّت سے ہیں بڑھ کر شان والے اہلِ بیت

آیتِ تَطہیر جن کی عظمتوں کی ہے دلیل
پاک ہیں پاکیزہ تر سب سے نرالے اہلِ بیت

نُورِ اوّل کی ہیں کرنیں ضَوفشاں ہر فرد میں
نُور کے سانچے میں خالِق نے ہیں ڈھالے اہلِ بیت

بچّہ بچّہ نُور کا ہے بالیقیں سَادات کا
نُور کے صدقے میں سارے نُور والے اہلِ بیت

جس نے کی تکریم اِس دُنیا میں آلِ پاک کی
دیں گے کوثر کے اُسے بھَر بھَر پیالے اہلِ بیت

Marfat.com

مَوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جیتے ہیں یہ
ساری دُنیا سے ہیں دِل والے جیالے اہلِ بیت

گلشنِ سرکار مہکے گا یقیناً حشر تک
رحمتوں کے سائے میں رَب نے ہیں پالے اہلِ بیت

ہوں میں مدّاحِ مُحمّدؐ اور غُلامِ آلِ پاک
میرے سَب دَرد و الم مقصود "ٹالے" اہلِ بیت

Marfat.com

میرا ایمان پنجتن

ہیں دین پنجتن مِرا ایمان پنجتن
سارا جہان جسم ہے اَور جان پنجتن

پانچوں کا نُور ایک ہے پانچوں کی بات ایک
دیتے ہیں سب کو ایک ہی فَیضان پنجتن

آدم کو پنجتن کے وسیلے مِلی نجات
خُلد و جناں کے سَرور و سُلطان پنجتن

کرتا ہُوں مدحِ آلِ پَیمبر ہر اِک جگہ
ہوں پنجتنی ہیں میری پہچان پنجتن

مَرقُوم اِن کے عرش اِلٰہی پہ نام ہیں
اللہ کی عظیم ہیں بُرہان پنجتن

تَطْہیر جن کی خالِق اکبر نے کی بیاں
پاکیزگی و شان کا عُنوان پنجتن

مَقصود مُجھ کو کس لئے محشر کا خَوف ہو
بخشش کا میری جب کہ ہیں سامان پنجتن

Marfat.com

حُبِّ اہلِ بَیت

حب اہل بیت اپنے دِل میں یوں رکھتا ہُوں مَیں
پنجتن کے نام کی مالا سدا جپتا ہُوں مَیں

ہَے وِلائے آلِ احمد میرے دِل میں یُوں بسی
ذکرِ آلِ مصطفیٰ میں گُم سدا رہتا ہُوں میں

تازگی ایمان کو ہو جاتی ہے حاصِل مِرے
شان وعظمت آل کی قُرآں میں جب پڑھتا ہُوں میں

پنجتن کا آسرا ہے پانچ ہیں حامی مِرے
مُجھکو جو بھی چاہئے اِس دَر سے ہی لیتا ہُوں میں

جب مُجھے دُنیا ستائے جب پریشانی بڑھے
آلِ احمد کے درِ عالی پہ آجاتا ہُوں میں

Marfat.com

پنجتن کی ہے غُلامی کا شَرف مُجھ کو مِلا
فخر ہے کہ آل کا منگتا ہی کہلاتا ہُوں میں

جب بھی مدحِ آل اطہر لکھتا ہُوں مقصودؔ مَیں
حضرتِ صائمؔ کو اپنے پاس ہی پاتا ہوں میں

Marfat.com

پنجتن کا غُلام ہوں

میں تو پنجتن کا غُلام ہُوں
یہی کہہ رہا صبح و شام ہُوں
میں تو پنجتن کا غُلام ہُوں

یہی گھر کہ جس میں ہیں مُصطفیٰ
یہی گھر کہ جس میں ہیں مُرتضیٰ
یہی گھر کہ جس میں ہیں فاطمہ
اسی گھر میں حسَن و حسُین ہیں
اسی گھر کو کرتا سلام ہُوں
میں تو پنجتن کا غلام ہُوں

یہی آستانِ رسول ہے
یہی آستانِ بتول ہے
اِسی دَر کا اعلیٰ اُصول ہے
میرا سُرمہ طَیبہ کی دُھول ہے
اِسی در سے لیتا کلام ہُوں
میں تو پنجتن کا غلام ہُوں

Marfat.com

دَرِ پنجتن پہ جھکا دو سر
درِ مُصطفیٰ ہے خُدا کا گھر
یہ بھٹکتا کیوں تو اِدھر اُدھر
تجھے دیتا حق پیام ہُوں
میں تو پنجتن کا غلام ہُوں

میرے پیر صائم کی ہے عَطا
مجھے مل گیا ہے مرا خُدا
ملے مُصطفیٰ ملے مُرتضیٰ
ہے مِلی غلامیء فاطمہ
جبھی بانٹتا دَرد عام ہُوں
میں تو پنجتن کا غُلام ہُوں

مقصود میری ہے التجا
کرو عشق آلِ رسول سے
کرو عشق حق کے اُصول سے
یہ عمل خُدا کو قبول ہے
اسی در سے لیتا میں جام ہُوں
میں تو پنجتن کا غلام ہُوں

Marfat.com

اہلِ بیت مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

عظمتوں کا ہیں حوالہ اہلِ بیتِ مُصطفٰی
شان میں ہیں سب سے بالا اہلِ بیت مُصطفٰی

اہلِ بیت مُصطفٰی کی شان ہے قُرآن میں
دینِ حق کا ہیں اُجالا اہلِ بیت مُصطفٰی

کی طلب اِن کی مودّۃ خُود خدائے پاک نے
ساری دُنیا سے ہیں اعلیٰ اہلِ بیت مُصطفٰی

ذکرِ اہلبیت ہی ہے بالیقیں ذکرِ خُدا
ظُلمتِ دل کا اُجالا اہلِ بیت مُصطفٰی

آل و اَولادِ علی کی شان ہے سب سے جُدا
عظمتوں کا ہیں حوالہ اہلِ بَیت مُصطفٰی

آل کے صدقے مِری مقصود بگڑی بن گئی
ہیں کرم کرتے نِرالا اہلِ بیت مصطفٰی

Marfat.com

مُشکل کُشاء کی بات ہے

مُصطفیٰ کے دِلرُبا کی بات ہے
مُرتضیٰ مُشکل کُشاء کی بات ہے

جس کی آمد کعبۃ اللہ میں ہُوئی
اُس علی اعلیٰ عُلیٰ کی بات ہے

ہے علی مولا کے گھر زَہرا بتول
کملی والےؐ کی دُعا کی بات ہے

جس کی قُوت قُوّتِ پَروردگار
حامیٔ دینِ ھُدیٰ کی بات ہے

جس کے بیٹے حضرتِ حسنین ہیں
اس نبی کے مَہ لقا کی بات ہے

جس کو چاہیں آپ جنّت بخش دیں
مُرتضیٰ کی یہ عطا کی بات ہے

تھی شہادت مَقصد و مقصود بس
یہ علی کی ہی وفا کی بات ہے

Marfat.com

مُشکل کُشا علی

ہیں تاجدارِ ہَل اتٰی مُشکل کُشا علیؓ
ہیں مُصطفیٰ کے دلرُبا مُشکل کُشا علیؓ

کہتے ہیں سارے اَولیاء ہر دم علی علی
اعظم بھی ہیں علی علی اَقدم علی علی
دونوں جہاں کے رہنما مُشکل کُشا علی
ہیں مُصطفیٰ کے دِلرُبا مُشکل کُشا علی

ہر اِک زباں پہ ہے سدا جاری علی علی
ہیں بخشتے وِلائیتیں ساری علی علی
تفسیر و شرحِ لافتٰی مُشکل کُشا علی
ہیں مُصطفیٰ کے دلرُبا مُشکل کُشا علی

نُورِ خُدا کے نُور کا جلوہ علی علی
سُلطانِ انبیاء کا ہیں نقشہ علی علی
ہیں مجتبیٰ و مُرتضیٰ مُشکل کُشا علی
ہیں مُصطفیٰ کے دلربا مُشکل کُشا علی

Marfat.com

شاہِ ولایت فاتحِ خیبر علی علی
نورِ خُدا کا عکسِ منوّر علی علی
ہیں مُصطفیٰ کے دلرُبا مُشکل کشا علی

مقصودِ دوجہان ہیں مولا علی علی
ہر اِک ولی کے افسر و آقا علی علی
منبع ہیں ہر اِک خیر کا مُشکل کُشا علی
ہیں مُصطفیٰ کے دِلربا مُشکل کُشا علی

Marfat.com

زہرا بتول

رحمتِ ربِّ العلیٰ زہرا بتول
بنت شاہِ انبیاء زہرا بتول

ہر فضیلت کی ہے جامع اُن کی ذات
حاصلِ ہر اِک ثناء زَہرا بتول

اُن کی طینت اُن کا جوہر پاک ہے
ہر طہارت کی ضیاء زَہرا بتول

خانۂ حیدر کی ہیں وہ رَوشنی
واقفِ صبر و رضا زَہرا بتول

بیٹیاں مقصودؔ کی تیری غُلام
میں گدا ہُوں آپ کا زَہرا بتول

Marfat.com

بیٹی رسول کی

ہے ملکۂ مُلکِ جناں بیٹی رسول کی
جائے پنہ دَارالاماں بیٹی رسول کی

ہے تاجدارِ ہل اتیٰ شوہر جناب کا
حسنین و زَینب کی ہے ماں بیٹی رسول کی

پلتا رہا حق آپ کی آغوشِ پاک میں
حق کی حقیقی تَرجماں بیٹی رسول کی

اُمّت کو ہے بچالیا ابنِ بُتول نے
ہے عاصیوں کی پاسباں بیٹی رسول کی

سر پر ردِا تطہیر کی جُھومر ہے نُور کا
عزو وقارِ دوجہاں بیٹی رسول کی

مقصودؔ گرچہ پڑے گا محشر سے واسطہ
مُجھ کو بچالے گی وہاں بیٹی رسول کی

Marfat.com

رسول کا ہے قرار زہرا سلام اللہ علیہا

رسول کا ہے قرار زہرا ، نبی کے گھر کی بہار زہرا
علی کے گھر کا وقار زہرا ، رسولِ اکرم کا پیار زہرا
صلوٰۃ جاری دوام اُن پر
دُرود اُن پر سلام اُن پر

ہے خُلد کی تاجدار زُہرا ، علی کی ہے رازدار زُہرا
بہشت کی ہے بہار زُہرا ، ہے عظمتوں کا نکھار زُہرا
جہاں میں اُونچا مقام اُن کا
ہر اِک فرشتہ غُلام اُن کا

خدیجہ کا ہے سُرور زُہرا، ہے نُور زہرا ہے نُور زُہرا
نجاستوں سے ہے دُور زہرا ، رسالتوں کا شعور زہرا
ہے خُلدِ اَنور کی شان زہرا
عبادتوں کا جہان زہرا

فِدا ہیں مقصود اُن پہ ہر دم ، وہ مالکِ سلسبیل و زَم زَم
اِمامتیں اُن کے گھر کی قائم ، ہے شان زُہرا عظیم اعظم
جنابِ زہرا فداکؑ روحی
جنابِ زہرا فداکؑ اُمی

Marfat.com

قطعات

اُلفت ہے پنجتن کی

ایمان کی علامت اُلفت ہے پنجتن کی
ٹُوٹے دلوں کی رَاحت اُلفت ہے پنجتن کی
مقصودؔ سب کو حاصل برکت ہے پنجتن کی
شمس و قمر میں ظاہر طلَعت ہے پنجتن کی

پنجتن سے پیار کرنا

پنجتن سے پیار کرنا دین کی بُرہان ہے
اُلفتِ آلِ محمد دین کی بھی جان ہے
جس کو ہے مقصودؔ حاصل اُلفتِ آلِ نبی
جنتی ہے بِالیقیں وہ صاحبِ ایمان ہے

Marfat.com

جنّت کی حُور زہرا

علی کے گھر کا ہے نُور زہرا
زمیں پہ جنّت کی حُور زہرا
جو آئے مقصودؔ در پہ اُن کے
عطا ہیں کرتی ضرور زہرا

شانِ حسنین

شانِ حسنین کرے کوئی کیا بیاں
ہے گواہ اُن کی عظمت کا رَبِ جہاں
اپنی ہے حاضری اُن کے دربار میں
ہیں ملی جن کو مقصودؔ سب خُوبیاں

حسنین کریمین کا رتبہ اعلیٰ

حسنین کریمین کا رُتبہ اعلیٰ
جن کو اصحاب نے مانا اعلیٰ
کیسے مقصودؔ بیاں ہو عظمت
شانِ حسنین ہے بالا اعلیٰ

Marfat.com

سلام

بحضور سرکارِ دوعالم حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اَے احمدِ مُرسل سلام اَے ہادیِ عالم
سلام اَے تاجدارِ دوجہاں اَے افضل و اکرم

سلام اَے ہادیِ دَوراں سلام اَے خلق کے رہبر
سلام اَے خَیر کے مصدر سلام اے نُور کے پیکر

سلام اَے سرورِ عالم ، سلام اَے عالی و اعظم
سلام اے تاج والے راج والے راحِم و اکرم

سلام اَے سیّد عالم کہ تیری شان عالی ہے
سلام اَے رونقِ عالم کہ تُو ہم سب کا والی ہے

سلام اَے نُور والے خمکدۂ رُوح کے ساقی
تِری ہی ذات اعلیٰ ہے تِری ہی ذات ہے باقی

Marfat.com

سلام اے ساقیِ کوثر کہ مختارِ کُل عالم ہے
ہے تیری شان اعلیٰ اعلیٰ ہے معلّم ہے

سلام اے گیسوؤں والے جہاں کا ہے اُجالا تُو
خُدا کا مہرِ انور تُو ، کرم کا ہے حوالہ تُو

سلام اے دلبرِ داور کہ ہے عالی نسب تیرا
سلام اے طیّب و طاہر کہ طٰہٰ ہے لقب تیرا

سلام اے مالکِ کونین تِری منزل ہے اَو ادنیٰ
تِرے اللہ نے تجھ کو قرب میں اپنے ہے بلوایا

سلام اے طاھا و یٰسین تیری شان عالی ہے
تُو رحمت ہے جہانوں کی جہاں کا تُو ہی والی ہے

سلام اے شافع محشر کرم مقصودؔ پر کرنا
یہ تیرے در کا سائل ہے شہا اِس پر نظر کرنا

Marfat.com

سلام

بحضور سیّدۃ النساء العالمین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

سلام اے مخزنِ انوار و رحمت سیّدہ زہرا
سلام اے مرکز نُور و ہدایت سیّدہ زہرا

سلام اَے تاجدارِ دوجہاں کی نُورِ جاں زہرا
سلام اَے عاصیوں اور پُرخطاؤں کی اماں زہرا

سلام اَے زوجۂ شیرِ خُدا مولا علی، زَہرا
سلام اَے گلشنِ شاہِ مدینہ کی کلی، زہرا

سلام اَے سیّدہ زہرا کرم کی اِنتہا تُو ہے
سلام اَے سیدہ زَہرا جہاں کا آسرا تُو ہے

سلام اَے سیّدہ زہرا کہ تیری ذات عالی ہے
سلام اے سیدہ زہراکہ تُو دُرِّ لآلی ہے

Marfat.com

سلام اَے سیّدہ خادم ترا جبریل ٹھہرا ہے
ترے پردے کی خاطر دَر پہ عزرائیل ٹھہرا ہے

سلام اے سیّدہ ہر رات سجدوں میں کٹی تیری
جہاں کی عورتوں کی رہنما ہے زندگی تیری

سلام اے سیّدہ زہرا کرم کی اِنتہا تُو ہے
جسے ہیں چُومتے آقا، کلی، وہ لاشبہ تُو ہے

سلام اے سیّدہ زَہرا تُو مالک خُلد و جنّت کی
جو تیرے در پہ آیا تُونے اُس کی پُوری حاجت کی

سلام اَے سیّدہ زہرا ترا عالی گھرانہ ہے
ترے پردے کی حالت جانتا سارا زمانہ ہے

سلام اَے آن والی شان والی سیّدہ زہرا
سلام اَے صاحبِ قرآن والی سیّدہ زہرا

Marfat.com

سلام اَے سیّدہ تیری عبادت کو ریاضت کو
سلام اَے سیّدہ تیری اِمامت کو سیادت کو

سلام اَے سیّدہ تیری عنایت کو سخاوت کو
سلام اَے سیّدہ تیری مروّت کو کرامت کو

سلام اَے سیّدہ تیری فصاحت کو بلاغت کو
سلام اَے سیّدہ تیری فراست کو شجاعت کو

سلام اَے سیّدہ در پر ترے آیا سوالی ہے
فقیرِ بے نوا مقصودؔ کی جھولی بھی خالی ہے

Marfat.com

سلام

بحضور مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام

سلام اَے تاجدارِ اَولیاء مولا علی حیدر
سلامی کو فرشتے آرہے ہیں آپ ہی کے گھر

سلام اخیٔ رسولِ دوسرا ، شیرِ خُدا تُو ہے
خلیفۂ نبی تُو ہے وصیٔ مصطفےٰ تُو ہے

سلام اَے تاجدارِ ہل اتیٰ نفسِ نبی تُو ہے
ابوطالب کا نُورِ عین ہے حق کا ولی تُو ہے

سلام اَے لَحمُکَ لَحمی نرالی شان تیری ہے
ہے بلکہ بڑھتی جاتی شان ہر اِک آن تیری ہے

سلام اَے مُرتضیٰ مُشکل کُشاء شیرِ جلی حیدر
سخاوت میں تُو ہے یکتا سخی ابنِ سخی حیدر

Marfat.com

سلام اے پیکرِ انوار و رحمت فیض کے مظہر
ہے تُو ہی خَیر کا مرکز ، ہے تُو ہی جانِ پیغمبر

سلام اَے مُرتضیٰ حیدر کہ تزئینِ وفا تُو ہے
نبی کا دلربا تُو ہے علی اعلیٰ علیٰ تُو ہے

سلام اَے مُرتضیٰ حامیِ دینِ مُصطفیٰ تُو ہے
سلام اَے مُرتضیٰ پیارے مُحمد کی رضا تُو ہے

سلام اَے مُرتضیٰ شیرِ جلی حقّا ولی تُو ہے
سلام اے مُرتضیٰ حیدر ہے تُو مَولا علی تُو ہے

سلام اَے مرکزِ نُور و ضیا مُشکل کُشا تُو ہے
سلام اے مُرتضیٰ پیارے نبی کا دلربا تُو ہے

سلام اَے مُرتضیٰ کہ تاجدارِ ہل اتیٰ تُو ہے
سلام اَے مرتضیٰ ٹُوٹے دلوں کا مدّعا تُو ہے

Marfat.com

سلام اَے مرتضیٰ کہ رہنمائے عاشقاں تُو ہے
شجاعت کا نشاں تُو ہے فضیلت کا جہاں تُو ہے

سلام اَے مُرتضیٰ اہلِ نَظر کا تُو ہی والی ہے
مثیلِ حضرتِ یُوسف تِری شانِ جمالی ہے

سلام اَے مُرتضیٰ حیدر گُہر عمران کا تُو ہے
سلام اے مرتضیٰ عُنوان ہر عُنوان کا تُو ہے

سلام اَے مرتضیٰ پیارے نبی کی جان بھی تُو ہے
بَفیضانِ نبی اِک بولتا قُرآن بھی تُو ہے

سلام اَے مُرتضیٰ شیرِ خُدا "صدیقِ اکبر" تُو
زمیں والوں کا مولا تُو سما والوں کا رہبر تُو

سلام اے ساقیِ کوثر ، ملے اِک جام کوثر کا
ترے مقصود کو مل جائے اَب انعام کوثر کا

Marfat.com

سلام

بحضور شبیہِ مُصطفٰے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام

سلام اے خُلد کے سرور سلام اے نُور کے پیکر
شبیہِ مُصطفٰے مولا علی کے دلربا شبّر

سلام اَے ماہِ عالَم تاب کی روشن کرن تُو ہے
نبی کا شاہزادہ ، حُسنِ دوعالم ، حسَن تُو ہے

سلام اَے سیّدہ زَہرا کی نُوری گود کے پالے
سلامی تُجھ کو دینے آتے ہیں خُود آسماں والے

سلام اَے پارۂ شاہِ مدینہ ، اَے حسَن پیارے
تِری تعریف ہیں کرتے کِتاب اللہ کے پارے

سلام اَے رَونقِ کاشانۂ خَیر النّساء تُو ہے
سلام اَے ماہِ اَنور "شامِ ظُلمت" میں رِضاء تُو ہے

Marfat.com

سلام اَے حُسنِ محبوبِ خُدا کے مَظہرِ کامل
سلام اَے جرأتِ شیرِ خُدا کے مَظہرِ کامل

سلام اَے سیّدہ زَہرا کے گُلشن کے گُلِ رَعنا
اَے ریحانِ نبی تُجھ کو رسولِ پاک نے سُونگھا

سلام اَے اُمّتِ سرکار کے پُراَمن شہزادے
سلامی تُجھ کو دینے آتے ہیں سارے فلک زادے

سلام اَے مجتبیٰ مَولا حَسَن رکھوالے اُمّت کے
تِری ہی سلطنت ٹھہرے گُلستاں سارے جنّت کے

سلام اَے مجتبیٰ مَولا حَسَن رحمت کا طالب ہُوں
رسولِ پاک کے پیارے تِری قُربت کا طالب ہُوں

سلام اَے مُجتبیٰ مَولا ، تِری شانِ شہادت پر
اَمن کے پاک شہزادے کیا احسان اُمت پر

Marfat.com

سلام اَے مجتبیٰ مولا حسن تیری عطاؤں پر
کرم کرتا ہے تُو ہی عاصیوں اور پُرخطاؤں پر

سلام اَے مُجتبیٰ مَولا حَسن تیری اداؤں پر
کسی بھی وقت گھبرایا نہیں ہے تُو بلاؤں پر

سلام اَے مُجتبیٰ مَولا ، تِری شانِ کمالی پر
سلام آئیں فرشتوں کے تِرے اخلاقِ عالی پر

سلام اَے مُجتبیٰ مَولا ، اَمن کا تُو ہے شہزادہ
وہی تو حق کا ہے جادہ حسن تیرا ہے جو جادہ

سلام اے مجتبیٰ مولا حسن کر دو کرم ہم پر
کہ ہیں توڑے ہوئے اہلِ جفا نے پھر سِتم ہم پر

سلام اے مُجتبیٰ مولا حسن نظرِ کرم کر دے
تُو نانا جان کے صدقے ہماری جھولیاں بھر دے

مِرے مولا حسن دَر پر تِرے مقصود ہے آیا
سلاموں اور دُرودوں کا یہ تُحفہ ساتھ ہے لایا

Marfat.com

سلام

بحضور سید الشہد احضرت امام حسین علیہ السّلام

سلام اے کملی والے مصطفٰے کی آنکھ کے تارے
سلام اے فاطمہ کے لال حیدر کے جگر پارے

سلام اَے مُرتضٰی کے لاڈلے حق کا نشاں تُو ہے
خدا کے دین کا ناصر کرم کا آسماں تُو ہے

سلام اے خوں سے جس نے گلشنِ دیں کو نکھارا ہے
سلام اے شاہِ کربل تُو رسول اللہ کا پیارا ہے

سلام اے رونقِ بزمِ شہیداں ، جاوداں تُو ہے
اے ابنِ مصطفٰے سارے غریبوں کی اَماں تُو ہے

سلام اے حضرت شبیر تُو بھائی حسن کا ہے
سلام اے حضرت شبیر تُو وارث عدن کا ہے

Marfat.com

سلام اے خُون دے کر دیں کو جس نے کر دیا تازہ
سلام اے خون جس کا ہر گلِ تازہ کا ہے غازہ

سلام اے جس کو جنّت کے لباس اللہ نے پہنائے
سلام اے خُلد سے جس کے لئے کھانے اُتر آئے

سلام اے ریگِ کربل کو کیا جنّت نشاں تُو نے
لہو سے ریگزاروں کو کیا ہے گلستاں تُو نے

سلام اے تاجدارِ ہل اتیٰ کے نُور جاں پیارے
سلام اے فیض کے مرکز نبی کی آنکھ کے تارے

سلام اے سید شبیر ہم سب کی اَماں تُو ہے
شجاعت کا جہاں تُو ہے کرم کا آسماں تُو ہے

سلام اے شاہِ کربل تیری ہمت اور جرأت کو
کہ تُو نے رکھا دیں کی دائم و قائم حقیقت کو

Marfat.com

سلام اَے سیّدِ شبیر تُو حق کا فدائی ہے
تِرے خُوں سے ہی رب کے دین نے توقیر پائی ہے

سلام اَے سیّدِ شبّیر تُو رحمت کا دریا ہے
برائے اِمتحاں لیکن کئی دن کا پیاسا ہے

سلام اَے سیّدِ شبّیر تُو نے دیں بچایا ہے
زمینِ کربلا کو خُون سے تُو نے سجایا ہے

سلام اَے سیّدِ شبّیر تیرا صَبر اعلیٰ ہے
تِرے خُوں کی بدولت دین کا ہر سُو اُجالا ہے

سلام اے سیّدِ شبّیر تُو جنت کا والی ہے
مجدّد ہو ولی ہو غوَث ہو تیرا سوالی ہے

سلام اَے سیّدِ شبّیر مرکز تُو عطاؤں کا
چلا ہے سلسلہ تُجھ سے بلا میں بھی وفاؤں کا

Marfat.com

سلام اَے سیّدِ شبیر تیری حق پرستی پر
سلام آئیں فرشتوں کے تِری ہی پاک ہستی پر

سلام اَے سیّدِ شبیرؑ تُو عنُوانِ رحمت ہے
برائے اُمّتِ نادار تُو سامانِ رحمت ہے

سلامی پیش کرنے کے لئے مقصودؔ آیا ہے
یہ اپنے آنسوؤں کا تُحفہ اپنے ساتھ لایا ہے

Marfat.com

سلام
بحضور اہلِ بیت

سلام اُن پر کہ جن کی شان میں قرآن آیا ہے
سلام اُن پر کہ جن کے گھر میں ہی ایمان آیا ہے

سلام اُن پرکہ جن کا سب گھرانہ نُور والا ہے
سلام اُن پر کہ گھر جن کا فضیلت کا حوالہ ہے

سلام اُن پرہوں جن پہ آیۂ تطہیر آئی ہے
سلام اُن پرکہ جن کے حصّے ہر توقیر آئی ہے

سلام اُن پرسلام آتے ہیں اللہ کے جنہیں ہر دم
سلام اُن پر کہ جن کے گھر کی رونق ہیں نبی اکرم

سلام اُن پرجنہیں سرکار نے ٹکڑا کہا اپنا
سلام اُن پر نبی نے فیض جن میں بھر دیا اپنا

Marfat.com

سلام اُن پر جنہیں پنجتن کی نُوری کان کہتے ہیں
سلام اُن پرکہ جن کو دو جہاں کی جان کہتے ہیں

سلام اُن پر طلب جن کی مودّت کی خدا نے ہے
سلام اُن پر محبّت جن کی مانگی مصطفٰے نے ہے

سلام اُن پر جو ہیں قُرآن والے مصطفٰے والے
سلام اُن پر کہ جو ہیں صبر والے اور رضا والے

سلام اُن پر کہ جن کے پیار سے ہیں راحتیں ملتیں
سلام اُن پر کہ جن کے پیار سے ہیں جنتیں ملتیں

سلام اُن پر کہ جن کا پیار ہے ایماں کا سرمایا
سلام اُن پر کہ جن کے گھر میں ہی قرآن ہے آیا

مِرے مقصود لاکھوں ہوں سلام آقا کی عترت پر
نبی کی آل کے صدقے ملی رحمت ہے رحمت پر

Marfat.com

اِختتامی کلمات

قارئین ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اپنی رحمت خاص سے مجھے یہ توفیق عطا فرمائی کہ میں اُس کے محبوب علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی آل پاک کی عظمت وطہارت کے حوالے سے یہ کتاب لکھ سکا۔ میرا کتاب لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ اُمّتِ مُسلمہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی شان وعظمت سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ دوست نُما دشمنوں سے بھی ہوشیار ہو سکے کیونکہ آج خارجی مختلف لبادوں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل واصحاب کے بارے غلط سلط پراپیگنڈہ کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! اِس بات کی کہ دُشمنانِ آلِ رسول سے ہوشیار رہیں۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! اِس بات کی کہ اپنا احباب واقرباء کو شان وعظمتِ آلِ رسول سے آگاہ کریں۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! اِس بات کی کہ ہم اَیسی کُتب کی اشاعت وترویج میں حصّہ لیں جن میں شان وعظمت اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان ہو۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! اِس بات کی کہ ہم اپنے حلقۂ اثر میں ایسی لائبریریاں قائم کریں جن میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی عظمت وطہارت کے حوالہ سے لٹریچر جمع کیا جائے اور لوگوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دی جائے۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! اِس بات کی کہ علماء ومشائخ کو یہ لٹریچر مہیا کیا جائے اور انہیں اپنے حلقۂ اثر میں عظمتِ اہلِ بیت بیان کرنے اور اس مشن کی تبلیغ کے لئے بیدار کیا جائے۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! اِس بات کی کہ ایسا گندہ لٹریچر جس میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے خاندان کی عظمت وطہارت کے حوالہ سے غلیظ عقائد پیش کئے گئے ہیں اس کو ضبط کروایا جائے۔

Marfat.com

آج ہمیں ضرورت ہے ! ایسے لٹریچر سے متاثر ہونے والے علمائے اہلسنّت کی اصلاح کی جائے جو مفت کا یہ لٹریچر پڑھ پڑھ کر اس سے متاثر ہو کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔

آج ہمیں ضرورت ہے ! ایک ایسے پلیٹ فارم کی جس سے عظمت سادات کے حوالہ سے لوگوں تک پیغام پہنچایا جائے۔

قارئین !

یہ سب باتیں تب ہی ممکن ہیں جب ہر شخص اِنفرادی طَور پر ان باتوں کو اپنے مشن کا حصّہ سمجھے گا۔

الحمدللہ ! میرے آقائے نعمت فنافی الرسول، مُحبِّ آلِ رسول حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی اِسی مشن پر کام کرتے رہے، آپ نے ملّتِ اسلامیہ کو آلِ رسول کے حقوق سے آگاہ کرنے کی حتی الامکان کوششیں فرمائیں۔ آپ نے نامساعد حالات کے باوجود اِس مشن کو جاری رکھا اور اپنی تحقیقی کتب کے ذریعہ سے خارجیت کے طوفان کا منہ موڑ دیا۔

یہ فتنہ مکمل طور پر نہ ختم ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے لیکن ہمیں اِنفرادی و اجتماعی طور پر اس فتنے کے خلاف اپنی قلمی جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔ یہ کتاب ''عظمتِ اہلِ بیت'' اسی مشن کا حصہ ہے۔

خارجی نِت نئے روپ میں سامنے آتے رہتے ہیں اس لئے ان کے ہر روپ سے مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کا فریضہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔

قارئین ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی نوازشیں اور میرے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تصرّف میرے شاملِ حال ہے اور رہے گا۔

میں اور میرا حلقۂ مُریدین ومتوسّلین آپ کے اس مشن کو آگے بڑھاتے رہیں گے اور ہر سُنّی اُمّتِ مسلمہ کو خارجی بے ایمانوں کی گمراہ کُن تحریروں سے بچانے کا فرض ادا کرتا رہے گا۔

اِس کتاب کی تکمیل پر میں میں شکر گذار ہوں اللہ رب العزت کا جس نے مجھے اس کی توفیق عطا فرمائی۔

میں شکر گذار ہوں ! سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنہوں نے اپنے مُوئے مبارک کی عظیم دولت مجھے عطا فرمائی۔

Marfat.com

میں شکر گذار ہوں ! آقائے دوعالم کی ذات ستودہ صفات کا جنہوں مُجھ نکّمے کو اپنی آل پاک کی مدح کے لئے چُن لیا۔

میں شکر گذار ہوں ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک علیہم السّلام کا جس نے مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔

میں شکر گذار ہوں ! ان تمام علماء ومحدثین کا جن کی تحریروں سے کتاب مزین ہوئی۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا جنہوں نے مُجھے یہ مشن جاری رکھنے کے لئے رُوحانی امداد عطا فرمائی۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے پیر ومرشد حضرت پیر سیّد منظور آصف طاہر بادشاہ جی مدظلہ العالی کا جنہوں نے میری رُوحانی سرپرستی فرمائی اور اپنے خُطبات وارشادات سے حُبِ اہلِ بیت کا جذبہ عطا فرمایا۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے اُستاذی المکرم حضرت جناب مولوی محمد سلیمان عبداللہ لاکھو رحمۃ اللہ علیہ کا جنہوں نے ہمیشہ میری رہنمائی فرمائی۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے والدین مرحومین کا جنہوں نے عشقِ رسول اور حبِ آلِ رسول کی بُوٹی میرے قلب میں لگائی جو الحمدللہ اَب مُشک مچا رہی ہے اور میرے مشامّ جاں کو بھی فرحت دے رہی ہے اور میرے سارے حلقۂ احباب تک بھی اس کی خُوشبو پہنچ رہی ہے۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے آقائے نعمت حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان والاشان صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی ، صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی ، صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی کا جنہوں نے کتاب کی اشاعت وطباعت میں میری بھرپُور معاونت فرمائی۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے بھائیوں، بیٹوں، مریدین، متوسلین کا جن کی دُعائیں میرے شاملِ حال ہیں۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے اہلیہ کا جس نے شدید بیماری کے باوجود اس کتاب کی تکمیل و اشاعت کو زیادہ اہم سمجھا اور آقا علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی آلِ پاک کی اس خدمت کے حوالہ سے ہونے والے اِس کام میں اپنی بیماری کو رکاوٹ نہ بننے دیا۔

میں شکر گذار ہوں ! اپنے ان تمام احباب کا جو سعودی عرب ، پاکستان ، متحدہ عرب

Marfat.com

امارات، یورپی ممالک، امریکہ، افریقہ، بنگلہ دیش، انڈیا اور دیگر ممالک میں میرے ساتھ وابستہ ہیں اور تبلیغ اسلام میں کوشاں رہتے ہیں۔

میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں کہ وہ میرے تمام اقرباء واحباب کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کی حقیقی سچی محبّت عطا فرمائے اور اہلِ بیت کی محبت میں زندہ رکھے اور اہلِ بیت کی محبت میں موت عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمد مقصود مدنی

جنوری 2005

Marfat.com

تقریظ عالیہ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت قُدوَۃ السّالکین زُبدۃ العَارفین
حضُور قبلۂ عالم صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر مدظلّہ العَالی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ نُوریہ چورہ شریف

اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو دین و دنیائی برکات عطا فرمائے (آمین) اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مومن دین کا حصّہ ہے اور جس خوبصورت انداز میں انہوں نے اس محبت کا بیان کیا ہے اللہ کریم ان کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ اہل بیت کی محبت دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے اور جس پر اللہ کریم اپنی مہربانی فرماتے ہیں اس کے دل میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے دریا بہنے لگتے ہیں دعا ہے کہ مدنی صاحب کی یہ کوشش اللہ کریم اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ پائے (آمین)

عظمت اہل بیت ایسی تحقیقی کتاب ہے جس میں مُتقدّمین و متاخرین علمائے کرام کی اہل بیت رسول سے عقیدت و مودّت کا گلشن مہکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ محمد مقصود مدنی نے انتہائی تحقیق و جستجو کے ساتھ عظمت اہل بیت میں حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں۔
جس سے محققین بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور مقررین بھی، عظمت اہل بیت انشاء اللہ مسلمانوں کے دلوں میں ایک بار پھر میرے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کی محبت کے چراغ جلائے گی اور یہ اثاثہ قیامت کے دن میرے آقا کی شفاعت کا ذریعہ بنے گی۔

استاد الشعراء مُفسّر قرآں، محقّق دَوراں حضور قبلہ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہونے کے حوالے سے اہل بیت کی محبت محمد مقصود مدنی کے روح سوچ ہر جذبہ پر حاوی ہے اللہ کریم علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے جسدِ اطہر پر قیامت تک اپنی رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے ایمان ابی طالب، البتول شریف اور مشکل کشا جیسی خوبصورت کتابیں لکھی ہیں۔ اللہ کریم عظمتِ اہل بیت کے مصنّف کو اور زیادہ محبّت اہل بیت اور ہمّت عطا فرمائے (آمین)

دُعا گو
سیّد منظور آصف طاہر

Marfat.com

تقریظ عالیہ

شبیہہِ صائمؔ، وارثِ مسندِ صائمؔ

حضرت جناب صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ چشتیہ فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

برادرِ محترم شاعرِ اہلسنّت مبلغِ اسلام سفیرِ صائمؔ مقصودِ ملّت جناب محمد مقصود مدنی اُن خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی اور اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے پایاں محبت سے نواز رکھا ہے۔

برادرِ محترم سفیرِ صائمؔ محمد مقصود مدنی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ میرے والدِ گرامی اور اپنے اُستاذی المکرم نائبِ حسّان، فنافی الرسول، حضرت علّامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں اور نظم ونثر میں گراں قدر کتب تحریر کر کے اہلِ علم سے داد وصول کر رہے ہیں۔ اِن کو سفیرِ صائمؔ کا لقب اِسی لئے دیا گیا ہے کہ یہ اُنہیں خطوط پر چل رہے ہیں جن پر اِن کے اُستادِ گرامی ساری زندگی کام کرتے رہے۔

مبلغ اسلام جناب محمد مقصود مدنی کی بے چین طبیعت ان کو ہمہ وقت مصروف رکھتی ہے اسی وجہ سے یہ دن رات کام میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ پاکستان میں ہوں یا پاکستان سے باہر تحقیق و تصنیف میں مصروف رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مختصر عرصہ میں کئی تحقیقی تصانیف اور مجموعہ ہائے نعت تخلیق کر چکے ہیں۔

ان کی تحقیقی تصانیف میں عظمت اہلِ بیت اُسی تحقیقی کام کا تسلسل ہے جو انہیں اپنے استادِ گرامی علیہ الرحمۃ سے ملا۔ عظمتِ اہلِ بیت میں جہاں قُرآن وحدیث اور کتب معتبرہ سے شانِ اہلِ بیت بیان کی گئی ہے وہیں اہلِ بیت کے مقام ومرتبہ اور رفعت و بلندی کا خوبصورت اظہار کیا گیا ہے۔

Marfat.com

اِس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اِس میں جہاں مفسرین کرام کی معتبر تفاسیر سے عظمتِ اہلِ بیت بیان کی گئی ہے وہیں اُن کے اقوال پر گراں قدر تبصرہ بھی موجود ہے۔ فاضل مصنّف نے کتبِ احادیث کے معتبر ذخیرہ میں سے شان و عظمتِ اہلِ بیت پر مستند احادیث جمع کی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عہدِ حاضر کے مطابق خوارج و نواصب کی تردید کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

میرے خیال میں یہ کتاب عظمتِ اہلِ بیت کے حوالہ سے عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں عظمتِ اہلِ بیت کے حوالہ سے لکھی گئی معتبر کتب کا خلاصہ موجود ہے۔ اگر کسی شخص کو اہلِ بیت کے حوالہ سے کسی حوالے کی ضرورت ہو تو وہ اِس کتاب سے اَخذ کر سکتا ہے۔

یہ کتاب جہاں علماء کی علمی ضروریات کو پورا کرتی ہے وہیں عوام الناس کے لئے بھی تربیتی نصاب کا درجہ رکھتی ہے۔

اِس کتاب کا پہلا ایڈیشن جو چند سال قبل شائع کیا گیا تھا اُس کو عوام و خواص نے پسند کیا۔ اسی وجہ سے مبلغ اسلام محمد مقصود مدنی نے اِسی موضوع پر اپنی تحقیق جاری رکھی اور اِس نئے ایڈیشن میں نئے مضامین شامل کئے ہیں جو علمی و تحقیقی حوالہ سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سفیرِ صائم مبلغِ اسلام محمد مقصود مدنی کو اسی طرح دین کی تبلیغ کے حوالہ سے مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

Marfat.com

تقریظ عالیہ

پیر طریقت رہبر شریعت عالمِ ربانی مرشدِ حقانی

حضرت سیّد وارث شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل مکہ مکرمہ فاضل بریلی شریف تنظیم المدارس جامعہ پنجاب

زیر نظر کتاب مستطاب المسمیٰ بہ ''عظمتِ اہلِ بیت'' جناب محترم علّامہ حاجی ابو احمد محمد مقصود مدنی صاحب کی تالیف منیف ہے۔

مؤلف موصوف کی ظاہری و باطنی اور اخلاقی و روحانی تربیت شاعرِ اہلسنّت، مفسرِ قرآن حضرت علّامہ باباجی صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مرہون منّت ہے۔ کتاب عظمتِ اہلِ بیت میں مؤلف کے استادگرامی کا رنگ جھلکتا نظر آتا ہے۔ کتاب میں متعدد علماء و اولیاء اور صوفیائے کرام کی تالیف و تصنیفات سے اِستفادہ کیا گیا ہے جس کے باعث کتاب کی اہمیت ایک گونہ بڑھ گئی ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ جس طرح پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ انبیاء علیہم السلام میں افضل و اعلیٰ ہیں بعینہٖ آپ کے اہلِ بیت بھی تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

سورۃ الدھر کی آیت نمبر ۸ کے شانِ نزول میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہما اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے ان کی صحت یابی پر تین دن کے روزوں کی نذر مانی گئی تینوں روزے داروں کی افطاری کے وقت پہلے دن مسکین دوسرے دن یتیم اور تیسرے دن قیدی کو سب نے اپنا اپنا کھانا دے دیا۔

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ کے شان نزول میں ہے کہ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات،

Marfat.com

حضرت خاتون جنّت فاطمۃ الزہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حضراتِ حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔

جامع ترمذی جلد دوم ابواب المناقب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امام علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرا اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا ! میں اس سے جنگ کرنے والا ہوں جس سے تم جنگ کرو اور اس سے صلح کرنے والا ہوں جس سے تم صلح کرو۔

جامع ترمذی جلد دوم ابواب المناقب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام حسن امام حسین امام علی اور فاطمۃ الزہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین پر چادر ڈالی پھر فرمایا ! اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں اور میرے خواص ہیں ان سے نجاست دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاک وصاف رکھ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تُو خیر پر ہے۔

سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۳ میں ہے !

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی قرابت کی مودّت کا ذکر فرمایا۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک ہے۔

ایک قول اہلِ قرابت کے متعلق ہے کہ اس سے مراد حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔

مولف موصوف نے اپنی کتاب میں فضائل اہلِ بیت کو بطریقِ احسن ترتیب دیا ہے جس سے ایمان وروح میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اہلِ بیت اطہار کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی اس تالیف کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کو زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بحرمۃ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

تقریظ عالیہ

پیر طریقت رہبر شریعت وارثِ علومِ علی
حضرت پیر سیّد امین علی نقوی رحمۃ اللہ علیہ
دربار بی بی پاک دامناں بستی امین شاہ فیصل آباد

ایہہ مست کیا ہے الست کیا ہے بلند کیا ہے تے پست کیا ہے
اگر توں چوداں کو نئیں منیندا تے وت ایہہ چودہ اگست کیا ہے

محبتِ اہلِ بیت ایک ایسی حقیقت ہے جو قرآن حکیم سے بھی ثابت ہے اور حدیث شریف سے بھی۔ اہلِ بیت کی پیروی کرنے والا دنیا میں گمراہی سے محفوظ رہے گا اور آخرت میں بھی جہنم سے دُور۔ عظمت اہلِ بیت علیہم السلام کے پیارے موضوع پر چودہ سو سال سے اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا اگر ناممکن تو مشکل ضرور ہے

کوئی مشکل اُسے مشکل نہیں ہے محبت ہے جسے مشکل کشا کی

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دولتِ عظمیٰ سے خود بھی مالا مال ہوئے اور مسلمانوں کو بھی اس سے مالال مال کرنے کی کوشش کرتے رہے جو سچے دل سے گھر والوں کے بھی غلام بنے اور در والوں کے بھی، ان خوش نصیب لوگوں میں ایک جناب مولانا محمد مقصود مدنی ہیں جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے عموماً یورپ و امریکہ کے مسلمانوں کے لئے خصوصاً عظمتِ اہلِ بیت کو آسان لفظوں میں لکھنے کی کوشش کی ہے جو ان کے لئے دنیاوی امراض سے بھی شافی ہوگی اور اخروی نجات کے لئے کافی ہے۔ میں اس محبت و محنت پر حضرت مولانا محمد مقصود مدنی صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ مولا کریم آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلا کرنے کی توفیق بخشے اور دل و دماغ کو محبت اہلِ بیت سے سرشار رکھے اور مزید توفیق دے۔ آمین یا حی یا قیوم

ہے جو شخص مداحِ آلِ رسول وہ ہے بارگاہِ خدا میں قبول
یہ روزہ نماز اور حج و زکوٰۃ ہے کلمہ بھی حُبِ علی بن فضول

پیر سیّد امین علی شاہ نقوی القادری
فیصل آباد ۸ جنوری ۲۰۰۵

Marfat.com

تقریظ عالیہ

عالی جناب، اولادِ رسول، جگر گوشۂ بتول
حضرت پیر سید سخی محمد شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی

مبلغ اسلام، نادر محقق، عظیم شاعر، عزیز القدر پیر طریقت ابو احمد محمد مقصود مدنی کی کئی تصنیفات کا مطالعہ کرنے کا موقع مِلا۔ اِن کی کتب میں اہلِ اسلام کے لئے پیغامِ اصلاح احوال کے ساتھ ساتھ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ والہانہ لگاؤ کا درس ملتا ہے۔ ان کی ہر کتاب کا مقصد مسلمانوں کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ پر عمل کی ترغیب ملتی ہے اس کے ساتھ ساتھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وابستہ آپ کے خاندانِ نُور کے ساتھ موت، آپ کے پیارے صحابہ کے ساتھ عقیدت اور اولیائے کاملین کے ساتھ نسبت کا اظہار ملتا ہے۔

محمد مقصود مدنی صاحب خلیجی ریاستوں کے ساتھ ساتھ یورپ اور انگلینڈ میں، تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کا فریضہ بخوبی سرانجام دے رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ نظم ونثر میں بے پایاں علمی تصانیف تخلیق کر رہے ہیں میں اِن کی عظیم تحقیقی تصنیف عظمت اہلِ بیت کی اشاعت پر ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُن کے لئے دُعا گو ہوں کہ یہ اس طرح سفیر صائم کی حیثیت سے یہ تخلیقی کام جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ان کی محبّت اور عشق میں مزید فرمائے۔ آمین

سید سخی محمد شاہ
بھاڈیوال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

تقریظ عالیہ

پیرطریقت، رہبرِ شریعت، عالی جناب

صاحبزادہ پیر سید محمد رضا شاہ صاحب ھمدانی قاسمی مدظلہ العالی

سجادہ نشین دربار عالیہ لکھی وال شریف

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، عاشقِ اہلِ بیت، شاعرِ اہلسنّت، واقفِ اندازِ محبّت، مبلغِ اسلام ابواحمد پیر محمد مقصود مدنی صاحب نے بہت سے علمی، تحقیقی شاہکار تخلیق فرمائے ہیں، جن میں اُمتِ مسلمہ کی اِصلاح کی کوشش فرمائی ہے، آپ کی کتاب آئینہ سُنّت مصطفٰے احادیث رسول کا عظیم الشان مجموعہ ہے جس میں مستند احادیث کو موضوعاتی حوالہ سے جمع کیا گیا ہے۔

عظمت درود شریف اپنے موضوع کے اعتبار سے ایسا عظیم الشان شہکار ہے جسے جتنا سراہا جائے کم ہے۔ اسی طرح سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت وشان کے حوالہ سے تحقیقی کتاب عظمتِ شہزادی کونین ان کی علمی قابلیت کی گواہ ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''عظمتِ اہلِ بیت'' اپنے موضوع کے اعتبار سے انتہائی وقیع اور جامع کتاب ہے جس کا ایک ایک لفظ عشقِ اہلِ بیت رسول میں موتیوں کی طرح جڑا ہوا نظر آتا ہے۔

ابواحمد محمد مقصود مدنی نے منظوم ومنثور بہت سے کتب تخلیق فرمائی ہیں اور تمام کتب میں ان کے استادِ گرامی نائبِ حسان، فنافی الرسول، حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ عظمت اہلِ بیت میں بالخصوص حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھایا گیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اِن کی کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور تمام محبین آلِ رسول کو اس سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ

سید محمد رضا شاہ ہمدانی لکھی وال

14 اگست 2013ء

Marfat.com

تہنیت

معظم و محترم و محتشم مبلغِ اسلام عظیم محقق و شاعر حضرت جناب پیر محمد مقصود مدنی مدظلہ العالی کو اُن کی عظیم تحقیقی کتاب ''عظمتِ اہلِ بیت'' کی اشاعتِ ثانی پر اِدارہ نُور الاسلام کے منتظمین و اراکین ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا گو ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زُلفِ واللیل کے صدقہ سے آپ کو دین اسلام کی تبلیغ کرنے اور اہلِ اسلام کی رہنمائی کرنے کے لئے مزید تحقیقی کتب تحریر وشائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منتظمین واراکین ادارہ نُور الاسلام الٰہی آباد فیصل آباد

Marfat.com

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی صاحب کے زیرِ سرپرستی عظیم اداروں کا قیام

دُرودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے مرے گھر میں
نبی کے موئے اقدس کا حوالہ ہے مرے گھر میں

دُرود محل شریف

ہر جمعۃ المبارک کو بعد نماز عصر تا مغرب درود محل شریف میں محفل درود شریف منعقد ہوتی ہے
الحمدللہ مدنی بھائی اور بہنیں پوری دُنیا میں ذکر و درود پاک کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں
جن میں عشاقانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں

جامعہ نورالاسلام کے شعبہ جات

ترجمۃ القرآن | تفسیر القرآن | شعبہ حفظ القرآن | شعبہ ناظرہ | شعبہ تجوید و قرأت

دورۂ حدیث شریف | شعبہ درسِ نظامی

1 عامہ کورس 2 خاصہ کورس 3 شہادۃ العالیہ 4 شہادۃ العالمیہ ایم۔اے کے برابر

فاضل عربی | شعبہ نعت | شعبہ بیان و خطاب | انگلش میڈیم سکول

شعبہ کمپیوٹر | دستکاری سکول | فری ڈسپنسری

جامعہ میں تمام کورسز فری ہیں ماہانہ اور داخلہ فیس نہیں لی جاتی

ادارہ نورالاسلام
0300.6690097
0300.7903711
مدینہ منزل گلی نمبر ا حاکم علی روڈ بغدادی چوک فیصل آباد

Marfat.com

فہرست کتب چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

ایمان ابی طالب
مشکل کشاء
البتول
شہید ابن شہید
گیارہویں شریف
پھل تے کنڈے
خاتون جنت
المدد یارسول اللہ
الصدیق
کلیاتِ صائم چشتی اردو نعت
کلیاتِ صائم چشتی پنجابی نعت
تفسیر ابن عربی
تفسیر کبیر
تفسیر خازن
روضۃ الشہداء
شرف سادات
فتوحاتِ مکیہ
کتاب النفس والروح
خصائص علی
الریاض النضرہ
والدین مصطفیٰ
ہدیۃ المہدی
اسنیٰ المطالب
سیرت نبویہ
شاہِ خوباں،
طٰہٰ تے یٰسین
ارمغانِ مدینہ

خلیل وذبیح
کراماتِ اہلِ بیت
علمدارِ حسین
حُسنِ نقابت اوّل دوم
پنجابی نقابت دی ڈائری
اندازِ نقابت
رہبرِ نقابت
نقابت کی ڈائری
نقابت کے رنگ
فیضانِ نقابت
عظمتِ اہلِ بیت
عظمتِ درود شریف
عظمتِ حضرت عبداللہ
عظمت سیدہ آمنہ
عظمتِ سیدہ حلیمہ
عظمتِ موئے مبارک
کلام میاں محمد بخشؒ
کلامِ اعلیٰ حضرتؒ
کلامِ صائمؒ — کلامِ نصیرؒ
کلامِ حافظؒ — کلامِ ظہوریؒ
کلامِ اعظمؒ — کلامِ سردارؒ
کلامِ ساجد — کلامِ ابروارثیؒ
کلامِ اصغرؒ — کلامِ نیازیؒ
کلامِ ناصرؒ — کلامِ اجمل
کلامِ حاکم — کلامِ سجن
کلامِ مقصود مدنی — کلامِ صابر
کلامِ رفیقؒ — کلامِ خالد

خُطباتِ چشتیہ 3 جلد
سید شبیر حُسین شاہ کی تقریریں
مولانا شفیع اوکاڑوی کی تقریریں
عبدالوحید ربانی کی تقریریں
شانِ خطابت
نجم الخطیب
سید ہاشمی میاں کی تقریریں
خطبات مختار شاہ
خطباتِ ڈوگر
سید فدا حُسین شاہ کی تقریریں
اکرم رضوی کی تقریریں
ضیا اللہ قادری کی تقریریں
قاری محمد دین نعیمی کی تقریریں
مشتاق سلطانی کی تقریریں
مولانا سعید مجددی کی تقریریں
مولانا سعید احمد اسد کی تقریریں
خواتین کی محفلِ میلاد
خواتین کی محفلِ نعت
خواتین کے لئے درسِ قرآن
خواتین کے لئے درس حدیث
تبلیغی تقریریں
سید فیض الحسن شاہ کی تقریریں
صاحبزادہ افتخار الحسن کی تقریریں
مدینے دے پھل
ساجد دیاں رباعیاں
اجمل دیاں رباعیاں

Marfat.com

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

عظمتِ اہلبیت علیہم السلام

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

Marfat.com